رمضان المبارک کی ساعتوں کو
قیمتی بنانے کے لئے دُعاؤں کا مجموعہ

مستند مجموعۂ
اورادِ وظائف

مشتمل بہ سورِ قرآنیہ وادعیہ مسنونہ

روزہ ہم سے کیا چاہتا ہے، اِستقبال رمضان کا صحیح طریقہ

مع وعظ

حضرت مولانا مُفتی محمد تقی عُثمانی مدظلہ
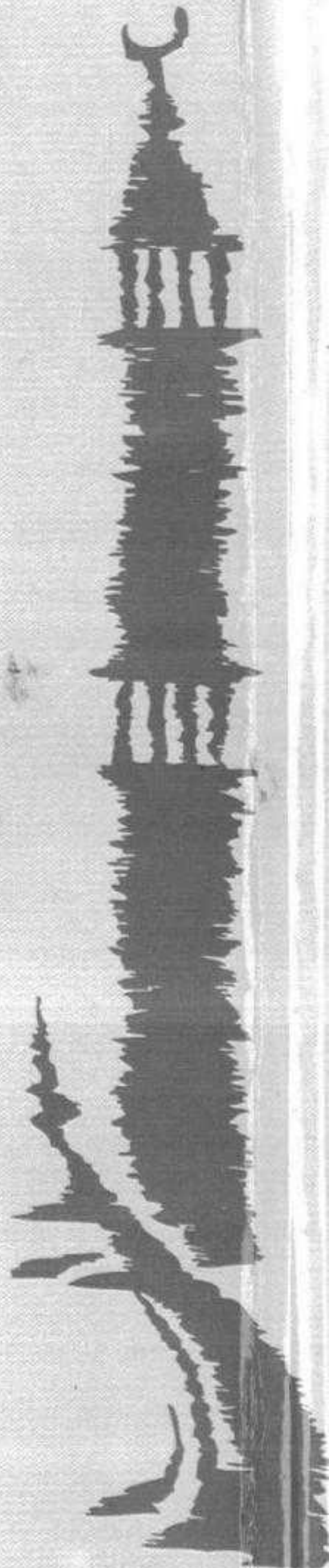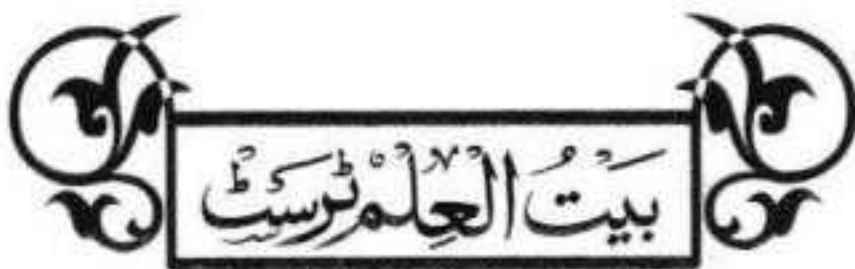
قرآن وسنت اور اولیاء کرام کی دعاؤں کا نادر مجموعہ

مستند مجموعہ وظائف

(رمضان ایڈیشن)

مشتمل بہ سورِ قرآنیہ وادعیہ مسنونہ

بہترین وظیفہ کے طور پر عورتوں کیلئے، اللہ کے راستے میں پھرنے والوں کیلئے، عمرہ اور حج پر جانے والوں کے لئے، رمضان المبارک کی ساعتوں کو قیمتی بنانے کے لئے یہ کتاب ایک عظیم تحفہ ہے جس میں سورۂ کہف، سورۂ یٰسین، سورۂ سجدہ، سورۂ واقعہ اور سورۂ ملک مع ان کے فضائل، حلِ مشکلات کے لئے مجرب وظائف، اچھے رشتے ملنے کی دعا، آسیب جادو وغیرہ سے حفاظت کا مجرب نسخہ منزل، اسمائے حسنٰی اور اسم اعظم مع فضائل، دعاء والہانہ، گھروں میں لڑائی جھگڑوں سے بچنے کیلئے مجرب عمل، دل و دماغ کو سکون پہنچانے والی دعائیں صبح شام پڑھی جانے والی دعائیں، سو کر اٹھنے سے سونے تک کے مختلف مواقع کی دعائیں، چھل ربنا مع طریقۂ صلوٰۃ التسبیح وصلوٰۃ الحاجات اور درود شریف بھی شامل ہیں۔

تصدیق شدہ

حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمۃ اللہ علیہ

استاذِ حدیث: جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

ناشر

بیت العلم ٹرسٹ

55030808

— اسٹاکسٹ —

مکتبہ بیت العلم

نزد جامع مسجد علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

فون:2018342 - 4916690-21-92+ موبائل:0300-8213802

کتاب کا نام .... مُستند مجموعۂ وظائف (سادہ)

تاریخ اشاعت .... اگست ۲۰۰۸ء

کمپوزنگ .... فاروق اعظم کمپوزرز کراچی

ناشر .... بیت العلم ٹرسٹ

ST-9E بلاک نمبر 8، گلشن اقبال، کراچی

فون: 4976073-21-92+ فیکس:4972636-21-92+

ای میل - sales@mbi.com.pk

ویب سائٹ - www.mbi.com.pk

ملنے کے دیگر پتے

- زم زم پبلشرز، نزد مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی۔ فون:021-2761671
- مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور۔ فون:042-7224228
- مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار لاہور۔ فون:042-7228196
- مکتبہ امدادیہ، ٹی۔ بی روڈ، ملتان۔ فون:061-4544965
- کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راولپنڈی۔ فون:051-5771798
- اسلامیہ کتب خانہ، گامی اڈہ، ایبٹ آباد۔ فون:0992-340112
- مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ فون:081-662263
- کتاب مرکز، فیئر روڈ، سکھر۔ فون:071-5625850
- بیت القرآن، نزد ڈاکٹر ہارون والی گلی، چھوٹکی گھٹی، حیدرآباد فون:022-3640875
- حافظ اینڈ کو، لیاقت مارکیٹ، نواب شاہ۔ فون:0244-360623
- حافظ کتب خانہ، مردان۔
- مکتبہ المعارف، محلہ جنگی، پشاور

مُستند مجموعۂ وظائف

(رمضان ایڈیشن)

ضروری گزارش

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضرات علماء کرام اور معزز قارئین کی خدمت میں نہایت ہی عاجزانہ گزارش ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ.......... ہم نے کتاب میں تصحیح و تخریج کی پوری کوشش کی ہے تاکہ ہر بات مستند اور باحوالہ ہو پھر بھی اگر کہیں مضمون یا حوالہ جات میں کمی بیشی یا اَغلاط وغیرہ نظر آئیں تو اَز راہِ کرم ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں وہ غلطی دور کی جائے۔ مزید اس کتاب کے متعلق کوئی اصلاحی تجویز ہو تو ہم نے آخر میں خط دیا ہے وہ ضرور بھیجیں۔

اس کتاب کی تصحیح اور کتابت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ.......... کافی محنت ہوئی ہے اُمید ہے قدردان لوگ مسلمانوں کے لئے کی گئی اس محنت کو دیکھ کر خوش ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دعا کرتے رہیں گے۔

جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا

آپ کی قیمتی آراء کے منتظر

احباب بیت العلم ٹرسٹ

منفرد علمی اور دینی تحفہ

"مستند مجموعہ وظائف"

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

◎ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ تحفہ میں بہترین چیز پیش کرے۔

◎ کیا آپ جانتے ہیں کہ: ایک مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کی طرف سے سب سے بہترین چیز کیا ہے؟

❶ یاد رکھیے! ایک مسلمان کے لئے سب سے بہترین تحفہ "دینی علوم سے واقفیت ہے" اپنے دوستوں، عزیزوں کو یہ کتاب ہدیہ، تحفہ میں پیش کر کے ہم "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا"[1] والی حدیث پر عمل کر سکتے ہیں جس کا معنی: "تم ایک دوسرے کو ہدیہ لیا دیا کرو آپس میں محبت بڑھے گی۔"

❷ اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر آپ محسوس کریں کہ یہ آپ کے گھر والوں ...... رشتہ داروں ...... دفتر کے ساتھیوں ...... کاروباری حلقے ...... اور معاشرے کے دیگر افراد بشمول اسکول، کالج اور مدارس کے طلبہ کے لئے مفید ہے تو آپ کا انہیں یہ کتاب تحفہ میں پیش کرنا آخرت میں سرمایہ کاری اور سماجی ذمہ داری کی ادائیگی کا حصہ ہوگا۔

❸ نیکی کے پھیلانے، علمِ دین اور کتابوں کی اشاعت کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

لہٰذا اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ محلہ کی مسجد، لائبریری، کلینک، محلّہ کے اسکول اور مدرسہ کی لائبریری تک پہنچا کر معاشرہ کی اصلاح میں

[1] موطا امام مالک، کتاب الجامع، باب ماجاء فی المهاجرة: ۷۰۶، ۷۰۷

معاون ومددگار بنئے۔

④ کتاب کو ہدیہ، تحفہ میں دے کر آپ علمی دوست بن سکتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بنا سکتے ہیں اس لئے کہ کتاب جہاں کہیں بھی رکھی جاتی ہے وہ لوگوں کو پڑھنے کی طرف دعوت دیتی ہے اور لوگ دینی، معاشرتی، اخلاقی احکام اور ہدایات سے باخبر ہوں گے توان شاء اللہ تعالیٰ باعمل بھی ہوں گے۔

⑤ اللہ تعالیٰ نے مالی گنجائش عطا کی ہو تو کم از کم دس کتابوں کو لے کر والدین اور اساتذہ کرام کے ایصال ثواب کے لئے وقف کر دیں، یا رشتہ داروں، دوستوں کو خوشی کے مواقع پر پیش کر کے دین اور دنیا کے فوائد اپنایئے۔

کتاب دے دینا ہمارا کام ہے، مطالعہ کی توفیق اور پھر ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، ہم اپنا کام پورا کرنے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرما کر مطلوبہ نتائج بھی ظاہر فرمائیں گے۔

درج ذیل سطور میں پہلے اپنا نام و پتہ پھر جنہیں ہدیہ دے رہے ہیں ان کا نام و پتہ لکھیں۔

ہدیۂ مبارکہ

مِن From

....

....

....

اِلٰی To

....

....

....

اس کتاب میں پڑھنے کے لئے
چند خاص خاص اوراد و وظائف

اور اس کے علاوہ بے شمار مسنون دُعائیں اور اعمال

فہرستِ مضامین

پیشِ لفظ

مدرسہ بیت العلم ٹرسٹ کے اساتذہ، اور معاونین اللہ تعالیٰ کے بہت شکر گزار ہیں کہ اس کریم ذات نے آپ تمام مہربانوں اور بھائیوں کی دعاؤں سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اس کتاب کے تیار کرنے کی سعادت ان کو دی اور یہ کتاب تیار ہوگئی، یہ محض اس قادر اور مقتدر ذات کے کرم سے ہی ممکن ہوا۔

اُمید ہے کہ آپ اس کاوش کو پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور سب تیار کرنے والے احباب کو دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

اس کتاب کے تیار کرنے کا سبب یہ ہوا کہ بندہ ۱۹۹۴ء کے ایک سفر میں نیوکاسل شہر میں ایک کتاب "Peace of Mind and Contentment of Heart" (پیس آف مائینڈ اینڈ کانٹینمنٹ آف ہارٹ) دیکھی وہ پسند آئی خیال ہوا کہ ہمارے اُردو بولنے والے بھائیوں کے لئے بھی اس طرح کی کتاب تیار ہوجائے، سفر سے واپسی پر مولانا حسین احمد نجیب صاحب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی (سابق استاذ دارالعلوم کورنگی) ان کے ساتھ مولانا نصیب الرحمٰن علوی صاحب (حال مقیم انگلینڈ) اور بھائی محمد وسیم صاحب نے شریک ہوکر محنت فرمائی اور پہلا ایڈیشن تیار ہوگیا۔

پھر مفتی محمد تواب صاحب (فاضل جامعہ فاروقیہ) اور مولانا جاوید صاحب (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن) نے محنت فرمائی اور حوالہ جات کی تخریج پر کام کیا۔

اب مولانا اختر علی صاحب (سابق استاذ جامعہ فاروقیہ) کی زیرِ نگرانی مولانا صغیر صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند) مولانا خلیل الرحمٰن صاحب اور مولانا خالد صاحب (فاضلان جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن) نے مزید تخریج و

مراجعت اور تزیین کا کام نہایت عمدگی کے ساتھ تکمیل کو پہنچایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ......! اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، جو ہمارے کراچی کے جامعہ دارالعلوم کورنگی، جامعہ فاروقیہ اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فضلاء کی زیرنگرانی تیار ہوئی ہے۔

لٰہذا ان تینوں جامعات کو اور بیت العلم ٹرسٹ کے اساتذہ، معاونین اور بندے کو اپنی خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے گا، اس سے آپ کو بھی فائدہ ہوگا کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے:

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ﴾[1]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے (غائبانہ) دعا کرے تو ایک فرشتہ کہتا ہے، تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔

اصلاح ودعا کا محتاج

محمد حنیف عبدالمجید

ربیع الاول ۱۴۲۷ھ

اپریل ۲۰۰۶ء

[1] مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب: ۲/۳۵۱
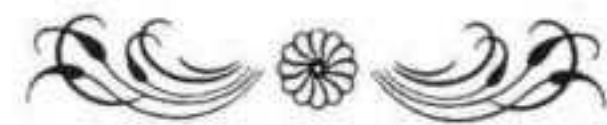
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرضِ ناشر

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" "مستند مجموعہ وظائف" پیشِ خدمت ہے۔ اس عمدہ مجموعہ کو اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل رکھنے والے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی خدمت میں چند گزارشات ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جس جذبہ کے تحت یہ گزارشات کی جارہی ہیں، اسی جذبے کے تحت ان گزارشات پر عمل بھی کیا جائے گا۔

۱ ہم سب کو چاہیے کہ چند مخصوص سورتوں کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ پورے قرآن پاک کی تلاوت کا بھی اہتمام کریں۔ سال میں کم از کم دو مرتبہ تو قرآن پاک مکمل طور پر ختم کیا کریں۔

اسی طرح خود بھی صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھوانے کا بہت زیادہ اہتمام کریں۔ بڑے ہی دکھ کی بات ہے کہ بچپن میں جس نے جیسا سیکھ لیا ہے وہ اسی انداز میں اب تک پڑھ رہا ہے، اس بات کی پروا کئے بغیر کہ غلط پڑھ رہا ہے یا صحیح...... اللہ کے واسطے گزارش ہے کہ

"آپ چاہے عمر کی کسی بھی منزل پر ہوں، کسی ماہرِ قرآن سے اصلاح کرانے کی کوشش کریں، اگر مرتے دم تک مکمل اصلاح نہ بھی ہوئی تب بھی قیامت کے دن سیکھے ہوؤں کے ساتھ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی حشر ہونے کی امید ہے اور گھر کی عورتیں اپنے محارم مردوں سے یا خاندان میں موجود کسی صحیح قرآن پاک پڑھنے والی استانی (خاتون) سے اصلاح کرائیں۔ یعنی ان کو ترتیب وار سنائیں اور اصلاح کریں۔"

۲ پریشانیوں، مصیبتوں اور ناگہانی آفتوں سے بچنے کے لئے، نیز آئی ہوئی

مصیبتوں کو ٹالنے کے لئے جہاں آپ ایک طرف ان وظائف کا اہتمام کرتے ہیں/ کرتی ہیں...... وہاں سب سے بڑھ کر تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے مکمل طور پر بچنے کا پورا اہتمام کریں۔

جن جن کاموں کا اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے حکم دیا ہے ان پر عمل کرنے اور جن باتوں سے منع کیا ہے ان سے مکمل طور پر بچنے کا پورا اہتمام کریں، مثلاً: مرد حضرات طے کرلیں کہ گھر کے تمام بالغ مرد مسجد میں جا کر پانچ وقت کی فرض نماز باجماعت ادا کریں گے۔

اہم التماس

عورتیں گھروں میں نماز کے اول وقت میں یا کم از کم اذان ہوتے ہی سب کام چھوڑ کر فوراً فرض نماز ادا کریں اور جس طرح مال واسباب کی حفاظت کی خاطر مختلف وظائف اور دعاؤں کا اہتمام کرتی ہیں اس سے بھی زیادہ اہتمام سے اپنی ملکیت میں موجود تمام زیورات اور نقد رقم کی زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ اور جس طرح رشتوں کے لئے دعاؤں اور بیماری سے شفاء کے لئے دم کیا ہوا پانی یا تعویذ حاصل کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس سے بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ بے پردگی اور غیبت جیسے مہلک گناہوں اور غلط رسموں سے بچنے کی کوشش کریں۔ یاد رہے کہ دنیا میں کسی سے اپنے فائدے کی کوئی چیز ہم سفارش کرا کے، جبر سے، دھوکہ دے کر یا اللہ نہ کرے ظلم وزیادتی سے چھین کر، یا اس کو ڈرا دھمکا کر لے سکتے ہیں، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے خزانوں سے اس کو راضی کئے بغیر اور اس کی نافرمانی چھوڑے بغیر کچھ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے یاد رکھئے کہ سب سے بڑا تعویذ مالک کی رضاء اور خوشنودی ہے جو نافرمانی چھوڑے بغیر نہیں مل سکتی۔ لہٰذا چھوٹے بڑے سب گناہوں کو چھوڑ کر ان سے توبہ کر کے دعا مانگئے۔

۳ چوبیس گھنٹوں کی زندگی میں نبی کریم ﷺ کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے اور انہیں آگے پھیلانے اور دوسروں کو بھی سکھلانے کا پورا پورا اہتمام کریں، صرف اور صرف چند وظائف کے پڑھنے کو کافی سمجھنا اور نبی کریم ﷺ والے مبارک طریقوں پر عمل نہ کرنا بہت ہی بڑی محرومی کی بات ہے۔ آج ہمارے سامنے بل کہ خود ہم سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے کتنے احکام ٹوٹ رہے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے مبارک اور نورانی طریقے چھوٹ رہے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک مسلمان عورت ان وظائف کا اہتمام کرکے تو اپنے آپ کو بہت نیک اور دین دار سمجھتی ہے لیکن خود اپنے ہی بیٹے اور بیٹی کی شادی میں ہر وہ کام کرتی ہے جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ ناراض ہوتے ہیں، لہٰذا چوبیس گھنٹوں کی زندگی میں خود بھی ان سنتوں پر عمل کریں اور تمام عورتوں میں انہیں پھیلانے کی کوشش کریں اور چوبیس گھنٹوں کی زندگی میں جائز و ناجائز اور حلال وحرام کا علم حاصل کرنے کے لئے ماہر اور تجربہ کار مفتیان کرام سے مسائل پوچھنے کا اہتمام کریں۔

آپ کی سہولت کے لئے ہم نے کتاب کے آخر میں علماء اور مفتی صاحبان کے ٹیلی فون نمبر اور ان حضرات کو خط لکھنے کے لئے ان کے پتے شامل کر دیئے ہیں۔

۴ خود بھی پورے دین پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنے گھر میں، خاندان میں اور پورے عالم کے انسانوں میں اس دین کو پھیلانے کی کوشش کیجئے۔ اس کے لئے آپ اپنی اولاد کو حافظِ قرآن اور عالم بنائیے۔ اپنی اولاد کو دین کے علم سے محروم رکھنا یا حضور ﷺ کی احادیث سے محروم رکھنا بہت ہی خسارے کی بات ہے۔ اگر آپ کی اولاد بڑی ہوچکی ہے اور کم قسمتی سے ان کو حافظ، عالم نہیں بنایا تو ان کو وصیت کر جائیں کہ پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کو ضرور حافظ اور عالم بنائیں۔ سوچئے تو...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار بیٹے دیئے، ایک بیٹے کو بھی حافظِ قرآن نہیں بنا سکے، کتنی محرومی کی بات ہے۔

"لہٰذا اگر آپ خاندان کے بزرگ ہیں، خاندان میں آپ کی بات مانی جاتی ہے تو ضرور اپنے تمام ماتحتوں کو اور ان کی اولاد کو حافظِ قرآن، اور عالمِ دین بنانے کی بھرپور کوشش کیجئے، اس کے لئے اپنی جان، مال اور صلاحیت خوب لگائیں، اگر آپ کی اس محنت وکوشش سے امت کے اندر علماء اور حفاظ پیدا ہوں، جن سے عمومی طور پر دین پھیلے تو یہ آپ کے لئے دنیا وآخرت کی سعادت اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔"

۵ اسی طرح وظائف کا اہتمام رکھتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رکھیئے کہ آپ کی طرف سے کسی شخص پر ظلم نہ ہو کیوں کہ اس کے دل سے نکلی ہوئی آہ آپ کی دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ مثلاً بیوی بچوں کو ستانا، چھوٹے معصوم بچوں کو بات بات پر ڈانٹنا، بیوی، بچوں، ملازموں اور ماتحتوں کو جرم سے زیادہ سزا دینا، بیوی کے ضروری خرچے میں بھی تنگی کرنا، بیوی کا شوہر کی نافرمانی کرنا، اس کے مزاج ومنشاء کے خلاف چلنا، ساس ہونے کی صورت میں بہو پر ظلم کرنا، یا بہو ہوتے ہوئے ساس کو ستانا، سیٹھ ہوتے ہوئے ملازمین کو پوری تنخواہ نہ دینا یا باوجود اپنی مالی استطاعت کے انہیں کم تنخواہ دینا کہ قناعت کے ساتھ بھی اس کا گزارہ نہ چل سکے، یا سیٹھانی ہوتے ہوئے گھر کی ماسیوں سے کام بہت زیادہ لینا اور تنخواہ بہت کم دینا ......

یاد رکھئے! "غریبوں اور مظلوموں کی یہ آہیں، بڑی بڑی پریشانیاں اور بلائیں نازل کروادیتی ہیں اور پھر انسان ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے، جن کا علاج ڈاکٹروں کو بڑی بڑی فیسیں ادا کرکے اور بڑے بڑے ہسپتالوں میں جاکر بھی نہیں ہوسکتا، لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام رکھیں اور کسی مسلمان کا دل نہ دکھائیں۔"

۶ بعض لوگ اپنے والد یا کسی مرحوم کی وفات پر ایصالِ ثواب کے لئے "مجموعہ

وظائف" چھپواتے ہیں یا مدرسوں اور یتیم خانوں میں حسبِ توفیق مال خرچ کرتے ہیں، حالاں کہ اپنی سگی بہنوں کا یا پھوپھیوں اور چھوٹے بھائیوں کا حق ادا نہیں کرتے، لہٰذا ان سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن جن کا جو حق متعین کیا ہے ان کو پہلے پہنچایا جائے، پھر ہر بالغ وارث اپنی اپنی خوشی سے اپنے مال میں سے بغیر کسی جبر واکراہ کے شرعی طریقے سے ایصالِ ثواب کرے، مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے ایسا طریقہ اختیار کرنا بہتر رہے گا جس سے میت کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔

ان وظائف کو جب بھی پڑھنے کی توفیق ہو تو ہم سب کے لئے اور تمام مسلمان بھائی بہنوں کے لئے یہ دعا بھی ضرور کریں کہ:

اے اللہ! ہم سب مسلمانوں کو خود بھی پورے دین پر چلنے والا اور اس کو پھیلانے والا بنا اور جواب تک مسلمان نہیں ہوئے ہمیں ایسی محنت کرنے کی توفیق عطا فرما کہ وہ ہمارے ذریعے اسلام میں داخل ہوجائیں۔

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

آپ کی دعاؤں کے طالب

علماء مدرسہ بیت العلم
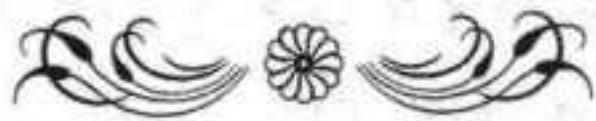
کلماتِ تبرک

از حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب (شہید) رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ

امراض کی دو قسمیں ہیں: ایک تو وہ امراض جن کا تعلق انسان کے بدن سے ہو اور دوسرے وہ امراض جن کا تعلق انسان کے قلب اور دل سے ہو۔ ضرر اور اثر میں دونوں امراض برابر بل کہ دل کے امراض کی مضرتیں اور برے اثرات بدنی امراض سے بڑھ کر ہیں۔ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ[1]

تَرْجَمَۃ: ”اور ہم ایسی چیز یعنی قرآن نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفاء اور رحمت ہے۔“

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم بدنی اور ظاہری امراض کے لئے بھی شفاء ہے اور روحانی وقلبی امراض کے لئے تو شفاء ہے ہی، اس لئے علمائے امت کا یہ معمول رہا ہے کہ مختلف جسمانی امراض میں قرآن کریم کی آیات یا ان ادعیہ سے جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں علاج تجویز کرتے ہیں، بل کہ خود نبی کریم ﷺ سے مختلف امراض کے لئے دعائیں منقول ہیں۔ یہ کتاب ”مستند مجموعہ وظائف“ جو مدرسہ بیت العلم ٹرسٹ کے اساتذہ کرام نے مرتب کی ہے، اس میں قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں وارد دعائیں اور وظائف جمع کئے گئے ہیں۔ اگر مسلمان ان دعاؤں کو اپنا معمول بنالیں تو بہت ساری پریشانیوں سے نجات ملے گی

[1] سورۃ بنی اسرائیل: آیت ۸۲

اور ساتھ ساتھ ذکر کرنے کی فضیلت اور ثواب بھی ملے گا۔ نیز یہ کہ بندے پر ہر وقت اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ کی نعمتوں کی جو بارش برستی ہے بقول حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ ان کا شکریہ بھی ادا ہوگا۔ اس لئے ان دعاؤں کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی (شہید) رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ
سابق شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی نمبر ۵
۲۱/۸/۱۴۱۷ھ

نوٹ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حضرت مفتی نظام الدین صاحب شہید رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کی تصدیق شدہ مستند مجموعہ وظائف ۱۴۱۷ھ الموافق ۱۹۹۶ء سے معروف ومتداول ہے لہٰذا کتاب خریدتے وقت ”بیت العلم ٹرسٹ“ کا نام ضرور دیکھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص و اعمالِ صالحہ کی توفیق عنایت فرمائے۔

(آمین)

مسلمانوں سے ایک عاجزانہ گزارش

ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیے کہ وہ دین پر عمل کرنے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کے طریقے کو اپنائے۔ کوئی چیز کتنی ہی اچھی اور بھلی معلوم ہو، اس کے کرنے سے پہلے یہ دیکھ لے کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم یا اس کے نبی ﷺ کا طریقہ ہے یا نہیں؟

ہم نے اس کتاب میں دعاؤں کو لیتے ہوئے اس بات کی کوشش کی ہے کہ وہ دعائیں لی جائیں جو قرآن کریم سے اور حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہیں۔ لہٰذا ہم ہر مسلمان کو اس کی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ دعاؤں میں اور تمام اعمال میں سند اور حوالہ کا بہت زیادہ اعتبار رکھے کہ ہر کتاب میں لکھی ہوئی ہر دعا یا ہر عمل فوراً نہ اپنا لے، اس کا حوالہ ضرور دیکھے کہ اس دعا کو کہاں سے لیا گیا ہے، اس کی فضیلت کس حدیث سے ثابت ہے۔

ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی کتابیں رواج پا چکی ہیں جن میں ایسی دعائیں اور ایسے اعمال اور مختلف فضیلتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں، لہٰذا اس کی تحقیق ضرور کرنی چاہیے اور حوالہ ضرور دیکھنا چاہیے۔ خصوصاً ایسی دعائیں جن میں شرک یا شرک کا شبہ پیدا ہونے کا خوف ہے یا یقین ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حضور اکرم ﷺ کی سچی پیروی نصیب فرمائے اور جو طریقہ حضور ﷺ سے ثابت نہیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس

بات کو اس طرح سمجھاتے تھے کہ اگر بلیک بورڈ پر نمبر ایک ہندسہ لگانے کے بعد ایک صفر لگایا جائے تو دس، اور اگر دو صفر لگائے جائیں تو سو اور اگر تین لگائے جائیں تو ہزار۔ لیکن اگر صفر بائیں طرف لگایا جائے تو اعشاریہ ایک اور اگر بائیں طرف دو صفر لگائے جائیں تو دو اعشاریہ ایک۔ یہی مثال سنت و بدعت کی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مغرب کی تین رکعتوں کے بجائے چار رکعتیں پڑھے کہ میں تین کے بجائے چار پڑھوں گا تو بظاہر نہ اس نے چوری کی، نہ اور کوئی غلط کام کیا لیکن یہ ایک زائد رکعت چوں کہ حضور اکرم ﷺ کے طریقے کے خلاف ہے اس لئے باقی تین رکعتوں کو بھی لے ڈوبے گی۔ اس لئے کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم اور نبی کریم ﷺ کا طریقہ شامل نہیں۔

اسی طرح جو بہت سے مسلمان یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہم نے ہر قسم کی اور ہر طرح کی دعائیں پڑھ کر مانگ لیں اور مختلف وظیفے ایسے پڑھ لئے جن کا کوئی ثبوت نہ حضور اکرم ﷺ کے دور میں ہو نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں اور نہ ہی اس کے بعد والے دور میں تو کون سا گناہ ہوگیا، کون سا حرام کام کرلیا؟ یہ ایسا ہی ہے جیسے مغرب کی چار رکعتیں پڑھنا کہ ایک زائد رکعت تین اصل رکعتوں کو بھی لے ڈوبے گی۔

”لہٰذا ہم تمام مسلمان بھائی بہنوں کی خدمت میں عاجزانہ گزارش کرتے ہیں کہ دین کے ہر کام میں عموماً اور وظائف، اذکار اور دعاؤں میں خصوصاً اس بات کا خیال رکھیں کہ وہی وظیفے پڑھیں جو حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہیں۔“

اور وہی دعائیں مانگیں جن دعاؤں کو حضور اکرم ﷺ نے یا آپ ﷺ کے دوستوں نے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مانگا اور گویا ہمیں سکھا دیا کہ ان الفاظ سے تم بھی دعا مانگا کرو، اور قربان جائیں کہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے دین یا دنیا کی کوئی ضرورت یا حاجت ایسی نہیں چھوڑی، جس کو اللہ

تبارک وتعالیٰ سے مانگ نہ لیا ہو۔ پھر کتنی محرومی کی بات ہوگی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی مانگی ہوئی دعائیں چھوڑ کر من گھڑت دعاؤں اور وظائف کا اہتمام کریں۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اس "مستند مجموعہ وظائف" کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر دعا کے آخر میں حدیث کی کتاب کا حوالہ مع صفحہ نمبر دیا گیا ہے، تاکہ عام مسلمان سنت کے خلاف یا من گھڑت وظیفوں کے بجائے قرآن کریم کی دعائیں اور جو وظائف احادیث میں آئے ہیں ان کو اختیار کرنے والے بنیں۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔
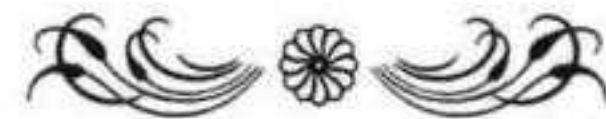
وضاحت

رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے بہت ہی بڑی نعمت ہے، اور اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ ہم رمضان المبارک کے تمام لمحات کو قیمتی بنائیں۔

چنانچہ افادۂ عامہ کی غرض سے رمضان المبارک کے خصوصی اوراد و وظائف اور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے پُر اثر وعظ کو اس نئے ایڈیشن میں شامل کیا جارہا ہے تاکہ تمام مسلمان بھائی اور بہنیں ان ساعات کو قیمتی بنا سکیں۔

الحمدللہ ہمارے اکثر بھائی اس مبارک مہینے میں اپنے اموال کی زکاۃ ادا کرتے ہیں، اُن بھائیوں کی آسانی کے لیے ہم اس مجموعہ وظائف رمضان ایڈیشن کے اخیر میں ایک فارم دے رہے ہیں جو بحمدللہ اردو ...... انگریزی دونوں زبانوں میں شائع کیا جارہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ؕ

دعائے تراویح

تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

﴿سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ؕ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ؕ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ ؕ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ؕ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ؕ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ؕ﴾

رمضان المبارک کے چار اہم کام

۱ لا الہ الا اللہ کی کثرت۔

۲ استغفار میں لگے رہنا۔

۳ جنت نصیب ہونے کا سوال۔

۴ دوزخ سے پناہ میں رہنے کی دعا کرنا۔[1]

افطاری کے وقت فضائل اعمال اور فضائل صدقات وغیرہ کتابوں میں سے سب گھر والے بیٹھ کر سنیں سنائیں۔ اس طرح تعلیم کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی گھر میں دینی ماحول بنے گا۔

[1] فضائل رمضان بحوالہ صحیح ابن خزیمہ

فضائل رمضان

۱ فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ انسان کے ہر عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا، بندہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میرے لئے چھوڑتا ہے پھر فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہوگی جب خدا سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے اور روزہ ڈھال ہے (جو گناہوں سے اور دوزخ سے بچاتا ہے) جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو گندی باتیں نہ کرے اور شور نہ مچائے پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (لڑنا جھگڑنا، گالی کا جواب دینا میرا کام نہیں)۔[1]

۲ فرمایا سرور دو عالم ﷺ نے کہ جنت میں ایک روزہ دار ہے جس کا نام ریان (یعنی سیرابی کرنے والا) ہے اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔[2]

۳ فرمایا رسولِ مقبول ﷺ نے کہ جس نے ایک دن خدا کی راہ میں روزہ رکھ لیا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اس قدر دور کردیں گے کہ ستر سال میں جتنی دور پہنچا جائے۔[3]

[1] مشکوٰۃ، کتاب الصوم: جلد۱ صفحہ ۱۷۳

[2] بخاری، کتاب الصوم، باب الریان: جلد۱ صفحہ ۲۵٤

[3] مسلم، کتاب الصیام، باب صیام النبی: جلد۱ صفحہ ۳٦٤

❹ فرمایا سرکار دو عالم ﷺ نے کہ جس نے بلا کسی شرعی رخصت اور بلا کسی مرض کے (جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو) رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اگرچہ (بعد میں) اس کو رکھ لیا تب بھی ساری عمر کے روزوں سے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔[۱]

مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کی فضیلت اور برتری اس قدر ہے کہ اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر کے روزے رکھنے سے بھی وہ فضیلت اور اجر و ثواب نہ پائے گا جو رمضان میں روزہ رکھنے سے ملتا ہے گو قضاء کا ایک روزہ رکھنے سے حکم کی تعمیل ہوجائے گی۔

❺ فرمایا فخر بنی آدم ﷺ نے کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جن کے لئے (حرام کھانے یا حرام کرنے کا یا غیبت وغیرہ کرنے کی وجہ سے) پیاس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اور بہت سے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے لئے (ریا کاری کی وجہ سے) جاگنے کے سوا کچھ نہیں۔[۲]

❻ فرمایا سرکار دو عالم ﷺ نے کہ روزہ (شیطان کی شرارت سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے جب تک کہ روزہ دار (جھوٹ بول کر غیبت وغیرہ کر کے) اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔[۳]

❼ فرمایا سرور کونین ﷺ نے کہ جس نے روزہ رکھ کر بری بات اور برے عمل کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔[۴]

---

[۱] ابوداؤد، کتاب الصیام، باب التغلیظ فیمن افطر عمدا: جلد۱ صفحہ ۳۲۶
[۲] الترغیب والترھیب، (باب) ترھیب الصائم من الغیبۃ: جلد۲ صفحہ ۹۵
[۳] نسائی، کتاب الصوم، فضل الصیام: جلد۱ صفحہ۳۱۱
[۴] بخاری، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور: جلد۱ صفحہ۲۵۵

❽ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان میں قیام کیا (تراویح وغیرہ پڑھی) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے شب قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھ کر اس کے اب تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[۱]

❾ فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی تھی، رمضان کی ہر رات میں جبرئیل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کو قرآن مجید سناتے تھے۔ جب جبرئیل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے جو بارش لے کر بھیجی جاتی ہے۔[۲]

❿ فرمایا خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ جس نے روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو اس کو روزہ دار جیسا اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کچھ کم نہیں ہوگا۔[۳]

⓫ فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ جو شخص روزہ میں بھول کر کھا پی لے تو روزہ پورا کرلے کیوں کہ (اس کا کچھ قصور نہیں) اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا۔[۴]

⓬ فرمایا نبی مکرم ﷺ نے کہ سحری کھایا کرو کیوں کہ سحری میں برکت ہے۔[۵]

---

[۱] بخاری، کتاب الصوم، باب من صام: جلد۱ صفحہ۲۵۵
[۲] بخاری، کتاب الصوم، باب اجود ما کان النبی: جلد۱ صفحہ۲۵۵
[۳] ترمذی، کتاب الصوم، باب فی ثواب من فطر صائما: جلد۱ صفحہ۱۲۶
[۴] بخاری، کتاب الصوم، باب الصائم اذا اکل اوشرب ناسیا: جلد۱ صفحہ۲۵۹
[۵] بخاری، کتاب الصوم، باب برکۃ السحور: جلد۱ صفحہ۲۵۷

۱۳ فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ لوگ ہمیشہ خیر پر ہی رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ یعنی غروب آفتاب ہوتے ہی فوراً روزہ کھول لیا کریں گے۔[1]

۱۴ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ جب تم روزہ کھولنے لگو تو کھجوروں سے افطار کرو، کیونکہ کھجور سراپا برکت ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھول لے کیونکہ وہ (ظاہر و باطن) کو پاک کرنے والا ہے۔[2]

۱۵ فرمایا سرور عالم ﷺ نے کہ موسم سرما میں روزہ رکھنا مفت کا ثواب ہے۔[3] مفت کا ثواب اس لئے فرمایا کہ اس میں پیاس نہیں لگتی اور دن جلدی سے گزر جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس پر بھی روزہ سے گریز کرتے ہیں۔

۱۶ فرمایا حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ کو بحالت روزہ اتنی بار مسواک کرتے دیکھا ہے کہ جس کا میں شمار نہیں کرسکتا۔[4]

مسواک تر ہو یا خشک روزہ میں ہر وقت کر سکتے ہیں البتہ منجن، ٹوتھ پاؤڈر، ٹوتھ پیسٹ یا کوئلہ وغیرہ سے روزہ میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔

۱۷ فرمایا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میری آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں روزہ میں سرمہ لگا لوں؟ فرمایا لگا لو۔[5]

۱۸ فرمایا فخر بنی آدم ﷺ نے کہ جب تک روزہ دار کے پاس کھایا جاتا رہے

[1] بخاری، کتاب الصوم، باب تعجیل الافطار: جلد۱ صفحہ۲۶۳
[2] ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء ما یستحب علیہ افطار: جلد۱ صفحہ۱۴۹
[3] ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی الصوم فی الشتاء: جلد۱ صفحہ۱۶۴
[4] ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی السواک الصائم: جلد۱ صفحہ۱۵۴
[5] ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی الکحل للصائم: جلد۱ صفحہ۱۵۴

اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور اس کیلئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔[1]

آخری رات میں بخشش

فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ رمضان کی آخری رات میں امت محمدیہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا اس سے شب قدر مراد ہے؟ فرمایا نہیں! (یہ فضیلت آخری رات کی ہے شب قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں) بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے جب کام پورا کر دیتا ہے اور آخری شب میں عمل پورا ہو جاتا ہے لہٰذا بخشش ہو جاتی ہے۔[2]

۱ صدقۂ فطر

فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کی روزی کے لئے مقرر فرمایا۔[3]

۲ شوال کے چھ روزے

فرمایا فخر کونین ﷺ نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفل) روزے شوال (یعنی عید) کے مہینے میں رکھے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا اگر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرے تو) گویا اس نے ساری عمر کے روزے رکھے۔[4]

[1] ترمذی، کتاب الصوم، باب فی الصائم إذا أُکل عندہٗ: جلد۱ صفحہ۱۲۶
[2] مسند احمد: جلد۲ صفحہ۵۶۷، رقم۷۸۵۷
[3] ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الفطر: جلد۱ صفحہ ۲۲۷
[4] مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستۃ: جلد۱ صفحہ ۳۶۹

پہلی کا چاند دیکھنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو اس دعا کو پڑھتے:

﴿اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.﴾

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم کو تو امن و ایمان سلامتی اور اسلام کا چاند دکھا اور اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔[1]“

چند مسنون دعائیں

دوسری عبادات کی طرح روزہ میں نیت کرنا ضروری ہے اور نیت دل کے ارادے کا نام ہے لہٰذا دل میں روزہ کا عزم کرنا ہی نیت ہے زبان سے کچھ الفاظ کہنا ضروری نہیں، البتہ زبان سے کہہ دینا بہتر ہے اردو میں یوں کہے کہ ”آنے والے دن کے روزے کی نیت کرتا ہوں“ عربی میں کہے:

﴿نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذَا.﴾

ترجمہ: ”روزہ کے لئے سحری کھانا سنت ہے اور سحری کھانا ہی قائم مقام نیت ہے اگر چہ زبان سے کچھ نہ کہا ہو۔[2]“

فرمایا معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اکرم ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ.﴾

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی

[1] ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما يقول عند رؤية الهلال: جلد ۲ صفحہ ۱۸۳

[2] وَالتَّسَحُّرُ فِي رَمَضَانَ نِيَّةٌ ذَكَرَهٗ نَجْمُ الدِّيْنِ النَّسَفِيّ هنديّة: جلد ۱ صفحہ ۱۹۵

دیئے ہوئے رزق پر کھولا۔“

فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ افطار کے وقت (یعنی بعد افطار رسول کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے:

﴿ذَهَبَ الظَّمَآءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى﴾[1]

ترجمہ: ”پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا۔“

افطار کی ایک اور دعا

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ.﴾[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کی اس رحمت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے کہ آپ میرے گناہ معاف فرما دیں۔“

یہ دعا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہل خانہ کو یہ دعا دے:

﴿اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ.﴾[3]

ترجمہ: ”روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔“

ایک جگہ افطار کر کے رسول اکرم ﷺ نے یہ دعا پڑھی تھی۔

[1] ابوداؤد، کتاب الصیام، باب القول عند الافطار: جلد ۱ صفحہ ۳۲۱

[2] ابن ماجه، أبواب ماجاء في الصيام، باب في الصائم لا ترد دعوة: صفحہ ۱۲۶

[3] ابن ماجه، ابواب ماجاء في الصيام، باب في ثواب من فطّر صائما: صفحہ ۱۲۶

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ لازم ہوتے ہیں

- روزہ رکھ کر قصداً کھا پی لینا۔[۱]
- بیوی سے قصداً ہم بستری کر لینا۔[۲]
- قصداً، حقہ، بیڑی، سگریٹ پی لینا۔[۳]
- مسئلہ معلوم ہونے کی وجہ سے بیوی سے ہم بستری کر لینا۔[۴]

روزے کا کفارہ

رمضان المبارک کا روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے (چاند کے حساب سے) برابر لگاتار روزے رکھے، یہ دو ماہ ایسے نہ ہوں کہ جن کے درمیان رمضان و عیدین اور ایام تشریق آئیں، اگر روزے رکھنے کی طاقت نہیں، تو ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے، اگر کھانا پکا کر کھلانا مشکل ہو تو ہر مسکین کو دو کلو (۲۶۲ کلو گرام) خالص گندم یا اتنا ہی آٹا دے دے یا اس کی قیمت دے دے، تو وہ بھی جائز ہے۔[۵]

---

۱ عالمگیری: ۲۰۵/۱ ۲ نفس المرجع
۳ شامی: ۳۹۵/۲ ۴ شامی
۵ مراقی الفلاح: ص۳۶۶

روزہ

ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی

وضاحت: یہ وعظ حضرت مولانا محمد عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم کی اجازت سے اس ''مستند مجموعہ وظائف'' میں شامل کیا گیا ہے، لہٰذا قارئین سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں ٹرسٹ کے اراکین کے ساتھ مولانا کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔
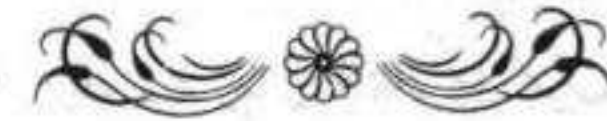
روزہ

ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟

برکت والا مہینہ:

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ چند روز کے بعد رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے اور کون سا مسلمان ایسا ہوگا جو اس مہینے کی عظمت اور برکت سے واقف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے اور نہ معلوم کیا کیا رحمتیں اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اپنے بندوں کی طرف متوجہ فرماتے ہیں، ہم اور آپ ان رحمتوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

اس مہینے کے اندر بعض اعمال ایسے ہیں جن کو ہر مسلمان جانتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے، مثلاً: اس ماہ میں روزے فرض ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! مسلمانوں کو روزہ رکھنے کی توفیق ہو جاتی ہے اور تراویح کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ سنت ہے، اور مسلمانوں کو اس میں شرکت کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے، لیکن اس وقت ایک اور پہلو کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کی خصوصیت صرف یہ ہے کہ اس میں روزے رکھے جاتے ہیں اور رات کے وقت تراویح پڑھی جاتی ہے اور بس، اس کے علاوہ اور کوئی خصوصیت نہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ یہ دونوں عبادتیں اس مہینے کی بڑی اہم عبادات میں سے ہیں، لیکن بات صرف یہاں تک ختم نہیں ہوتی، بل کہ درحقیقت رمضان المبارک ہم سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کرتا ہے اور

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ.﴾[1]

ترجمہ: ''یعنی میں نے جنات اور انسانوں کو صرف ایک کام کے لئے پیدا کیا، وہ یہ کہ میری عبادت کریں۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد یہ بتایا کہ وہ اللہ کی عبادت کرے۔

''کیا فرشتے کافی نہیں تھے؟'':

یہاں بعض لوگوں کو خاص کر نئی روشنی کے لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر انسان کی تخلیق کا مقصد صرف عبادت تھا، تو اس کام کے لئے انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ کام تو فرشتے پہلے سے بہت اچھی طرح انجام دے رہے تھے اور وہ اللہ کی عبادت تسبیح اور تقدیس میں لگے ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو تخلیق فرمانے کا ارادہ کیا اور فرشتوں کو بتایا کہ میں اس طرح کا ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں تو فرشتوں نے بے ساختہ یہ کہا کہ آپ ایک ایسے انسان کو پیدا کر رہے ہیں جو زمین میں فساد مچائے گا اور خون ریزی کرے گا اور عبادت، تسبیح و تقدیس ہم انجام دے رہے ہیں ...... اسی طرح آج بھی اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کر رہے ہیں کہ اگر انسان کی تخلیق کا مقصد صرف عبادت ہوتا تو اس کے لئے انسان کو پیدا کرنے کی ضرورت نہیں تھی، یہ کام تو فرشتے پہلے ہی انجام دے رہے تھے۔

فرشتوں کا کوئی کمال نہیں:

بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے، لیکن ان کی

[1] سورۃ الذّٰریٰت: آیت ۵۶

عبادت بالکل مختلف نوعیت کی تھی اور انسان کے سپرد جو عبادت کی گئی وہ بالکل مختلف نوعیت کی تھی، اس لئے کہ فرشتے جو عبادت کر رہے تھے، ان کے مزاج میں اس کے خلاف کرنے کا امکان ہی نہیں تھا۔ وہ اگر چاہیں کہ عبادت نہ کریں تو ان کے اندر عبادت چھوڑنے کی صلاحیت نہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر سے گناہ کرنے کا امکان ہی ختم فرما دیا اور نہ انہیں بھوک لگتی ہے، نہ ان کو پیاس لگتی ہے، اور نہ ان کے اندر شہوانی تقاضہ پیدا ہوتا ہے، حتیٰ کہ ان کے دل میں گناہ کا وسوسہ بھی نہیں گزرتا، گناہ کی خواہش اور گناہ پر اقدام تو دور کی بات ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی عبادت پر کوئی اجر وثواب بھی نہیں رکھا، کیوں کہ اگر فرشتے گناہ نہیں کر رہے ہیں تو اس میں ان کا کوئی کمال نہیں اور جب کوئی کمال نہیں تو پھر جنت والا اجر وثواب بھی مرتب نہیں ہوگا۔

نابینا کا بچنا کمال نہیں:

مثلاً: ایک شخص بینائی سے محروم ہے، جس کی وجہ سے ساری عمر اس نے نہ کبھی فلم دیکھی، نہ کبھی ٹی وی دیکھا اور نہ کبھی غیر محرم پر نگاہ ڈالی۔ بتائیے کہ ان گناہوں کے نہ کرنے میں اس کا کیا کمال ظاہر ہوا؟ اس لئے کہ اس کے اندر ان گناہوں کے کرنے کی صلاحیت ہی نہیں، لیکن ایک دوسرا شخص جس کی بینائی بالکل ٹھیک ہے، جو چیز چاہے دیکھ سکتا ہے، لیکن دیکھنے کی صلاحیت موجود ہونے کے باوجود جب کسی غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضہ دل میں پیدا ہوتا ہے، وہ فوراً صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے نگاہ نیچے کر لیتا ہے۔ اب بظاہر دونوں گناہوں سے بچ رہے ہیں، لیکن دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پہلا شخص بھی گناہ سے بچ رہا ہے اور دوسرا شخص بھی گناہ سے بچ رہا ہے، لیکن پہلے شخص کا گناہ سے بچنا کوئی کمال نہیں اور دوسرے شخص کا گناہ سے بچنا کمال ہے۔

یہ عبادت فرشتوں کے بس میں نہیں:

لہٰذا اگر ملائکہ صبح سے شام تک کھانا نہ کھائیں تو یہ کوئی کمال نہیں، اس لئے کہ انہیں بھوک ہی نہیں لگتی اور انہیں کھانے کی حاجت ہی نہیں، لہٰذا ان کے نہ کھانے پر کوئی اجر وثواب بھی نہیں، لیکن انسان ان تمام حاجتوں کو لے کر پیدا ہوا ہے، لہٰذا کوئی انسان کتنے ہی بڑے سے بڑے مقام پر پہنچ جائے حتیٰ کہ سب سے اعلیٰ مقام یعنی نبوت پر پہنچ جائے، تب بھی وہ کھانے پینے سے مستغنی نہیں ہوسکتا، چناں چہ کفار نے انبیاء پر یہی اعتراض کیا:

﴿مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ﴾[1]

ترجمہ: "یعنی یہ رسول کیسے ہیں جو کھانا بھی کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں۔"

تو کھانا کا تقاضہ انبیاء کے ساتھ بھی لگا ہوا ہے، اب اگر انسان کو بھوک لگ رہی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے کھانا نہیں کھا رہا ہے تو یہ کمال کی بات ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک ایسی مخلوق پیدا کر رہا ہوں، جس کو بھوک بھی لگے گی، پیاس بھی لگے گی، اور اس کے اندر شہوانی تقاضے بھی پیدا ہوں گے اور گناہ کرنے کے داعیئے بھی ان کے اندر پیدا ہوں گے، لیکن جب گناہ کا داعیہ پیدا ہوگا، اس وقت وہ مجھے یاد کر لے گا اور مجھے یاد کر کے اپنے نفس کو اس گناہ سے بچا لے گا، اس کی یہ عبادت اور گناہ سے بچنا ہمارے یہاں قدر و قیمت رکھتا ہے اور جس کا اجر وثواب اور بدلہ دینے کے لئے ہم نے ایسی جنت تیار کر رکھی ہے جس کی صفت ﴿عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ﴾[2]

اس لئے کہ اس کے دل میں داعیہ اور تقاضہ ہو رہا ہے، اور خواہشات پیدا ہو

[1] سورۃ الفرقان: آیت ۷ [2] سورۃ آل عمران: آیت ۱۳۳

رہی ہیں اور گناہ کے محرکات سامنے آرہے ہیں، لیکن یہ انسان ہمارے خوف اور ہماری عظمت کے تصور سے اپنی آنکھ کو گناہ سے بچالیتا ہے، اپنے کان کو گناہ سے بچا لیتا ہے، اپنی زبان کو گناہ سے بچالیتا ہے اور گناہوں کی طرف اٹھتے ہوئے قدموں کو روک لیتا ہے، تاکہ میرا اللہ مجھ سے ناراض نہ ہوجائے، یہ عبادت فرشتوں کے بس میں نہیں تھی، اس عبادت کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا۔

حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا کمال:

حضرت یوسف علیہ السلام کو جو فتنہ زلیخا کے مقابلے میں پیش آیا، کون مسلمان ایسا ہے جو اس کو نہیں جانتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دی۔ اس وقت زلیخا کے دل میں بھی گناہ کا خیال پیدا ہوا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے دل میں بھی گناہ کا خیال آگیا۔ عام لوگ تو اس سے حضرت یوسف علیہ السلام پر اعتراض اور ان کی تنقیص بیان کرتے ہیں، حالاں کہ قرآن کریم یہ بتلانا چاہتا ہے کہ گناہ کا خیال آجانے کے باجود اللہ تعالیٰ کے خوف اور ان کی عظمت کے استحضار سے اس گناہ کے خیال پر عمل نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرلیا، لیکن اگر گناہ کا خیال بھی دل میں نہ آتا اور گناہ کرنے کی صلاحیت ہی نہ ہوتی اور گناہ کا تقاضہ ہی پیدا نہ ہوتا تو پھر ہزار مرتبہ زلیخا گناہ کی دعوت دے، پھر تو کمال کی کوئی بات نہیں تھی۔ کمال تو یہی تھا کہ گناہ کی دعوت دی جا رہی ہے اور ماحول بھی موجود، حالات بھی سازگار اور دل میں خیال بھی آرہا ہے، لیکن ان سب چیزوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرکے فرمایا: "مَعَاذَ اللّٰهِ" کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ عبادت ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا[1]۔

[1] سورة يوسف: آیت ۲٤

ہماری جانوں کا سودا ہو چکا ہے:

جب انسان کا مقصد تخلیق عبادت ہے تو اس کا تقاضہ یہ تھا کہ جب انسان دنیا میں آئے تو صبح سے لے کر شام تک عبادت کے علاوہ کوئی اور کام نہ کرے اور اس کو دوسرے کام کرنے کی اجازت نہ ہونی چاہئے، چناں چہ دوسری جگہ قرآن کریم نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط.﴾[1]

ترجمہ: "یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے اور اس کا معاوضہ یہ مقرر فرمایا کہ آخرت میں ان کو جنت ملے گی۔"

جب ہماری جانیں بک چکی ہیں تو یہ جانیں جو ہم لئے بیٹھے ہیں، وہ ہماری نہیں ہیں بل کہ بکا ہوا مال ہے، اس کی قیمت لگ چکی ہے، جب یہ جان اپنی نہیں ہے تو اس کا تقاضہ یہ تھا کہ اس جان اور جسم کو سوائے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے دوسرے کام میں نہ لگایا جائے، لہٰذا اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تمہیں صبح سے شام تک دوسرے کام کرنے کی اجازت نہیں، بس صرف سجدے میں پڑے رہا کرو اور اللہ اللہ کیا کرو، دوسرے کاموں کی اجازت نہیں، نہ کمانے کی اجازت ہے، نہ کھانے کی اجازت ہے تو یہ حکم انصاف کے خلاف نہ ہوتا، اس لئے کہ پیدا ہی عبادت کے لئے کیا گیا ہے۔

ایسے خریدار پر قربان جایئے:

لیکن قربان جایئے ایسے خریدار پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جان و مال کو خرید بھی

[1] سورة التوبة: آیت ۱۱۱

لیا اور اس کی قیمت بھی پوری لگادی، یعنی جنت، پھر وہ جان و مال ہمیں واپس بھی لوٹا دیا کہ یہ جان و مال تم اپنے پاس رکھ لو اور ہمیں اس بات کی اجازت دے دو کہ کھاؤ، پیو، کماؤ، اور دنیا کے کاروبار کرو، بس پانچ وقت کی نماز پڑھ لیا کرو اور فلاں فلاں چیزوں سے پرہیز کرو۔ باقی جس طرح چاہو، کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت اور عنایت ہے۔

اس ماہ میں اصل مقصد کی طرف آجاؤ:

لیکن جائز کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی جانتے تھے کہ جب یہ انسان دنیا کے کاروبار اور کام دھندوں میں لگے تو رفتہ رفتہ اس کے دل پر غفلت کے پردے پڑ جائیں گے اور دنیا کے کاروبار اور دھندوں میں کھو جائے گا تو اس غفلت کو دور کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً کچھ اوقات مقرر فرمادیئے ہیں، ان میں سے ایک رمضان المبارک کا مہینہ ہے، اس لئے کہ سال کے گیارہ مہینے تو آپ تجارت میں، زراعت میں، مزدوری میں اور دنیا کے کاروبار اور دھندوں میں، کھانے کمانے اور ہنسنے بولنے میں لگے رہے اور اس کے نتیجے میں دلوں پر غفلت کا پردہ پڑنے لگتا ہے، اس لئے ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے مقرر فرمادیا کہ اس مہینے میں تم اپنے اصل مقصد تخلیق یعنی عبادت کی طرف لوٹ کر آؤ جس کے لئے تمہیں دنیا میں بھیجا گیا اور جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا، اس ماہ میں اللہ کی عبادت میں لگو اور گیارہ مہینوں تک تم سے جو گناہ سرزد ہوئے ہیں، ان کو بخشواؤ اور دل کی صلاحیتوں پر جو میل آچکا ہے، اس کو دھلواؤ اور دل میں جو غفلت کے پردے پڑ چکے ہیں، ان کو اٹھواؤ۔ اس کام کے لئے ہم نے مہینہ مقرر کیا ہے۔

رمضان کے معنی:

لفظ ''رمضان'' میم کے سکون کے ساتھ ہم غلط استعمال کرتے ہیں۔ صحیح لفظ

''رمضان'' میم کے زبر کے ساتھ ہے۔ اور ''رمضان'' کے لوگوں نے بہت سے معنی بیان کئے ہیں، لیکن اصل عربی میں ''رمضان'' کے معنی ہیں: ''جھلسا دینے والا اور جلا دینے والا'' اور اس ماہ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ سب سے پہلے جب اس ماہ کا نام رکھا جا رہا تھا اس سال یہ مہینہ شدید جھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا، اس لئے لوگوں نے اس کا نام ''رمضان'' رکھ دیا۔

اپنے گناہوں کو بخشوالو:

لیکن علماء نے فرمایا کہ اس ماہ کو ''رمضان'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے فضل وکرم سے بندوں کے گناہوں کو جھلسا دیتے ہیں اور جلا دیتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ مقرر فرمایا۔ گیارہ مہینے دنیاوی کاروبار، دنیاوی دھندوں میں لگے رہنے کے نتیجے میں غفلتیں دل پر چھا گئیں اور اس عرصہ میں جن گناہوں اور خطاؤں کا ارتکاب ہوا، ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر انہیں بخشوا لو اور غفلت کے پردوں کو دل سے اٹھا دو، تاکہ زندگی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ [1]

ترجمہ: ''یعنی یہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔''

تو رمضان کے مہینے کا اصل مقصد یہ ہے کہ سال بھر کے گناہوں کو بخشوانا اور غفلت کے حجاب دل سے اٹھانا اور دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا۔ جیسے کسی مشین کو جب کچھ عرصہ استعمال کیا جائے تو اس کے بعد اس کی سروس کروانی پڑتی ہے، اس کی

[1] سورۃ البقرۃ: ۱۸۳

صفائی کرانی ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی سروس اور اوور ہالنگ کے لئے یہ رمضان المبارک کا مہینہ مقرر فرمایا ہے، تاکہ اس مہینے میں اپنی صفائی کراؤ، اور اپنی زندگی کو ایک نئی شکل دو۔

اس ماہ کو فارغ کر لیں:

لہٰذا صرف روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کی حد تک بات ختم نہیں ہوتی، بل کہ اس مہینے کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس مہینے میں دوسرے کاموں سے فارغ کر لے۔ اس لئے کہ گیارہ مہینے تک زندگی کے دوسرے کام دھندوں میں لگے رہے، لیکن یہ مہینہ انسان کے لئے اس کے اصل مقصد تخلیق کی طرف لوٹنے کا مہینہ ہے۔ اس لئے اس مہینے کے تمام اوقات، ورنہ کم از کم اکثر اوقات یا جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے اللہ کی عبادت میں صرف کرے اور اس کے لئے انسان کو پہلے سے تیار ہونا چاہئے اور اس کا پہلے سے پروگرام بنانا چاہئے۔

استقبالِ رمضان کا صحیح طریقہ:

آج کل عالمِ اسلام میں ایک بات چل پڑی ہے جس کی ابتداء عرب ممالک خاص کر مصر اور شام سے ہوئی اور پھر دوسرے ملکوں میں بھی رائج ہو گئی اور ہمارے یہاں بھی آ گئی ہے، وہ یہ ہے کہ رمضان شروع ہونے سے پہلے کچھ محفلیں منعقد ہوتی ہیں جن کا نام "محفلِ استقبالِ رمضان" رکھا جاتا ہے، جس میں رمضان سے ایک دو دن پہلے ایک اجتماع منعقد کیا جاتا ہے اور اس میں قرآن کریم اور تقریر اور وعظ رکھا جاتا ہے، جس کا مقصد لوگوں کو یہ بتلانا ہوتا ہے کہ ہم رمضان المبارک کا استقبال کر رہے ہیں اور اس کو "خوش آمدید" کہہ رہے ہیں۔ رمضان المبارک کے استقبال کا یہ جذبہ بہت اچھا ہے، لیکن یہی اچھا جذبہ جب آگے بڑھتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد بدعت کی شکل اختیار کر لیتا ہے، چناں چہ بعض جگہوں پر اس استقبال

کی محفل نے بدعت کی شکل اختیار کر لی ہے، لیکن رمضان المبارک کا اصل استقبال یہ ہے کہ رمضان آنے سے پہلے اپنے نظام الاوقات بدل کر ایسا بنانے کی کوشش کرو کہ اس میں زیادہ سے زیادہ وقت اللہ جل شانہ کی عبادت میں صرف ہو، رمضان کا مہینہ آنے سے پہلے یہ سوچو کہ یہ مہینہ آ رہا ہے، کس طرح میں اپنی مصروفیات کم کر سکتا ہوں، اس مہینے میں اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بالکلیہ عبادت کے لئے فارغ کر لے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ! اور اگر کوئی شخص بالکلیہ اپنے آپ کو فارغ نہیں کر سکتا تو پھر یہ دیکھے کہ کون کون سے کام ایک ماہ کے لئے چھوڑ سکتا ہوں، ان کو چھوڑ دے اور کن مصروفیات کو کم کر سکتا ہوں، ان کو کم کر دے اور جن کاموں کو رمضان کے بعد تک مؤخر کر سکتا ہے، ان کو مؤخر کر دے اور رمضان کے زیادہ سے زیادہ اوقات کو عبادت میں لگانے کی فکر کرے۔ میرے نزدیک استقبالِ رمضان کا صحیح طریقہ یہی ہے۔ اگر یہ کام کر لیا تو اِنْ شَاءَ اللّٰہُ رمضان المبارک کی صحیح روح اور اس کے انوار و برکات حاصل ہوں گے، ...... ورنہ یہ ہوگا کہ رمضان المبارک آئے گا اور چلا جائے گا اور اس سے صحیح طور پر فائدہ ہم نہیں اٹھا سکیں گے۔

روزہ اور تراویح سے ایک قدم آگے:

جب رمضان المبارک کو دوسرے مشاغل سے فارغ کر لیا، تو اب فارغ وقت کو کس کام میں صرف کرے؟ جہاں تک روزوں کا تعلق ہے، ہر شخص جانتا ہے کہ روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور جہاں تک تراویح کا معاملہ ہے اس سے بھی ہر شخص واقف ہے، لیکن ایک پہلو کی طرف خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

وہ یہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے، اس کے دل میں رمضان المبارک کا ایک احترام اور اس کا تقدس ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کچھ زیادہ کرے

اور کچھ نوافل زیادہ پڑھے۔ جو لوگ عام دنوں میں پانچ وقت کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آنے سے کتراتے ہیں، وہ لوگ بھی تراویح جیسی لمبی نماز میں بھی روزانہ شریک ہوتے ہیں، یہ سب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اس ماہ کی برکت ہے کہ لوگ عبادت میں، نماز میں ذکر و اذکار اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے ہیں۔

ایک مہینہ اس طرح گزار لو:

لیکن ان سب نفلی نمازوں، نفلی عبادات، نفلی ذکر و اذکار اور نفلی تلاوت قرآن کریم سے زیادہ مقدم ایک اور چیز ہے، جس کی طرف توجہ نہیں دی جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ اس مہینے کو گناہوں سے پاک کر کے گزرانا کہ اس ماہ میں ہم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو، اس مبارک مہینے میں آنکھ نہ بہکے، نظر غلط جگہ نہ پڑے، کان غلط چیز نہ سنیں، زبان سے کوئی غلط کلمہ نہ نکلے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی معصیت سے مکمل اجتناب ہو، یہ مبارک مہینہ اگر اس طرح گزار لیا پھر چاہے ایک نفلی رکعت نہ پڑھی ہو اور تلاوت زیادہ نہ کی ہو اور نہ ذکر و اذکار کیا ہو، لیکن گناہوں سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی معصیت اور نافرمانی سے بچتے ہوئے یہ مہینہ گزار دیا تو آپ قابلِ مبارک باد ہیں اور یہ مہینہ آپ کے لئے مبارک ہے، گیارہ مہینوں تک ہر قسم کے کام میں مبتلا رہتے ہیں اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک مہینہ آ رہا ہے کم از کم اس کو تو گناہوں سے پاک کر لو، اس میں تو اللہ کی نافرمانی نہ کرو، اس میں تو کم از کم جھوٹ نہ بولو، اس میں تو غیبت نہ کرو، اس میں تو بدنگاہی کے اندر مبتلا نہ ہو، اس مبارک مہینے میں تو کانوں کو غلط جگہ پر استعمال نہ کرو، اس میں تو رشوت نہ کھاؤ، اس میں سود نہ کھاؤ، کم از کم یہ ایک مہینہ اس طرح گزار لو۔

یہ کیسا روزہ ہوا؟:

اس لئے کہ آپ روزے تو ماشاء اللہ بڑے ذوق و شوق سے رکھ رہے ہیں،

لیکن روزے کے کیا معنی ہیں؟ روزے کے معنی یہ ہیں کہ کھانے سے اجتناب کرنا، پینے سے اجتناب اور نفسانی خواہشات کی تکمیل سے اجتناب کرنا۔ روزے میں ان تینوں چیزوں سے اجتناب ضروری ہے۔ اب یہ دیکھیں کہ یہ تینوں چیزیں ایسی ہیں جو فی نفسہ حلال ہیں، کھانا حلال، پینا حلال اور جائز طریقے سے زوجین کا نفسانی خواہشات کی تکمیل کرنا حلال۔ اب روزے کے دوران آپ ان حلال چیزوں سے تو پرہیز کر رہے ہیں، نہ کھا رہے ہیں اور نہ پی رہے ہیں، لیکن جو چیزیں پہلے سے حرام تھیں، روزے میں یہ سب چیزیں ہو رہی ہیں۔ اب روزہ رکھا ہوا ہے اور جھوٹ بول رہے ہیں، روزہ رکھا ہوا ہے اور غیبت کر رہے ہیں، روزہ رکھا ہوا ہے اور بدنگاہی کر رہے ہیں اور روزہ رکھا ہوا ہے، لیکن وقت پاس کرنے کے لئے گندی گندی فلمیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ کیا روزہ ہوا؟ کہ حلال چیز تو چھوڑ دی اور حرام چیز نہیں چھوڑی۔ اس لئے حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو مجھے اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔[1] اس لئے جب جھوٹ بولنا نہیں چھوڑا جو پہلے سے حرام تھا تو کھانا چھوڑ کر اس نے کون سا بڑا عمل کیا۔

روزہ کا ثواب ملیا میٹ ہو گیا:

اگرچہ فقہی اعتبار سے روزہ درست ہو گیا۔ اگر کسی مفتی سے پوچھو گے کہ میں نے روزہ بھی رکھا تھا اور جھوٹ بھی بولا تھا تو وہ مفتی یہی جواب دے گا کہ روزہ درست ہو گیا اس کی قضا واجب نہیں، لیکن اس کی قضا واجب نہ ہونے کے باوجود اس روزے کا ثواب اور برکات ملیا میٹ ہو گئیں، اس واسطے کہ تم نے اس روزے کی روح حاصل نہیں کی۔

---

[1] ابوداؤد، الصیام، باب الغیبة للصائم، رقم: ۲۳۶۲

روزہ کا مقصد تقویٰ کی شمع روشن کرنا:

میں نے آپ کے سامنے جو یہ آیت تلاوت کی کہ:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ [1]

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے پچھلی امتوں پر فرض کئے گئے۔ (کیوں روزے فرض کئے گئے؟) تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔“

یعنی روزہ اصل میں اس لئے تمہارے ذمے شروع کیا گیا، تاکہ اس کے ذریعے تمہارے دل میں تقویٰ کی شمع روشن ہو۔ روزے سے تقویٰ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

روزہ تقویٰ کی سیڑھی ہے:

بعض علماء کرام نے فرمایا کہ روزہ تقویٰ کی قوتِ حیوانیہ اور قوتِ بہیمیہ کو توڑتا ہے، جب آدمی بھوکا رہے گا تو اس کی وجہ سے اس کی حیوانی خواہشات اور حیوانی تقاضے کچلے جائیں گے جس کے نتیجے میں گناہوں پر اقدام کرنے کا داعیہ اور جذبہ سست پڑ جائے گا۔

لیکن ہمارے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے (آمین) نے فرمایا کہ صرف قوت بہیمیہ توڑنے کی بات نہیں ہے، بل کہ بات دراصل یہ ہے کہ جب آدمی صحیح طریقے سے روزہ رکھے گا تو یہ روزہ خود تقویٰ کی ایک عظیم الشان سیڑھی ہے، اس لئے کہ تقویٰ کے کیا معنی ہیں؟ تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی عظمت کے استحضار سے اس کے گناہوں سے

[1] سورۃ البقرۃ: ۱۸۳

بچنا، یعنی یہ سوچ کر کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر مجھے جواب دینا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اس تصور کے بعد جب انسان گناہوں کو چھوڑتا ہے تو اسی کا نام تقویٰ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝﴾ [1]

یعنی جو شخص اس بات سے ڈرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا ہے اور کھڑا ہونا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ اپنے آپ کو ہوائے نفس اور خواہشات سے روکتا ہے، یہی تقویٰ ہے۔

میرا مالک مجھے دیکھ رہا ہے:

لہٰذا ”روزہ“ حصول تقویٰ کے لئے بہترین ٹریننگ اور بہترین تربیت ہے، جب روزہ رکھ لیا تو آدمی پھر کیسا ہی گناہ گار، خطا کار اور فاسق و فاجر ہو، جیسا بھی ہو، لیکن روزہ رکھنے کے بعد اس کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ سخت گرمی کا دن ہے اور سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور کمرے میں اکیلا ہے، کوئی دوسرا پاس موجود نہیں اور دروازے پر کنڈی لگی ہوئی ہے اور کمرے میں فرج موجود ہے اور اس فرج میں ٹھنڈا پانی موجود ہے۔ اس وقت انسان کا نفس یہ تقاضہ کرتا ہے کہ اس شدید گرمی کے عالم میں ٹھنڈا پانی پی لوں، لیکن کیا وہ شخص فرج سے ٹھنڈا پانی نکال کر پی لے گا؟ ہرگز نہیں پیے گا، حالاں کہ اگر وہ پانی پی لے تو کسی بھی انسان کو کانوں کان خبر نہ ہوگی، کوئی لعنت اور ملامت کرنے والا نہیں ہوگا اور دنیا والوں کے سامنے وہ روزہ دار ہی رہے گا اور شام کو باہر نکل کر آرام سے لوگوں کے ساتھ افطاری کھالے تو کسی شخص کو بھی پتہ نہیں چلے گا کہ اس نے روزہ توڑ دیا ہے، لیکن اس کے باوجود پانی نہیں پیتا ہے۔ کیوں نہیں

[1] سورۃ النّٰزعٰت: آیت ۴۰

پیتا؟ پانی نہ پینے کی اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہیں ہے کہ وہ یہ سوچتا ہے کہ اگرچہ کوئی مجھے نہیں دیکھ رہا ہے، لیکن میرا مالک جس کے لئے میں نے روزہ رکھا ہے، وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

میں ہی اس کا بدلہ دوں گا:

اسی لئے اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ:

﴿اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ﴾[1]

یعنی روزہ میرے لئے ہے، لہٰذا میں ہی اس کی جزا دوں گا اور اعمال کے بارے میں تو یہ فرمایا کہ کسی عمل کا دس گنا اجر، کسی عمل کا ستر گنا اجر اور کسی عمل کا سو گنا اجر ہے، حتیٰ کہ صدقے کا اجر سات سو گنا ہے، لیکن روزے کے بارے میں فرمایا کہ روزے کا اجر میں دوں گا، کیوں کہ روزہ اس نے صرف میرے لئے رکھا تھا، اس لئے کہ شدید گرمی کی وجہ سے جب حلق میں کانٹے لگ رہے ہیں اور زبان پیاس سے خشک ہے اور فرج میں ٹھنڈا پانی موجود ہے اور تنہائی ہے اور کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے، اس کے باوجود میرا بندہ صرف اس لئے پانی نہیں پی رہا ہے کہ اس کے دل میں میرے سامنے کھڑا ہونے اور جواب دہی کا ڈر اور احساس ہے، اس احساس کا نام تقویٰ ہے، اگر یہ احساس پیدا ہو گیا تو تقویٰ بھی پیدا ہو گیا۔ لہٰذا تقویٰ روزے کی ایک شکل بھی ہے اور اس کے حصول کی ایک سیڑھی بھی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے روزے اس لئے فرض کئے تا کہ تقویٰ کی عملی تربیت دیں۔

ورنہ تربیتی کورس مکمل نہیں ہوگا:

اور جب تم روزے کے ذریعے یہ عملی تربیت حاصل کر رہے ہو تو پھر اس کو اور ترقی دو اور آگے بڑھاؤ، لہٰذا جس طرح روزے کی حالت میں شدتِ پیاس کے

[1] ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی فضل الصوم: جلد۱ صفحہ۱۵۹

باوجود پانی پینے سے رک گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے کھانا کھانے سے رک گئے تھے، اسی طرح جب کاروبارِ زندگی میں نکلو اور وہاں پر اللہ تعالیٰ کی معصیت اور نافرمانی کا تقاضہ اور داعیہ پیدا ہو تو یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس معصیت سے رک جاؤ، لہٰذا ایک مہینے کے لئے ہم تمہیں ایک تربیتی کورس سے گزار رہے ہیں اور یہ تربیتی کورس اس وقت مکمل ہوگا جب کاروبارِ زندگی میں ہر موقع پر اس پر عمل کرو، ورنہ اس طرح یہ تربیتی کورس مکمل نہیں ہوگا کہ اللہ کے خوف سے پانی پینے سے تو رک گئے اور جب کاروبارِ زندگی میں نکلے تو پھر آنکھ غلط جگہ پر پڑ رہی ہے، کان بھی غلط باتیں سن رہے ہیں، زبان سے بھی غلط باتیں نکل رہی ہیں۔ اس طرح تو یہ کورس مکمل نہیں ہوگا۔

روزے کا ایئر کنڈیشنر لگا دیا لیکن:

جس طرح علاج ضروری ہے اسی طرح پرہیز بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ اس لئے رکھوایا، تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو، لیکن تقویٰ اس وقت پیدا ہوگا، جب اللہ کی نافرمانیوں اور معصیتوں سے پرہیز کرو گے، مثلاً: کمرے کو ٹھنڈا کرنے کے لئے آپ نے اس میں ایئر کنڈیشنر لگا دیا اور ایئر کنڈیشنر کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ پورے کمرے کو ٹھنڈا کر دے، اب آپ نے اس کو آن کر دیا، لیکن ساتھ ہی اس کمرے کی کھڑکیاں اور دروازے کھول دیئے، اِدھر سے ٹھنڈک آ رہی ہے اور اُدھر سے نکل رہی ہے، لہٰذا کمرہ ٹھنڈا نہیں ہوگا، بالکل اسی طرح یہ سوچئے کہ روزے کا ایئر کنڈیشنر تو آپ نے لگا دیا، لیکن ساتھ ہی دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیتوں کے دروازے اور کھڑکیاں کھول دیں۔ اب بتایئے ایسے روزے سے کوئی فائدہ حاصل ہوگا؟

اصل مقصد "حکم کی اتباع":

اسی طرح روزے کے اندر یہ حکمت کہ اس کا مقصد قوت بہیمیہ توڑنا ہے، یہ بعد کی حکمت ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ ان کے حکم کی اتباع ہو اور سارے دین کا مدار اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی اتباع ہے، وہ جب کہیں کہ کھاؤ، اس وقت کھانا دین ہے اور جب وہ کہیں کہ مت کھاؤ، اس وقت نہ کھانا دین ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور اپنی اتباع کا عجیب نظام بنایا ہے کہ سارا دن تو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور اس پر بڑا اجر و ثواب رکھا، لیکن اِدھر آفتاب غروب ہوا اُدھر یہ حکم آگیا کہ اب جلدی افطار کرو اور افطار میں جلدی کرنے کو مستحب قرار دیا اور بلاوجہ افطار میں تاخیر کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ کیوں ناپسندیدہ ہے؟ اس لئے کہ جب آفتاب غروب ہوگیا تو اب ہمارا یہ حکم آگیا کہ اب بھی اگر نہیں کھاؤ گے اور بھوکے رہو گے تو یہ بھوک کی حالت ہمیں پسند نہیں۔ اس لئے کہ اصل کام ہماری اتباع کرنا ہے، اپنا شوق پورا نہیں کرنا ہے۔

ہمارا حکم توڑ دیا:

عام حالات میں دنیا کی کسی چیز کی حرص اور ہوس بھی بری چیز ہے، لیکن جب وہ کہیں کہ حرص کرو، تو پھر حرص ہی میں لطف اور مزہ ہے، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

چوں طمع خواہد زمن سلطان دیں
خاک بہ فرق قناعت بعد ازیں

جب سلطان دین یہ چاہ رہے ہیں کہ میں حرص اور طمع کروں تو پھر قناعت کے سر پر خاک، پھر قناعت میں مزہ نہیں ہے پھر تو طمع اور حرص میں مزہ ہے، یہ افطار میں جلدی کرنے کا حکم اسی وجہ سے ہے، غروب آفتاب سے پہلے تو یہ حکم تھا ایک ذرہ بھی

اگر منہ میں چلا گیا تو گناہ بھی لازم اور کفارہ بھی لازم، مثلاً: سات بجے آفتاب غروب ہو رہا تھا، اب اگر کسی شخص نے چھ بج کر انسٹھ منٹ پر ایک چنے کا دانہ کھا لیا۔ اب بتایئے کہ روزے میں کتنی کمی آئی؟ صرف ایک منٹ کی کمی آئی، ایک منٹ کا روزہ توڑا، لیکن اس ایک منٹ کے روزے کے کفارے میں ساٹھ دن کے روزے رکھنے واجب ہیں، اس لئے کہ بات صرف ایک چنے اور ایک منٹ کی نہیں ہے، بات دراصل یہ ہے کہ اس نے ہمارا حکم توڑا، ہمارا حکم یہ تھا کہ جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے اس وقت تک کھانا جائز نہیں، لیکن تم نے یہ حکم توڑ دیا، لہٰذا اب ایک منٹ کے بدلے میں ساٹھ دن کے روزے رکھو۔

افطار میں جلدی کرو:

اور پھر جیسے ہی آفتاب غروب ہوگیا تو یہ حکم آگیا کہ اب جلدی کھاؤ، اگر بلاوجہ تاخیر کر دی تو گناہ ہوگا، کیوں؟ اس واسطے کہ ہم نے حکم دیا تھا کہ کھاؤ، اب کھانا ضروری ہے۔

سحری میں تاخیر افضل ہے:

سحری کے بارے میں حکم یہ ہے کہ سحری تاخیر سے کھانا افضل ہے، جلدی کھانا خلافِ سنت ہے، بعض لوگ رات کو بارہ بجے سحری کھا کر سو جاتے ہیں، یہ خلافِ سنت ہے، چناں چہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی معمول تھا کہ بالکل آخری وقت تک کھاتے رہتے تھے، اس واسطے کہ یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ صرف یہ کہ کھانے کی اجازت ہے، بل کہ کھانے کا حکم ہے، اس لئے جب تک وہ وقت باقی رہے گا، ہم کھاتے رہیں گے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اتباع اور اطاعت اسی میں ہے، اب اگر کوئی شخص پہلے سحری کھا لے تو گویا اس نے روزے کے وقت میں اپنی طرف سے اضافہ کر دیا، اس لئے پہلے سے سحری

کھانے کو ممنوع قرار دیا۔ پورے دین میں اصل مدار اتباع پر ہے، جب ہم نے کہا کہ کھاؤ تو کھانا ثواب ہے اور جب ہم نے کہا کہ مت کھاؤ تو نہ کھانا ثواب ہے، اس لئے حضرت حکیم الامت قدس اللہ سرہ فرمایا کرتے تھے کہ جب اللہ میاں کہہ رہے ہیں کہ کھاؤ اور بندہ کہے کہ میں تو نہیں کھاتا یا میں کم کھاتا ہوں، یہ تو بندگی اور اطاعت نہ ہوئی۔ ارے بھائی! نہ کھانے میں کچھ رکھا ہے اور نہ ہی نہ کھانے میں کچھ رکھا ہے، سب کچھ ان کی اطاعت میں ہے، اس لئے جب انہوں نے کہہ دیا کہ کھاؤ، تو پھر کھاؤ، اس میں اپنی طرف سے زیادہ پابندی کرنے کی ضرورت نہیں۔

ایک مہینہ بغیر گناہ کے گزار لو:

البتہ اہتمام کرنے کی چیز یہ ہے کہ جب روزہ رکھ لیا تو اب اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ، آنکھوں کو بچاؤ، زبانوں کو بچاؤ۔ ایک رمضان کے موقع پر ہمارے حضرت قدس اللہ سرہ نے یہاں تک فرمایا کہ میں ایک ایسی بات کہتا ہوں جو کوئی اور نہیں کہے گا، وہ یہ کہ اپنے نفس کو اس طرح بہلاؤ اور اس سے عہد کرلو کہ ایک مہینہ بغیر گناہ کے گزار لو، جب ایک مہینہ گزر جائے تو پھر تیرا جو جی چاہے کرنا، چناں چہ حضرت والا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ جب یہ ایک مہینہ بغیر گناہ کے گزر جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ خود اس کے دل میں گناہ چھوڑنے کا داعیہ پیدا فرمادیں گے، لیکن یہ عہد کرلو کہ یہ اللہ کا مہینہ آرہا ہے، یہ عبادت کا مہینہ ہے، یہ تقویٰ پیدا کرنے کا مہینہ ہے، ہم اس میں گناہ نہیں کریں گے اور ہر شخص اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے کہ وہ کن گناہوں میں مبتلا ہے، پھر ان سب کے بارے میں یہ عہد کرلے کہ میں ان میں مبتلا نہیں ہوں گا، مثلاً: یہ عہد کرلے کہ رمضان المبارک میں آنکھ غلط جگہ پر نہیں اٹھے گی، کان غلط بات نہیں سنیں گے، زبان سے غلط بات نہیں نکلے گی، یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ روزہ بھی رکھا ہوا ہے اور

فواحشات کو بھی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں اور اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

اس ماہ میں رزقِ حلال:

دوسری اہم بات جو ہمارے حضرت رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ کم از کم اس ایک مہینے میں تو رزق حلال کا اہتمام کرلو، جو لقمہ آئے وہ حلال کا آئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ روزہ تو اللہ کے لئے رکھا اور اس کو حرام چیز سے افطار کر رہے ہیں، سود پر افطار ہو رہا ہے یا رشوت پر افطار ہو رہا ہے یا حرام آمدنی پر افطار ہو رہا ہے، یہ کیسا روزہ ہوا؟ کہ سحری بھی حرام اور افطاری بھی حرام اور درمیان میں روزہ۔ اس لئے خاص طور پر اس مہینے میں حرام روزی سے بچو اور اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ سے مانگو کہ یا اللہ! میں رزقِ حلال کھانا چاہتا ہوں، مجھے رزقِ حرام سے بچالیجئے۔

حرام آمدنی سے بچیں:

بعض حضرات وہ ہیں، جن کا بنیادی ذریعۂ معاش ...... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ...... حرام نہیں ہے، بل کہ حلال ہے، البتہ اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے کچھ حرام آمدنی کی آمیزش ہو جاتی ہے، ایسے حضرات کے لئے حرام سے بچنا کوئی دشوار کام نہیں ہے، وہ کم از کم اس ماہ میں تھوڑا سا اہتمام کرلیں اور حرام آمدنی سے بچیں ...... یہ عجیب قصہ ہے کہ اس ماہ کے لئے تو حدیث میں فرمایا گیا کہ یہ صبر کا مہینہ ہے، یہ مواسات اور غم خواری کا مہینہ ہے، ایک دوسرے سے ہمدردی کا مہینہ ہے، لیکن اس ماہ میں مواسات کے بجائے لوگ الٹا کھال کھینچنے کی فکر کرتے ہیں، اِدھر رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور اُدھر چیزوں کی ذخیرہ اندوزی شروع کردی، لہٰذا کم از کم اس ماہ میں اپنے آپ کو ایسے حرام کاموں سے بچالیں۔

اگر آمدنی مکمل حرام ہے تو پھر؟:

بعض حضرات وہ ہیں جن کا ذریعۂ آمدنی مکمل طور پر حرام ہے، مثلاً: وہ کسی سودی ادارے میں ملازم ہیں، ایسے حضرات اس ماہ میں کیا کریں؟ ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب قدس اللہ سرہ ...... اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے، آمین ...... ہر آدمی کے لئے راستہ بتا گئے، وہ فرماتے ہیں کہ: میں ایسے آدمی کو جس کی مکمل آمدنی حرام ہے، یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اگر ہو سکے تو رمضان میں چھٹی لے لے، اور کم از کم اس ماہ کے خرچ کے لئے جائز اور حلال ذریعے سے انتظام کر لے، کوئی جائز آمدنی کا ذریعہ اختیار کر لے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اس ماہ کے خرچ کے لئے کسی سے قرض لے لے اور یہ سوچ کہ میں اس مہینے میں حلال آمدنی سے کھاؤں گا اور اپنے بچوں کو بھی حلال کھلاؤں گا، کم از کم اتنا تو کر لے۔

گناہوں سے بچنا آسان ہے:

بہرحال! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ لوگ اس مہینے میں نوافل وغیرہ کا تو اہتمام بہت کرتے ہیں، لیکن گناہوں سے بچنے کا اتنا اہتمام نہیں کرتے، حالاں کہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچنے کو آسان فرما دیا ہے، چناں چہ اس ماہ میں شیطان کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور ان کو قید کر دیا جاتا ہے، لہٰذا شیطان کی طرف سے گناہ کرنے کے وسوسے اور تقاضے ختم ہو جاتے ہیں، اس لئے گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

روزے میں غصے سے پرہیز:

تیسری بات جس کا روزے سے خاص تعلق ہے، وہ ہے غصے سے اجتناب اور پرہیز، چناں چہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یہ

مواسات کا مہینہ ہے،[1] ایک دوسرے سے غم خواری کا مہینہ ہے، لہٰذا غصہ اور غصے کی وجہ سے سرزد ہونے والے جرائم اور گناہ، مثلاً: جھگڑا، مار پٹائی اور تو تکار، ان چیزوں سے پرہیز کا اہتمام کریں۔ حدیث شریف میں حضور اقدس ﷺ نے یہاں تک فرمادیا کہ:

﴿وَاِنْ جَهِلَ عَلٰى اَحَدِ كُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ. فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ.﴾[2]

یعنی اگر کوئی شخص تم سے جہالت اور لڑائی کی بات کرے تو تم کہہ دو کہ میرا روزہ ہے، یعنی میں لڑنے کے لئے تیار نہیں، نہ زبان سے لڑنے کے لئے تیار ہوں اور نہ ہاتھ سے، اس سے پرہیز کریں، یہ سب بنیادی کام ہیں۔

رمضان میں نفلی عبادات زیادہ کریں:

جہاں تک عبادات کا تعلق ہے، تمام مسلمان ماشاء اللہ جانتے ہی ہیں کہ روزہ رکھنا، تراویح پڑھنا ضروری ہے اور تلاوت قرآن کو چوں کہ اس مہینے سے خاص مناسبت ہے، چناں چہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان کے مہینے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ پورے قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے، اس لئے جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے، اس مہینے میں تلاوت کریں اور اس کے علاوہ چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے زبان پر اللہ کا ذکر کریں اور تیسرا کلمہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ"[3] اور درود شریف اور استغفار کا چلتے پھرتے اس کی کثرت کا اہتمام کریں اور نوافل کی جتنی کثرت ہو سکے، کریں اور عام دنوں میں رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملتا، لیکن رمضان المبارک میں چوں کہ

[1] كنزالعمال، الصوم، باب في صوم الفرض، الرابع: ۲۲۲/۸، رقم: ۲۳۷۰۹

[2] ترمذی، كتاب الصوم، باب ماجاء في فضل الصوم: جلد۱ صفحه۱۵۹

[3] ترمذی، كتاب الوتر، باب ماجاء في صلاة التسبيح: رقم الحديث: ۴۸۱

انسان سحری کے لئے اٹھتا ہے، تھوڑا پہلے اٹھ جائے اور سحری سے پہلے تہجد پڑھنے کا معمول بنا لے اور اس ماہ میں نماز خشوع کے ساتھ اور مرد باجماعت نماز پڑھنے کا اہتمام کرلیں، یہ سب کام تو اس ماہ میں کرنے ہی چاہئیں، یہ رمضان المبارک کی خصوصیات میں سے ہیں، لیکن ان سب چیزوں سے زیادہ اہم گناہوں سے بچنے کی فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کے انوار و برکات سے صحیح طور پر مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ......۔

فضائلِ شبِ قدر

❶ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔[1]

❷ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً محروم ہی ہے۔[2]

❸ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شبِ قدر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور اس شخص کے لئے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کررہا ہے (اور عبادت میں مشغول ہے) دعائے رحمت کرتے ہیں اور جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتے ہیں اور ان سے دریافت فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! اس مزدور کا جو اپنی خدمت پوری پوری ادا کردے کیا بدلہ ہے؟

وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اجرت پوری دے دی جائے، تو ارشاد ہوتا ہے کہ فرشتو! میرے غلاموں نے اور باندیوں نے میرے فریضے کو پورا کردیا پھر دعا کے ساتھ چلاتے ہوئے (عیدگاہ کی طرف) نکلے ہیں میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم، میری بخشش کی قسم، میرے علوشان

[1] بخاری، کتاب الصوم، باب فضل لیلۃ القدر: جلد۱ صفحہ ۲۷۰

[2] ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الصیام، باب ماجاء فضل شہر رمضان: صفحہ ۱۱۹

کی قسم، میرے بلند مرتبے کی قسم! میں ان لوگوں کی دعا ضرور قبول کروں گا، پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے، پس یہ لوگ عید گاہ سے ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔[1]

فائدہ: حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ملائکہ کے ساتھ آنا خود قرآن پاک میں بھی مذکور ہے، حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ ہر ذاکر و شاغل کے گھر جائیں اور ان سے مصافحہ کریں "غالیۃ المواعظ" میں حضرت اقدس شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی غنیۃ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے کہ فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے کہنے سے متفرق ہو جاتے ہیں اور کوئی گھر چھوٹا بڑا جنگل یا کشتی ایسی نہیں ہوتی جس میں کوئی مومن ہو اور وہ فرشتے مصافحہ کرنے کے لئے وہاں نہ جاتے ہوں، لیکن اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا سور ہو یا حرام کاری کی وجہ سے جنبی یا تصویر ہو۔ مسلمانوں کے کتنے گھر ایسے ہیں جن میں خیالی زینت کی خاطر تصویریں لٹکائی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت، رحمت سے اپنے ہاتھوں اپنے کو محروم کرتے ہیں۔ تصویر لٹکانے والا ایک آدھ ہوتا ہے، مگر اس گھر میں رحمت کے فرشتوں کے داخل ہونے سے روکنے کا سبب بن کر سارے ہی گھر کو اپنے ساتھ محروم رکھتا ہے۔

④ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے باہر تشریف لائے تا کہ ہمیں شب قدر کی اطلاع فرما دیں، مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قدر کی خبر دوں، مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا کہ جس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی، کیا بعید ہے کہ یہ اٹھا لینا اللہ کے علم میں بہتر ہو، لہٰذا اب اس کو نویں اور

[1] ابوداؤد، الادب، باب فی الغیبة: ۲/۳۱۳

ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔[1]

فائدہ: اس حدیث میں تین مضمون قابلِ غور ہیں، امرِ اوّل جو سب سے اہم ہے وہ جھگڑا ہے جو اس قدر سخت بری چیز ہے کہ اس کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے شب قدر کی تعیین اٹھالی گئی اور صرف یہی نہیں بل کہ جھگڑا ہمیشہ برکات سے محرومی کا سبب ہوا کرتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہیں نماز روزہ صدقہ وغیرہ سب سے افضل چیز بتلاؤں؟

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ضرور۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس کا سلوک سب سے افضل ہے اور آپس کی لڑائی دین کو مونڈنے والی ہے۔[2] یعنی جیسے استرے سے سر کے بال ایک دم صاف ہو جاتے ہیں، آپس کی لڑائی سے دین بھی اسی طرح صاف ہو جاتا ہے۔ دنیا دار دین سے بے خبر لوگوں کا کیا ذکر جب کہ بہت سی لمبی لمبی تسبیحیں پڑھنے والے دین کے دعویٰ دار بھی ہر وقت آپس کی لڑائی میں مبتلا رہتے ہیں، اول حضور کے ارشاد غور سے دیکھیں اور پھر اپنے اس دین کی فکر کریں، جس کے گھمنڈ میں صلح کے لئے جھکنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی آبروریزی کو بدترین سود اور خبیث ترین سود ارشاد فرمایا ہے[3] لیکن ہم لوگ لڑائی کے زور میں نہ مسلمان کی آبرو کی پروا کرتے ہیں، نہ اللہ اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا خیال۔ خود اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾[4]

ترجمہ: "اور نزاع مت کرو، ورنہ کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا

[1] بخاری، فضل لیلة القدر، باب رفع معرفة لیلة القدر، رقم: ۲۰۲۳
[2] مسند احمد، من حدیث ابی الدرداء: ۶/۴۴۵، رقم: ۲۶۹۶۲
[3] شعب الایمان، باب فی الصیام: ۵/۲۹۱، رقم: ۳۴۴۴
[4] سورة الانفال: آیت ۴۶

اکھڑ جائے گی۔[1]"

آج وہ لوگ جو ہر وقت دوسروں کا وقار گھٹانے کی فکر میں رہتے ہیں، تنہائی میں بیٹھ کر غور کریں کہ خود اپنے وقار کو کتنا صدمہ پہنچا رہے ہیں اور اپنی ان ناپاک اور کمینی حرکتوں سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کتنے ذلیل ہو رہے ہیں اور پھر دنیا کی ذلت بد یہی۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ چھٹاؤ رکھے اگر اس حالت میں مرگیا تو سیدھا جہنم میں جائے گا۔[2]

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ہر پیر و جمعرات کے دن اللہ کی حضوری میں بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں اور اللہ جل شانہ کی رحمت سے (نیک اعمال کی بدولت) مشرکوں کے علاوہ اوروں کی مغفرت ہوتی رہتی ہے، مگر جن دو میں جھگڑا ہوتا ہے، ان کی مغفرت کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ ان کو چھوڑے رکھو جب تک صلح نہ ہو۔ ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ ہر پیر جمعرات کو اعمال کی پیشی ہوتی ہے، اس میں توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول ہوتی ہے اور استغفار کرنے والوں کی استغفار قبول کی جاتی ہے، مگر آپس میں لڑنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔[3]

شبِ قدر کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کون سی ہے تو (اس رات میں) کیا دعا کروں؟

فرمایا (دعا میں) یوں کہو:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ﴾

ترجمہ: "اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے،

[1] بیان القرآن

[2] ابوداؤد، الادب، باب فی هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٤

[3] مسلم، کتاب البر والصلة، النهی عن الشحناء: ٣١٧/٢

لہٰذا مجھے معاف کر دے۔[1]"

فضائلِ اعتکاف

❶ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عشرے میں بھی پھر ترکی خیمے سے جس میں اعتکاف فرما رہے تھے باہر سر نکال کر ارشاد فرمایا: میں نے پہلے عشرے کا اعتکاف، شبِ قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے کیا تھا، پھر اسی وجہ سے دوسرے عشرے میں لہٰذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ اخیر عشرے کا بھی اعتکاف کریں، مجھے یہ رات دکھلا دی گئی تھی پھر بھلا دی گئی (اس کی علامت یہ ہے) کہ میں نے اپنے آپ کو اس رات کے بعد صبح میں کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا، لہٰذا اب اس کو اخیر عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس رات میں بارش ہوئی اور مسجد چھپر کی تھی وہ ٹپکی اور میں نے اپنی آنکھوں سے نبی کریم ﷺ کی پیشانی مبارک پر کیچڑ کا اثر اکیس (تاریخ) کی صبح کو دیکھا۔[2]

فائدہ: نبی کریم ﷺ کی عادت شریفہ اعتکاف کی ہمیشہ رہی ہے، اس مہینے میں تمام مہینے کا اعتکاف فرمایا اور جس سال وصال ہوا ہے، اس سال بیس روز کا اعتکاف فرمایا تھا، لیکن اکثر عادت شریفہ چوں کہ اخیر عشرے ہی کے اعتکاف کی رہی ہے، اس لئے علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ وہی ہے۔ حدیثِ بالا سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس اعتکاف کی بڑی غرض شب قدر کی تلاش ہے اور حقیقت میں اعتکاف اس کے لئے بہت ہی مناسب ہے کہ اعتکاف کی حالت میں اگر آدمی سویا ہوا بھی

[1] مسند احمد، حدیث السیدة عائشة: ١٨٢/٦، رقم: ٢٤٩٦٧

[2] مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر والحث علی طلبها: ٣٦٩/١

ہوتب بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔

نیز اعتکاف میں چوں کہ آنا جانا اور اِدھر اُدھر کے کام بھی کچھ نہیں رہتے، اس لئے عبادت اور کریم آقا کی یاد کے علاوہ اور کوئی مشغلہ بھی نہ رہے گا۔ لہٰذا شب قدر کے قدر دانوں کے لئے اعتکاف سے بہتر صورت نہیں۔ نبی کریم ﷺ اوّل تو سارے ہی رمضان میں عبادت کا بہت زیادہ اہتمام اور کثرت فرماتے تھے، لیکن اخیر عشرے میں کچھ حد ہی نہیں رہتی تھی، رات کو خود بھی جاگتے اور گھر کے لوگوں کو بھی جگانے کا اہتمام فرماتے تھے، جیسا کہ صحیحین کی متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اخیر عشرے میں حضور ﷺ لنگی کو مضبوط باندھ لیتے اور راتوں کا احیاء فرماتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی جگاتے۔ لنگی مضبوط باندھنے سے کوشش میں اہتمام کی زیادتی بھی مراد ہوسکتی ہے، اور بیویوں سے بالکلیہ احتراز بھی مراد ہوسکتا ہے۔

مسائلِ رمضان

۱۔ مریض، مسافر پر حالتِ مرض اور حالتِ سفر میں روزہ رکھنا ضروری نہیں، البتہ مسافر کے لئے بہتر یہ ہے کہ اگر مشقت اور تکلیف نہ ہو تو روزے رکھ لے، تاکہ بعد میں قضاء روزے اداء کرنے کی مشقت نہ اٹھانی پڑے۔[1]

۲۔ جب تک مریض کو صحت کی امید ہے روزے کے بدلے میں فدیہ اداء کرنا صحیح نہیں ہے۔

۳۔ جو شخص بڑھاپا یا دائم المریض ہونے کی وجہ سے روزے پر قادر نہیں، نہ ہی مستقبل میں اس کی کوئی امید ہے کہ صحت نصیب ہو تو ہر روزے کے بدلے میں پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت فدیہ دے سکتا ہے، لیکن اس کے بعد اگر صحت یاب

[1] شامی جلد ۲ صفحہ ۴۲۱، تاتار خانیہ جلد ۲ صفحہ ۳۸۳، ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۱

ہو گیا تو دوبارہ قضاء کرنا ضروری ہے۔[1]

روزے کی چند سنتیں

۱۔ سحری کھانے میں کھجور سے سحری کرنا الگ سنت ہے، سحری میں کھانا ضروری نہیں، ماکولات و مشروبات میں سے جو بھی میسر ہو اس سے سحری کی سنت اداء ہو جائے گی۔[2]

۲۔ غروبِ آفتاب کے بعد بلا تاخیر افطار کرنا سنت ہے اور باعث خیر و برکت ہے۔

۳۔ افطار میں اتنی جلدی نہ کرے کہ غروب سے پہلے افطار ہو جائے، اگر اس گمان سے افطار کرلیا کہ غروب ہو گیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ غروب سے پہلے افطار ہوا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضاء ضروری ہے۔

۴۔ کھجور، چھوارے سے افطار کرنا سنت ہے، اس کے علاوہ دودھ جیسی چیزوں سے افطار کرنا بہتر ہے۔

۵۔ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، اس لئے افطار کے وقت یا افطار سے پہلے یا بالکل فارغ ہو کر دعا کرنا مستحب ہے۔

۶۔ رمضان المبارک میں مغرب کی اذان افطار کرنے کے بعد دی جائے، نیز جماعت میں آٹھ دس منٹ کی تاخیر کی گنجائش ہے۔

۷۔ کسی روزہ دار کو افطار کرانے سے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا روزہ دار کو ملتا ہے، کھانا کھلانے میں ثواب اس سے زیادہ ہے، اس پر حوضِ کوثر سے پانی پلانے اور جنت میں داخل ہونے کا وعدہ ہے۔

[1] الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده: ۲/۲۸۶

[2] شامی جلد۲ صفحہ۴۱۹، حاشیہ طحطاوی

روزہ دار کے لئے ناجائز اور مکروہ چیزیں

❶ روزہ دار کو جھوٹ بولنا، جھوٹی شہادت دینا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، جھوٹی قسم کھانا، فحش حرکات کرنا، فحش گوئی کرنا، ظلم کرنا، کسی سے عداوت و دشمنی رکھنا، اجنبی عورتوں سے ملنا جلنا، ان کو دیکھنا، سینما بینی کرنا سب ناجائز ہیں، ان چیزوں سے اور ہر بری چیز سے پرہیز کرنا چاہئے، ان چیزوں سے روزہ تو فاسد نہیں ہوتا، لیکن مکروہ ہوجاتا ہے اور ثواب میں کمی آجاتی ہے۔[1]

❷ وہ مسافر جو تکلیف اور مشقت (مثلاً تھکان وغیرہ) میں مبتلا ہے اور اسے روزہ سے تکلیف ہوتی ہے اس کے لئے روزہ رکھنا مکروہ ہے۔[2]

[1] ابواب الصوم، باب التشدید فی الغیبة للصائم، معارف السنن: جلد۵ صفحہ ۳۶۶

[2] فتاویٰ ہندیہ، الصوم باب فیما یکرہ الصائم ومالا یکرہ: جلد۱ صفحہ ۳۶۶

قرآن کریم کی تلاوت کے فضائل

روزانہ قرآن عظیم کی تلاوت کیا کریں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو، اس لئے کہ یہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔"[1]

❶ حدیث قدسی میں آیا ہے:

"اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: جس شخص کو قرآن کریم (کی تلاوت کرنے، یاد کرنے یا تفسیر و ترجمہ پر غور و فکر کرنے) کی مشغولیت (ومصروفیت) نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے دعائیں مانگنے سے روک دیا۔ (ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی فرصت نہ ملی) تو میں اس شخص کو اس سے بڑھ کر دیتا ہوں جو میں دعائیں اور حاجتیں مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ (اس کی تمام حاجتیں اور مرادیں پوری کردیتا ہوں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام کو اور تمام کلاموں پر ایسی ہی فضیلت (اور فوقیت) حاصل ہے جیسی خود اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر۔"[2]

❷ ایک اور حدیث میں آیا ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قابلِ رشک دو ہی شخص ہیں، ایک وہ شخص جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم کی دولت عطا فرمائی اور وہ شب و روز اس پر عمل کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ

[1] مسلم، فضائل القرآن، باب فضل قراءة القرآن: ۲۷۰/۱

[2] ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب: ۱۲۰/۲

تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ شب و روز (اس کے حکم کے مطابق اس مال کو) خرچ کرتا رہتا ہے۔''[1]

❸ ایک اور حدیث میں آیا ہے:

''قیامت کے دن قرآن شریف پڑھنے والے سے کہا جائے گا، (قرآن) پڑھتے جاؤ اور جنت کے درجوں پر چڑھتے جاؤ اور ایسے ہی ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر (قرآن) پڑھا کرتے تھے۔ تمہارا وہی مقام اور درجہ ہوگا جہاں تم آخری آیت پڑھوگے۔''[2]

❹ ایک اور حدیث میں آیا ہے:

''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس میں خوب ماہر ہے (خوب رواں پڑھتا ہے) وہ (تو قیامت کے دن نیکیاں) لکھنے والے معزز اور نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس (طرح پڑھنے) میں کافی مشقت برداشت کرتا ہے اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔ (ایک قرآن پڑھنے کا، دوسرا مشقت اٹھانے کا)۔''[3]

جیسے کہ پہلے ذکر ہوا کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرے۔ اس سے قرآن کریم سے تعلق بھی رہتا ہے اور گھر میں اور کاموں میں برکت بھی حاصل ہوتی ہے۔ یہاں ہم چند سورتوں کے وہ فضائل جو احادیث سے ثابت ہیں، لکھتے ہیں کہ ان کے پڑھنے سے ''اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ'' بہت برکت ہوگی۔ لیکن ایک بار پھر واضح کردیں کہ صرف ان سورتوں پر اکتفاء نہ کریں بل کہ روزانہ بالترتیب قرآن کریم کی تلاوت کو اپنا معمول بنالیں۔ جس کے فضائل گزشتہ احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

---

[1] بخاری، فضائل القرآن، اغتباط صاحب القرآن: ۷۵۱/۲

[2] ترمذی، ابواب فضائل القرآن: ۱۱۹/۲

[3] مسلم، فضائل القرآن، باب فضیلة حافظ القرآن: ۲۶۹/۱

چند سورتوں کے فضائل

سورۂ کہف کی فضیلت

ہر جمعہ کی رات میں یا دن میں سورۂ کہف ضرور پڑھا کریں، اس کی یہ فضیلتیں ہیں۔

❶ حدیث شریف میں آیا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے اس کے لئے اس جمعہ سے آنے والے جمعہ کے درمیان (پورے ہفتہ) ایک نور روشن رہے گا۔''[1]

❷ ایک اور حدیث میں آیا ہے:

''جو شخص جمعہ کی رات سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے، اس کے لئے اس کی جگہ اور بیت العتیق (خانہ کعبہ) کے درمیان ایک نور روشنی بخشتا رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورۂ کہف جس طرح اتری ہے اسی طرح (صحیح طریق) پر پڑھ لی تو اس کی جگہ اور مکہ کے درمیان وہ ایک ضیا پاش (روشنی بکھیرنے والا) نور بنی رہتی ہے اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھتا رہے گا اگر دجال (اس کی زندگی میں) نمودار ہوگیا تو وہ اس شخص پر مسلط نہ ہوسکے گا۔'' (دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا)[2]

ایک اور روایت میں یہ آیا ہے کہ جس شخص نے اس سورت کی اوّل دس آیتیں،

---

[1] فیض القدیر، حرف المیم: ۲۵۷/۶ رقم ۸۹۲۹

[2] سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۴۹/۳

دوسری روایت میں ہے، کہ آخری دس آیتیں یاد کرلیں (اور ہمیشہ پڑھتا رہا) وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔[1]

۳ ایک حدیث میں آیا ہے:

"جو شخص دجال کو پالے (یعنی اس کے سامنے نکل آئے) اس کو چاہیے کہ وہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں اس کے منہ پر پڑھ دے۔" اس لئے کہ یہ آیتیں پڑھنے والے کو اس کے فتنہ سے پناہ دینے والی ہے۔"[2]

اسی طرح اپنے بچوں اور بچیوں کو کم از کم سورۂ کہف زبانی یاد کرنے کی ترغیب دیں۔

سورۂ سجدہ کی فضیلت

۱ حدیث شریف میں بیان ہے:

"حضور نبی کریم ﷺ سورۂ سجدہ اور سورۂ مُلک پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے۔"[3]

۲ حدیث شریف میں ہے:

"کہ سورۂ سجدہ قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ اس کے دو بازو ہوں گے اور اپنے پڑھنے والوں پر پردہ کرے گی اور فرشتوں سے کہے گی کہ اس شخص پر کوئی راستہ نہیں یعنی اس کو مت پکڑو اُسے چھوڑ دو" سورۂ سجدہ اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ دیگر سورتوں پر ساٹھ نیکیاں زائد رکھتی ہیں۔"[4]

[1] مسلم، فضائل القرآن، فضل سورة الكهف....: ۱/۲۷۱

[2] ابوداؤد، الملاحم، خروج الدجال: ۲/۲۳۷

[3] ترمذی، فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورة الملك: ۲/۱۱۷

[4] روح المعانی، السجدة: ۲۱/۱۱۵

۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے "کہ جو اس سورۂ سجدہ اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھے گا تو گویا اس نے لیلۃ القدر کا قیام کیا۔"[1]

۴ "حضور ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۂ سجدہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔"[2]

سورۂ یٰس کی فضیلت

سورۂ یٰس صبح وشام پڑھا کریں، خاص کر نزع کی حالت میں یا مرنے کے بعد میت پر پڑھ لیں، اس لئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

"سورۂ یٰس قرآن کریم کا دل ہے۔"[3]

جو شخص بھی اس کو محض اللہ تبارک وتعالیٰ اور آخرت کے لئے پڑھا کرے گا اس کی ضرور مغفرت کردی جائے گی اور اس کو مرنے والوں پر (نزع کے وقت) پڑھا کرو۔"[4]

سورۂ واقعہ کی فضیلت

سورۂ واقعہ کے فضائل بھی متعدد روایات میں وارد ہوئے ہیں۔

ایک حدیث شریف میں آیا ہے:

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "جو شخص ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا" اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹیوں کو حکم فرمایا کرتے

[1] روح المعانی، السجدة: ۲۱/۱۱۶

[2] مأخذه ترمذی، الجمعة، ماجاء فی مایقرأ: ۱/۱۱۷

[3] ترمذی، فضائل القرآن: ۲/۱۱۶

[4] شعب الإیمان للبیهقی، فصل فی فضائل السور والآیات: ۴/۹۴، رقم: ۲۲۳۱

تھے کہ ہر شب میں اس سورۃ کو پڑھیں۔“[1]

وضاحت: عبادت کو ذریعہ قربِ الٰہی تو بنا سکتے ہیں، ذریعہ جاہ و مال نہیں، اگر ایسا کریں گے تو وہ عبادت خالص نہ رہے گی۔ اس واسطے بعض خاص اوراد جن کے دنیوی فوائد بھی منقول ہیں، ان کو اوراد سمجھ کر عبادت کی نیت سے پڑھنا چاہیے، اس کا دنیوی فائدہ اللہ تبارک وتعالیٰ خود عطا فرمانے والے ہیں۔ ہم کو دنیا کا فائدہ حاصل کرنے کی نیت سے نہیں پڑھنا چاہیے، چوں کہ مقصد اگر دنیا کا فائدہ ہوا تو عبادت نہ ہوئی اور عبادت جب صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ہوگی تو یہی عبادت ہوگی اور دنیوی فوائد تو موجود ہیں وہ ضرور حاصل ہوں گے۔

سورۂ ملک کی فضیلت

سورۂ ملک (تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ) کثرت سے پڑھا کریں اور اس کو پڑھ کر مرحومین کو ثواب بھی پہنچایا کریں، اس لئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

”سورۂ ملک کی تیس آیتیں (برابر پڑھنے والے) آدمی کی اتنی شفاعت کرتی ہیں کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔“ ایک روایت کے الفاظ ہیں: ”اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کا اس وقت تک سوال کرتی رہتی ہے کہ اس کو بخش دیا جاتا ہے۔“[2]

سورۂ نصر کی فضیلت

١ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ سورۃ النصر قرآن مجید کا چوتھائی ہے۔

٢ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے پوچھا جانتے ہو سب سے آخر میں کون سی سورۃ اُتری؟

[1] شعب الإيمان للبيهقي، فصل في فضائل السور والآيات: ٤/١١٩، رقم: ٢٢٦٩

[2] ترمذي، فضائل القرآن، باب ماجاء في سورة الملك: ١١٧/٢

جواب دیا کہ جی ہاں! وہ سورۃ النصر ہے، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم سچے ہو۔[1]

سورۂ اخلاص کی فضیلت

١ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب جمع ہو جاؤ، تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمع ہو گئے تو آپ ﷺ تشریف لائے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورۃ ایک تہائی (یعنی تیسرا حصہ) قرآن کے برابر ہے۔[2]

٢ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار عالم فرمائے گا، اے میرے بندے! تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا۔[3]

سورۂ فلق وسورۂ ناس کی فضیلت

ان دونوں سورتوں کی سحر...... نظرِ بد...... اور تمام آفاتِ جسمانی وروحانی کے دور کرنے میں تاثیرِ عظیم ہے اور حقیقت کو سمجھا جائے تو انسان کو اس کی ضرورت اپنے سانس، کھانے پینے اور لباس سب چیزوں سے زیادہ ہے۔ اس کا واقعہ مسند احمد میں اس طرح ہے کہ:

١ نبی کریم ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا جس کے اثر سے آپ ﷺ بیمار ہوگئے، جبرئیل امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کو آکر اطلاع دی کہ آپ پر ایک یہودی نے جادو کیا ہے اور جادو کا عمل جس چیز میں کیا گیا ہے وہ

[1] تفسير ابن كثير: صفحه ١٤٦٧

[2] تفسير ابن كثير: ١٤٧١

[3] تفسير ابن كثير: ١٤٧٢

فلاں کنویں کے اندر ہے۔ آں حضرت ﷺ نے وہاں آدمی بھیجے جو جادو کی چیز کنویں سے نکال لائے۔ اس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں، اللہ تعالیٰ نے یہ دو سورتیں نازل فرمائیں۔ آپ ہر گرہ پر ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے رہے یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں تو آپ ﷺ سے اچانک ایک بوجھ سا اتر گیا۔[1]

۲ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو بچھو نے کاٹ لیا تو آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا پانی کاٹنے کی جگہ پر لگاتے جاتے اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے جاتے تھے۔[2]

ان سورتوں کی ایک اور فضیلت سے متعلق حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ”سفر سے متعلق دعائیں“ میں آرہا ہے اسے بھی دیکھ لیا جائے۔

[1] تفسیر ابن کثیر: ۱۴۷۵

[2] مظہری: ۱۰/۳۵۵

سُوْرَۃُ الْکَھْفِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ وَّعَشْرُ اٰیَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ
وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ﴿١﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا
شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ﴿٢﴾ مَّاكِثِيْنَ
فِيْهِ اَبَدًا ۙ﴿٣﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
وَلَدًا ۖ﴿٤﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ
يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ
عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
اَسَفًا ﴿٦﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا
لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ
مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۭ﴿٨﴾ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ

اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا
عَجَبًا ۝٩ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا
رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ
اَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى
الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝١١ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ
اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝١٢ نَحْنُ
نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا
بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝١٣ وَّرَبَطْنَا عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ
اِذًا شَطَطًا ۝١٤ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝١٥ وَاِذِ
اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا

اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ
لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝١٦ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا
طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا
غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِىْ فَجْوَةٍ
مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
مُّرْشِدًا ۝١٧ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ڰ
وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ڰ وَ
كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ
عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ
رُعْبًا ۝١٨ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ
قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا
اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ
فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى

الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا
فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا
يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ
يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ
تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ
فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ
بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ
عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ
كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ
رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ
كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ
اِلَّا قَلِيْلٌ ڛ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا

وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا
تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾
اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ
وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ
هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ
سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ
بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا
يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ڐ وَلَنْ تَجِدَ
مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ

ع ۳ ۵ ۱۵

عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾
وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ
مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ
نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا
يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ
الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ
عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ
اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ
الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ
اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا

زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ
مِّنْهُ شَيْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ
ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ
مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ
هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً
وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا
مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ
اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ
وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ
جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ
تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى
رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ
يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾
وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ
اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّىْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ
لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ
مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ط
هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ

الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً لا وَّحَشَرْنٰهُمْ
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ
صَفًّا ط لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ز
بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ
الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا
فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا
يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ج وَ
وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ط وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ
اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط كَانَ مِنَ الْجِنِّ
فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ط اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِىْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ط بِئْسَ
لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ص

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَ
يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ
مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع وَ
لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾
وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ
الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ
مُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ
لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ
اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ
يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ
اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ
رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا
كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ
لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى
اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰىٓ اَبْلُغَ
مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا
مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا
غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾
قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ

الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ
وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا
كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى
هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾
قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيْفَ
تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىْٓ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾
قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْئَلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى
اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا
فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ
اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ
اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ

لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِىْ
مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا
غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً
بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ
صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَىْءٍ بَعْدَهَا فَلَا
تُصٰحِبْنِىْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّىْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا
حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ اِسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا
اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ
يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ
اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِىْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ
بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ
فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِى الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ
اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ

سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ
فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿۸۰﴾ فَاَرَدْنَآ
اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ
رُحْمًا ﴿۸۱﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ
فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا
صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا
كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ
اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ
مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿۸۳﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰٓى
اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ
عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۭ قُلْنَا يٰذَا
الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ

فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ
ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾
وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ
اِۨلْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾
ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ
وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ
دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ
خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ
السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ
وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ
لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾
قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ
اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ

الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ
انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ
عَلَيْهِ قِطْرًا ؕ ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا
اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ
رَبِّيْ حَقًّا ؕ ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ
بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ ﴿۹۹﴾ وَّ
عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيْنَ
كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ ع اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا
اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْۤ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّاۤ
اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ؕ ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ

صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ
فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْۤا
اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ
نُزُلًا ۙ ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾
قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ
الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ
مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ
اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۲

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ
قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤﴾ يُدَبِّرُ
الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ
فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٥﴾
ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦﴾
الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ
الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ
الْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٩﴾ وَقَالُوْٓا

ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ
جَدِيْدٍ ۭ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٠﴾
قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ
ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ
نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَ
سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿١٢﴾
وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ
الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ
اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا
بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ
لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

يُنفِقُونَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن
قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷﴾ أَفَمَن كَانَ
مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوُۥنَ ﴿۱۸﴾ أَمَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَأْوٰى
نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا
فَمَأْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ أَرَادُوٓا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَآ
أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ
الَّذِي كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ
الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ
بِآيٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ؕ إِنَّا مِنَ
الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى
الْكِتٰبَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَآئِهِۦ وَ
جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا

ع ۱۱ ۲ ۱۵

مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ؕ قف وَ
كَانُوا بِآيٰتِنَا يُوقِنُونَ ﴿۲۴﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ
بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۲۵﴾
أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ
الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسٰكِنِهِمْ ؕ إِنَّ فِي ذٰلِكَ
لَآيٰتٍ ؕ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿۲۶﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ
الْمَآءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِۦ
زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ؕ أَفَلَا
يُبْصِرُونَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ
إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا
يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ
يُنظَرُونَ ﴿۲۹﴾ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم
مُّنتَظِرُونَ ﴿۳۰﴾ ع

الثلثة ع ۸ ۳ ۱۶

سُوْرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَلٰثٌ وَّثَمٰانُوْنَ اٰیَۃً وَّخَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾
لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾
اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ
فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا
يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ
الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ

شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضْرِبْ
لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾
قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ
الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾
قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾
وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا
تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ
لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ
مَّعَكُمْ ۗ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۗ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى ۫ قَالَ
يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ
لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

ع ۱ ۱۲ / ۱۸ وقف لازم

وَمَا لِيَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِيۡ فَطَرَنِيۡ وَاِلَيۡهِ
تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ
الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّيۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا
يُنۡقِذُوۡنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيۡۤ اِذًا لَّفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيۡۤ اٰمَنۡتُ
بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿۲۵﴾ قِيۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّةَ ؕ قَالَ
يٰلَيۡتَ قَوۡمِيۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيۡ رَبِّيۡ وَ
جَعَلَنِيۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ
مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ ﴿۲۸﴾
اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ
خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ
رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا
كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ لَا
يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنۡ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَيۡتَةُ ۖۚ اَحۡيَيۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا

مِنۡهَا حَبًّا فَمِنۡهُ يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلۡنَا فِيۡهَا جَنّٰتٍ مِّنۡ
نَّخِيۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ وَّفَجَّرۡنَا فِيۡهَا مِنَ الۡعُيُوۡنِ ﴿۳۴﴾
لِيَاۡكُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتۡهُ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ اَفَلَا
يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ سُبۡحٰنَ الَّذِيۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا
مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيۡلُ ۖۚ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ
مُّظۡلِمُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمۡسُ تَجۡرِيۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ
تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۳۸﴾ وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ
حَتّٰى عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِيۡمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِيۡ
لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ
وَكُلٌّ فِيۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا
ذُرِّيَّتَهُمۡ فِي الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ
مِّثۡلِهٖ مَا يَرۡكَبُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِيۡخَ
لَهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡقَذُوۡنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا

اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ
اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ
اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَ
يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾
مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ
يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى
اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا
يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا سكتة هٰذَا مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا
صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ
فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾
سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّ
اَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ
اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا
الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى
اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ

وقف غفران

لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ
لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ
اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا
خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا
مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا
يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ
مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ
نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ
نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾

ع ۱۷ ۳

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ
خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ
نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ
مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ
اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ
بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

وقف غفران

ع ۵ ۴

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿۲﴾
خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾
وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾ وَّ
كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۹﴾

وقف لازم

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ
قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾
مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَ
كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا
يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ
مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ
الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا
يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا
سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ
سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾
وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ
وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ

اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾
لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ
الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾
لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ
مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾
وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ
اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى
مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ
الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ
مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا
نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

أَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ
نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ
وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ
وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا
تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾
لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا
لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ
الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ
مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ
جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ
النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ
شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً
وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ

الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ الثلثة فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ
كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ
اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ
تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ
حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ
وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ
مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّ
رَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ
مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ
الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا

لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ﴿٢﴾
الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ
الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى
مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ
اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا
لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾ وَ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا

وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ط كُلَّمَآ اُلْقِيَ
فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا
بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ
اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾
وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ
السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ
السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا
بِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ
خَلَقَ ط وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾ ع هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا
مِنْ رِّزْقِهٖ ط وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ
فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ
تَمُوْرُ ۙ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ

ع ١٤ ١

عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ

كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ

مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ

دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ

بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ يَمْشِي

مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا

عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ

قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ

فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا

الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٦﴾

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا

وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾ قُلْ

أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا

فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ

هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ

مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ﴿٣٠﴾

قرآن مجید سے عشق

ہر دور اور ہر زمانے میں قرآن مجید سے عشق کرنے والے گزرے ہیں۔ دنیا میں کوئی دوسری ایسی کتاب نہیں جس سے اس قدر محبت کی گئی ہو جتنی قرآن سے محبت کی گئی ہے۔ اسے تنہائیوں میں پڑھا گیا، اسے محفلوں میں پڑھا گیا، اسے رات کے اندھیروں میں پڑھا گیا، اسے دن کے اجالے میں پڑھا گیا، اسے تحت اللفظ پڑھا گیا، اسے بلند آواز سے پڑھا گیا، اسے پڑھ کر رویا گیا، اسے سن کر رویا گیا، اس کے ایک ایک لفظ پر محنت کی گئی، ایک ایک لفظ کو حفظ کیا گیا، ایک ایک لفظ کے معنی کو سمجھا گیا۔ اس سے محبت کرنے والوں نے اپنی پوری پوری زندگی قرآن کی خدمت کرتے کرتے گزار دی اور بالآخر یہ کہتے گئے، اے اللہ! تو ہمیں اگر عمرِ نوح علیہ السلام عطا کر دیتا تو ہم پوری زندگی اس قرآن کو پڑھنے پڑھانے میں گزار دیتے۔ بھلا دنیا میں کوئی اور کتاب ہے جس سے انسان نے یوں محبت کی ہو۔ سبحان اللہ (خطبات فقیر: ۳/۲۲۱)

وضاحت: ان دس سورتوں کو اس لئے یہاں ذکر کیا جا رہا ہے کہ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ کم از کم ان دس سورتوں کو تجوید کے ساتھ زبانی یاد کرلے تاکہ نمازوں میں پڑھنے میں آسانی ہو۔

آخر کی دس سورتیں

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ

يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝٣

سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝١ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝٢ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝٥

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝١ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝٤

سُورَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥

سُورَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ إِلَٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦

قرآن مجید کی عظمت

قرآن مجید انسانوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانے والی کتاب، بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھانے والی کتاب، قعرِ مذلت میں پڑے ہوؤں کو اوجِ ثریا پر پہنچانے والی کتاب اور اللہ سے بچھڑے ہوؤں کو اللہ سے ملانے والی کتاب ہے۔ قرآن مجید انسانیت کے لئے منشورِ حیات ہے، انسانیت کے لئے دستورِ حیات ہے، انسانیت کے لئے ضابطۂ حیات ہے بل کہ پوری انسانیت کے لئے آبِ حیات ہے۔ یہ اللہ رب العزت کا کلام ہے۔

لہٰذا جب آپ اپنے دلوں کے برتن کو سیدھا کر کے بیٹھیں گے تب اللہ تعالیٰ کی رحمتیں پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ﴾ ”اس قرآن میں نصیحت ہے اس کے لئے۔“ ﴿لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ﴾ ”جس کے اندر دل ہوتا ہے۔“ اور جس کے اندر دل کے بجائے ”سِل“ (پتھر) ہو، پھر کیا مزہ؟ ﴿أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ﴾ ”ہمہ تن گوش ہوکر بیٹھے۔“ ﴿وَهُوَ شَهِيدٌ﴾ ”اور حاضر باش ہوکر بیٹھے۔“ (ق: ۳۷) یوں طلب گار بن کر بیٹھے گا تو اللہ ربّ العزت کی رحمتوں سے اپنا دامن بھر لے گا۔ (خطبات فقیر: ۳/۲۱۵)

درود شریف کی حکمت

تمام انسانوں پر اور خاص کر ان بندوں پر جن کو کسی نبی کی ہدایت اور تعلیم سے ایمان نصیب ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اس نبی اور رسول کا ہوتا ہے جس کے ذریعہ ان کو ایمان ملا ہو اور ظاہر ہے کہ امتِ محمدیہ ﷺ کو ایمان کی دولت اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے واسطہ سے ملی ہے، اس لئے یہ امت اللہ تبارک وتعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ممنون و احسان مند آں حضرت ﷺ کی ہے۔

پھر جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ جو خالق و مالک اور پروردگار ہے اس کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت اور حمد و تسبیح کی جائے، اسی طرح اس کے پیغمبروں کا حق ہے کہ ان پر درود و سلام بھیجا جائے، یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ سے ان کے لئے مزید رحمت اور رفعِ درجات کی دعا کی جائے۔ درود و سلام کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ یہ دراصل ان محسنوں کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا ہدیہ ...... وفاداری و انکساری کا نذرانہ ...... اور ممنونیت و شکر گزاری ...... کا اظہار ہوتا ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دعاؤں کی کیا احتیاج! بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے ہدیوں اور تحفوں کی کیا ضرورت!

تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارا یہ تحفہ بھی ان کی خدمت میں پہنچاتا ہے اور ہماری اس دعا و التجا کے حساب میں بھی ان پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے الطاف و عنایات میں اضافہ ہوتا ہے، اور سب سے بڑا فائدہ اس دعا گوئی اور اظہار وفاداری کا خود ہم کو پہنچتا ہے، ہمارا ایمانی رابطہ مستحکم ہوتا ہے اور ایک مرتبہ اخلاص کے ساتھ درود پڑھنے کے صلہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی کم از کم دس رحمتوں کے ہم

مستحق ہوجاتے ہیں۔ یہ ہے درود وسلام کا راز اور اس کے فوائد و منافع۔

درود وسلام سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے

اس کے علاوہ ایک خاص حکمت درود وسلام کی یہ بھی ہے کہ اس سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ مقدس اور محترم ہستیاں انبیاء کرام علیہم السلام کی ہیں، جب ان کے لئے بھی حکم یہ ہے کہ ان پر درود وسلام بھیجا جائے (یعنی ان کے واسطے اللہ تبارک وتعالیٰ سے رحمت وسلامتی کی دعا کی جائے) تو معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی سلامتی اور رحمت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے محتاج ہیں، اور ان کا حق اور مقامِ عالی بس یہی ہے کہ ان کے واسطے رحمت و سلامتی کی دعائیں کی جائیں۔ رحمت و سلامتی خود ان کے ہاتھ میں نہیں ہے اور جب ان کے ہاتھ میں نہیں ہے تو پھر ظاہر ہے کہ کسی مخلوق کے بھی ہاتھ میں نہیں ہے، کیوں کہ ساری مخلوق میں انہیں کا مقام سب سے بالا و برتر ہے اور شرک کی جڑ اور بنیاد یہی ہے کہ خیر و رحمت اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی اور کے قبضہ میں بھی سمجھی جائے۔ بہرحال درود وسلام نے ہم کو نبیوں کا دعا گو بنا دیا اور جو بندہ پیغمبروں کا دعا گو ہو وہ کسی مخلوق کا پرستار کیسے ہوسکتا ہے۔

درود وسلام کے فضائل

''حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجیں گے۔''[1]

فائدہ: علامہ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے

[1] ترغیب و ترہیب، الترغيب في إكثار الصلاة: ۲/۳۲۳

اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کی دس خطائیں معاف کر دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کریں گے اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہوگا۔[1]

اور طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ اس کی پیشانی پر "بَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ" لکھ دیتے ہیں، یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری (آزاد) ہے اور اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔[2]

ایک راویت میں ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور خوشی سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے آثار چہرۂ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کیا یارسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرۂ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے کیوں خوشی نہ ہو، ابھی جبرئیل میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہہ رہے تھے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبرئیل نے کہا: اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ایک فرشتے کو قیامت تک کے لئے مقرر کردیا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے "وَأَنْتَ صَلَّى اللّٰهُ

---

[1] ترغیب وترھیب، الترغیبب فی إکثار الصلاۃ: ۳۲٤/۲

[2] طبرانی، من اسمہ محمد بن مسلم: ۲۵۲/۵، رقم: ۷۲۳۵

عَلَيْكَ" کی دعا کرے۔[1]

ایک روایت میں یہ قصہ یوں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: میرے پاس آیا ایک فرشتہ (جبرئیل) اور اس نے کہا: اے محمد! کیا آپ کو یہ بات راضی نہیں کرتی کہ آپ کے رب عزوجل فرماتے ہیں: تیری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجوں گا اور جو ایک مرتبہ سلام بھیجے گا، میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔ آپ ﷺ نے (اس کے جواب میں) فرمایا: ہاں کیوں نہیں!۔[2]

"حضرت عبداللہ ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین میں) پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔"[3]

"حضرت عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کے نام بتا دیئے ہیں۔ پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔"[4]

---

[1] ترغیب و ترھیب، الترغیب فی إکثار الصلاۃ: ۳۲۵/۲

[2] مسند احمد: ۳۰/٤، رقم: ۱۵۹۲٦
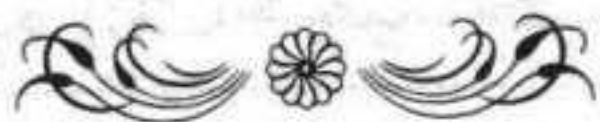
[3] ابن حبان، ذکر البیان بأن سلام المسلم: ۱۰۳/۲

[4] ترغیب و ترھیب، الترغیب فی إکثار الصلاۃ: ۳۲٦/۲

"مُستند درود وسلام"

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

① اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

(بخاری، کتاب الانبیاء، باب یزفون النسلان فی المشی: ۱/۴۷۷)

② اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

(بخاری، الدعوات، الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۲/۹۴۰)

③ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ (بخاری، الانبیاء، ﴿یزفون﴾ النسلان: ۱/۴۷۷)

④ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ ۝ (بخاری؛ الدعوات؛ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۲/۹۴۰)

⑤ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ ۝

(بخاری، تفسیر، ان اللہ وملائکتہ: ۲/۷۰۸)

⑥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ؕ

(بخاری، تفسیر، ان اللہ وملائکتہ: ۲/۷۰۸)

⑦ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ؕ

(بخاری، تفسیر، ان اللہ وملائکتہ: ۲/۷۰۸)

⑧ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِی
الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

(مسلم، الصلوۃ، الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/۱۷۵)

⑨ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ (مسلم، الصلوۃ، الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/۱۷۵)

⑩ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ اَللّٰھُمَّ
بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

(ابوداؤد، الصلوۃ، الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/۱۴۱)

⑪ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

(ابوداؤد، الصلوۃ، الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/۱۴۰)

⑫ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ؕ (ابوداؤد، الصلوۃ، الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/۱۴۱)

⑬ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

(ابوداؤد، الصلوة، الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم: ۱/۱۴۱)

⑭ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ۝

(ابوداؤد، الصلوة، الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم: ۱/۱۴۰)

⑮ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ ۝ (ابوداؤد، الصلوة، الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم: ۱/۱۴۱)

⑯ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ ترمذى، وتر، باب ماجاء في صفة الصلوة: ۱/۱۱۰

⑰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ ترمذیؒ تفسیر سورۂ احزاب: ۲/۱۵۷

⑱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ (نسائى، السّهو، كيف الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم: ۱/۱۹۰)

⑲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

نسائى، السّهو، كيف الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم: ۱/۱۹۰)

⑳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ۝

نسائى، السهو، باب كيف الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم: ۱/۱۹۰)

(۲۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ ۝

(نسائی، السهو، کیف الصلوة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: ۱۹۱/۱)

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ ۝

(نسائی، السهو، کیف الصلوة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: ۱۹۰/۱)

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِكَ وَ رَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

(ابن ماجه، الصلوة، الصلوة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: ٦٥)

(۲۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

(ابن ماجه، الصلوة، الصلوة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: ٦٥)

(۲۵) وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ۝

نسائی، الصلوة، الدعاء فی الوتر، رقم: ۱۷٤۷)

(۲۶) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

بخاری، الأذان، باب ما يتخيّر من الدعاء: ۱۱۵/۱)

(۲۷) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

(مسلم، الصلوة، التشهد فی الصلوة: ۱/۱۷۴)

۲۸ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ . اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

(مسلم، الصلوة، التشهد فی الصلوة: ۱/۱۷۴)

۲۹ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ (ابوداؤد، الصلوة، التشهد: ۱/۱۴۰)

۳۰ بِسْمِ اللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، الزَّاكِيَاتُ
لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ شَهِدْتُّ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

(مؤطا امام مالک، کتاب الصلوة، باب التشهد فی الصلوة، رقم: ۲۰۱)

۳۱ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ (ابوداؤد، الصلوة، التشهد: ۱/۱۳۹)

۳۲ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ،
سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ
عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

(ترمذی، الصلوة، ماجاء فی التشهد: ۱/۱۷۰)

۳۳ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ۝ (نسائی، الصلاة، کیف التشهد الاول، رقم: ۱۱۷۶)

(۳۴) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ ۝
(نسائی، الصلاة، کیف التشهد الاول، رقم: ۱۲۸۲)

(۳۵) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى

عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۝
(مؤطا امام مالك، كتاب الصلوة، التشهد فى الصلوة، رقم: ۲۰۳)

(۳۶) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ (نسائی، الصلاة، کیف التشهد الاول، رقم: ۱۱۷۴)

(۳۷) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝
(نسائی، الصلاة، کیف التشهد الاول، رقم: ۱۱۷۵)

(۳۸) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۵ (ابن ماجه، الصلاة، ماجاء في التشهد: ٦٤)

(۳۹) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ۵ (ابن ماجه، الصلاة، ماجاء في التشهد: ٦٤)

(۴۰) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ۵

(ابن ماجه، الصلاة، الدعاء عند دخول المسجد: ٥٦)

ستر استغفار

سات دنوں کی ترتیب پر سات منزلیں

یہ کل ستر استغفار ہیں جو حضرت حسن بصری رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی کی طرف منسوب ہیں[1] ہر مسلمان کو چاہیے کہ روزانہ کم سے کم ان ستر استغفار سے ایک منزل یعنی دس استغفار ضرور پڑھ لیا کرے اور اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیا کرے۔ ان استغفارات کا نام ''اَلْمُنْقِذَةُ مِنَ النَّارِ'' رکھا گیا ہے۔ یعنی ''جہنم سے بچانے والے۔'' خصوصاً منیٰ میں قیام کی تین راتوں میں اور روزانہ تہجد کے وقت میں استغفار کا معمول بنانا چاہیے۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت علی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ استغفار کے کلمات کو روزانہ سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے، چوں کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی سے معافی مانگنے کے لئے رات کا آخری حصہ طلوعِ فجر تک بہترین وقت ہے، خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمانی دنیا پر نزول فرماتے ہیں (جو ان کی شان کے مناسب ہے) اور اعلان فرماتے ہیں کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی میں توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟[2]

---

[1] اور انہیں علامہ قطب الدین حنفی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی نے اپنے رسالہ ''اَدْعِيَةُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ'' میں جمع فرمایا ہے، جس کو ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مناسک ملا علی القاری کا جز بنا دیا ہے، اہلِ علم اس رسالہ کی دعائیں سفر حج وسفر عمرہ میں اپنے ساتھ ضرور رکھیں۔ بہت پیاری دعائیں ہیں۔

[2] مأخذه مسند احمد: ٤١٩/٢، رقم ٩١٤٩

لہٰذا ان مبارک وقتوں میں ان منزلوں کے پڑھنے کا خاص طور پر اہتمام فرمائیں اور مرتب، مترجم اور اس کے معاونین کو خصوصی طور پر اپنی دعاؤں میں شامل فرمائیں تو کرم ہوگا۔ "اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی" اس سے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی طرف دھیان نصیب ہوگا اور مناجات میں لذت حاصل ہوگی۔

کلماتِ استغفار کی سات منزلیں ذکر کرنے کے بعد نمبر وار ان کا اردو ترجمہ ذکر کریں گے تاکہ معانی سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں سچی توبہ کرلیں۔ البتہ عربی میں ہر استغفار کے ساتھ درود شریف ہے جس کا ترجمہ یہاں سے یاد کرلیں۔

تَرجَمہ: "اے میرے رب! اپنی رحمت، سلامتی اور برکت نازل فرمایئے ہمارے آقا و سردار (حضرت) محمد (ﷺ) اور اُن کی آل پر۔ اے سب سے بہتر معاف کرنے والے! میرے گناہ معاف فرمایئے۔"

وضاحت: جن کو اردو یا انگریزی میں ترجمہ کے ساتھ یہ استغفار علیحدہ دیکھنے ہوں اور یاد کرنے ہوں وہ ہماری کتاب "استغفار کی ستر دعائیں مع ستر درود شریف" (اور انگریزی میں) "Seventy Duas Of Istighfar" خرید کر مطالعہ کریں۔
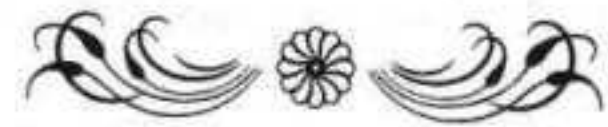
اَلْمَنْزِلُ الْاَوَّلُ

پہلی منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَوِیَ عَلَيْهِ بَدَنِیْ بِعَافِيَتِكَ وَنَالَتْهُ قُدْرَتِیْ بِفَضْلِ نِعْمَتِكَ وَانْبَسَطَتْ اِلَيْهِ يَدِیْ بِسِعَةِ رِزْقِكَ وَاحْتَجَبْتُ عَنِ النَّاسِ بِسِتْرِكَ وَاتَّكَلْتُ فِيْهِ عِنْدَ خَوْفِیْ مِنْكَ عَلٰٓی اَمَانِكَ وَوَثِقْتُ مِنْ سَطْوَتِكَ عَلَیَّ فِيْهِ بِحِلْمِكَ وَعَوَّلْتُ فِيْهِ عَلٰی كَرَمِ وَجْهِكَ وَعَفْوِكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

٢ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ يَّدْعُوْ
اِلٰی غَضَبِكَ اَوْ يُدْنِیْ مِنْ سَخَطِكَ اَوْ يَمِيْلُ بِیْ
اِلٰی مَا نَهَيْتَنِیْ عَنْهُ اَوْ يُبَاعِدُنِیْ عَمَّا
دَعَوْتَنِیْٓ اِلَيْهِ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

٣ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ اَسْلَمْتُ
اِلَيْهِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ بِغَوَايَتِیْٓ اَوْ خَدَعْتُهٗ
بِحِيْلَتِیْ فَعَلَّمْتُهٗ مِنْهُ مَا جَهِلَ وَزَيَّنْتُ
لَهٗ مَا قَدْ عَلِمَ وَلَقِيْتُكَ غَدًا بِاَوْزَارِیْ
وَاَوْزَارٍ مَّعَ اَوْزَارِیْ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

٤ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ يَّدْعُوْ
اِلَی الْغَيِّ وَيُضِلُّ عَنِ الرُّشْدِ وَيُقِلُّ الْوَفْرَ
وَيَمْحَقُ التَّالِدَةَ وَيُخْمِلُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ الْعَدَدَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ اَتْعَبْتُ
فِيْهِ جَوَارِحِیْ فِیْ لَيْلِیْ وَنَهَارِیْ وَقَدِ اسْتَتَرْتُ
حَيَآءً مِّنْ عِبَادِكَ بِسِتْرِكَ وَلَا سِتْرَ اِلَّا
مَا سَتَرْتَنِیْ بِهٖ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٦) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَصَدَنِیْ
بِهٖ اَعْدَآئِیْ لِهَتْكِیْ فَصَرَفْتَ كَیْدَهُمْ عَنِّیْ وَلَمْ
تُعِنْهُمْ عَلٰی فَضِیْحَتِیْ كَاَنِّیْ لَكَ مُطِیْعٌ وَّنَصَرْتَنِیْ
حَتّٰی كَاَنِّیْ لَكَ وَلِیٌّ، وَاِلٰی مَتٰی یَا رَبِّ اَعْصِیْ
فَتُمْهِلُنِیْ ! وَطَالَمَا عَصَیْتُكَ فَلَمْ تُؤَاخِذْنِیْ
وَسَاَلْتُكَ عَلٰی سُوْٓءِ فِعْلِیْ فَاَعْطَیْتَنِیْ فَاَیُّ
شُكْرٍ یَّقُوْمُ عِنْدَكَ بِنِعْمَةٍ مِّنْ نِّعَمِكَ عَلَیَّ.
فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(٧) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَدَّمْتُ
اِلَیْكَ تَوْبَتِیْ مِنْهُ وَوَاجَهْتُكَ بِقَسَمِیْ بِكَ
وَاٰلَیْتُ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاَشْهَدْتُّ عَلٰی نَفْسِیْ بِذٰلِكَ اَوْلِیَآئَكَ مِنْ

عِبَادِكَ اَنِّیْ غَیْرُ عَآئِدٍ اِلٰی مَعْصِیَتِكَ ، فَلَمَّا
قَصَدَنِیْٓ اِلَیْهِ بِكَیْدِهِ الشَّیْطَانُ وَمَالَ بِیْٓ اِلَیْهِ
الْخِذْلَانُ وَدَعَتْنِیْ نَفْسِیْٓ اِلَی الْعِصْیَانِ اِسْتَتَرْتُ
حَیَآءً مِّنْ عِبَادِكَ جَرَآءَةً مِّنِّیْ عَلَیْكَ وَاَنَا اَعْلَمُ
اَنَّهٗ لَا یُكِنُّنِیْ مِنْكَ سِتْرٌ وَّلَا بَابٌ وَّلَا یَحْجُبُ
نَظْرَكَ حِجَابٌ فَخَالَفْتُكَ فِی الْمَعْصِیَةِ اِلٰی مَا
نَهَیْتَنِیْ عَنْهُ ثُمَّ مَا كَشَفْتَ السِّتْرَ وَسَاوَیْتَنِیْ
بِاَوْلِیَآئِكَ كَاَنِّیْ لَآ اَزَالُ لَكَ مُطِیْعًا وَّاِلٰٓی
اَمْرِكَ مُسْرِعًا وَّمِنْ وَّعِیْدِكَ فَازِعًا
فَلَبَسْتَ عَلٰی عِبَادِكَ وَلَا یَعْلَمُ سَرِیْرَتِیْ غَیْرُكَ
فَلَمْ تَسِمْنِیْ بِغَیْرِ سِمَتِهِمْ بَلْ اَسْبَغْتَ عَلَیَّ
مِثْلَ نِعْمَتِهِمْ ثُمَّ فَضَّلْتَنِیْ بِذٰلِكَ عَلَیْهِمْ
كَاَنِّیْ عِنْدَكَ فِیْ دَرَجَتِهِمْ وَمَا ذَاكَ اِلَّا
لِحِلْمِكَ وَفَضْلِ نِعْمَتِكَ فَضْلًا مِّنْكَ عَلَیَّ فَلَكَ

الْحَمْدُ يَا مَوْلَایَ فَاَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ كَمَا سَتَرْتَهٗ
عَلَيَّ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَفْضَحَنِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۸ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ سَهِرْتُ
فِيْهِ لَيْلَتِيْ فِيْ لَذَّتِيْ فِي التَّاَنِّيْ لِاِتْيَانِهٖ وَالتَّخَلُّصِ
اِلٰى وُجُوْدِهٖ وَتَحْصِيْلِهٖ حَتّٰٓى اِذَآ اَصْبَحْتُ
حَضَرْتُ اِلَيْكَ بِحِلْيَةِ الصَّالِحِيْنَ وَاَنَا مُضْمِرٌ
خِلَافَ رِضَاكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۹ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ ظَلَمْتُ
بِسَبَبِهٖ وَلِيًّا مِّنْ اَوْلِيَآئِكَ وَنَصَرْتُ بِهٖ
عَدُوًّا مِّنْ اَعْدَآئِكَ اَوْ تَكَلَّمْتُ فِيْهِ لِغَيْرِ
مَحَبَّتِكَ اَوْ نَهَضْتُ فِيْهِ اِلٰى غَيْرِ طَاعَتِكَ اَوْ
ذَهَبْتُ فِيْهِ اِلٰى غَيْرِ اَمْرِكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۱۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّوْرِثُ
الضَّغْنَآءَ، وَيُحِلُّ الْبَلَآءَ وَيُشْمِتُ الْاَعْدَآءَ
وَيَكْشِفُ الْغِطَآءَ وَيَحْبِسُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اَلْمَنْزِلُ الثَّانِیْ

دوسری منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

⑪ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَلْهَانِیْ
عَمَّا هَدَيْتَنِیْٓ اِلَيْهِ، وَاَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَوْ
نَهَيْتَنِیْ عَنْهُ اَوْ دَلَلْتَنِیْ عَلَيْهِ مِمَّا فِيْهِ
الْحَظُّ لِیْ وَالْبُلُوْغُ اِلٰی رِضَاكَ وَاتِّبَاعُ
مَحَبَّتِكَ وَاِيْثَارُ الْقُرْبِ مِنْكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

⑫ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ نَسِيْتُهٗ
فَاَحْصَيْتَهٗ وَتَهَاوَنْتُ بِهٖ فَاَثْبَتَّهٗ وَجَاهَرْتُكَ

بِهٖ فَسَتَرْتَهٗ عَلَيَّ وَلَوْ تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ
لَغَفَرْتَهٗ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

⑬ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوَقَّعْتُ
مِنْكَ قَبْلَ انْقِضَآئِهٖ تَعْجِيْلَ الْعُقُوْبَةِ
فَاَمْهَلْتَنِیْ وَاَسْبَلْتَ عَلَيَّ سِتْرًا فَلَمْ اٰلُ فِیْ
هَتْكِهٖ عَنِّیْ جُهْدًا.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

⑭ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ نَهَيْتَنِیْ
عَنْهُ فَخَالَفْتُكَ اِلَيْهِ وَحَذَّرْتَنِیْٓ اِيَّاهُ

فَاَقَمْتُ عَلَيْهِ وَقَبَّحْتُهُ عَلَيَّ فَزَيَّنْتُهُ لِيْ نَفْسِيْ

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۱۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يَّصْرِفُ

عَنِّيْ رَحْمَتَكَ اَوْيُحِلُّ بِيْ نِقْمَتَكَ اَوْيَحْرِمُنِيْ

كَرَامَتَكَ اَوْ يُزِيْلُ عَنِّيْ نِعْمَتَكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۱۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَيَّرْتُ

بِهٖ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ قَبَّحْتُ مِنْ فِعْلِ اَحَدٍ

مِّنْ بَرِيَّتِكَ ثُمَّ تَقَحَّمْتُ عَلَيْهِ وَ اِنْتَهَكْتُهُ

جَرَاءَةً مِّنِّيْ عَلَيْكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۱۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوَرَّكَ

عَلَيَّ وَ وَجَبَ فِيْ شَيْءٍ فَعَلْتُهُ بِسَبَبِ عَهْدٍ

عَهِدْتُّكَ عَلَيْهِ اَوْعَقْدٍ عَقَدْتُّهُ لَكَ اَوْ ذِمَّةٍ

آلَيْتُ بِهَا مِنْ اَجْلِكَ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ ثُمَّ

نَقَضْتُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ لَزِمَتْنِيْ فِيْهِ

بَلِ اسْتَنْزَلَنِيْ عَنِ الْوَفَاءِ بِهِ الْبَطَرُ وَاَسْتَخَطَنِيْ

عَنْ رِعَايَتِهِ الْاَشَرُ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۱۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ

إِلَيْكَ مِنْهُ، وَأَقْدَمْتُ عَلٰى فِعْلِهٖ فَاسْتَحْيَيْتُ
مِنْكَ وَأَنَا عَلَيْهِ، وَرَهِبْتُكَ وَأَنَا فِيْهِ ثُمَّ
اسْتَقَلْتُكَ مِنْهُ وَعُدْتُّ إِلَيْهِ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۱۹) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ لَحِقَنِيْ
بِسَبَبِ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ فَتَقَوَّيْتُ بِهَا
عَلٰى مَعَاصِيْكَ وَخَالَفْتُ فِيْهَآ أَمْرَكَ وَ
أَقْدَمْتُ بِهَا عَلٰى وَعِيْدِكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۲۰) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَدَّمْتُ

فِيْهِ شَهْوَتِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ وَاٰثَرْتُ فِيْهِ مَحَبَّتِيْ
عَلٰٓى أَمْرِكَ فَأَرْضَيْتُ نَفْسِيْ بِغَضَبِكَ وَعَرَّضْتُهَا
لِسَخَطِكَ إِذْ نَهَيْتَنِيْ وَقَدَّمْتَ إِلَيَّ فِيْهِ إِنْذَارَكَ
وَتَحَجَّجْتَ عَلَيَّ فِيْهِ بِوَعِيْدِكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ
اَللّٰهُمَّ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اَلْمَنْزِلُ الثَّالِثُ

تیسری منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۲۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ عَلِمْتُهٗ مِنْ نَفْسِیْ فَاَنْسَيْتُهٗ اَوْ ذَكَرْتُهٗ اَوْ تَعَمَّدْتُّهٗ اَوْ اَخْطَاْتُ فِيْهِ وَهُوَ مِمَّا لَآ اَشُكُّ اَنَّكَ مُسَآئِلِیْ عَنْهُ وَاَنَّ نَفْسِیْ بِهٖ مُرْتَهَنَةٌ لَّدَيْكَ وَاِنْ كُنْتُ قَدْ نَسِيْتُهٗ وَغَفَلَتْ عَنْهُ نَفْسِیْ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۲۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاجَهْتُكَ

فِيْهِ وَقَدْ اَيْقَنْتُ اَنَّكَ تَرَانِیْ عَلَيْهِ فَنَوَيْتُ اَنْ اَتُوْبَ اِلَيْكَ مِنْهُ وَاُنْسِيْتُ اَنْ اَسْتَغْفِرَكَ مِنْهُ اَنْسَانِيْهُ الشَّيْطَانُ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۲۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ دَخَلْتُ فِيْهِ بِحُسْنِ ظَنِّیْ فِيْكَ اَنَّكَ لَا تُعَذِّبُنِیْ عَلَيْهِ وَرَجَوْتُكَ لِمَغْفِرَتِهٖ فَاَقْدَمْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ عَوَّلْتُ نَفْسِیْ عَلٰى مَعْرِفَتِیْ بِكَرَمِكَ اَنْ لَّا تَفْضَحَنِیْ بِهٖ بَعْدَ اِذْ سَتَرْتَهٗ عَلَیَّ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٢٤) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ اِسْتَوْجَبْتُ
بِهٖ مِنْكَ رَدَّ الدُّعَآءِ وَحِرْمَانَ الْاِجَابَةِ
وَخَيْبَةَ الطَّمَعِ وَانْقِطَاعَ الرَّجَآءِ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٢٥) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ يُّوْرِثُ
الْاَسْقَامَ وَالضَّنٰى وَيُوْجِبُ النِّقَمَ وَالْبَلَآءَ
وَيَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَسْرَةً وَّنَدَامَةً.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٢٦) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ يَّعْقُبُ
الْحَسْرَةَ وَيُوْرِثُ النَّدَامَةَ وَيَحْبِسُ الرِّزْقَ

وَيَرُدُّ الدُّعَآءَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٢٧) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ مَّدَحْتُهٗ
بِلِسَانِيْٓ اَوْ اَضْمَرْتُهٗ بِجَنَانِيْٓ اَوْ هَشَّتْ اِلَيْهِ
نَفْسِيْٓ اَوْ اَثْبَتُّهٗ بِلِسَانِيْٓ اَوْ اَتَيْتُهٗ بِفِعَالِيْٓ
اَوْ كَتَبْتُهٗ بِيَدِيْٓ اَوِ ارْتَكَبْتُهٗ اَوْ اَرْكَبْتُ فِيْهِ
عِبَادَكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٢٨) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ خَلَوْتُ
بِهٖ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَاَرْخَيْتُ فِيْهِ عَلَيَّ

اَلسَّتَّارِ حَيْثُ لَا يَرَانِيْ فِيْهِ اِلَّآ اَنْتَ يَا

جَبَّارُ فَارْتَابَتْ نَفْسِيْ فِيْهِ وَتَحَيَّرَتْ بَيْنَ

تَرْكِيْ لَهٗ بِخَوْفِكَ وَانْتِهَاكِيْ لَهٗ بِحُسْنِ الظَّنِّ

فِيْكَ فَسَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيَ الْاِقْدَامَ عَلَيْهِ وَ

اَنَا عَارِفٌ بِمَعْصِيَتِيْ فِيْهِ لَكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٢٩) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ

اِسْتَقْلَلْتُهٗ فَاسْتَعْظَمْتَهٗ وَاسْتَصْغَرْتُهٗ

فَاسْتَكْبَرْتَهٗ وَوَرَّطَنِيْ فِيْهِ جَهْلِيْ بِهٖ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٣٠) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَضْلَلْتُ

بِهٖٓ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَسَأْتُ بِهٖٓ اِلٰٓى اَحَدٍ

مِّنْ بَرِيَّتِكَ اَوْ زَيَّنَتْهُ لِيْ نَفْسِيْٓ اَوْ اَشَرْتُ

بِهٖٓ اِلٰى غَيْرِيْٓ اَوْ دَلَلْتُ عَلَيْهِ سِوَايَ وَ

اَصْرَرْتُ عَلَيْهِ بِعَمْدِيْ اَوْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ

بِجَهْلِيْ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

پریشانیوں کے حل کے لیے استغفار بہت مفید نسخہ ہے اسی طرح ہمارے ادارے کی کتاب ''پریشانی کے بعد راحت'' کا مطالعہ بھی بہت مفید ہے۔

اَلْمَنْزِلُ الرَّابِعُ

چوتھی منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(۳۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ خُنْتُ بِهٖٓ اَمَانَتِيْٓ اَوْ اَحْسَنْتُ لِيْ نَفْسِيْ فِعْلَهٗٓ اَوْ اَخْطَاْتُ بِهٖ عَلٰى بَدَنِيْٓ اَوْ قَدَّمْتُ فِيْهِ عَلَيْكَ شَهْوَتِيْٓ اَوْ كَثَّرْتُ فِيْهِ لَذَّتِيْٓ اَوْ سَعَيْتُ فِيْهِ لِغَيْرِيْٓ اَوِ اسْتَغْوَيْتُ اِلَيْهِ مَنْ تَابَعَنِيْٓ اَوْ كَابَرْتُ فِيْهِ مَنْ مَّانَعَنِيْٓ اَوْ قَهَرْتُ عَلَيْهِ مَنْ غَلَبَنِيْٓ اَوْ غَلَبْتُ عَلَيْهِ بِحِيْلَتِيْٓ اَوِ اسْتَزَلَّنِيْٓ اِلَيْهِ مَيْلِيْ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اِسْتَعَنْتُ عَلَيْهِ بِحِيْلَةٍ تُدْنِيْ مِنْ غَضَبِكَ اَوِ اسْتَظْهَرْتُ بِنَيْلِهٖ عَلٰٓى اَهْلِ طَاعَتِكَ اَوِ اسْتَلَمْتُ بِهٖٓ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اِلٰى مَعْصِيَتِكَ اَوْ رُمْتُهٗ وَرَاَيْتُ بِهٖ عِبَادَكَ اَوْ لَبِسْتُ عَلَيْهِ بِفَعَالِيْ كَاَنِّيْ بِحِيْلَتِيْٓ اُرِيْدُكَ وَالْمُرَادُ بِهٖ مَعْصِيَتُكَ وَالْهَوٰى مُنْصَرِفٌ عَنْ طَاعَتِكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ كَتَبْتَهٗ عَلَيَّ بِسَبَبِ عُجْبٍ كَانَ مِنِّيْ بِنَفْسِيْٓ اَوْ رِيَآءٍ اَوْ سُمْعَةٍ اَوْ حِقْدٍ اَوْ شَحْنَآءٍ اَوْ خِيَانَةٍ

اَوْ خُيَلَاءَ اَوْ فَرَحٍ اَوْ مَرَحٍ اَوْ عَنَدٍ اَوْ حَسَ

اَوْ اَشَرٍ اَوْ بَطَرٍ اَوْ حَمِيَّةٍ اَوْ عَصَبِيَّةٍ اَوْ رِضَا

اَوْ رَجَاءٍ اَوْ شُحٍّ اَوْ سَخَاءٍ اَوْ ظُلْمٍ اَوْ خِيَا

اَوْ سَرِقَةٍ اَوْ كَذِبٍ اَوْ غِيْبَةٍ اَوْ لَهْوٍ اَوْ لَعِ

اَوْ نَمِيْمَةٍ اَوْ لَعِبٍ اَوْ نَوْعٍ مِّنَ الْاَنْوَا

مِمَّا يُكْتَسَبُ بِمِثْلِهِ الذُّنُوْبُ وَ يَكُوْ

فِيْ اتِّبَاعِهِ الْعَطَبُ وَالْحُوْبُ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ رَهِبْ

فِيْهِ سِوَاكَ وَعَادَيْتُ فِيْهِ اَوْلِيَآئَكَ وَوَالَيْ

فِيْهِ اَعْدَآئَكَ وَخَذَلْتُ فِيْهِ اَحِبَّآئَكَ وَتَعَرَّضْ

لِشَيْءٍ مِّنْ غَضَبِكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ سَبَقَ فِيْ

عِلْمِكَ اَنِّيْ فَاعِلُهٗ بِقُدْرَتِكَ الَّتِيْ قَدَرْتَ

بِهَا عَلَيَّ وَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ

اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ وَنَقَضْتُ فِيْهِ

الْعَهْدَ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ جَرَاءَةً مِّنِّيْ عَلَيْكَ

لِمَعْرِفَتِيْ بِعَفْوِكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَدْنَانِیْ
مِنْ عَذَابِكَ اَوْ اَنْاٰنِیْ مِنْ ثَوَابِكَ اَوْ حَجَبَ
عَنِّیْ رَحْمَتَكَ اَوْ كَدَّرَ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ حَلَلْتُ
بِهٖ عَقْدًا اَشْدَدْتَّهٗ اَوْ شَدَدْتُّ بِهٖ عَقْدًا
حَلَلْتَهٗ بِخَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ فَلَحِقَنِیْ شُحٌّ فِیْ
نَفْسِیْ حَرَمْتُ بِهٖ خَيْرًا اَسْتَحِقُّهٗٓ اَوْ حَرَمْتُ
بِهٖ نَفْسًا تَسْتَحِقُّهٗ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اِرْتَكَبْتُهٗ
بِشُمُوْلِ عَافِيَتِكَ اَوْ تَمَكَّنْتُ مِنْهُ بِفَضْلِ
نِعْمَتِكَ اَوْ تَقَوَّيْتُ بِهٖ عَلٰى دَفْعِ نِقْمَتِكَ عَنِّیْ
اَوْ مَدَدْتُّ اِلَيْهِ يَدِیْ بِسَابِغِ رِزْقِكَ اَوْ
خَيْرٍ اَرَدْتُّ بِهٖ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ فَخَالَطَنِیْ
فِيْهِ شُحُّ نَفْسِیْ بِمَا لَيْسَ فِيْهِ رِضَاكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۴۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ دَعَانِیْ
اِلَيْهِ الرُّخَصُ اَوِ الْحِرْصُ فَرَغِبْتُ فِيْهِ وَ
حَلَلْتُ لِنَفْسِیْ مَا هُوَ مُحَرَّمٌ عِنْدَكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

گناہ چھوڑنے کی فکر نہیں

آج کل ہمارے معاشرے میں یہ دھیان بہت کم ہوگیا ہے، جب کسی کے دل میں دین پر چلنے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی توفیق ہوتی ہے تو اس کو یہ فکر ہوتی ہے کہ مجھے کچھ وظائف بتا دیئے جائیں، کچھ معمولات سکھا دیئے جائیں، اور اوراد واذکار تلقین کر دیئے جائیں اور یہ بتایا جائے کہ نفلی عبادت کیسے کروں اور کس وقت کروں۔ بس چند ظاہری معمولات کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور پھر ان معمولات کو پورا کرنے میں دن رات لگا رہتا ہے لیکن اس کو یہ فکر نہیں ہوتی کہ میری صبح سے شام تک کی زندگی میں کتنے کام گناہ کے ہو رہے ہیں؟ اور کتنے کام اللہ کی مرضی کے خلاف ہو رہے ہیں۔ اچھے خاصے پڑھے لکھے دین دار لوگوں کو دیکھا کہ وہ صفِ اوّل کے پابند ہیں، مسجد میں پابندی سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ وظائف واوراد کے پابند ہیں، نفلی عبادتیں اور تہجد اور اشراق کی نمازیں بھی بڑی پابندی سے پڑھتے ہیں، لیکن ان کو اس کی فکر نہیں کہ گھر کے اندر جو گناہوں کا بازار گرم ہے، اس کو کس طرح ٹھیک کیا جائے؟ اور جب بازار جاتے ہیں تو وہاں پر حلال وحرام کی فکر نہیں ہوتی، جب گفتگو کرتے ہیں تو غیبت اور جھوٹ کی فکر نہیں کرتے۔ اگر ان کے گھر میں ناجائز اور حرام چیزیں موجود ہیں تو ان کو باہر نکالنے کی کوئی فکر نہیں ہے۔ گھر میں فلمیں دیکھی جا رہی ہیں، ناجائز پروگرام دیکھے جا رہے ہیں، گانا بجانا ہو رہا ہے، اس کی طرف کوئی دھیان نہیں، البتہ وظائف کی طرف دھیان ہے کہ کوئی وظیفہ بتا دو، حالانکہ یہ گناہ انسان کے لئے مہلک ہیں، ان سے بچنے کی فکر پہلے کرنی چاہئے۔ (اصلاحی خطبات:۱۸۳)

اَلْمَنْزِلُ الْخَامِسُ

پانچویں منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۴۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ خَفِيَ عَلٰى خَلْقِكَ وَلَمْ يَعْزُبْ عَنْكَ فَاسْتَقَلْتُكَ مِنْهُ فَاَقَلْتَنِيْ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ فَسَتَرْتَهٗ عَلَيَّ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۴۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ خَطَوْتُ اِلَيْهِ بِرِجْلِيْٓ اَوْ مَدَدْتُّ اِلَيْهِ يَدِيْٓ اَوْ تَاَمَّلْتُهٗ بِبَصَرِيْٓ اَوْ اَصْغَيْتُ اِلَيْهِ بِاُذُنِيْ، اَوْ

نَطَقْتُ بِهٖ بِلِسَانِیْٓ اَوْ اَتْلَفْتُ فِیْهِ مَا رَزَقْتَنِیْ
ثُمَّ اسْتَرْزَقْتُكَ عَلٰی عِصْیَانِیْ فَرَزَقْتَنِیْ ثُمَّ
اسْتَعَنْتُ بِرِزْقِكَ عَلٰی عِصْیَانِكَ فَسَتَرْتَ
عَلَیَّ ثُمَّ سَاَلْتُكَ الزِّیَادَةَ فَلَمْ تَحْرِمْنِیْ ثُمَّ
جَاهَرْتُكَ بَعْدَ الزِّیَادَةِ فَلَمْ تَفْضَحْنِیْ فَلَآ
اَزَالُ مُصِرًّا عَلٰی مَعْصِیَتِكَ وَلَا تَزَالُ عَآئِدًا
عَلَیَّ بِحِلْمِكَ وَكَرَمِكَ یَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِیْنَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

۴۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ یُّوْجِبُ
صَغِیْرُهٗ اَلِیْمَ عَذَابِكَ وَیُحِلُّ كَبِیْرُهٗ شَدِیْدَ
عِقَابِكَ وَفِیْٓ اِتْیَانِهٖ تَعْجِیْلُ نِقْمَتِكَ وَفِی الْاِصْرَارِ
عَلَیْهِ زَوَالُ نِعْمَتِكَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

۴۴ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ لَّمْ
یَطَّلِعْ عَلَیْهِ اَحَدٌ سِوَاكَ وَلَمْ یَعْلَمْ بِهٖٓ اَحَدٌ
غَیْرُكَ مِمَّا لَا یُنْجِیْنِیْ مِنْهُ اِلَّآ عَفْوُكَ وَلَا
یَسَعُهٗٓ اِلَّا مَغْفِرَتُكَ وَحِلْمُكَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

۴۵ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ یُّزِیْلُ
النِّعَمَ وَیُحِلُّ النِّقَمَ وَیَهْتِكُ الْحُرَمَ وَیُطِیْلُ
السَّقَمَ وَیُعَجِّلُ الْاَلَمَ وَیُوْرِثُ النَّدَمَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٤٦) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يَّمْحُو
الْحَسَنَاتِ وَ يُضَاعِفُ السَّيِّاٰتِ وَ يُحِلُّ النَّقَمَاتِ
وَ يُغْضِبُكَ يَا رَبَّ السَّمٰوٰتِ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٤٧) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَنْتَ
اَحَقُّ بِمَغْفِرَتِهٖ اِذْ كُنْتَ اَوْلٰى بِسَتْرِهٖ فَاِنَّكَ
اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٤٨) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ ظَلَمْتُ
بِسَبَبِهٖ وَلِيًّا مِّنْ اَوْلِيَآئِكَ اَوْ مُسَاعَدَةً
لِاَعْدَآئِكَ وَ مَيْلًا مَّعَ اَهْلِ مَعْصِيَتِكَ عَلٰٓى
اَهْلِ طَاعَتِكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٤٩) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَلْبَسَنِيْ
كَثْرَةُ اِنْهِمَاكِيْ فِيْهِ ذِلَّةً وَّ اٰيَسَنِيْ مِنْ
وُّجُوْدِ رَحْمَتِكَ اَوْ قَصَرَبِيَ الْيَاْسُ عَنِ الرُّجُوْعِ
اِلٰى طَاعَتِكَ لِمَعْرِفَتِيْ بِعَظِيْمِ جُرْمِيْ وَ سُوْٓءِ
ظَنِّيْ بِنَفْسِيْ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

۵۰ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُکَ لِکُلِّ ذَنْبٍ اَوْرَثَنِی الْھَلَکَۃَ لَوْلَا حِلْمُکَ وَرَحْمَتُکَ وَاَدْخَلَنِیْ دَارَ الْبَوَارِ لَوْلَا نِعْمَتُکَ وَسَلَکَ بِیْ سَبِیْلَ الْغَیِّ لَوْلَا اِرْشَادُکَ.

فَصَلِّ یَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

وضاحت: اس استغفار میں یہ اشارہ ہے کہ لوگوں پر ظلم کرنے سے ان کا حق مارنے سے دنیا میں بھی ندامت ہوتی ہے اور آخرت کا نقصان تو الگ لہذا مظلوم کی بد دعا سے ضرور بچنا چاہئے۔ اس موضوع پر ہمارے ادارہ بیت العلم ٹرسٹ کی کتاب "مظلوم کی آہ" اور "کسی کو تکلیف نہ دیجئے" کا مطالعہ نہایت ضروری اور اہم ہے۔

اَلْمَنْزِلُ السَّادِسُ

چھٹی منزل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

۵۱ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُکَ لِکُلِّ ذَنْبٍ یَّکُوْنُ فِی اجْتِرَاحِہٖ قَطْعُ الرَّجَآءِ وَرَدُّ الدُّعَآءِ وَتَوَاتُرُ الْبَلَآءِ وَتَرَادُفُ الْھُمُوْمِ وَتَضَاعُفُ الْغُمُوْمِ.

فَصَلِّ یَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

۵۲ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُکَ لِکُلِّ ذَنْبٍ یَّرُدُّ عَنْکَ دُعَآئِیْ وَیُطِیْلُ فِیْ سَخَطِکَ عَنَآئِیْ اَوْ یُقَصِّرُ عَنْکَ اَمَلِیْ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۵۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّمِيْتُ
الْقَلْبَ وَيُشْعِلُ الْكَرْبَ وَيُشْغِلُ الْفِكْرَ وَ
يُرْضِى الشَّيْطَانَ وَيُسْخِطُ الرَّحْمٰنَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۵۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّعَقِّبُ
الْيَاْسَ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَالْقُنُوْطَ مِنْ مَّغْفِرَتِكَ
وَالْحِرْمَانَ مِنْ سَعَةِ مَا عِنْدَكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۵۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَمْقَتُّ
عَلَيْهِ نَفْسِيْ اِجْلَالًا لَّكَ وَاَظْهَرْتُ لَكَ التَّوْبَةَ
فَقَبِلْتَ وَسَاَلْتُكَ الْعَفْوَ فَعَفَوْتَ ثُمَّ اَعَادَنِيْ
الْهَوٰى اِلٰى مُعَاوَدَتِيْ طَمَعًا فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ
وَكَرَمِ عَفْوِكَ نَاسِيًا لِّوَعِيْدِكَ رَاجِيًا لِّجَمِيْلِ
وَعْدِكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۵۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّوْرِثُ
سَوَادَ الْوَجْهِ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِيَآئِكَ
وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَعْدَآئِكَ اِذْ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ فَتَقُوْلُ لَا تَخْتَصِمُوْا

لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۵۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ فَهِمْتُهٗ
وَصَمَتُّ عَنْهُ حَیَآءً مِّنْكَ عِنْدَ ذِكْرِهٖٓ اَوْ
كَتَمْتُهٗ فِیْ صَدْرِیْ وَعَلِمْتَهٗ مِنِّیْ فَاِنَّكَ
تَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۵۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ یُّبَغِّضُنِیْٓ
اِلٰی عِبَادِكَ وَیُنَفِّرُ عَنِّیْٓ اَوْلِیَآئَكَ اَوْ
یُوْحِشُنِیْ مِنْ اَهْلِ طَاعَتِكَ بِوَحْشَةِ الْمَعَاصِیْ

وَرُكُوْبِ الْحُوْبِ وَارْتِكَابِ الذُّنُوْبِ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۵۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ یَّدْعُوْٓ
اِلَی الْكُفْرِ وَیُطِیْلُ الْفِكْرَ وَیُوْرِثُ الْفَقْرَ
وَیَجْلِبُ الْعُسْرَ وَیَصُدُّ عَنِ الْخَیْرِ وَیَهْتِكُ
السِّتْرَ وَیَمْنَعُ الْیُسْرَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۶۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ یُّدْنِی
الْاٰجَالَ وَیَقْطَعُ الْاٰمَالَ وَیَشِیْنُ الْاَعْمَالَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اپنی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا سکھائیں

والدین کو چاہئے کہ خود بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کے لئے خوب استغفار کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تعلیم دیں اس سلسلے میں درج ذیل کتب اِنْ شَاءَ اللہُ بہت مفید ہوں گی:

1. ھدیۃ الاطفال۔ سریز (اول تا پنجم) (بیت العلم ٹرسٹ)
   "اسمائے حسنیٰ" "مسنون دعائیں" "السلام علیکم" "ماشاءاللہ" "سبحان اللہ"
2. والدین کی قدر کیجئے (مکتبہ دار الہدیٰ)
3. ذوق وشوق اول تا پنجم (بیت العلم ٹرسٹ)
4. صحابہ کی زندگی (بیت العلم ٹرسٹ)
5. STORS TIME(1.2.3) (بیت العلم ٹرسٹ)
6. BAD TIME STORS (1.2.3) (مکتبہ دار الہدیٰ)

اَلْمَنْزِلُ السَّابِعُ

ساتویں منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(۶۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّدَنِّسُ مَا طَهَّرْتَهٗ وَ يَكْشِفُ عَنِّيْ مَا سَتَرْتَهٗ اَوْ يُقَبِّحُ مِنِّيْ مَا زَيَّنْتَهٗ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۶۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ لَّا يُنَالُ بِهٖ عَهْدُكَ وَ لَا يُؤْمَنُ مَعَهٗ غَضَبُكَ وَ لَا تَنْزِلُ بِهٖ رَحْمَتُكَ وَلَا تَدُوْمُ مَعِيَ نِعْمَتُكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۶۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اِسْتَخْفَيْتُ
بِهٖ فِيْ ضَوْءِ النَّهَارِ عَنْ عِبَادِكَ وَبَارَزْتُكَ بِهٖ
فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ جَرَآءَةً مِّنِّيْ عَلَيْكَ عَلٰٓى اَنِّيْ
اَعْلَمُ اَنَّ السِّرَّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ وَّاَنَّ الْخَفِيَّةَ
عِنْدَكَ بَارِزَةٌ وَّاَنَّهٗ لَا يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ مَانِعٌ
وَلَا يَنْفَعُنِيْ عِنْدَكَ نَافِعٌ مِّنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ اِلَّآ
اِنْ اَتَيْتُكَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۶۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّوْرِثُ

النِّسْيَانَ لِذِكْرِكَ اَوْ يُعَقِّبُ الْغَفْلَةَ عَنْ
تَحْذِيْرِكَ وَيَتَمَادٰى بِيْٓ اِلَى الْاَمْنِ مِنْ مَّكْرِكَ
اَوْ يُؤْيِسُنِيْ مِنْ خَيْرِ مَا عِنْدَكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۶۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ لَحِقَنِيْ
بِسَبَبِ عَتْبِيْ عَلَيْكَ فِيْٓ اِحْبَاسِ الرِّزْقِ
عَلَيَّ وَشَكَايَتِيْ مِنْكَ وَاِعْرَاضِيْ عَنْكَ وَمَيْلِيْٓ
اِلٰى عِبَادِكَ بِالْاِسْتِكَانَةِ لَهُمْ وَالتَّضَرُّعِ
اِلَيْهِمْ وَقَدْ اَسْمَعْتَنِيْ قَوْلَكَ فِيْ مُحْكَمِ
كِتَابِكَ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۶۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ لَزِمَنِيْ بِسَبَبِ كُرْبَةٍ اِسْتَغَثْتُ عِنْدَهَا بِغَيْرِكَ وَاسْتَعَنْتُ عَلَيْهَا بِسِوَاكَ وَاسْتَمْدَدْتُ بِاَحَدٍ فِيْهَا دُوْنَكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۶۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ الْخَوْفُ مِنْ غَيْرِكَ وَدَعَانِيْٓ اِلَى التَّضَرُّعِ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَمَالَنِيْٓ اِلَى الطَّمَعِ فِيْمَا عِنْدَ غَيْرِكَ فَاٰثَرْتُ طَاعَتَهٗ فِيْ مَعْصِيَتِكَ اِسْتِجْلَابًا لِّمَا فِيْ يَدَيْهِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِحَاجَتِيْٓ اِلَيْكَ كَمَا لَا غِنٰى لِيْ عَنْكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۶۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ مَّثَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْٓ اِسْتِقْلَالًا لَهٗ وَصَوَّرَتْ لِيَ اِسْتِصْغَارَهٗ وَقَلَّلَتْهُ حَتّٰى وَرَّطَتْنِيْ فِيْهِ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۶۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ جَرٰى بِهٖ قَلَمُكَ وَاَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ فِيَّ وَعَلَيَّ اِلٰٓى اٰخِرِ عُمُرِيْ وَلِجَمِيْعِ ذُنُوْبِيْ كُلِّهَا اَوَّلِهَا وَاٰخِرِهَا عَمْدِهَا وَخَطَئِهَا قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا صَغِيْرِهَا وَكَبِيْرِهَا دَقِيْقِهَا وَجَلِيْلِهَا قَدِيْمِهَا

وَحَدِيْثِهَا سِرِّهَا وَجَهْرِهَا وَعَلَانِيَتِهَا وَلِمَا
اَنَا مُذْنِبٌ فِيْ جَمِيْعِ عُمُرِيْ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۷۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ لِّيْ وَ
اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ مَآ اَحْصَيْتَ عَلَيَّ مِنْ
مَّظَالِمِ الْعِبَادِ قِبَلِيْ فَاِنَّ لِعِبَادِكَ عَلَيَّ
حُقُوْقًا وَّمَظَالِمَ وَاَنَا بِهَا مُرْتَهَنٌ اَللّٰهُمَّ وَ
اِنْ كَانَتْ كَثِيْرَةً فَاِنَّهَا فِيْ جَنْبِ عَفْوِكَ يَسِيْرَةٌ
اَللّٰهُمَّ اَيُّمَا عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِكَ اَوْ اَمَةٍ مِّنْ
اِمَآئِكَ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ عِنْدِيْ قَدْ
غَصَبْتُهٗ عَلَيْهَا فِيْٓ اَرْضِهٖٓ اَوْ مَالِهٖٓ اَوْ
عِرْضِهٖٓ اَوْ بَدَنِهٖٓ اَوْ غَابَ اَوْ حَضَرَ اَوْ

خَصْمُهٗ يُطَالِبُنِيْ بِهَا وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ
اُرُدَّهَآ اِلَيْهِ وَلَمْ اَسْتَحِلَّهَا مِنْهُ فَاَسْاَلُكَ
بِكَرَمِكَ وَجُوْدِكَ وَسِعَةِ مَا عِنْدَكَ اَنْ
تُرْضِيَهُمْ عَنِّيْ وَلَا تَجْعَلْ لَّهُمْ عَلَيَّ شَيْئًا
مُّنْقِصَةً مِّنْ حَسَنَاتِيْ فَاِنَّ عِنْدَكَ مَا
يُرْضِيْهِمْ عَنِّيْ وَلَيْسَ عِنْدِيْ مَا يُرْضِيْهِمْ وَلَا
تَجْعَلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَيِّاٰتِهِمْ عَلٰى حَسَنَاتِيْ
سَبِيْلًا.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.
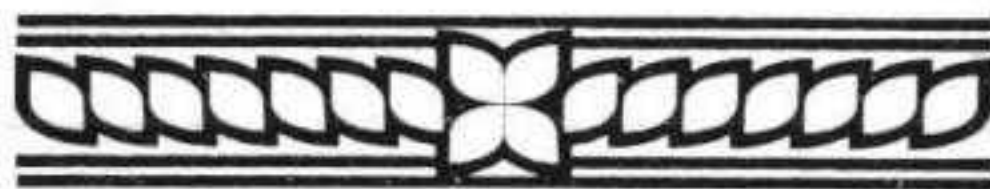
آخری استغفار

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ إِسْتِغْفَارًا يَّزِيْدُ فِيْ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَتَحْرِيْكَةِ نَفْسٍ مِّائَةَ أَلْفِ أَلْفِ ضِعْفٍ يَّدُوْمُ مَعَ دَوَامِ اللهِ وَيَبْقٰى مَعَ بَقَآءِ اللهِ الَّذِيْ لَا فَنَآءَ وَلَا زَوَالَ وَلَا انْتِقَالَ لِمُلْكِهٖ أَبَدَ الْآبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ سَرْمَدًا فِيْ سَرْمَدٍ إِسْتَجِبْ يَا أَللهُ.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ دُعَآءً وَّافَقَ إِجَابَةً وَّمَسْئَلَةً وَّافَقَتْ مِنْكَ عَطِيَّةً إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ستر استغفار کا ترجمہ

❶ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جس پر میرا جسم قادر ہوا آپ کی دی ہوئی عافیت کی وجہ سے اور میری طاقت کی رسائی ہوئی اس گناہ پر آپ کی نعمت کی فراوانی کی وجہ سے اور میرا ہاتھ لپکا اس گناہ کی طرف آپ کی دی ہوئی وسعت رزق کی وجہ سے اور میں لوگوں سے چھپارہا آپ کی پردہ پوشی کی وجہ سے۔ اور جب گناہ کرنے کے وقت آپ کا خوف آیا بھی تو آپ کے امان پر بھروسہ کیا اور میں نے اعتماد کیا اس میں آپ کی گرفت سے بچنے کے لئے آپ کی بردباری پر اور (اسی طرح) میں نے بھروسہ کیا آپ کی ذات کے عفو و کرم پر (الٰہی! ان سب گناہوں کی معافی چاہتا ہوں)

❷ اے اللہ! میں ہر ایسے گناہ کی معافی مانگتا ہوں جو آپ کے غضب کی طرف بلائے، یا آپ کی ناراضگی سے قریب کردے یا مجھے اس چیز کی طرف مائل کردے جس سے آپ نے مجھے منع کیا ہے یا اس سے دور کردے جس کی طرف آپ نے مجھے بلایا ہے۔

❸ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جس پر میں نے آپ کی مخلوق میں سے کسی کو اپنی گمراہی کی وجہ سے لگایا یا میں نے اس کو اپنے مکر سے اس طرح دھوکہ دیا کہ اس کو وہ (گناہ کا راستہ) سکھایا جس کو وہ نہیں جانتا تھا۔ (یعنی اپنی چال بازی اور چرب زبانی سے سبز باغ دکھلا کر لوگوں کو سود اور جوئے کی لعنت میں ملوث کردیا جیسے انعامی بانڈز کی اسکیمیں اور انشورنس پالیسیاں وغیرہ) اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین! اور میں نے خوبصورت بنا کر پیش کیا جس کو وہ جانتا تھا

اور اب تو میں آپ سے کل ملوں گا اپنے اور دوسروں کے گناہوں کے بوجھ سمیت۔

④ اے اللہ! میں معافی چاہتا ہوں ایسے تمام گناہوں کی جو گمراہی کی طرف بلائیں اور راہِ راست (سیدھے راستے) سے بھٹکا دیں، اور وافر مال کو کم کردیں اور پدری جائیداد (خاندانی مال و دولت) کو نیست و نابود کردیں، اور نیک نامی (ذکرِ خیر) کو ختم کردیں اور نفری کو کم کردیں، (خاندان دوست واحباب اولاد واقرباء خبر نہ لیں، جیسے لوگ کہتے ہیں اب اسے کون منہ لگائے گا۔)

⑤ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ایسے تمام گناہوں کی، جس میں تھکا دیا میں نے اپنے اعضاء کو اپنی رات میں اور اپنے دن میں اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا آپ کے بندوں سے شرماتے ہوئے آپ ہی کے پردے سے۔

اور درحقیقت کوئی پردہ پردہ نہ تھا سوائے اس کے جو آپ کی طرف سے میری پردہ پوشی ہوئی۔ کوئی پردہ پوشی نہیں کرسکتا سوائے آپ کے جو آپ نے پردہ پوشی کی۔

⑥ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ایسے تمام گناہوں کی جس سے میرے دشمنوں نے میری پردہ دری کا ارادہ کیا۔

آپ نے ان کے مکر (فریب) کو مجھ سے پھیر دیا، اور میری رسوائی پر آپ نے ان کی اعانت نہیں کی، گویا کہ میں آپ کا فرماں بردار بندہ ہوں، (یعنی میرے دشمنوں نے بھری مجلس میں مجھے رسوا کرنے کا ارادہ کیا، آپ نے مجھے بچالیا) اور آپ نے میری یہاں تک مدد کی کہ گویا میں آپ کا ولی ہوں اور کب تک اے میرے پرورگار! میں آپ کی نافرمانی کرتا رہوں گا اور آپ مجھے ڈھیل دیتے رہیں گے۔ بہت عرصہ سے میں آپ کی نافرمانی کرتا رہا، اور آپ نے میرا مواخذہ نہیں کیا (گرفت یا پکڑ نہیں کی) اور میں باوجود اپنے برے کاموں کے (گناہوں کے) آپ سے مانگتا رہا، اور آپ مجھے دیتے رہے، (الٰہی) اب کون سا شکر ایسا ہے جو آپ کی نعمتوں میں جو مجھ پر ہیں ایک نعمت کے بدلہ میں بھی شمار ہوسکتا ہے۔

⑦ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ایسے تمام گناہوں کی جس سے میں نے آپ کے سامنے اپنی توبہ پیش کی، اور میں نے آپ کے سامنے آپ کی قسم اٹھائی اور اپنے اوپر آپ کے بندوں میں سے آپ کے اولیاء کو گواہ بنایا۔

کہ میں پھر نہیں لوٹوں گا آپ کی نافرمانی کی طرف، پھر شیطان نے اپنے مکر سے اس میں مجھے پھنسانے کی کوشش کی (اور میں نے اپنے کرتوتوں سے آپ کی مدد کو دور کردیا)

اور آپ کی عدمِ نصرت نے مجھے اس گناہ کی طرف مائل کردیا اور میرے نفس نے مجھے نافرمانی کی طرف دعوت دی تو میں نے آپ کے بندوں سے شرماتے ہوئے وہ گناہ چھپ کر کیا آپ پر جرأت کرتے ہوئے اپنی طرف سے (یعنی آپ کے سامنے دیدہ دلیری کرتے ہوئے) حالاں کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آپ سے مجھے کوئی چھپا نہیں سکتا نہ کوئی مکان نہ اندھیرا، نہ کوئی حیلہ و تدبیر آپ سے اوجھل ہوسکتی ہے، نہ ہی کوئی پردہ، نہ ہی کوئی دروازہ اور آپ کی نظر کو کوئی حجاب نہیں روک سکتا اس جاننے کے باوجود میں نے جان کے بھی مخالفت کی اس گناہ کے کرنے میں جس سے آپ نے مجھے منع کیا تھا۔

پھر بھی آپ نے (اپنے فضل وکرم سے) پردہ فاش نہیں کیا۔

بل کہ آپ نے مجھے اپنے اولیاء (محبوب بندوں) کے ساتھ اس طرح برابر رکھا گویا کہ میں ہمیشہ سے آپ کا فرماں بردار بندہ ہوں اور آپ کے حکم بجالانے میں جلدی کرنے والا ہوں اور آپ کی وعید (دھمکی) سے ڈرنے والا ہوں۔

حالاں کہ میں آپ کے بندوں پر مشتبہ رہا، آپ کے سوا میرے بھید کو کوئی نہیں جانتا تھا، لیکن پھر بھی آپ نے (اپنا خصوصی کرم فرما کر) مجھے کسی نشانی کے ذریعہ ان سے الگ نہیں کیا، بل کہ آپ نے مجھ پر ان نیک لوگوں کی نعمتوں کی طرح کامل نعمت فرمادی، پھر مجھ کو ان پر ان نعمتوں کی وجہ سے برتری عطا فرمائی۔

گویا کہ میں بھی آپ کے نزدیک ان کے رتبہ میں ہوں اور یہ سب کچھ جو مجھ پر آپ کا بے انتہاء کرم ہوا وہ آپ کے حلم، بردباری، آپ کی مزید نعمت اور آپ کی طرف سے سراسر احسان کے سوا کچھ نہیں تھا۔ پس آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اے میرے مولیٰ! اب آپ ہی سے میں سوال کرتا ہوں اے اللہ! جیسے آپ نے میرے گناہوں پر دنیا میں پردہ ڈالا اسی طرح آخرت میں مجھے رسوا نہ کیجئے گا، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

۸ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی لذت میں اور اس کے کرنے کے انتظار میں، اور اس کے وجود اور اس کے حاصل کرنے تک کی رسائی میں، میں نے اپنی رات بے خوابی میں گزاری، یہاں تک کہ جب میں نے صبح کی تو (ظاہراً) میں آپ کے سامنے نیکوکاروں کا لبادہ اوڑھ کر حاضر ہوا، حالاں کہ میں (باطن میں) بجائے نیکی کے وہی گناہ کی گندگی چھپائے ہوئے تھا آپ کی مرضی کے خلاف۔ اے رب العالمین! (مجھے اپنی مہربانی سے معاف فرمادیجئے)

۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی وجہ سے میں نے آپ کے ولیوں میں سے کسی ولی پر ظلم کیا یا اس کی وجہ سے میں نے مدد کی آپ کے دشمنوں میں سے کسی دشمن کی، یا میں نے بات کی اس میں آپ کی پسند کے خلاف، یا میں اس میں اٹھ کھڑا ہوا آپ کی مخالفت میں یا میں چلا ہوں اس میں آپ کے حکم کے خلاف۔

۱۰ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو کینہ کو جنم دے اور بلا (مصیبت) اتروانے کا سبب ہو، اور ایسا گناہ جو دشمنانِ اسلام کو ہنسنے کا موقعہ دے، یا میرے اس گناہ کی وجہ سے دوسروں کی پردہ دری ہوتی ہو، یا میرے گناہ کے باعث مخلوق پر آسمان سے بارش برسنے سے روک لی گئی ہو۔

۱۱ اے اللہ! میں معافی چاہتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جس نے مجھے غافل

کردیا اس سے جس کی طرف آپ نے میری راہنمائی کی تھی اور اس کے کرنے کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا، یا منع کیا تھا، (کسی گناہ سے اور میں وہ کر گزرا) یا آپ نے مجھے اس کی نشاندہی کی تھی جس میں میری ہی سعادت اور آپ کی رضامندی تک رسائی تھی اور (آپ نے مجھے ایسے نیک اعمال کرنے کی دعوت دی) جس سے آپ کی رضا اور محبت حاصل ہوسکتی تھی اور (ان اعمال کے کرنے اور ان گناہوں سے بچنے کی صورت میں) آپ کا قرب حاصل ہوسکتا تھا (لیکن الٰہی! میں نے ان اعمال کی قدر نہ کی، مجھے معاف فرمادیجئے)

۱۲ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں تمام ایسے گناہوں کی جس گناہ کو میں کر کے بھول گیا ہوں، آپ نے اس کو محفوظ رکھا اور میں نے اس کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کردیا آپ نے اس کو درج کر کے برقرار رکھا اور میں نے آپ کے سامنے کھلم کھلا کیا، آپ نے اس کو چھپایا، اگر میں آپ کے سامنے اس گناہ سے توبہ کرتا تو یقیناً آپ اس کو بخش دیتے۔ الٰہی! اب میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں۔

۱۳ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کے پورے کرنے سے پہلے ہی آپ کی طرف سے فوری گرفت کی میں نے توقع کی تھی (کہ اب پکڑا جاؤں گا) لیکن پھر بھی آپ نے مجھے بچائے رکھا مہلت دے کر اور آپ نے تو مجھ پر پردہ لٹکائے رکھا، پھر بھی میں گناہوں میں اتنا مگن تھا کہ اس کے چاک کرنے میں اپنی طرف سے میں نے کوئی کمی نہیں کی (لیکن پھر بھی آپ نے مجھے رسوائی سے بچالیا اور پردہ پوشی ہی کی)

۱۴ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ہر ایسے گناہ کی جس سے آپ نے مجھ کو منع کیا تھا لیکن اس گناہ کو کر کے میں نے آپ کی مخالفت کی، آپ نے مجھے اس کے عذاب سے ڈرایا تھا لیکن پھر بھی میں اس پر جما رہا، آپ نے اس گناہ کی قباحت یعنی اس کی برائی مجھ پر واضح فرمادی تھی، پھر بھی میرے نفس نے اس گناہ کو میرے لئے ایسا سجایا

کہ میں اس گناہ کو کر بیٹھا اور آپ کی وعید (دھمکی) کی پرواہ نہ کی۔

۱۵ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی (جس کی نحوست) مجھ سے آپ کی رحمت پھیر دے یا مجھ پر آپ کی ناراضگی نازل کردے، یا مجھے آپ کے اعزاز و بخشش سے محروم کردے یا آپ کی نعمتوں کو مجھ سے زائل کردے۔

۱۶ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جس پر میں نے آپ کی مخلوق میں سے کسی کو عار دلائی ہو، یا آپ کی مخلوق میں سے کسی کے گناہ کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا ہو لیکن پھر میں خود اس گناہ کے کرنے میں لگ گیا اور اپنے چال چلن کو خراب کرلیا آپ کے سامنے اپنی طرف سے جرأت کرتے ہوئے۔

۱۷ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جو مجھ پر غالب آگیا اور جس کا میں حق دار ہوگیا ہوں۔ کسی ایسے کام کرنے سے جس کو میں نے کیا کسی وعدے کی وجہ سے جو میں آپ سے کرچکا تھا یا کوئی پکے عہد و پیمان کی وجہ سے جو میں آپ سے کرچکا تھا، یا کسی ذمہ داری کی وجہ سے میں نے آپ کی قسم اٹھائی تھی آپ کی خاطر آپ کی مخلوق میں سے کسی کے لئے پھر میں نے اس کو توڑ دیا بغیر کسی شدید مجبوری کے جو مجھے پیش آئی ہو۔ بل کہ مجھے اس کو پورا کرنے سے غرور و تکبر نے نیچے اتارا، اور مجھے اس کے خیال کرنے اور اس عہد کی رعایت کرنے سے شیطان نے ایسا قہر آلود و غضب ناک کیا کہ میں غصہ میں اس عہد کی رعایت نہ کرسکا اور وہ وعدہ اور عہد توڑ دیا (اللہ سے کوئی وعدہ کرلیا یا منت مان کر اپنے اوپر کوئی عبادت واجب کرلی مثلاً یوں کہا: اے اللہ! میرا فلاں کام ہوگیا تو یہ عبادت کروں گا/ کروں گی، یا اتنا صدقہ دوں گا/ دوں گی، یا قسم کھا کر توڑ دی یا کسی بندہ سے وعدہ کر کے پھر گیا، یا غرور و تکبر میں آکر وعدہ کو معمولی سمجھ کر پورا نہ کیا تو ان کی معافی اور منت و قسم کے کفارے کی ادائیگی یا مخلوق کے وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق چاہتا ہوں)۔

الٰہی! میں اپنے گناہوں کا اقراری مجرم ہوں اور آپ کی نعمتوں کا بھی اقرار کرتا ہوں مجھے معاف فرما دیجیے۔

۱۸ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس سے میں نے آپ کے سامنے توبہ کی اور پھر اس کو کرنے کی جرأت کی تو مجھے آپ سے شرم آئی اس حال میں کہ میں اس میں مبتلا ہوچکا تھا اور میں آپ سے ڈر بھی رہا تھا لیکن پھر بھی اس گناہ میں لگا ہوا تھا پھر میں نے اس گناہ کی آپ سے معافی مانگ لی لیکن، پھر دوبارہ میں اس گناہ کی طرف لوٹ گیا۔

۱۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس نے مجھے پالیا ہو آپ کی کسی ایسی نعمت کی وجہ سے (جو آپ نے مجھ کو بطورِ فضل و کرم اور انعام کے دی تھی) اس نعمت کی وجہ سے جو مجھے قوت ملی اس کو آپ ہی کی نافرمانی میں خرچ کیا اور اس میں میں نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی، اور آپ کی طرف سے وعید و دھمکی کے باوجود میں نے جرأت، دلیری سے اس گناہ کو کیا۔ (میں نے کتنا برا کیا آپ نے کھلایا پلایا اور میں نے آپ ہی کی مخالفت کی ''لوگ کیا کہیں گے برادری میں ناک کٹ جائے گی'' اس کا تو خیال کرکے گناہ کرلیا مگر یہ نہ سوچا کہ مالک الملک کو کیا جواب دوں گا۔ اللہ اور اس کے رسول مجھ سے ناراض ہوجائیں گے اس کی پرواہ نہ کی، اب نادم ہوں) الٰہی! مجھے معاف فرما دیجئے۔

۲۰ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جس کے کرنے میں، میں نے اپنی خواہش کو مقدم رکھا آپ کی فرماں برداری پر، اور اپنی چاہت (اپنی پسند) کو آپ کے حکم پر ترجیح دے کر آپ کو ناراض کر کے اپنے نفس کو خوش کیا اور اپنے نفس کو آپ کے غضب کا حق دار بنایا، ان گناہوں کو کر کے جس سے آپ نے منع فرمایا تھا اور ان کاموں کے بارے میں پہلے ہی سے مجھے آپ نے ڈرا دیا تھا، اور مجھے اپنی وعید (دھمکی) کے ذریعہ سے روکا تھا (مگر پھر بھی وہ گناہ مجھ سے ہوگئے)' اے

اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

۲۱ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جس کو میں نے اپنے نفس سے جانا پھر چاہے اس گناہ کو کر کے میں بھول گیا ہوں یا یاد رکھا، یا اس کو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بلا ارادہ کیا۔ حالاں کہ وہ ان گناہوں میں سے ہے کہ جس کے بارے میں مجھے کوئی شک نہیں کہ آپ ضرور اس کے بارے میں مجھ سے سوال کریں گے اور یہ کہ میری ذات اس گناہ کے بدلہ میں آپ کے پاس گروی رکھی ہوئی ہے اگرچہ میں اس گناہ کو بھول گیا ہوں اور اس سے میرا دل غافل ہوگیا ہے۔

۲۲ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ سے جس کو میں نے آپ کے سامنے (علی الاعلان) کیا حالاں کہ مجھے یقین تھا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں لیکن میں نے یہ نیت کرلی تھی کہ میں آپ کے سامنے اس گناہ سے توبہ کرلوں گا، (لیکن ہائے افسوس) مجھے آپ سے اس گناہ کی معافی مانگنا بھلا دیا گیا، اور شیطان ہی نے مجھے بھلا دیا (توبہ استغفار سے باز رکھا)

۲۳ اے اللہ! میں آپ سے اپنے ہر اس گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا آپ کے بارے میں اپنے اس اچھے گمان کی وجہ سے کہ آپ مجھے اس گناہ پر عذاب نہیں دیں گے اور اس امید پر کہ آپ مجھے معاف کردیں گے اس وقت میرے نفس نے یہی پٹی پڑھائی تھی کہ اللہ غفور و رحیم ہے اس گناہ کو کرنے کی جرأت کی اور اپنے آپ کو اعتماد دلایا بوجہ میرے جاننے نے آپ کے کرم کے کہ جیسا آپ نے مجھ پر پردہ ڈالا ہے اسی طرح آپ مجھے رسوا بھی نہیں کریں گے یعنی میں یہ سمجھا کہ وہ پردہ پوشی فرما رہے ہیں تو عذاب بھی نہ دیں گے پس اسی خیال میں آکر بہت سے گناہ کرلئے اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔

۲۴ اے اللہ! میں آپ سے ہر اس گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں جس کی وجہ سے

میں آپ کی طرف سے اس بات کا مستحق ہوگیا کہ دعا رد ہوجائے، قبولیت سے محروم ہوجائے (جس کی وجہ سے آپ کی طرف سے مردود الدعاء ہونے کا حق دار ہوگیا اور دعا کی قبولیت سے محروم ہوگیا) اور جو آرزوئیں وابستہ تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور آپ سے جو رحمت کی امیدیں باندھی تھیں وہ ٹوٹ گئیں۔

۲۵ اے اللہ! میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ہر ایسے گناہ کی جس کی نحوست بیماریوں میں مبتلا کر کے کمزور، لاغر کردینے کا سبب ہو اور سزا کو ضروری کردے اور بلاء کو اُتروادے اور قیامت کے دن حسرت و ندامت کا سبب ہو۔

۲۶ اے اللہ! میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ہر ایسے گناہ کی جو ہر کام کے انجام میں حسرت یا افسوس کا سبب بنے اور ندامت میں مبتلا کردے رزق کو روک دے اور دعا کو لوٹادے، یعنی وہ گناہ جو تمام خیر و برکات کو روک دے، عبادات و دعا کی حلاوت سے محروم کردے مثلاً نگاہوں کی حفاظت نہ کرنے سے عبادت کی حلاوت سے محروم ہوجاتا ہے یا والدین کو ستانے سے دنیا کے کاموں میں بھی ناکامی کا سامنا ہوتا ہے جب تک ان سے معافی نہ مانگ لیں۔

۲۷ اے اللہ! آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ہر اس گناہ پر کہ میں نے اس گناہ کی تعریف کی اپنی زبان سے، یا میں نے کینہ کی طرح چھپایا اس کو اپنے دل میں، یا میرا دل اس پر خوش ہوا، یا میں نے دلائل کے زور سے زبان کے ذریعہ اس گناہ کو کیا یا اپنے افعال سے کیا یعنی قولی یا فعلی جو بھی گناہ کئے۔

یا میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا، میں نے خود اس گناہ کا ارتکاب کیا یا اس گناہ میں لگادیا آپ کے بندوں کو، (یعنی بعض مرتبہ آدمی گناہ پر بحث کرتا ہے کہ یہ گناہ ہی نہیں معاشرہ میں جس کو گناہ نہیں سمجھا جاتا ہے اور اس کو گناہ ہی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے ایسا نہیں کرنا چاہیے اگر کسی غلطی یا لاپرواہی سے ہم سے کوئی گناہ ہو رہا ہے تو خود کو گناہ گار سمجھے، "اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" کبھی نہ کبھی ضرور توبہ کی توفیق

ہو جائے گی۔ لیکن گناہ کر کے اپنے آپ کو مجرم نہ سمجھنا یہ بری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!)

۲۸ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کو میں نے خلوت میں کیا اپنی رات میں، یا اپنے دن میں، اور آپ نے پردہ لٹکائے رکھا مجھ پر اس طرح کہ آپ کے سوا مجھے کوئی نہ دیکھے اے جبار! یعنی آپ نے اپنے حلم سے ایسی پردہ پوشی فرمائی کہ کسی مخلوق کو اس کا علم نہ ہونے دیا لیکن اسی سے میرا نفس شک میں رہا اور میں حیران رہا کہ آپ کے خوف سے اس گناہ کو چھوڑ دوں یا لگا رہوں اس خوش فہمی کی بنا پر (کہ آپ تو غفور رحیم ہیں) لیکن میرے نفس نے اس گناہ کو اس طرح مزین کر کے میرے لئے پیش کیا کہ میں اس گناہ کو گناہ سمجھتے ہوئے اور اس بات کو جانتے ہوئے کہ میں آپ کی نافرمانی کر رہا ہوں پھر بھی یہ گناہ کر بیٹھا۔

۲۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کو میں نے معمولی گناہ سمجھا اور آپ کے ہاں وہ عظیم تھا اور میں نے اس کو چھوٹا گناہ سمجھا اور آپ کے ہاں وہ بڑا گناہ تھا اور مجھے نادانی نے ہلاکت میں ڈالا۔

۳۰ اے اللہ! میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ہر ایسے گناہ کی کہ میں نے گمراہ کیا اس گناہ کے ذریعہ آپ کی مخلوق میں سے کسی کو یا میں نے برا سلوک کیا اس گناہ کے ذریعہ آپ کی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ یا میرے نفس نے اس گناہ کو میرے لئے خوب صورت کر کے پیش کیا یا میں نے اس گناہ کے کرنے کا دوسروں کو مشورہ دیا یا میں نے راہ نمائی کی اس گناہ پر اپنے سوا کسی اور کی اور میں ڈٹا رہا اس گناہ پر باوجود اس کے کہ میں جانتا تھا یہ گناہ ہے یا میں نے اس پر ہمیشگی اختیار کی اپنے نہ جاننے یعنی جہل کی وجہ سے۔

یعنی دوسروں کو گناہ پر اکسایا، یا نفس نے گناہ کو ایسا سجا دیا کہ مجھے دیکھ کر دوسرا بھی اس گناہ میں مبتلا ہو گیا۔

۳۱ اے اللہ! میں معافی چاہتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی کہ میں نے خیانت کی اس کے ذریعہ اپنی امانت میں، یا خوب صورت کر دیا میرے نفس نے میرے لئے اس گناہ کا کرنا، یا میں نے گناہ میں ڈالا اس کے ساتھ اپنے جسم کو یا میں نے اپنی (خواہشِ نفسانی) شہوت کو اس گناہ کے کرنے میں آپ کے حکم پر مقدم کیا یا میں نے اس گناہ میں لذت پائی یعنی اس گناہ کو کرنے میں اپنی لذت کو بہت زیادہ کیا یا میں نے کوشش کی اس گناہ کے کرنے میں کسی دوسرے کی وجہ سے (یعنی غیر کی وجہ سے گناہ کیا) یا میں نے گمراہ کیا (بلایا) اس گناہ کی طرف اس کو جس نے میری متابعت کی یا میں نے دشمنی اختیار کر لی اس گناہ کے کرنے میں اس سے جس نے مجھے روکنے کی کوشش کی یا میں غالب آ گیا اس پر جس نے مجھے گناہوں سے روکتے ہوئے مجھ پر غلبہ پانے کی کوشش کی یا میں غالب آ گیا اس پر اپنے کسی حیلہ بہانے کی وجہ سے یا مجھے میری کسی خواہش نے اس گناہ میں مبتلا کر دیا۔

۳۲ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ پر جس کی وجہ سے میں نے مدد حاصل کی اس کے کرنے پر کسی ایسے حیلے بہانے کے ساتھ جو آپ کے غیظ وغضب سے قریب کرنے والا ہے۔ یا میں نے غلبہ پایا اس کے حاصل کرنے میں آپ کے اطاعت گزار بندوں پر یا میں نے مائل کیا اس کے ساتھ آپ کی مخلوق میں سے کسی ایک کو آپ کی نافرمانی کی طرف یا میں نے صرف ارادہ کیا اس بات کا کہ لوگوں کو گناہوں کی طرف لے جاؤں گا اس طرح کہ میں نے آپ کے بندوں کو اپنے کرتوتوں کے ذریعہ دکھلایا یہ کہ گویا میں اس حیلے کے ذریعہ آپ کی خوش نودی چاہتا ہوں حالاں کہ مراد اس کے ذریعہ نافرمانی تھی، (اپنی حالت ان پر مشتبہ کر دی کہ وہ سمجھیں کہ نیکی کرنے کا خواہش مند ہے جب کہ میرا مقصد حیلے سے نافرمانی کرنا تھا) اور جب کہ خواہشِ نفس تو آپ کی اطاعت سے پھری ہوئی تھی۔

۳۳ اے اللہ! مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کو آپ نے مجھ

پر لکھا ہے بسبب اس خود پسندی و خود بینی کے جو مجھے اپنے بارے میں تھی۔ ریا، یا دکھلاوے یا (کسی مسلمان کے ساتھ) کینہ رکھنے یا کسی طرح کی خیانت کرنے یا تکبر کرنے یا اکڑنے یا اترانے یا ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے یا حسد کرنے کی وجہ سے یا مستی کی وجہ سے یا (غصے میں) آپے سے باہر ہونے کی وجہ سے یا ناجائز غیرت یا عصبیت کی وجہ سے یا کسی کی خوشی یا کسی امید یا بخل کی وجہ سے یعنی جہاں خرچ کرنا ضروری ہو یا بہتر ہو خرچ نہ کیا جائے یا بے جا سخاوت کردی جہاں کم ضرورت تھی وہاں زیادہ فضول خرچ کردیا، یا کسی پر ظلم کیا یا کسی کو کسی بہانے سے ستایا یا کسی طرح بھی چوری کی (یعنی گاہکوں کو دھوکہ دینا، ناپ تول میں کمی کرنا، ملازمت کے اوقات میں وقت کی چوری کرنا، نماز میں رکوع سجدہ صحیح طرح ادا نہ کرنا یا دل کی حرام لذت کے ساتھ کسی حسین چہرے پر نظریں ڈالنا یا جمانا جو نگاہوں کی چوری ہے یہ سب چوری میں داخل ہے)۔ یا کسی قسم کا جھوٹ بولا یا غیبت مجھ سے ہوئی یا لہو ولعب یعنی فضول یا شرعاً ناجائز کھیل کھیلنے یا ان کو دیکھنے میں وقت ضائع کیا یا کسی کی چغلی کی یا اسی طرح کسی قسم کے بھی گناہ کئے اور ایسے گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوا جس کے کرنے سے ہلاکت وغم اور پریشانی آتی ہے۔ الٰہی! ان سب گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔

۳۴ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں، معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی کہ میں ڈرا اس میں آپ کے سوا کسی اور سے، اور میں نے دشمنی مول لی اس میں آپ کے دوستوں سے اور میں نے دوستی اختیار کی آپ کے دشمنوں سے اور میں نے مدد چھوڑ دی اس میں آپ کے دوستوں کی اور میں نے اپنے آپ کو پیش کیا آپ کے غضب و غصہ کے لئے (یعنی ایسے گناہ کئے جو آپ کا غصہ اور غضب مجھ پر نازل کرواتے ہیں)

۳۵ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے آپ کی ایسی عظیم قدرت کے ساتھ جس کے ذریعہ آپ مجھ پر اور ہر چیز پر قادر ہیں کہ آپ معاف فرمادیں میرے

وہ گناہ بھی کہ جو آپ کے علم میں ہیں کہ میں آئندہ کروں گا۔

۳۶ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس سے کہ میں نے توبہ کی آپ کی طرف پھر میں دوبارہ لوٹا اس گناہ کی طرف اور میں نے وہ عہد توڑ دیا اس گناہ کے کرنے سے جو میرے اور آپ کے درمیان تھا جرأت کرتے ہوئے آپ پر (محض اس وجہ سے کہ) میں آپ کے عفو (معاف کرنے) کو جانتا تھا (کہ آپ بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں)

۳۷ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں، معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جس نے مجھے آپ کے عذاب سے نزدیک کردیا ہے یا مجھے دور کردیا آپ کی طرف سے ملنے والے ثواب سے اور میرے اور آپ کی رحمت کے درمیان وہ گناہ حجاب بنا ہے، یا تنگ کردیا ہے مجھ پر آپ کی نعمت کو یعنی اس گناہ کی وجہ سے آپ کی نعمت سے محروم ہوگیا ہوں۔

۳۸ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی وجہ سے میں نے وہ گرہ کھولی جس کو آپ نے باندھ دیا تھا یا میں نے باندھ لی اس گناہ کے ذریعہ ایسی گرہ جس کو آپ نے کھولا تھا یعنی میں نے اجازت دے دی ان کاموں کی جس سے آپ نے منع کیا تھا یا میں نے روک دیا ان کاموں سے جن کی آپ نے اجازت دی تھی۔ (مثلاً اس طرح کہ میں نے اپنے نوکروں ماتحتوں کو نماز کی ترغیب ہی نہیں دی، یا ان کے اجازت مانگنے پر بھی رکاوٹ بنا، یا ان کی خواہش پر گناہوں کی اجازت دی ہے مثلاً گانے بجانے یا ٹی وی وغیرہ کی اجازت دی) اور ایسی کوئی خیر جس کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا، اس گناہ کو کرنے کی وجہ سے اس سے میں محروم ہوگیا اور ایسی بھلائی سے جس کا میں مستحق تھا محروم ہوگیا، میں محروم کرنے کا سبب بن گیا اس گناہ کے ذریعہ کسی نفس کو جو اس خیر و بھلائی کا مستحق تھا، پس مجھے معاف فرما دیجئے۔

(۳۹) اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ہر ایسے گناہ کی جس کا میں نے ارتکاب کیا آپ کی عافیت کے عام ہونے کی وجہ سے، یا میں نے قدرت پائی اس گناہ پر آپ کی نعمت کے فضل کی وجہ سے، یا اس گناہ پر میری ہمت بندھی، اس وجہ سے کہ آپ نے اپنی ناراضگی مجھ سے دور رکھی تھی۔

یا میرا ہاتھ بڑھا اس گناہ کی طرف آپ کی طرف سے ملی ہوئی رزق کی فراوانی کی وجہ سے یا کوئی ایسی بھلائی کہ میں چاہتا اس نیکی کے ذریعہ آپ کی رضامندی لیکن میں نے ملاوٹ کردی اس میں اپنے نفس کی ایسی برائی جس میں آپ کی رضامندی مقصود نہ تھی۔

(۴۰) اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی طرف مجھے بلایا رخصتوں (جیسے شرعی مجبوری میں تیمّم سے نماز پڑھنا، بڑی بیماری میں روزے چھوڑنا) نے یا لالچ نے تو میں آمادہ ہوگیا اس گناہ کے کرنے پر اور میں نے حلال ٹھہرالیا اپنے نفس کے لئے اس چیز کو جو آپ کے نزدیک حرام تھی، (حرام کو حلال سمجھ لیا)۔

(۴۱) اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو آپ کی مخلوق سے چھپا کر کرلئے، لیکن آپ سے کہاں چھپا سکتا تھا، پھر میں نے آپ سے معافی طلب کی، پھر آپ نے مجھے معاف بھی فرمادیا پھر (دوبارہ توبہ توڑ کر) میں اس گناہ کی طرف لوٹ آیا پھر آپ نے اپنے کرم سے پردہ پوشی ہی فرمائی (مجھے مخلوق کے سامنے رسوا نہ کیا۔ الٰہی! یہ بے شک آپ کا کرم ہے)

(۴۲) اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں تمام ایسے گناہوں کی جس کی طرف میں اپنے پاؤں سے چلا، یا اس کی طرف میں نے ہاتھ بڑھایا، یا میں نے آنکھوں سے تاڑا، یا میں نے اس کی طرف کان لگایا۔ یا میں نے ان گناہوں کو زبان کے بول سے کیا ہو یا میں نے فنا و برباد کردیا اس گناہ کے کرنے میں وہ مال جو آپ نے مجھے

دیا تھا، پھر میں نے آپ سے رزق مانگا اپنے گناہوں کے باوجود پھر بھی آپ نے مجھے رزق دیا پھر میں نے آپ کے اسی رزق سے مدد حاصل کی، آپ کی نافرمانی پر پھر بھی آپ نے میری پردہ پوشی فرمائی، پھر میں نے آپ سے رزق کی زیادتی کا سوال کیا، لیکن پھر بھی آپ نے (اپنے فضل وکرم سے) مجھے محروم نہیں فرمایا، زیادہ رزق دیا، پھر میں نے (کم قسمتی سے ہائے افسوس) آپ کی دی ہوئی روزی کی فراوانی کے بعد کھلم کھلا آپ کی نافرمانی کی۔

لیکن پھر بھی آپ نے مجھے رسوا نہیں کیا، میں برابر قدم جمائے رہا آپ کی نافرمانی پر، اور آپ برابر مجھ پر اپنی بردباری اور اپنے کرم کا معاملہ فرماتے رہے۔ اے کرم کرنے والوں میں سب سے بہتر کرم کرنے والے!

(۴۳) اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کا چھوٹا گناہ دردناک عذاب کا حق دار ٹھہراتا ہے، اور اس کا بڑا گناہ سخت ترین گرفت اتارتا ہے اور اس گناہ کا ارتکاب کرنا آپ کی فوری گرفت کا سبب بنتا ہے یعنی دنیا ہی میں اس کی سزا مل جاتی ہے اور اس گناہ پر اصرار آپ کی نعمت کے زائل ہونے کا سبب بنتا ہے

(اللہ تعالیٰ ہم سب کی گناہوں سے حفاظت فرمائے، ایسی ہمت عطا فرمائے کہ ہم گناہوں کو چھوڑ دیں، جن سے ہمارے مالک نے منع فرمایا ہے اور ان سے رک جائیں۔)

(۴۴) اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی آپ کے سوا اور کسی کو خبر نہ ہوئی اور جس کو آپ کے سوا کسی نے نہیں جانا اور وہ ان گناہوں میں سے ہے جس پر پکڑ سے مجھے کوئی بچا نہیں سکتا (اس کی سزا سے کوئی چھٹکارا نہیں دلاسکتا) سوائے آپ کے عفو (معاف کرنے اور درگزر کرنے) کے۔

اور (وہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ) نہیں سموسکتا اس کو کوئی مگر آپ کی مغفرت اور حلم

(آپ کی بردباری اور آپ کی وسیع رحمت اس سے بھی بڑی ہے اور وہی اس کو ڈھانپ سکتی ہے)۔

۴۵ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ایسے تمام گناہوں کی جو نعمتوں کو زائل کردیں اور عذاب کو اتاردیں جو عزت و شرافت ختم کردیں اور (ان گناہوں کی نحوست) بیماری کو لمبا کردے اور فوری دکھ درد لے آئے اور ندامت کو پیدا کرنے کا باعث ہو (ان گناہوں کی بھی آپ سے معافی طلب کرتا ہوں۔)

۴۶ اے اللہ! ایسے گناہ بھی کئے جو نیکیوں کو مٹادیں اور برائیوں کو بڑھادیں اور سزا و عذاب کو اتاردیں اور آپ کو ناراض کردیں۔ اے آسمانوں کے مالک! ان گناہوں کی آپ سے معافی طلب کرتا ہوں۔

۴۷ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کو معاف کرنا آپ ہی کی شایانِ شان ہے، اس لئے کہ آپ ہی اس کو چھپانے کے زیادہ لائق ہیں، کیوں کہ بے شک آپ ہی ہیں وہ جس (کے عذاب) سے ڈرنا چاہیے اور آپ ہی ہیں جو (بندوں کے گناہ) معاف کرتے ہیں۔

۴۸ اے اللہ! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں تمام ایسے گناہوں کی جن کے ذریعہ میں نے ظلم کیا آپ کے دوستوں میں سے کسی دوست پر آپ کے دشمنوں کی مدد کرتے ہوئے اور آپ کے نافرمان بندوں کی طرف مائل ہوتے ہوئے آپ کے فرماں برداروں کو چھوڑ کر یعنی اہلِ اطاعت کے مخالف اہلِ معصیت سے جاملا ہوں، ان کا ساتھ دیا ہو (الٰہی! ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔)

۴۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس میں بہت زیادہ منہمک ہوجانے نے مجھے ذلیل و رسوا کردیا اور مجھے آپ کی رحمت کے ہونے ہی سے ناامید کردیا، یا ناامیدی اتنی چھا گئی کہ مجھے روک دیا آپ کی اطاعت کی طرف لوٹنے سے اس وجہ سے میں سمجھتا تھا کہ میرا جرم بہت ہی بڑا ہے اور میرا گمان

میرے نفس کے ساتھ برا تھا کہ میرا گناہ تو بہت ہی بڑا ہے کیسے معاف ہوسکتا ہے۔

۵۰ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو میری ہلاکت کا باعث بنتا اگر آپ کی بردباری اور رحمت شاملِ حال نہ ہوتی اور مجھے جہنم میں ڈالنے کا سبب بنتا اگر آپ کی نعمت دستگیری نہ کرتی، اور مجھے (اس گناہ کی نحوست) لے چلتی گمراہی کے راستہ پر اگر آپ کی راہنمائی نہ ہوتی۔

۵۱ اے اللہ! ایسے گناہ بھی کئے جس کے کرنے سے آپ سے رحمت کی امید ختم ہوجاتی ہے اور دعا رد کردی جاتی ہے، اور پے در پے بلائیں آتی رہتی ہیں اور ایک کے بعد ایک پریشانی آتی رہتی ہے، اور غم بڑھتے ہی رہتے ہیں، الٰہی! ان سب گناہوں کی آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۵۲ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو میری دعا کو آپ کے دربار سے واپس پھیردے، اور آپ کی ناراضگی لمبی کردے یا تجھ سے میری امید کم کردے یعنی اے اللہ! ان حالات سے پناہ چاہتا ہوں اور ان گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں۔

۵۳ اے اللہ! مجھ سے جو ایسے گناہ ہوگئے جو مردہ دلی کا باعث ہوئے یعنی دل کو مردہ کردیا اور بے چینی کو بھڑکادیا اور فکر کو مشغول کردیا اور شیطان کو خوش کردیا اور رحمٰن کو ناراض کردیا۔ الٰہی! ان سب گناہوں کی آپ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

۵۴ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی (جو انجام کے اعتبار سے) اپنے پیچھے آپ کی رحمت سے ناامیدی لاتا ہے اور مایوس کردیتا ہے آپ کی مغفرت سے اور محروم کردیتا ہے اس فراخی و فراوانی سے جو آپ کے پاس (آپ کے خزانوں میں) ہے۔

۵۵ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی وجہ سے میں اپنے نفس پر ناراض ہوا آپ کی عظمت کی وجہ سے اور پھر میں نے آپ کے

سامنے توبہ کا اظہار بھی کیا اور آپ نے (اپنے کرم سے) اس توبہ کو قبول بھی فرمالیا اور پھر میں نے آپ سے معافی کا سوال کیا آپ نے اس کو معاف بھی فرمادیا۔

پھر مجھے خواہشِ نفس نے دوبارہ اپنی پرانی عادت کی طرف لوٹادیا آپ کی وسعتِ رحمت اور آپ کے معاف کرنے کی مہربانی کی امید پر اور آپ کی وعید کو بھولتے ہوئے آپ کے بہترین وعدوں کی امید کرتے ہوئے ان گناہوں کی طرف دوبارہ لوٹ گیا۔ پس الٰہی مجھے معاف فرمادیجئے۔

۵۶ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں تمام ایسے گناہوں کی جو چہرے کی سیاہی کا باعث بنیں اس دن جس دن آپ کے ولیوں کے چہرے سفید ہوں گے اور آپ کے دشمنوں کے چہرے سیاہ ہوں گے جس وقت آپس میں وہ سیاہ چہرے والے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگیں گے تو آپ ان سے کہیں گے تم جھگڑا نہ کرو میرے پاس جب کہ میں پہلے ہی ڈرا چکا تھا۔

۵۷ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے تمام ایسے گناہوں کی کہ میں ان کا گناہ ہونا سمجھ چکا تھا، (لیکن) میں اس سے خاموش ہوگیا۔ آپ سے شرماتے ہوئے اس کی یاد آنے کے وقت (یعنی یاد آنے پر شرم کے مارے اس کی معافی نہیں مانگی) یا میں نے ان کو اپنے دل میں چھپایا اور آپ نے مجھ سے ان کو جان لیا اس لئے کہ بے شک آپ جانتے ہیں چپکے سے کہی ہوئی بات کو بلکہ اس سے بھی زیادہ چھپی ہوئی بات کو یعنی جو ابھی دل میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں

(اسی لئے اولیاء اللہ کہتے ہیں کہ دل کو بھی برے خیالات سے پاک رکھنا چاہیے اور کسی بھی مسلمان مرد وعورت کے متعلق دل میں نفرت کے جذبات نہ رکھے جائیں اور نہ ان کے متعلق دل غیبت کرے۔)

۵۸ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو مجھے آپ کے بندوں کے سامنے مبغوض بنادے اور آپ کے اولیاء کو مجھ سے متنفر کردے۔

یا آپ کے اہلِ اطاعت سے مجھے لاتعلق کردے (نامانوس کردے) گناہوں کی وحشت کی وجہ سے اور ایک گناہ دوسرے گناہ کا ذریعہ بن جائے اور پے در پے گناہ ہونے لگیں ان سب کی معافی چاہتا ہوں یعنی جیسے بے نمازی کے چہرہ سے صلحاء اور نیک لوگوں کا نور ہٹادیا جاتا ہے، اسی طرح بے پردہ عورت کے چہرہ سے بھی نور ہٹادیا جاتا ہے۔

۵۹ اے اللہ! ایسے گناہ جو کفر کی طرف دعوت دیتے ہیں اور فکر کو دراز کرتے ہیں (لمبی فکر میں ڈالتے ہیں) اور محتاجگی پیدا کرتے ہیں اور تنگ دستی کھینچ لاتے ہیں (اور ان گناہوں کی نحوست) خیر و بھلائی سے روکتی ہے۔ اور پردہ دری کا سبب ہوتی ہے اور آسانی کو روکتی ہے۔ الٰہی! ان سب گناہوں کی مغفرت آپ سے طلب کرتا ہوں ان کو معاف فرمادیجئے۔

۶۰ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے تمام ایسے گناہوں کی جو موت کو قریب کردے۔ امیدوں اور آس کو توڑ دیں اور اعمال کو عیب دار کردیں۔

۶۱ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو میلا کرتا ہے ہر اس چیز کو جس کو آپ نے پاک کیا ہے اور پردہ ہٹادیتا ہے میری تمام برائیوں سے جس پر آپ نے پردہ کیا ہے یا بدصورت کردیتا ہے مجھ سے ہر اس چیز کو جس کو آپ نے خوب صورت کیا (بعض گناہوں کی نحوست دل کو بصیرت سے محروم کردیتی ہے جس سے نیک اعمال بوجھ معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں)۔

۶۲ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی وجہ سے آپ کا وعدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا اور اس کے ہوتے ہوئے آپ کے قہر سے بے فکری حاصل نہیں کی جاسکتی، اور اس گناہ (کی نحوست کی وجہ) سے نہ ہی آپ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور نہ ہی آپ کی کوئی نعمت میرے ساتھ ہمیشہ رہ سکتی ہے۔

۶۳ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کو میں نے

دن کی روشنی میں آپ کے بندوں سے چھپا کر کیا اور رات کی تاریکی میں، میں نے اس کو آپ کے سامنے کھلم کھلا اپنی طرف سے آپ کی نافرمانی پر جرأت کرتے ہوئے باوجود اس کے کہ میں جانتا ہوں اس بات کو کہ ہر بھید و راز آپ پر کھلا ہے اور ہر چھپی ہوئی چیز آپ کے ہاں ظاہر ہے (سر و اعلانیہ آپ کے ہاں برابر ہے) اور یہ کہ بے شک آپ (کی پکڑ) سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ مجھے آپ کے سامنے کوئی نفع دے سکتا ہے چاہے مال ہو چاہے اولاد ہو، سوائے اس کے کہ میں آپ کے پاس قلبِ سلیم یعنی سلجھا ہوا دل لے کر آؤں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا فرمائے۔

۶۴ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جو آپ کی یاد کو بھلا دینے کا سبب ہے یا اس گناہ کی نحوست اپنے پیچھے آپ کی وعید و ڈر سے غفلت لاتی ہے اور مجھے ڈھیلا پاتے ہوئے لاپرواہ و بےفکر کر دیتی ہے آپ کی گرفت و پکڑ سے۔ یا مجھے مایوس کر دیتی ہے ان تمام بھلائیوں سے جو آپ کے پاس (آپ کے غیبی خزانوں میں) ہیں۔

۶۵ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو مجھے لاحق ہوا اپنی روزی بند ہونے پر آپ سے گلہ و شکوہ کرنے کی وجہ سے اور میری ناشکری اور آپ کے بندوں سے آپ کی شکایت کرنے کی وجہ سے اور میری آپ سے روگردانی اور آپ کے بندوں کی طرف رخ کرنے کی وجہ سے ان کے سامنے عاجزی و زاری کرتے ہوئے اس طرح مسکینی کا اظہار کیا ہو کہ جیسے حاجت روائی اسی کے قبضہ میں ہے۔ (حالاں کہ مجھے آپ ہی سے بیان کرنی چاہیے تھیں جب کہ آپ کا غیر نہ کوئی مصیبت دور کر سکتا ہے نہ کوئی نفع دے سکتا ہے آپ کی مرضی کے بغیر) بے شک آپ مجھے اپنی بات سنا چکے تھے اپنی کتابِ محکم میں کہ یہ کفار کی خصلت ہے (کہ جب عین مصیبت میں اور مصیبت بھی ایسی سخت جس کو عذاب کہا جا سکے) پھر نہ انہوں نے عاجزی کی اپنے رب کے آگے اور نہ وہ گڑگڑائے۔

۶۶ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو مجھ پر آ گیا ایسی مصیبت کی وجہ سے کہ جس سے چھٹکارا پانے کے لئے میں آپ کے غیر کے پاس فریاد لے گیا اور میں نے اس پر آپ کے سوا کسی اور سے فریاد کی ہو اور اس (بلا مصیبت) سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے مدد طلب کی ہو آپ کے سوا کسی سے بھی، ان سب گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔

۶۷ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی، جس پر مجھے آپ کے غیر کے خوف نے آمادہ کر لیا اور اس ڈر نے مجھے آپ کی مخلوق میں سے کسی کے سامنے گریہ و زاری و عاجزی کرنے کی دعوت دی، یا اس نے مجھے مائل کر دیا للچائی ہوئی نگاہوں کے سامنے ان چیزوں کی طرف جو آپ کے غیر کے پاس ہیں۔ اس لالچ کی بناء پر جو کچھ آپ ہی کا دیا ہوا ان کے پاس ہے اس کو حاصل کر سکوں اس کی وجہ سے میں نے آپ کی فرماں برداری پر آپ کی نافرمانی کو ترجیح دی حالاں کہ میں اس بات کو اچھی طرح جانتا تھا کہ میں آپ ہی کا محتاج ہوں جیسا کہ مجھے آپ سے بے نیازی حاصل نہیں ہو سکتی۔

۶۸ اے اللہ! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں ہر ایسے گناہ کی جس کو میرے نفس نے میرے سامنے ہلکا اور معمولی بنا کر پیش کیا اور میرے لئے (اتنے بڑے گناہ کی) چھوٹی سی صورت بنا کر پیش کی اور مجھے اس گناہ کو کم کر کے دکھایا (کہ یہ تو معمولی گناہ ہے حالاں کہ چھوٹی سی چنگاری بھی جلانے کے لئے کافی ہوتی ہے، ضروری نہیں کہ صرف انگارے ہی سے تباہی آئے) یہاں تک کہ مجھے اس گناہ میں پھنسا دیا۔

۶۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کے بارے میں آپ کا قلم چل چکا ہے اور آپ کا علم محیط ہو چکا ہے میری آخری عمر تک، مجھ سے سرزد ہونے والے ظاہری اور باطنی گناہوں کے بارے میں اور میرے تمام گناہوں کی اول سے لے کر آخر تک جان بوجھ کر اور غلطی سے کئے ہوئے کی، کم اور زیادہ کی،

چھوٹے اور بڑے کی، معمولی اور بھاری گناہوں کی، پرانے اور نئے گناہوں کی پوشیدہ کی اور کھلم کھلا لوگوں کے سامنے ہونے والے گناہوں کی اور جو گناہ علی الاعلان ہوئے ان کی اور ان گناہوں کی (معافی چاہتا ہوں اے رب العالمین!) جو میں کرنے والا ہوں اپنی تمام عمر میں۔

۷۰ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے اپنے ہر ایسے گناہ کی، اور میں آپ سے مانگتا ہوں کہ آپ میری مغفرت فرمادیجئے ایسے گناہوں کے بارے میں جو آپ نے شمار کر رکھے ہیں میرے اوپر بندوں کے ایسے حقوق جن کو ادا کرنے میں میری طرف سے کوتاہی ہوئی اس لئے کہ یقیناً مجھ پر آپ کے بندوں کے کچھ تو عام حقوق ہیں اور کچھ ایسے حقوق ہیں جو دبائے ہوئے ہیں (جیسے کسی کا حق مار دیا، یا سرے سے حق ہی ادا نہ کیا، کسی طرح بھی کسی بندے پر ظلم کیا۔) ان حقوق کے بدلے میں میں پھنسا ہوا ہوں اس کے بدلے میں گروی ہوں۔

اے اللہ! میرے گناہ اگرچہ بہت ہیں، لیکن یقیناً آپ کے دریائے درگزر کے سامنے وہ بہت تھوڑے ہیں یعنی آپ کی جناب سے ان کا بخش دیا جانا بہت آسان ہے۔

اے اللہ! آپ کے بندوں اور بندیوں میں سے کسی کا حق مجھ پر ہو یا میرے پاس ہو جس کو میں نے ان سے چھین لیا تھا چاہے وہ اس کی زمین میں سے چھینا ہو یا اس کا مال چھین لیا ہو یا اس کی بے عزتی کی، یا اس کو جسمانی تکلیف دی ہو (مثلاً شاگرد یا ملازم، یا اولاد کو مارنے میں شرعی حد سے تجاوز کیا)
چاہے وہ بندہ اس وقت غائب ہو یا موجود ہو، چاہے وہ خود یا اس کا (وکیل) مجھ سے مطالبہ کرتا ہو اور میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ اس کو اس کا حق واپس کردوں، اور نہ ہی میں نے اس حق کی اس سے معافی مانگ لی یعنی اس کو کسی طرح بہت زیادہ خوش کر کے حق حلال کروالیا ہو (اس کو کسی طرح خوش کردیا ہو)

تو میں آپ ہی سے سوال کرتا ہوں آپ کے دریائے فضل و کرم اور جو کچھ آپ کے پاس آپ کے غیبی خزانوں میں ہے اس کی فراوانی کے واسطے سے کہ آپ ان کو مجھ سے راضی کردیں (مجھے اس بات کی ہمت عطا فرمائیے کہ ان کا حق واپس کردوں اور جو ستایا اس کے بدلے میں اتنا دے دوں کہ وہ خوش ہوجائیں اور ان کو اس بات کی توفیق عطا فرما کہ جتنا دے سکتا ہوں اس پر وہ راضی ہوجائیں اور باقی جن حقوق کی ادائیگی نہیں کرسکتا اس پر وہ مجھے معاف کردیں)۔

ان کا حق دلوانے کے لئے مجھ پر ایسی سزا مسلط نہ کیجئے جو میری نیکیوں کو گھٹادے اس لئے کہ یقیناً آپ کے پاس وہ سب کچھ ہے جو ان کو مجھ سے راضی کردے اور میرے پاس وہ چیز نہیں جو ان کو راضی کردے (اور اے اللہ! آپ سے اس بات کا بھی سوالی ہوں) کہ ان کے گناہوں کے لئے میری نیکیوں پر کوئی راستہ نہ چھوڑیئے۔

آخری استغفار

میں اس خدائے عالی و برتر سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو سدا زندہ رہنے والا، ہر چیز کو درست و قائم رکھنے والا ہے، اور میں اس کی جناب میں توبہ کرتا ہوں، اور ایسی مغفرت طلب کرتا ہوں جو ہر پلک جھپکنے میں اور ہر سانس کی حرکت میں، لاکھوں لاکھ اور اس کی بھی دوگنی چوگنی معافی چاہتا ہوں، ایسی معافی، جو اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ رہنے کے ساتھ ہمیشہ رہے گی اور جو اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے کے ساتھ باقی رہے گی، ایسا اللہ جس کو فنا نہیں، وہ اللہ جس کو زوال نہیں، جس کی بادشاہی تبدیل نہیں ہوتی، ابدالآباد، دہر در دہر، ہمیشہ در ہمیشہ اس کی ذات باقی رہے گی اے اللہ! اس دعا کو قبول فرمالیجئے۔

اے اللہ! (ان مانگی گئیں) دُعاؤں کو موافق قبولیت کے کردے اور (مانگی گئیں) حاجتوں کو موافق عطا کے کردے۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھیں

اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا گمان رکھیں (کبھی) اللہ تعالیٰ سے بدگمان نہ ہوں اگر چہ ہم نے اہلِ اسلام[1] کے گناہوں میں سے کیسے ہی گناہ کر لئے ہوں، عزیز من حق تعالیٰ شانہ نے اپنے ساتھ نیک گمان رکھنے کی (بہت) رغبت دلائی ہے چناں چہ حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے:

"اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اِنْ ظَنَّ خَیْرًا فَخَیْرًا وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَشَرًّا."

میں اپنے بندہ کے گمان کے موافق ہوں پس وہ میرے ساتھ اچھا گمان رکھے تو میں اس کے ساتھ اچھا ہی معاملہ کروں گا اور اگر میرے ساتھ برا گمان رکھے تو میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کروں گا۔[2] اور اس سے بالا جماع مسلمان بندہ ہی مراد ہے کافر مراد نہیں۔

"فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اللہ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے کہ اس نے راستہ کو کیسا آسان کر دیا۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھے جس کا طریقہ یہ ہے کہ نیک اعمال میں کوشش کرے، برے کاموں سے بچتا رہے، جب کبھی غلطی سے گناہ ہو جائے تو فوراً دل سے توبہ استغفار کرے، کیوں کہ عادۃً اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان اسی طرح پیدا ہوتا ہے، بدون اس کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان عادۃً پیدا نہیں ہوتا ہاں! خلافِ عادت کسی پر فضل ہو جائے تو ہوسکتا ہے، اس لئے ناامیدی کی کسی صورت میں بھی گنجائش نہیں۔[3]

---

[1] اہلِ اسلام کی قید اس لئے لگائی تا کہ معلوم ہو جائے کہ کفر و شرک کے ساتھ نیک گمان مفید نہیں اور کفر و شرک مسلمانوں کے گناہوں میں سے نہیں، بل کہ کفار کے گناہوں میں سے ہے۔ ۱۲ ظ

[2] طبرانی، من اسمہ احمد بن خلیق: ۱/۱۲۶، رقم: ۴۰۱

[3] ہم سے عہد لیا گیا: ۲۰۵، ۲۰۶

فضائلِ دعا

حدیث ①: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز مکرم نہیں۔"[1]

حدیث ②: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ."

یعنی دعا عبادت کا مغز ہے۔[2]

حدیث ③: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سوال اور حاجت طلبی کو پسند فرماتا ہے اور سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ سختی کے وقت آدمی فراخی کا انتظار کرے۔"[3]

حدیث ④: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال نہیں کرتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا اس پر غضب ہوتا ہے۔"[4]

حدیث ⑤: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دعا سے عاجز نہ ہو کیوں کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔"[5]

---

[1] ابن ماجہ، ابواب الدعاء، فضل الدعاء: ۲۷۱

[2] ترمذی، ابواب الدعوات، ماجاء فی فضل الدعاء: ۲/۱۷۵

[3] ترمذی، الدعوات، فی انتظار الفرج، رقم: ۳۵۷۱

[4] مستدرکِ حاکم، الدعاء: ۱/۶۷۳، رقم: ۱۸۵۷

[5] مستدرکِ حاکم، الدعاء: ۱/۶۷۶، رقم: ۱۸۶۹

حدیث ⑥: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دعا مؤمن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور آسمان اور زمین کا نور ہے۔"[1]

حدیث ⑦: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص کے لئے دعا کے دروازے کھول دیئے گئے اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں مانگی گئی کہ انسان اس سے عافیت کا سوال کرے۔"[2]

لفظِ عافیت بڑا جامع لفظ ہے، جس میں بلاء سے حفاظت اور ہر ضرورت و حاجت کا پورا ہونا داخل ہے۔

قرآنی دعائیں اور ان کی فضیلت

قرآن مجید میں اس قسم کی بے شمار آیتیں ہیں کہ ہر حالت میں اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے اور ہر چیز کو اسی سے مانگنا چاہیے۔ پھر بھی بہت سے ناواقف مسلمان مصیبت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں اور قرآن وحدیث کی دعاؤں سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ حالاں کہ قرآن وحدیث کی دعاؤں میں جو تاثیر ہے وہ اور دعاؤں میں نہیں ہوسکتی۔ اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو ہر دعا میں عقیدے کی درستگی موجود ہے، کیوں کہ بغیر اس کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ قرآنی دعائیں خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو تعلیم فرمائیں جن کی برکت سے ان کی ضرورتیں اور حاجتیں پوری ہوئیں، کیوں کہ دوسرے انسانوں کی طرح وہ بھی انسان ہی تھے، جو دوسرے انسانوں کو ضرورتیں پیش

[1] مستدرك حاكم، الدعاء: ١/٦٧٤، رقم: ١٨٦٣

[2] ترمذی، الدعوات، من فتح له، رقم: ٣٥٤٨

آتی ہیں ان کو بھی آیا کرتی تھیں، وہ بھی جب بیمار ہوتے تھے تو صحت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سے چاہتے تھے۔

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝[1]

ترجمہ: "اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی شفا دیتا ہے۔"

لوگ ستاتے تو ان سے نجات کے لئے دربارِ خداوندی میں دست بدعا ہوتے:

رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝[2]

ترجمہ: "اے رب! بچالے مجھ کو اس قوم بے انصاف سے۔"

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش ہوگئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے دل میں القاء کیا کہ تم یہ دعا پڑھو ہم تمہاری لغزش معاف کردیں گے تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا مانگی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝[3]

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہوجائیں گے تباہ۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرما کر عفو وکرم سے مشرف فرمایا۔

حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تکلیف ومصیبت میں یہ دعا پڑھی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝[4]

ترجمہ: "کوئی حاکم نہیں سوائے تیرے، تو بے عیب ہے، میں تھا گناہ

[1] سورة الشعراء: آیت ۸۰

[2] سورة القصص: آیت ۲۱

[3] سورة الاعراف: آیت ۲۳

[4] سورة الانبیاء: آیت ۸۷

گاروں میں سے۔"

اس دعا کی برکت سے حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کو دریا اور مچھلی کی پیٹ سے نجات ملی۔

دعا ہر حال میں کار آمد ہے

❶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کار آمد اور نفع مند ہوتی ہے ان حوادث میں بھی جو نازل ہو چکے ہیں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے، پس اے خدا کے بندو! دعا کا اہتمام کرو۔[1]

❷ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے تمہارا بچاؤ کرے، اور تمہیں بھرپور رزق دلائے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دعا کیا کرو، رات میں اور دن میں، کیوں کہ دعا مؤمن کا اصل ہتھیار یعنی اس کی خاص طاقت ہے۔[2]

تشریح: دعا دراصل وہی ہے جو دل کی گہرائی سے اور اس یقین کی بنیاد پر ہو کہ زمین و آسمان کے سارے خزانے صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے قبضہ و اختیار میں ہیں جو وہ اپنے در کے سائلوں اور مانگنے والوں کو عطا فرماتا ہے، اور مجھے جب ہی ملے گا جب وہ عطا فرمائے گا۔ اس کے در کے سوا میں کسی سے نہیں پاسکتا، اس یقین اور اپنی سخت محتاجی اور کامل بے بسی کے احساس سے بندے کے دل میں جو خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کو قرآن مجید میں "اضطرار" سے تعبیر کیا گیا ہے وہ دعا کی روح ہے، اور یہ واقعہ ہے کہ کوئی بندہ جب اس اندرونی کیفیت کے ساتھ کسی دشمن کے حملے سے یا کسی دوسری بلا اور آفت سے بچاؤ کے لئے یا وسعتِ رزق یا اس قسم کی کسی دوسری عام و خاص حاجت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرے تو اس

[1] مستدرك حاكم، الدعاء: ۱/۶۷۵، رقم: ۱۸۶۶

[2] معارف الحدیث، الاذکار، دعا کی مقبولیت: ۵/۱۲۱

کریم کا عام دستور ہے کہ وہ دعا قبول فرماتا ہے، اس لئے بلاشبہ دعا ان بندوں کا بہت بڑا ہتھیار ہے جن کو ایمان و یقین کی دولت اور دعا کی روح و حقیقت نصیب ہو۔

ہر آدمی اپنے طور پر اپنے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، اس کے لئے کسی مخصوص الفاظ کی قید نہیں، ہم صرف سمجھانے کے لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف کیسے کی جائے یہاں اس کی مثالیں لکھتے ہیں، مثلاً: اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! چھپے اور کھلے کے جاننے والے! بزرگی اور بخشش والے! اے اللہ! میں دل سے گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بس تو ہی ایک معبود ہے، تیرا شریک کوئی نہیں، بادشاہی صرف تیری ہی ہے، تمام تعریفیں صرف تیرے لئے ہی ہیں اور تو ہر بات پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تو ہی یکتا ہے، تیری مثال کوئی نہیں، تیری ذات کے سوا جو چیز بھی ہے سب نیست و نابود ہونے والی ہے۔

اے آسمان و زمین کے مالک! اے ایسی عزت والے! جس کے حاصل ہونے کا وہم و گمان بھی کسی کو نہیں ہوسکتا، اے فکر کے دور کرنے والے! رنج کے زائل کرنے والے! مجبوروں کی پکار سننے والے! اے دنیا و آخرت میں سب سے بڑے مہربان اور رحم کھانے والے! بس تو ہی مجھ پر رحم فرمائے گا، تو مجھ پر ایسی نعمت فرمادے کہ تیرے سوا مجھے کسی دوسرے کی مہربانی کی ضرورت نہ رہے۔ اے اللہ! تو ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، کبھی فنا ہونے والا نہیں اور تیرے سوا تمام مخلوق ایک دن مرنے والی ہے، اے وہ ذات جس کو آنکھیں نہیں دیکھ پاتیں اور جس کو خیالات نہیں پاسکتے اور نہ بیان کرنے والے اس کی حمد و ثنا بیان کرسکتے ہیں، اور نہ زمانے کے حوادث اس میں کوئی اثر پیدا کرسکتے ہیں اور نہ وہ گردشِ زمانہ سے ڈرتا ہے، پہاڑوں کے وزن، دریاؤں کے پیمانے، بارشوں کے قطرے اور درختوں کے پتے،

سب اس کے علم میں ہیں جو ان سب چیزوں کو جانتا ہے، جس پر رات کی تاریکی چھاتی ہے اور دن روشنی ڈالتا ہے، جس سے آسمان دوسرے آسمانوں کو چھپا نہیں سکتا اور زمین دوسری زمین کو اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتے ہیں جو ان کی تہہ میں ہے اور نہ پہاڑ جو ان کے پتھریلے جگر میں ہے۔ اے وہ ذات! جو ہر جرم پر گرفت نہیں کرتی اور پردہ دری نہیں فرماتی! اے بڑے معاف کرنے والے! سب سے بہتر درگزر کرنے والے! اے بڑی مغفرت فرمانے والے! اے رحمت کرنے کے لئے دونوں ہاتھوں کو پھیلانے والے! اے ہر سرگوشی کو جاننے والے! اے ہر شکایت کے لئے آخری بارگاہ! اے بڑے درگزر فرمانے والے! اے بڑے احسان فرمانے والے! ان نعمتوں کے استحقاق کے بغیر اپنی طرف سے نعمت فرمانے والے، اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک اور اے ہماری خواہش کا آخر مقصود! ہمارے دلوں میں اپنا یقین نصیب فرما، غیر سے نہ ہونے اور آپ سے سب کچھ ہونے کا یقین ہمارے دلوں میں پیوست فرما دیجئے، ایسا یقین نصیب فرما دیجئے کہ آپ کے حکموں پر عمل کرنے اور سارے عالم میں اس کو پھیلانے پر جان و مال اور جذبات کی قربانی کرنا آسان اور لذیذ ہوجائے، آمین۔

قبولیتِ دعا کا وعدہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ [1]

ترجمہ: ”اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے مانگو، میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔“

اس آیت مذکورہ میں اس کا وعدہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے وہ

[1] سورۃ المؤمن: آیت ۶۰

قبول ہوتی ہے۔ مگر بعض اوقات انسان یہ بھی دیکھتا ہے کہ دعا مانگی، مگر وہ قبول نہیں ہوئی۔ اس کا جواب ایک حدیث میں ہے جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان جو بھی دعا اللہ تبارک وتعالیٰ سے کرتا ہے اس کو عطا فرماتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ ہو اور قبول فرمانے کی تین صورتوں میں سے کوئی صورت ہوتی ہے: (۱) جو مانگا وہی مل گیا، (۲) اس کی مطلوب چیز کے بدلے اس کو آخرت کا کوئی اجر وثواب دے دیا گیا، (۳) مانگی ہوئی چیز تو نہ ملی، مگر کوئی آفت ومصیبت اس پر آنے والی تھی وہ ٹل گئی۔“[1]

اس کے ساتھ ساتھ جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ مصیبت و پریشانی کے وقت اس کی دعا قبول کی جائے تو اس کو چاہیے کہ آرام وکشادگی اور فراخی کے وقت دعا کرتا رہے۔[2]

اگر ہم سچے دل اور خلوصِ اعتقاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق قرآن وحدیث کی دعاؤں کو پڑھیں گے تو ساری آئی ہوئی اور آنے والی مصیبتیں ٹل جائیں گی۔ اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالیٰ

آدابِ دعا

دعا میں ان امور کا لحاظ رکھا جائے:

❶ عاجزی وانکساری، یعنی خشوع وخضوع سے دعا کرے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان آداب کو خود سکھاتے ہیں۔ ”اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا“[3] اپنے رب کو گڑگڑا کر پکارو اور یہ سمجھو کہ میرا رب میری بات کو سنتا اور میری تمام حرکات وسکنات کو دیکھتا ہے۔ وہ

[1] مسند احمد: ۱۸/۳، رقم: ۱۰۷۴۹

[2] ترمذی، الدعوات، باب ماجاء ان دعوة المسلم: ۱۷۵/۲

[3] سورۃ الاعراف آیت ۵۵

میرے سامنے موجود ہے، وہ اپنے ماننے والوں کو ضرور دیتا ہے، محروم نہیں کرتا ہے اور جو اپنی حاجت کو رغبت سے طلب کرے، ایسے لوگوں کی اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ تعریف کرتا ہے:

اِنَّھُمْ کَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَھَبًا[1]

ترجمہ: ”وہ لوگ بھلائیوں کی طرف دوڑتے تھے اور ہم کو شوق اور ڈر سے پکارتے تھے۔“

۲ دعاؤں میں اپنے گناہوں کا اقرار اور اس بات سے توبہ کیجئے کہ آئندہ ہرگز ایسا کام نہیں کروں گا۔

۳ اپنے نیک کاموں کا واسطہ دے کر سوال کریں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین آدمیوں کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ تین آدمی دورانِ سفر بارش کی وجہ سے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ کے لئے گئے، ایک چٹان گرنے کی وجہ سے غار کا منہ بند ہوگیا۔ ہر ایک نے اپنے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے دعا کی، پروردگار نے ان کو اس مصیبت سے نجات دی۔[2]

۴ دعا سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ ارشاد نبوی ہے:

”جس نے اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے رب سے دعا کی تو اس کی دعا دیر وسویر ضرور قبول ہوگی۔“[3]

[1] سورۃ الانبیا: آیت ۹۰
[2] مسلم، الذکر والدعاء قصۃ اصحاب الغار: ۲/۳۵۳
[3] مسند احمد: ۶/۴۴۳، رقم: ۲۶۹۵۱

آپ ﷺ نے ابو عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے وضو کرکے دعا کی تھی۔[1]

۵ دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کیجئے کیوں کہ شریعت نے نماز کا رخ اسی کو بنایا ہے اور رسول اللہ ﷺ دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرتے تھے، جیسا کہ استسقاء (بارش کے لئے دعا) کے وقت کیا تھا۔[2]

۶ دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کیجئے، پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجئے، پھر دعا کرکے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی ﷺ پر درود بھیج کر ختم کیجئے۔ یعنی دعا سے پہلے اور دعا کے بعد حمد وصلوٰۃ ہونا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

”جس کو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یا کسی انسان کی طرف ضرورت ہو تو اس کو چاہیے کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی تعریف کرے اور مجھ پر درود بھیجے، پھر دعا کرے۔“[3]

۷ دونوں ہاتھ کشادہ کرکے چہرے اور دونوں مونڈھوں کے مقابلہ میں اٹھائے، رسول اللہ ﷺ اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے:

”اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے سامنے جب کوئی دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے اللہ کو شرم آتی ہے۔“[4]

لہٰذا مسنون طریقہ یہی ہے کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے، چاہے فرض کے بعد ہو یا سنت کے بعد۔ چاہے دن کے کسی وقت میں ہو یا رات کے کسی وقت میں۔

۸ دعا سے فراغت کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

[1] بخاری، الدعوات، الوضوء عند الدعاء: ۲/۹۴۴
[2] مسلم، صلٰوۃ الاستسقاء فصل فی الخروج: ۱/۲۹۳
[3] ترمذی، الوتر، ماجاء فی صلٰوۃ الحاجۃ: ۱/۱۰۸
[4] مأخذہ ابو داؤد، الصلاۃ، الدعاء رقم: ۱۴۸۸

"یعنی جب دعا سے فراغت پالو تو ان ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیا کرو۔"[1]

۹ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا[2]

ترجمہ: "اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں تم اللہ تبارک وتعالیٰ کو ان ناموں سے پکارو!"

اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کی تشریح بیت العلم ٹرسٹ کے احباب نے "اسمائے حسنیٰ" کے نام سے کی ہے۔ جس کا مطالعہ بھی ہر پڑھنے والے کے لئے "اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی" مفید رہے گا۔ اور بچوں کے لئے نہایت مفید ھدیۃ الاطفال کی سیریز میں اسمائے حسنیٰ کے نام سے ایک کتاب بھی بیت العلم ٹرسٹ نے چھاپی ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ جس سے بچے کی دینی تربیت ہوگی اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے تعلق بھی مضبوط ہوگا۔

۱۰ دعا و استغفار تین مرتبہ کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ تین بار دعا فرماتے تھے۔[3]

۱۱ دعا میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ جب تک قبول نہ ہو دعا کرتے جاؤ اور یہ نہ کہو کہ اتنے دنوں سے دعا مانگ رہا ہوں قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"تمہاری دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ جلدی نہ کرو اور جلدی یہ

[1] ابوداؤد، الصلاۃ، الدعاء، رقم: ۱٤۸۵
[2] سورۃ الاعراف: ۱۸۰
[3] مسلم، جهاد، مالقی النبی....: ۲/۱۰۸

ہے کہ کہے: میں دعا کرتا ہوں قبول نہیں ہوتی۔"[1]

۱۲ کسی گناہ کی (یعنی ایسی دعا جس میں کوئی حرام چیز یا حرام مال کا سوال ہو یا ناتہ کاٹنے کے لئے ہو) دعا نہ کیجئے کیوں کہ ایسی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔"[2]

۱۳ دعا میں شرائط نہ لگائی جائیں یعنی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو یہ کام کردے۔ رسول اللہ ﷺ اس قسم کے کلمات سے منع فرماتے ہیں، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جب دعا کرو تو یہ نہ کہو اے اللہ! اگر تو چاہے تو بخش دے اور اگر تو چاہے تو رحم کردے، بل کہ نہایت عزم وپختگی سے سوال کرے، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، کوئی اس کو مجبور نہیں کرسکتا۔"[3]

۱۴ اگر امام ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے لئے اور تمام مقتدیوں کے لئے دعا کرے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے ہی دعا نہ کرے، اگر ایسا کرے گا تو خیانت کرے گا۔"[4]

۱۵ اور ہر دعا کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے لئے دعا کرے تو مخصوص نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو یہ دعا مانگتے سنا:

[1] ابوداؤد، الصلاۃ، الدعاء، رقم: ۱٤۸٤
[2] مسلم، الدعوات، بیان انّه یستجاب.....: ۲/۳۵۲
[3] بخاری، الدعوات، لیعزم المسئلة: ۲/۹۳۸
[4] ترمذی، الصلوٰۃ، ماجاء فی کراھیة ان یّخصّ: ۱/۸۲

"اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر۔"

تو فرمایا:

"اس نے اللہ کی کشادہ رحمت کو تنگ کر دیا۔"[۱]

(۱۶) تمام حاجتوں کو اللہ ہی سے مانگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اپنے رب سے ہر چیز مانگو، حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگو۔"[۲]

(۱۷) دعا کو "آمین" حمد اور درود پر ختم کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا "اِنْ خَتَمَ بِاٰمِیْنَ فَقَدْ اَوْجَبَ" یہ دعا مقبول ہے اگر آمین پر ختم کیا۔[۳]

دعا کی قبولیت کے اوقات اور مقامات

یوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہر وقت سنتا اور بندوں کی حفاظت اور خبر گیری کرتا رہتا ہے، وہ کبھی بھی غافل نہیں ہوتا، اس کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے، مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنی عبادت ومناجات کے لئے بعض ایسے خاص خاص اوقات مقرر کر دیئے ہیں کہ ان وقتوں میں دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں جو ذیل میں درج ہیں:

(۱) ہر رات کا آخری حصہ۔ اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ بندوں سے فرماتے ہیں کہ تم لوگ مجھ سے مانگو میں دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"ہمارا پروردگار ہر رات کے آخری حصے میں آسمانِ دنیا پر آ کر فرماتا ہے:

۱ بخاری، الادب، رحمۃ الناس والبہائم: ۸۸۹/۲
۲ ترمذی، الدعوات، لیسأل احدکم ربّہ: ۳۶۰۴
۳ ابوداؤد، الصلوٰۃ، التامین وراء الإمام: ۱۳۵/۱

کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ہے مجھ سے مانگنے والا، جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں، کوئی ہے مجھ سے مغفرت مانگنے والا میں اس کی مغفرت کروں۔"[۱]

اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رات کی نصف اور ثلثِ اوّل میں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔[۲]

(۲) جمعہ کی رات۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"جمعہ کی رات میں ایک ایسی ساعت (گھڑی) ہے کہ اس میں دعا قبول کی جاتی ہے۔"[۳]

(۳) جمعہ کے دن میں بھی ایک وقت ہے کہ اس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جس مسلمان کو وہ ساعت مل جائے، اس میں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے بھلائی مانگے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ضرور دے گا۔"[۴]

اکثر علماء کی رائے میں وہ عصر کے بعد آفتاب کے غروب ہونے کا وقت ہے۔

(۴) شب قدر میں۔ اس کی قرآن وحدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔[۵]

(۵) اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"دو وقت دعا مردود نہیں ہوتی، اذان کے وقت اور کافروں سے لڑتے وقت۔"[۶]

۱ بخاری، الدعوات، الدعاء نصف اللیل: ۹۳۶/۲
۲ مأخذہ کنزالعمال، الاذکار الفصل الرابع: ۴۶/۲، رقم: ۳۳۴۹
۳ نزل الابرار: ۴۱ ۴ بخاری، الدعوات، الدعاء فی الساعۃ: ۹۴۷/۲
۵ حصنِ حصین، دعا کی قبولیت کے اوقات: ۵۵
۶ ابوداؤد، الجهاد، الدعاء عند اللقاء: ۳۴۴/۱

❻ فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے دریافت کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! کس وقت دعا قبول ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔''[1]

❼ سجدے کی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''سجدے میں بندہ اپنے رب کے بہت نزدیک ہوجاتا ہے تو زیادہ دعا مانگا کرو۔''[2]

❽ قرآن مجید کی تلاوت اور ختمِ قرآن مجید کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے۔[3]

❾ عرفہ کے دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) کو دعا قبول ہوتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''عرفہ کا دن دعا کے لئے بہترین دن ہے۔''[4]

❿ رمضان شریف کے مہینے میں اور روزہ افطار کرتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین قسم کے لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے ایک ان میں روزہ دار بھی ہے جب وہ روزہ کھولے۔[5]

⓫ زمزم کا پانی پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔[6]

⓬ امام کے ''غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ'' پڑھ کر آمین کہنے کے بعد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] ترمذي، الدعوات، ماجاء في عقد التسبيح: ۱۸۷/۲

[2] مسلم، الصلوٰة، مايقال في الركوع والسجود: ۱۹۱/۱

[3] مصنف ابن ابي شيبة، فضائل القران، في الرجل إذا ختم مايصنع: ۱٦۹/۷

[4] ترمذي، الدعوات، باب في دعاء يوم عرفة، رقم: ۳۵۸۵

[5] ترمذي، الدعوات، سَبَقَ المفردون، رقم: ۳۵۹۸

[6] المستدرك، المناسك، ٦٤٨/۱، رقم: ۱۷۹۱

''جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔''[1]

⓭ اذان واقامت کے درمیانی وقفے میں۔[2]

⓮ تہجد کے وقت۔[3]

⓯ دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر۔[4]

⓰ مرغے کی بانگ (اذان) کے وقت۔[5]

جن جن مقامات پر دعا مقبول ہوتی ہے، وہ مقامات یہ ہیں:

❶ بیت اللہ شریف

❷ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

❸ بیت المقدس

❹ رکن ومقامِ ابراہیم کے درمیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''رکن (یمانی) ومقامِ (ابراہیم) کے درمیان ملتزم ہے۔ اس جگہ جو بیمار مصیبت زدہ دعا کرے گا اچھا ہوجائے گا۔''[6]

❺ صفا ومروہ پہاڑیوں پر۔ حدیث میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدت و عظمت اور تہلیل بیان فرمائی۔ پھر اس کے درمیان دعا کی اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا۔

---

[1] بخاري، الدعوات، التأمين: ۹٤۷/۲

[2] مسلم، الذكر، باب فضل الدعاء: ۳۵۱/۲

[3] حصن حصين: ۵۵

[4] ترمذي، الصلوة، باب ماجاء في صلوة الحاجة، رقم: ٤۷۹

[5] كتاب الدعا: ۱٦۷ [6] نزل الابرار: ٤۵

❻ جہاں سعی کی جاتی ہے۔[1]

❼ مقامِ ابراہیم کے پیچھے۔[2]

❽ عرفات میں۔[3]

❾ مشعر الحرام مزدلفہ میں۔[4]

❿ دونوں جمروں کے پاس یعنی جمرہ صغری اور جمرہ وسطی کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد۔[5]

کن کن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

احادیث میں مذکور ہے کہ بعض لوگوں کی دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔ ان میں کچھ لوگ یہ ہیں:

❶ مظلوم بے قرار کی۔

❷ مسافر کی۔

❸ ماں باپ[6] کی اولاد کے لئے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"تین آدمیوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں: باپ کی، مسافر کی، مظلوم کی۔"[7]

---

[1] ابوداؤد، مناسك، صفة حجة النبی صلی اللہ علیه وسلم: ۲۶۲/۱

[2] حصن حصین: ٦٧ [3] کنز العمال، أذكار: ۴۷/۲، رقم: ۳۳۵۵

[4] مسلم، الحج، باب حج النبی: ۳۹۹/۱

[5] البخاری، الحج، الدعاء عند الجمرتین، رقم: ۱۷۵۳

[6] ماں باپ کی اطاعت کے لئے مکتبہ دارالہدیٰ کراچی کی کتاب "والدین کی قدر کیجئے" کا ضرور مطالعہ کریں۔ اسی طرح ظلم سے بچنے کے لئے مکتبہ بیت العلم کراچی کی کتاب "مظلوم کی آہ.....!" کا بھی مطالعہ کریں یہ دونوں کتابیں بڑی مفید ہیں۔

[7] ابن ماجه، الدعاء، دعوة الوالد، رقم: ۳۸٦۲

❹ نیک، فرماں بردار اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"آدمی کا جب (انتقال کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں) درجہ بلند ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اتنا بڑا مرتبہ مجھے کہاں سے ملا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ تیری اولاد کی دعا کی وجہ سے۔"[1]

❺ روزہ دار کی دعا۔

❻ امام عادل، منصف بادشاہ کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ (قبول ہوتی ہے) روزہ دار کی جب وہ افطار کرے، انصاف کرنے والے امام یا بادشاہ کی اور مظلوم کی۔"[2]

❼ جو مسلمان اپنے غائب مسلمان بھائی کے لئے دعا کرے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لئے جو دعا کرے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے۔"[3]

❽ تائب، گناہوں سے توبہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوجاتا ہے گویا اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔[4]

❾ حاجی جب تک اپنے گھر واپس نہ آجائے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔[5]

---

[1] نزل الابرار: ٢٦

[2] صحیح ابن حبان، صوم، ذکر رجاء استجابة دعا: ۱۳۱/٤

[3] مسلم، الذکر و الدعاء، فضل الدعاء للمسلمین: ۳۵۲/۲

[4] ابن ماجه، زهد، ذکر التوبة: ۳۱۳

[5] کنزالعمال، الاوّل، اذکار، الفصل الرابع: ۴۳/۲، رقم: ۳۳۰۱

⑩ حلال رزق کمانے والے کی دعا۔[1]

⑪ مجاہد کی دعا۔[2]

⑫ ذکر کرنے والے کی دعا۔[3]

⑬ پریشان حال کی دعا۔[4]

⑭ مریض کی دعا۔[5]

قبولیتِ دُعا کی شرائط

آیت ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾[6] میں تو بظاہر کوئی شرط نہیں۔ یہاں تک کہ مسلمان ہونا بھی قبولیت دعا کی شرط نہیں ہے۔ کافر کی دعا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرماتا ہے، یہاں تک کہ ابلیس کی دعا تا قیامت زندہ رہنے کی قبول ہوگئی۔ نہ دعا کے لئے کوئی وقت خاص ہے اور نہ ہی طہارت اور باوضو ہونا شرط ہے۔ مگر احادیثِ صحیحہ میں بعض چیزوں کو موانعِ قبولیت فرمایا ہے۔ ان چیزوں سے اجتناب لازمی ہے۔

اس جگہ دعا کے چند آداب وشرائط کو بیان کیا جاتا ہے۔ دعا کرنے والا پہلے ان پر ضرور عمل کرے تا کہ اس کی کوششیں کامیاب ہوں۔

① پہلی شرط یہ ہے کہ ایمانِ کامل کے ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے، یعنی صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کا خیال دل و دماغ اور زبان پر ہو، غیر کا خیال بالکل نہ ہو۔

---

[1] مجمع الزوائد، الزهد، باب فيمن اكل حلالا او حراما: ۳۷۷/۱۰، رقم: ۱۸۱۰۱

[2] مشكوة، الدعوات: ۸۸۷/۲، رقم: ۲۲۶۰

[3] مجمع الزوائد، الادعية، باب فيمن لا يرد دعاؤهم: ۱۶۷/۱۰، رقم: ۱۷۲۲۹

[4] ترمذي، الدعوات، باب دعوة ذي النون، رقم: ۳۵۰۵

[5] فيض القدير حرف الخاء: ۶۱۲/۳، رقم: ۳۹۷۰

[6] المؤمن: ۶۰

کیوں کہ بلا اخلاص کے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ[1]

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس قربانی کا گوشت وخون نہیں پہنچتا لیکن تمہارا تقویٰ واخلاص اس کو پہنچتا ہے۔ اور فرمایا:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ[2]

اطاعتِ الٰہی میں اخلاص کا حکم دیا گیا ہے۔

اور فرمایا: ﴿فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اخلاص سے پکارو اور دعا کرو۔

اور حدیث میں ہے: ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.'' سب کاموں کا دارومدار نیت پر ہے۔[3] اللہ تبارک وتعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعائیں کرو قبولیت کا یقینِ کامل رکھتے ہوئے، اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو اللہ تبارک وتعالیٰ غافل اور کھیلنے والے دل کی دعا ہرگز قبول نہیں فرماتا۔''[4]

② دوسری شرط یہ ہے کہ کھانا پینا، پہننا وغیرہ حلال و پاکیزہ کمائی کا ہو، اگر حرام کی آمیزش ہوئی تو دعا قبول نہیں ہوگی۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

---

[1] سورة الحج: آيت ۳۷

[2] سورة البينة: آيت ۵

[3] بخاري، كيف كان بدؤ الوحي: ۲/۱

[4] مستدرك حاكم، الدعاء: ۶۷۶/۱، رقم: ۱۸۶۸

"پراگندہ سر اور گرد آلود آدمی لمبا سفر کرتا ہے پھر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے میرے رب! کہہ کر دعا کرتا ہے، حالاں کہ اس کا کھانا پینا، پہننا حرام طریقوں سے ہے اور حرام ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے تو اس کی دعا کس طرح قبول ہوگی؟ یعنی اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔"[1]

اور فرماتے ہیں:

"جب حاجی حرام مال لے کر حج کو جاتا ہے اور پاؤں رکاب میں رکھتا ہے پھر لبیك پکارتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا اس کا جواب دیتا ہے کہ تیرا "لبیك وسعدیك" قبول نہیں کیوں کہ تیرا توشہ حرام کا ہے اور خرچہ حرام کا ہے۔ تیرا حج سراسر مردود ہے۔ مقبول نہیں ہے۔"[2]

اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبیوں کو رزقِ حلال کا حکم دیا:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ط[3]

ترجمہ: "اے رسولو! حلال روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔"

اور امتیوں کو بھی یہی حکم دیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ الخ[4]

ترجمہ: "اے مؤمنو! ہماری پاکیزہ دی ہوئی روزی سے کھاؤ۔"

لہٰذا رزق کو پاکیزہ بنانے کی بہت فکر کرنا چاہیے، اگر کوئی تاجر ہے تو دھوکہ دے کر جھوٹ بول کر سودا نہ بیچے اور نہ ہی بھائی کے سودے پر سودا کرے کیوں کہ آپ

[1] ترمذی، تفسیر البقرة: ۲/۱۲۸

[2] طبرانی، من اسمه محمد بن فضل: ۴/۶۵، رقم: ۵۲۲۸

[3] سورة المؤمنون: آیت ۵۱

[4] سورة البقرة: آیت ۱۷۲

ﷺ نے فرمایا:

"اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ."[1]

ترجمہ: "مؤمن مؤمن کا بھائی ہے ایمان والے کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کریں۔"

چناں چہ اس طرح کاروبار کر کے جو مال حاصل کرے گا وہ حرام ہوگا اور جب اس حرام مال سے کھائے گا اور پہنے گا تو اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

اسی طرح دوسروں کا مال خرید کر جان بوجھ کر پیسہ دینے میں تاخیر نہ کرے، نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھ کر کاروبار کرے، زکوٰۃ پوری دے، بہنوں، چھوٹے بھائیوں کا حق نہ دبائے، وہ اس طرح کہ والدین کے انتقال کے فوراً بعد بہنوں، چھوٹے بھائیوں کا حصہ میراث سے تقسیم کر کے الگ حساب کر لے، اگر یہ کام فوراً نہ کیا جائے تو آگے چل کر معاملات کو صاف رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے بل کہ یہی وہ وجہ ہے جس سے جائداد میں نسل در نسل حرام اموال کی ملاوٹ چل پڑتی ہے، پھر اُس حرام اموال سے مکمل طور پر چھٹکارہ حاصل کرنا سب کے لئے ناممکن نہیں تو آسان بھی نہیں ہوتا۔

اسی طرح ملازم آدمی ملازمت کے اوقات میں ڈنڈی نہ مارے، کیوں کہ ڈنڈی مارنے کے بعد جو تنخواہ حاصل ہوگی اس میں حرام مال بھی شامل ہوگا۔

۳ تیسری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا جھوٹ بولنے، مکر و فریب کرنے، قمار بازی، شراب نوشی، حسد، تکبر، کینہ اور غیبت و چغلی وغیرہ جیسے گناہ کرنے سے بچے، کیوں کہ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔ قرآن وحدیث میں ان کی بڑی برائی بیان کی گئی ہے اور ان گناہوں کی نحوست دعا کی قبولیت میں مانع بنتی ہے۔

[1] مسلم، النکاح، باب تحریم الخطبة ...... رقم: ۳۴۶۴

چوں کہ انسان کمزور ہے، گناہ ہوجاتے ہیں، لہٰذا توبہ کرے، یعنی اپنے گناہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے معاف کروانے کی فکر کرے۔

دعا کی قبولیت کے لئے ایک اہم شرط

"اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہِی عَنِ الْمُنْکَرْ"

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھر تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ بات چیت نہیں فرمائی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے، میں حجرہ کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہوگئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہِی عَنِ الْمُنْکَرْ" (اچھائی کا حکم اور برائی سے منع) کرتے رہو، مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے، تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔" یہ کلماتِ طیبات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔"[1]

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک جلیل القدر صحابی ہیں، فرماتے ہیں کہ تم "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہِی عَنِ الْمُنْکَرْ" کرتے رہو، ورنہ اللہ تبارک وتعالیٰ تم پر ایسے ظالم بادشاہ کو مسلط کردے گا جو تمہارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، تمہارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اس وقت تمہارے برگزیدہ لوگ دعائیں کریں گے تو قبول نہ ہوں گی، تم مدد چاہو گے تو مدد نہ کی جائے گی، مغفرت مانگو گے تو مغفرت نہ ملے گی۔[2]

[1] صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ: ۱/۱۸۳، رقم: ۲۹۰

[2] فضائل اعمال، فضائل تبلیغ: ۶۱۰

اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝[1]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اگر تم اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور دشمنوں کے مقابلے میں تمہارے قدم جمادے گا۔"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝[2]

ترجمہ: "اگر اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری مدد کریں تو کوئی شخص تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہاری مدد نہ کریں تو پھر کون شخص ہے جو تمہاری مدد کرسکتا ہے اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی پر ایمان والوں کو اعتماد رکھنا چاہیے۔"

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہِی عَنِ الْمُنْکَرْ" کرتے رہو، ورنہ اللہ جل جلالہ اپنا عذاب تم پر مسلط کردیں گے، پھر تم دعا بھی مانگو گے تو قبول نہ ہوگی۔[3]

[1] سورۃ محمد: آیت ۷ [2] سورۃ آل عمران: آیت ۱۶۰

[3] ترمذی، الفتن، ماجاء فی الامر بالمعروف: ۲/۴۰

اب اگر ہم یہ سوچ لیں کہ ہم لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کس قدر نافرمانیاں کرتے ہیں، پھر معلوم ہوجائے گا کہ ہماری کوششیں بیکار کیوں جاتی ہیں، ہماری دعائیں بے اثر کیوں رہتی ہیں۔

اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف و نَہِی عَنِ الْمُنْکَر کی چند تدابیر

❶ اللہ تبارک وتعالیٰ نے وقت کی جو نعمت ہم سب کو عطا فرمائی ہے اس میں سے تھوڑا سا وقت اس کام کے لئے ضرور فارغ کریں اور اپنی مسجد میں لوگوں کے ساتھ مل کر کوشش کریں تاکہ محلّہ کا ہر بالغ فرد اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہر حکم پر اور حضور اکرم ﷺ کے ہر طریقہ پر عمل کرنے والا اور اس کو پھیلانے والا بنے۔

اگر وہ غیر مسلم ہوں تو ان کو اپنے حسنِ اخلاق اور محبت سے اسلام کی طرف بلانے کی کوشش کریں اور دعا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ذریعہ بنادے ان کافروں کے اسلام میں آنے کا۔ اگر آپ اس کوشش میں کامیاب ہوگئے تو یہ لوگ آپ کی وجہ سے جہنم میں جانے سے بچ جائیں گے۔

❷ اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آپ سے ملنے والے لوگ مسلمان ہیں تو اس بات کی کوشش کیجئے کہ وہ پورے دین پر خود بھی عمل کرنے والے ہوں اور اس دین کو سارے عالم میں پھیلانے والے بنیں، اس بات کی کوشش کیجئے کہ آپ کے دوست احباب آپ کے ماتحت کام کرنے والے لوگ، اہل وعیال فرائض کے پابند ہوں۔ مرد حضرات کم از کم پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ اہتمام سے مسجد میں پڑھنے والے ہوں اور عورتیں گھروں میں وقت کا اہتمام رکھتے ہوئے نمازیں پڑھنے والی ہوں۔

اسی طرح آپ کے گھروں میں جو عورتیں آتی ہیں ان کو گھر کی عورتیں دین پر عمل کروانے کی کوشش کریں، ان کو اچھے ماحول میں آنے کی دعوت دیں، ان کو بٹھا کر فضائلِ اعمال، بہشتی زیور اور اصلاحی خطبات نامی کتابیں پڑھ کر سنائیں۔

❸ اسی طرح اگر آپ گھر کے بڑے ہیں تو اس بات کی کوشش کریں کہ آپ کے خاندان اور دوسرے رشتے داروں کی شادیوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا کوئی حکم نہ ٹوٹے اور آج کل عام طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی جو نافرمانیاں رواج میں شامل ہوگئی ہیں، ان سے ہر ممکن طور پر بچنے اور بچانے کی کوشش کریں۔

آپ اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کا ایسا ذہن بنائیں کہ وہ کہیں: جس دعوت میں فوٹو، مووی اور گانے بجانے کی لعنت ہوگی وہاں ہم نہیں جائیں گے اس لئے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، لہٰذا ہم کوئی کام ایسا نہیں کرسکتے جس کو ہمارے مالک، آقا نے منع فرمایا ہو اور مووی کئی قسم کے گناہوں کا مجموعہ ہے، نیز بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ مووی بنانے والوں نے اپنے پاس اس کیسٹ کی کاپی محفوظ رکھ لی، اس کے مناظر میں کچھ جوڑ توڑ کرکے پھر خاندان کی لڑکیوں کو بلیک میل کیا کہ اتنے لاکھ دو ورنہ......۔

اور اگر یہ بھی نہ ہو تو کتنے افسوس کی بات ہے کہ عورت قبر میں چلی جائے، لیکن اس کے بے پردگی کی حالت والی تصویر مووی میں محفوظ ہو اور اس کو جو بھی جہاں بھی دیکھے وہ اس کو دیکھ کر لذت اٹھائے، یہ تو مرچکی ہو، لیکن اس کا گناہ زندہ ہو۔ ایک عورت جس کو اللہ نے شوہر کے لئے بنایا تھا، اب سینکڑوں لوگوں کی پُر ہوس نظروں کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔

اس لئے مووی، فوٹو بنوانا، نامحرم لوگوں کا دلہن کے پاس منہ دکھائی کی رسم کے وقت آنا، ایسا میک اپ استعمال کرنا جس سے وضو، نماز نہ ہو ان سب خرافات سے بچیں اور بچانے کی کوشش کریں۔

❹ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگر آپ کو خاندان میں اثر و رسوخ اور وجاہت عطا فرمائی ہے تو اس کو کام میں لائیں اور اثر و رسوخ ہوتے ہوئے لوگوں کو بری باتوں سے نہ روکنا گویا اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس نعمت کی ناقدری ہے، لہٰذا ہر موقع پر اپنے

اثر و رسوخ کے ذریعے نیکی کو فروغ دینے اور برائی کو مٹانے کی جو بھی کوشش آپ کر سکتے ہوں، ان سے دریغ نہ کریں۔

۵ اپنے بچوں بچیوں کے لئے اچھی لائبریری بنائیں، ٹی وی سے بچائیں، ٹی وی وغیرہ جیسے کھیل، تماشوں میں مشغولیت اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادات سے غافل کرنے والی ہے۔ رات دیر تک ٹی وی کے پروگرام دیکھنا اور دیر سے سونا فجر کی فرض نماز کو قضا کرنے کا سبب بن جاتا ہے اور جب نماز جیسی اہم عبادت ہی کو چھوڑ دیا جائے تو زندگی میں برکت اور سکون کیسے حاصل ہوگا؟ کیوں کہ نماز اور دیگر عبادات میں کوتاہی کی وجہ سے عموماً رزق میں برکت نہیں رہتی اور اسی معاشی تنگی کی وجہ سے عام طور پر میاں بیوی میں لڑائی جھگڑے رہتے ہیں تو ان تمام بے برکتیوں کا اصل سبب یہی ٹی وی کی لعنت ہے۔ لہٰذا اپنے بچوں اور بچیوں کو ٹی وی سے بچائیں۔

بچوں میں ٹیلی ویژن کا شوق بڑھتا جا رہا ہے۔ بچوں کو ٹیلی ویژن اور ڈش کی وبا سے بچایا جائے، کیوں کہ یہ چیز براہِ راست بچوں کے لئے ناقابلِ تلافی نقصانات کا پیش خیمہ ثابت ہو رہی ہے، مثلاً: بچوں کی پڑھائی میں عدم دل چسپی، وقت کا زیاں، بچوں کی آنکھوں پر ٹیلی ویژن سے نکلنے والی برقی شعاعوں کے مضر اثرات اور سب سے بڑھ کر آخرت کا نقصان، بے ہنگم، جنسی خیالات، بدزبانی، اخلاقی برائیاں، بے ہودہ اداکاروں، گویوں، کھلاڑیوں کے نام رٹنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض بچے تو اتنی دل چسپی لیتے ہیں کہ جسے ریاضت کہنا چاہیے، اور اتنے قریب سے ٹیلی ویژن دیکھنے کے عادی ہیں کہ ان کی گردن کے پٹھے متاثر ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کے لئے ٹیلی ویژن ایک نشے کا سا اثر رکھتا ہے۔ ایسا نشہ جسے چھڑانا والدین کے لئے دن رات کی پریشانی بن جاتا ہے۔

دراصل ٹیلی ویژن ہیروازم کا ایک ایسا تصور پیش کرتا ہے کہ ناپختہ ذہن اس کا اثر قبول کیے بغیر نہیں رہ سکتے ٹیلی ویژن کو تفریح اور معلومات کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے،

مگر اصل میں یہ ذہنی آلودگی پھیلانے کا باعث بن گیا ہے۔

دنیا بھر کے والدین کو اب یہ فکر لاحق ہو چکی ہے کہ بچوں کو ٹیلی ویژن کے مضر اثرات سے کیسے بچایا جائے۔ جب کہ حال یہ ہو چکا ہے کہ اب تو اس کی مضرتوں بل کہ فتنہ سامانیوں سے وہ ملک بھی پناہ مانگ رہے ہیں، جنہوں نے اس فتنہ گر کو وجود اور رواج بخشا ہے۔ خدا جانے ہم کب تک انہیں کا تھوکا ہوا چاٹیں گے اور اسی میں شفا سمجھیں گے۔

؎ میر سادہ ہیں بہت، بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

آیئے! آج سے عزم کرلیں کہ اپنے گھر سے ٹی وی جو دراصل فواحش کے ٹی بی کی بیماری پیدا کرتا ہے، فوراً نکال دیں گے اور کبھی بھی نہیں دیکھیں گے اپنے بچوں اور تمام نونہالوں کو بھی ٹی وی سے بچائیں گے۔

اسی طرح کمپیوٹر حتی الامکان گھر میں نہ رکھیں، اگر ضروری ہو تو انٹرنیٹ نہ ہو، اور کسی بند کمرے میں نہ ہو، کھلے لان میں رکھیں، کہیں اکیلے کمرے میں شیطان ان کو دھوکہ نہ دے اور وہ انٹرنیٹ کے ذریعے یا سی ڈی روم کے ذریعے فلمیں وغیرہ نہ دیکھیں، لہٰذا بچوں کو کتابوں کا شوق دلائیں اور اچھی اچھی کتابیں لا کے ان کو دیں یہ مندرجہ ذیل کتابیں گھر میں ضرور رکھیں۔

ذوق شوق کی مکمل سیریز (پانچ حصے)

① کہانی کہانی ② علم وعمل
③ سنو سناؤ ④ پڑھتے پڑھتے
⑤ بلاعنوان ⑥ صحابہ کے واقعات (دوجلدیں)
⑦ تابعین کے واقعات (دوجلدیں)

⑧ ہدیۃ الاطفال کی مکمل سیریز (پانچ حصے)

یہ تمام کتابیں بیت العلم ٹرسٹ نے بفضلہٖ تعالیٰ چھپوائی ہیں۔ کسی بھی قریبی کتب خانے یا براہِ راست بیت العلم ٹرسٹ سے مل سکتی ہیں۔

❻ اسی طرح اپنے گھر کی خواتین کو پردے کا پابند بنائیں، ان سے کہیں کہ جب کسی تقریب میں جائیں تو مخلوط محفلوں سے بچیں۔ جہاں آپ کو پتہ چلے کہ پردے کا کوئی خیال نہیں ایسی محفلوں میں جانے سے آپ پرہیز کریں۔ جائیں بھی تو آپ پردے میں رہیں، خودبخود رشتہ داروں کو محسوس ہو جائے گا کہ اس عورت کے لئے ہمیں پردے کا انتظام کرنا ہے۔ ایسی بھی مثالیں ہیں کہ بعض نیک بیبیاں اپنی بہنوں کی شادی میں چلی گئیں اور ان کی شادی میں پردے کا اہتمام نہیں تھا، وہ ایک ہفتہ اس گھر کے اندر برقعے کی کیفیت میں رہیں۔ نیک بچیاں شرعی حقوق بھی پورے کرتی ہیں، مگر اللہ کے حکم کو بھی مدنظر رکھتی ہیں، اس سے بھی پیچھے نہیں ہٹتیں۔

اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنے گھر کی خواتین سے کہیں کہ اگر کسی کے ہاں خوشی کی تقریب ہو تو تقریب کے دن جانے کی بجائے آپ ایک دن پہلے چلی جائیں اور اپنی طرف سے ان کو کوئی ہدیہ یا تحفہ دے دیں اور ان سے کچھ وقت بیٹھ کر باتیں کرلیں اور ان سے کہیں کہ پردے کی مجبوری کی وجہ سے تقریب میں شرکت میرے لئے مشکل ہے، اس لئے میں ایک دن پہلے آگئی کہ میں آپ کو مبارک باد دے دوں۔ اسی طرح اگر کسی کے ہاں غمی کی بات ہے تو غمی والے دن جانے کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ اس دن عام طور پر گھروں میں بے پردگی ہوتی ہے۔ لوگ پردے کے مسائل کا کوئی خیال نہیں کرتے۔ لہٰذا غمی کی کیفیت میں آپ دوسرے دن جانے کی عادت بنالیں اور ان کو جا کر پرسا دیں اور بتائیں کہ میں کل نہ آئی اس لئے کہ میرے لئے پردے کا معاملہ تھا۔ تو اس دن آپ پرسے کے چند الفاظ کہہ کے

آجائیں۔ آپ کی رشتہ داریاں بھی قائم رہیں گی اور آپ کا پردہ بھی قائم رہے گا۔ یعنی آپ نے بندوں کو بھی راضی کیا اور بندوں کے پروردگار کو بھی راضی کرلیا۔

جو دعا دل سے نکلتی ہے وہ قبول ہوتی ہے

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم ارشاد فرماتے ہیں: سچ کہتا ہوں کہ جو دعا دل سے ہو کبھی یاد نہیں کہ قبول نہ ہوئی ہو۔ ضرور قبول ہوتی ہے اور اگر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی تو اس میں اپنی ہی کوتاہی ہوتی ہے، میں نے تو ہمیشہ تجربہ کیا ہے، مانگنے والا چاہیے۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے ہاں سے دینے میں کوئی کمی نہیں۔ ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحئی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا شعر ہے:

کوئی جو ناشناس ادا ہو تو کیا علاج
اس کی نوازشوں میں کوئی کمی نہیں

اگر ایک مرتبہ انسان اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے دل سے مانگے اور مانگنے کے طریقہ سے مانگے، جیسے ایک بھکاری بھیک مانگتا ہے، اسی طرح مانگے اور اس یقین کے ساتھ مانگے کہ دینے والا ضرور دے گا تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ضرور دعا قبول فرماتا ہے۔ اگر کوئی دعا قبول نہ ہو تو اپنی کوتاہی ہے۔ مثلاً حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اس دعا کو قبول نہیں فرماتے جو غافل اور کھیلنے والے دل کی طرف سے کی جائے[1] منہ سے دعا مانگ رہے ہیں اور دل و دماغ کہیں اور اٹکا ہوا ہے۔ دل سے خشوع وخضوع سے دعا نہیں کی جارہی۔

لہٰذا ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ کوئی تکلیف دہ حال آئے یا کوئی رنج وغم کی بات پیش آئے تو صرف اور صرف اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہی سے مانگے اور ساتھ ساتھ ان تدابیر پر بھی عمل کرے:

[1] مستدرک حاکم، الدعاء: ۱/۶۷۶، رقم: ۱۸۶۸

۱ غم کی باتوں کو زیادہ یاد نہ کرے، اسے بھلا دیں اور اپنے آپ کو کسی دوسرے کام میں مشغول کرلے۔ یاد رکھئے غم اور پریشانی کے موقع پر فارغ نہ بیٹھیں، اگر آپ کا کوئی دوست، بھائی، بہن کسی وجہ سے پریشان ہیں یا کسی اچانک آئی ہوئی مصیبت میں مبتلا ہیں تو آپ فوراً ان کو مشغول کرنے کی فکر رکھیں۔ پریشانی میں فارغ بیٹھنا بہت سی دوسری پریشانیوں کے پیدا کرنے کا سبب ہوتا ہے۔

۲ اپنے کسی اچھے تجربہ کار دین دار دوست سے ضرور مشورہ کرلے، دل ہی دل میں اندر اندر گھٹنے کی بجائے کسی کو اپنا غم بتادیا جائے تو بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے، لہٰذا کسی کو ضرور بتادیں، لیکن کسی ایسے کو بتائیے جو واقعی آپ کا ہمدرد ہو یا اپنی بیوی سے مشورہ کیجئے یا والد، والدہ، بھائی، بہن سے بشرطیکہ یہ لوگ راز کی حفاظت کرنا جانتے ہوں۔

۳ وقتاً فوقتاً جب بھی غم یاد آئے دو رکعت "صلوٰۃ الحاجت" پڑھ لے اور اس کے بعد دعا مانگے۔ "اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" اس طرح کرنے سے دل کو اطمینان بھی ملے گا اور اتنا ہی اجر وثواب ملے گا جتنا پہلی مرتبہ اس غم کو برداشت کرنے پر ملا تھا۔

۴ صدقہ کا اہتمام کرے کہ صدقہ بلا کو کھا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے غصہ کو دور کرتا ہے۔ لہٰذا صدقہ دینے کا اہتمام کرے اور اپنی آمدنی کا کچھ حصہ متعین کرکے ہر ماہ اس میں سے نکال کر ایک تھیلی میں ڈال دے کہ یہ حاجت مندوں، مسکینوں، بیواؤں، یتیموں کے لئے ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس تھیلی میں جمع شدہ رقم آپ کو مجبور کرے گی کہ اس کو خرچ کرو...... اور پھر "اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" خرچ کرنے کے اچھے بہترین مواقع ملیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو دین کے کاموں میں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں پر خوب خوب خرچ کرنے والا بنائے۔ آمین

ایک اہم گزارش

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ غموں کا علاج اعمال سے کرنا چاہیے مثلاً صدقہ، خیرات دعائیں۔ اسی طرح ان اعمال سے بھی بچنا چاہیے جن سے دوسروں کو اذیت یا تکلیف پہنچے، امید ہے درج ذیل کتب پڑھنا اور دوسرے کو سنانا اپنے غموں سے نجات کا مؤثر ذریعہ ثابت ہوگا۔

۱ کسی کو تکلیف نہ دیجئے .... (بیت العلم ٹرسٹ)
۲ والدین کی قدر کیجئے .... (مکتبہ دار الہدیٰ)
۳ پریشان ہونا چھوڑ دیجئے .... (مکتبہ دار الہدیٰ)
۴ صحابہ کے واقعات .... (مکتبہ دار الہدیٰ)
۵ تابعین کے واقعات .... (مکتبہ دار الہدیٰ)
۶ پریشانی کے بعد راحت .... (بیت العلم ٹرسٹ)
۷ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگی .... (بیت العلم ٹرسٹ)
۸ مظلوم کی آہ .... (بیت العلم ٹرسٹ)
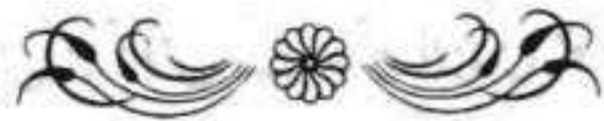
توبہ اور صلوٰۃ التوبہ

قرآن مجید کے انیسویں پارہ میں سورۂ فرقان کے چھٹے رکوع میں آیت نمبر ۷۰ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ [1]

ترجمہ: ”سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔“

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصری رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ فرماتے ہیں: گناہ کے بدلے ثواب کے کام کرنے لگے، شرک کے بدلے توحید پر جم گئے، بدکاری کے بدلے پاک دامنی حاصل ہوئی، کفر کے بدلے اسلام ملا۔ ایک معنی تو اس آیت کے یہ ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ خلوص کے ساتھ ان کی جو توبہ تھی اس سے خوش ہو کر اللہ عزوجل نے ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا یہ اس لئے کہ توبہ کے بعد جب کبھی انہیں گناہ یاد آتے تھے تو انہیں ندامت ہوتی تھی یہ غمگین ہو جاتے تھے، شرمانے لگتے تھے اور استغفار کرتے تھے اس وجہ سے ان کے گناہ طاعت سے بدل دیئے گئے، گو وہ ان کے نامۂ اعمال میں گناہ کے طور پر لکھے ہوئے تھے، لیکن قیامت کے دن وہ سب نیکیاں بن گئے۔[2]

[1] سورۃ الفرقان: آیت ۷۰ [2] تفسیر ابن کثیر: ۹۶۵

ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ گناہوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے معاف کروانے کے لئے توبہ کرے، جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے۔ حضرت انس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی تمام اولاد خطا کار ہے، مگر بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں۔[1]

توبہ کے لئے علماء نے کچھ شرائط لکھی ہیں، اگر توبہ ان شرائط کے مطابق ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں مقبول ہوگی ورنہ مردود، وہ شرائط یہ ہیں:

اگر توبہ (جس گناہ سے کر رہا ہے) اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہے تو تین شرائط ہیں:

۱ توبہ کرنے سے پہلے گناہ کو بالکل ترک کردے۔

۲ کئے ہوئے گناہ پر ندامت اور افسوس کرے۔

۳ آئندہ کے لئے پختہ عزم کرے کہ دوبارہ یہ گناہ کبھی نہ کروں گا۔

اسی طرح اگر گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو اس میں مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ ایک شرط اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ:

جس کی حق تلفی کی ہے اس کا حق ادا کردے یا اس سے معاف کرالے اور اگر یہ ممکن نہ ہو، مثلاً جس کا حق دبایا ہے وہ انتقال کر گیا تو اس صورت میں اس کے ورثاء کو حق ادا کیا جائے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس شخص کے لئے صدقات، نفلی نمازیں، نفلی حج، ایصال ثواب کرے اور اس کے لئے استغفار کرے۔

ان شرائط کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرے کہ اس کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی اور ظاہر ہے کہ جب توبہ ہی قبول نہ ہو تو دعا کیسے قبول ہوگی۔

حضرت علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوبکر صدیق

[1] مسند احمد: ۱۹۸/۳، رقم: ۱۲۶۳۷

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ نے بیان فرمایا (جو بلاشبہ صادق و صدیق ہیں) کہ میں نے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے تھے: جس شخص سے کوئی گناہ ہوجائے پھر وہ اٹھ کر وضو کرے، پھر نماز پڑھے، پھر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ . الی آخر الآیۃ[1]

تَرْجَمَہ: ”اور وہ بندے (جن کا حال یہ ہے) کہ جب ان سے کوئی گندہ گناہ سرزد ہوجاتا ہے یا کوئی برا کام کرکے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ یاد آجاتا ہے اور وہ اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت اور معافی کے طالب ہوتے ہیں اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ کے سوا کون ہے گناہوں کا معاف کرنے والا...... اور وہ دیدہ و دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے، ایسے لوگوں کی جزا بخشش اور معافی ہے ان کے رب کی طرف سے اور بہشتی باغات جس کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔“[2]

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس حدیث میں یہ بتایا ہے کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ کی مغفرت اور معافی حاصل کرنے کا بہترین اور یقینی طریقہ یہ ہے کہ بندہ وضو کرکے پہلے دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ سے اپنے گناہوں کی

[1] سورۃ آل عمران: آیت ۱۳۵، ۱۳۶

[2] ترمذی، الصلوٰۃ، ماجاء فی الصلوٰۃ عند التوبۃ: ۹۲/۱

بخشش اور معافی طلب کرے، اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ اس کے گناہوں کی بخشش کا فیصلہ فرما ہی دے گا۔

اسی سلسلے میں ہم مولانا اشرف علی تھانوی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کا بیان کیا ہوا ایک طریقہ تحریر کرتے ہیں، اگر اس پر عمل کریں تو ”اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ“ بہت جلد زندگی میں انقلاب آجائے گا اور گناہ چھوٹنے لگیں گے اور سچی توبہ کی توفیق نصیب ہوگی وہ طریقہ یہ ہے۔

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو!

”اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں، میں فرماں برداری کا ارادہ کرتا ہوں، مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہوسکتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو، مگر ہمت نہیں ہوتی، آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔ اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہوں، آپ ہی میری مدد فرمائیے، میرا قلب ضعیف ہے، گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں، آپ ہی قوت دیجئے، میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں، آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کردیجئے۔ اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کئے ہیں انہیں اپنی رحمت سے معاف فرمائیے۔

اسی طرح روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور اپنی اصلاح کی دعا مانگا کریں اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کریں۔ صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کرلیا کریں، آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد ”اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ“ غیب سے ایسا سامان ہوگا کہ ہمت قوی ہوجائے گی، شان میں بھی بٹہ نہ لگے گا، دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی، غرض غیب سے ایسا سامان ہوجائے گا کہ آپ کے ذہن و گمان میں بھی نہ ہوگا۔

اسمائے حسنیٰ

علامہ نسفی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بعض وہ ہیں جن کا اطلاق اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ پر اس لئے ہوتا ہے کہ وہ صفات اس کی خصوصیت ہیں۔ جیسے "قدیم" ہر چیز سے پہلے تھا، "باقی" ہر چیز کے بعد باقی رہے گا، "قادر" ہر چیز پر قادر ہے، "علیم" ہر چیز کا جاننے والا ہے اور "واحد" ایک اکیلا منفرد جس کی کوئی نظیر و مثل نہیں۔

بعض اسماء وہ ہیں جو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ ان میں مذکور اللہ تعالیٰ کے اس وصف کی پیروی کی جائے جیسے "عفو" درگزر کرنے والا۔[1]

صحیح حدیث میں آتا ہے: اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے اسمائے حسنیٰ ننانوے ہیں۔ جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔[2]

یہ نام صرف نام نہیں بل کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ (جو اس کائنات زمین وآسمان اور انسان کا پیدا کرنے والا، اور اس کارخانۂ قدرت کا تنہا چلانے والا ہے) کی صفات ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان خوبیوں، قدرتوں، کمالات اور اوصاف کا مالک ہے، کائنات میں سب سے زیادہ محبت کرنے والا، اچھائی کی قدر کرنے والا، انصاف کرنے والا اور ناممکن کو ممکن بنا دینے والا اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ ہی ہیں، اللہ واحد کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، وہ لاشریک ہے، وہ ہر چیز کا خالق ہے، مالک ہے، پالنہار ہے، اس کی عبادت خالص دائمی واجب ہے، اس کے سوا دوسروں کی عبادت

[1] تفسیر النسفی: ۳۹۶، الاعراف: ۱۸۰

[2] مسلم، الذکر فی اسماء اللّٰہ تعالیٰ: ۳۴۲/۲

کے طریقے اختیار نہ کرنا چاہئیں، آسمان اور زمین کی تمام مخلوق خوشی یا ناخوشی میں اس کی ماتحت ہے، سب کا لوٹنا اس کی طرف ہے، خلوص کے ساتھ اسی کی عبادت کریں، اس کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنے سے بچیں، دینِ خالص اللہ کا ہی ہے، آسمان و زمین کی ہر چیز کا مالک تنہا وہی ہے، نفع اور نقصان اسی کے اختیار میں ہیں، جو کچھ اس کے بندوں کے ہاتھ میں ہے سب اسی کی طرف سے ہے، رزق، نعمت، عافیت اور آرام اسی کی طرف سے ہے، اسی کے فضل اور احسان بندوں پر ہیں، اور اب بھی ان نعمتوں کو پالینے کے بعد بھی آپ ایسے ہی اس کے محتاج ہیں، مصیبتیں اب بھی سر پر شاید آجائیں، سختی کے وقت وہی یاد آتا ہے، اور گڑگڑا کر پوری عاجزی کے ساتھ کٹھن وقت میں اس کی طرف جھکتے ہیں۔

پھر کیوں نہ اس سے محبت کی جائے، اس کے راستے میں نکل کر افریقہ، ایشیا اور دنیا کے کونوں میں اس کی بڑائی اور عظمت کی دعوت دی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی عظمت و کبریائی قدرت اور توحید کے واقعات کے لئے کتاب "حیاۃ الصحابہ" (ترجمہ مولانا محمد احسان الحق صاحب) کی تعلیم کی جائے۔ گھر کا ایک فرد یہ واقعات پڑھے اور باقی تمام سنیں، اس طرح کرنے سے بہت فائدہ ہوگا، گھروں میں دینی ماحول بنے گا، اسی طرح انفرادی طور پر بھی اس کا مطالعہ کیا جائے۔
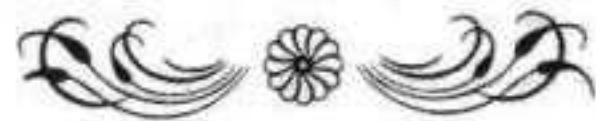
هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

الرَّحْمٰنُ	الرَّحِيْمُ	الْمَلِكُ	الْقُدُّوْسُ
بے حد رحم کرنے والا	بڑا مہربان	بادشاہ	ہر عیب سے پاک
السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيْمِنُ	الْعَزِيْزُ
سلامت رکھنے والا	امن دینے والا	نگہبانی کرنے والا	زبردست
الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ
خرابی کا درست کرنے والا	بہت بڑائی والا	پیدا فرمانے والا	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ	الْوَهَّابُ
صورت بنانے والا	بہت بخشنے والا	بہت غلبے والا	بہت دینے والا
الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ	الْعَلِيْمُ	الْقَابِضُ
بہت روزی دینے والا	بڑا فیصلہ کرنے والا	بہت جاننے والا	روزی تنگ کرنے والا
الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	الرَّافِعُ	الْمُعِزُّ
فراخی کرنے والا	پست کرنے والا	بلند کرنے والا	عزت دینے والا

الْمُذِلُّ	السَّمِيْعُ	الْبَصِيْرُ	الْحَكَمُ
ذلت دینے والا	سننے والا	دیکھنے والا	اٹل فیصلہ والا
الْعَدْلُ	اللَّطِيْفُ	الْخَبِيْرُ	الْحَلِيْمُ
صحیح انصاف کرنیوالا	بھیدوں کا جاننے والا	پوری طرح خبر رکھنے والا	بُردبار
الْعَظِيْمُ	الْغَفُوْرُ	الشَّكُوْرُ	الْعَلِيُّ
عظمت والا	خوب گناہ بخشنے والا	تھوڑے پر بہت دینے والا	بلند مرتبے والا
الْكَبِيْرُ	الْحَفِيْظُ	الْمُقِيْتُ	الْحَسِيْبُ
بہت بڑا	حفاظت کرنے والا	خوراکیں پیدا فرمانے والا	حساب کرنے والا
الْجَلِيْلُ	الْكَرِيْمُ	الرَّقِيْبُ	الْمُجِيْبُ
بڑی بزرگی والا	بے مانگے عطا کرنے والا	نگران	دعاؤں کو قبول کرنے والا
الْوَاسِعُ	الْحَكِيْمُ	الْوَدُوْدُ	الْمَجِيْدُ
وسعت والا	بڑا حکمت والا	بڑی محبت والا	بڑی بزرگی والا
الْبَاعِثُ	الشَّهِيْدُ	الْحَقُّ	الْوَكِيْلُ
قبروں سے اٹھانے والا	حاضر و موجود	سب صفات کے ساتھ ثابت	کام بنانے والا

الْقَوِیُّ	الْمَتِیْنُ	الْوَلِیُّ	الْحَمِیْدُ
قوت والا	نہایت مضبوط قوت والا	کارساز	تعریف کا مستحق
الْمُحْصِیُ	الْمُبْدِئُ	الْمُعِیْدُ	الْمُحْیِیُ
اچھی طرح شمار رکھنے والا	پہلی بار پیدا کرنے والا	دوسری بار پیدا کرنے والا	زندہ کرنے والا
الْمُمِیْتُ	الْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ	الْوَاجِدُ
موت دینے والا	ہمیشہ زندہ	سب کی ہستی قائم رکھنے والا	بالفعل ہر کمال سے متصف
الْمَاجِدُ	الْوَاحِدُ	الْاَحَدُ	الصَّمَدُ
بزرگی والا	ایک	یکتا	بے نیاز
الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ	الْمُؤَخِّرُ
بہت زیادہ قدرت والا	بہت زیادہ قدرت والا	آگے بڑھانے والا	پیچھے ہٹانے والا
الْاَوَّلُ	الْاٰخِرُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ
سب سے اول	سب سے آخر	آشکارا	پوشیدہ
الْوَالِیُ	الْمُتَعَالِ	الْبَرُّ	التَّوَّابُ
پوری کائنات کا والی	مخلوق کی صفات سے برتر	بہت بڑا محسن	توبہ قبول فرمانے والا

الْمُنْتَقِمُ	الْعَفُوُّ	الرَّءُوْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ
انتقام لینے والا	معاف فرمانے والا	بہت شفقت رکھنے والا	پورے ملک کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	الْمُقْسِطُ	الْجَامِعُ	الْغَنِیُّ
بزرگی اور بخشش والا	بڑا انصاف والا	سب کو جمع کرنے والا	سب سے بے نیاز
الْمُغْنِیْ	الْمَانِعُ	الضَّآرُّ	النَّافِعُ
غنی کرنے والا	روکنے والا	نقصان پہنچانے والا	نفع پہنچانے والا
النُّوْرُ	الْهَادِیُ	الْبَدِیْعُ	الْبَاقِیُ
روشن کرنے والا	ہدایت دینے والا	بے مثل پیدا فرمانے والا	ہمیشہ رہنے والا
الْوَارِثُ	الرَّشِیْدُ	الصَّبُوْرُ	جَلَّ جَلَالُهٗ
فنا کے بعد رہنے والا	ہدایت دینے والا	برداشت کرنے والا	

اسمِ اعظم

اسمِ اعظم کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اور سب سے عظیم نام، اسم اعظم وہ عظیم اور وہ بابرکت نام ہے جس کے وسیلے سے کی گئی ہر دعا قبول ہوتی ہے، ہر سوال قبول ہوتا ہے، ہر حاجت اور ضرورت پوری کر دی جاتی ہے یہاں ہم چند روایات اسم اعظم کے متعلق نقل کرتے ہیں۔

❶ اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا "اسم اعظم" ان دو آیتوں میں موجود ہے۔ ایک:

وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ۝ [1]

ترجمہ: "اور معبود تم سب کا ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان ہے، نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

اور دوسری سورۂ آل عمران کی ابتدائی دو آیتیں ہیں:

الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝ [2]

ترجمہ: "اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، سب کا تھامنے والا ہے۔" [3]

❷ سورۂ نمل کی آیت نمبر ۴۰ میں جس شخص کا ذکر ہے کہ ایک لمحہ میں سینکڑوں میل کی مسافت طے کر کے ملکہ سبا کے تخت کو موجود کر دیا تھا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ شخص اسم اعظم جاننے والا تھا اور اس نے اسمِ اعظم کے ذریعہ بلند مقام حاصل کیا

[1] البقرہ: ۱۶۳ [2] آل عمران: ۱
[3] ابوداؤد، الصلاۃ، رقم: ۱۴۹۶

تھا۔ اور وہ اسم اعظم "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" تھا۔ [1]

جس کا ترجمہ یہ ہے:

"اے سدا زندہ رہنے والے! اور اے (ہر چیز کو) قائم رکھنے والے!"

جب کہ ایک قول ہے کہ وہ دعا یہ تھی:

يَآ إِلٰهَنَا وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ إِلٰهًا وَّاحِدًا لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ [2]

ترجمہ: "اے ہمارے اور ہر چیز کے معبود! تو تنہا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

❸ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو اللہ کا اسم اعظم نہ بتا دوں جس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو اللہ قبول فرماتا ہے اور اللہ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا فرماتا ہے، وہ دعا ہے جس کے ذریعہ یونس علیہ السلام نے اللہ کو تین تاریکیوں میں پکارا اور وہ دعا یہ ہے:

لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ [3]

ترجمہ: "اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔"

❹ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ مَالِكُ الْمُلْكِ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّمَا تَشَآءُ مِنْ أَمْرٍ يَّكُوْنُ. [4]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بوسیلہ اس کے کہ بے

[1] قرطبی: ۳۰۷/۲، البقرۃ: ۲۵۵
[2] ابن کثیر: ۹۸۷، النمل: ۴۰
[3] ابن کثیر: ۲۶۰/۳، الانبیاء: ۸۷
[4] حلیۃ الاولیاء، طبقۃ اھل المدینۃ: ۱۹۲/۲، رقم: ۱۹۰۲

شک تو ہی پورے ملک کا بادشاہ ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور جو تو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔"

حضرت سعید بن میّب رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی کسی معاملہ میں یہ دعا کی تو وہ قبول ہوئی۔

۵ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَرِضْوَانِكَ الْاَكْبَرِ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے آپ کے اسمِ اعظم اور بڑی خوشنودی کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔"

۶ ہشام بن ابی رقیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابودرداء اور ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُم کو یہ کہتے ہوئے سنا:

بِسْمِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ رَبِّ رَبِّ۔[2]

ترجمہ: "(میں برکت حاصل کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے، اے میرے رب! اے میرے رب!"

۷ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ۔[3]

[1] کنزالعمال، اول، الاذکار، الفصل الثانی فی آداب الدعاء: ۲/۳۵، رقم: ۳۲۱۴

[2] الطبرانی فی کتاب الدعاء: ۵۴ [3] ابن ماجہ، الدعاء، اسم اللہ الاعظم: ۲۷۴

ترجمہ: "اے اللہ! تجھ کو اللہ، الرحمٰن، البر، الرحیم کے نام سے پکارتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے اچھے اچھے ناموں کے واسطے سے جن کو میں جانتا ہوں اور میں جن کو نہیں جانتا، دعا مانگتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما۔"

۸ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِيْٓ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو اچھا، پاک اور مبارک ہے، جو تجھے زیادہ محبوب ہے، جس کے ذریعے جب تجھ سے دعا کی جائے تو قبول فرماتا ہے اور جس کے ذریعے تجھ سے سوال کیا جائے تو رحم فرماتا ہے اور جب کشادگی کی درخواست کی جائے تو کشادگی پیدا فرماتا ہے۔"

حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مسجد میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھا اور ایک بندہ وہاں نماز پڑھ رہا تھا، اس نے اپنی دعا میں عرض کیا:

۹ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ

[1] ابن ماجہ، الدعاء، اسم اللہ الاعظم: ۲۷۴

إِلَّآ أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے اپنی حاجت مانگتا ہوں بوسیلہ اس کے کہ ساری حمد وستائش تیرے ہی لئے سزاوار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بڑا محسن ہے، زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا ہے، میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں۔ اے ذوالجلال والاکرام! اے حی القیوم۔“

۱۵ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے بوسیلہ اس کے کہ تو ایک اور یکتا ہے بالکل بے نیاز ہے اور سب تیرے محتاج ہیں نہ کوئی تیری اولاد، نہ تو کسی کی اولاد اور نہ تیرا کوئی ہمسر ہے، سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے بے شک تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

۱۱ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ:

”اَلْإِسْمُ الْأَعْظَمُ هُوَ اللّٰهُ لٰكِنْ بِشَرْطِ أَنْ تَقُوْلَ: ”اَللّٰهُ“ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ سِوَى اللّٰهِ.“

[1] ابوداؤد، الوتر، الدعاء: ۱/۲۱۰

[2] مسند احمد: ۴/۳۳۸، رقم: ۱۸۴۹۵

اسمِ اعظم لفظِ ”اللہ“ ہی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو اس مبارک نام سے پکاریں تو آپ کے دل میں کسی اور کا خیال نہ آئے۔[1]

۱۲ اسی طرح بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اسمائے حسنیٰ کا ہر وہ اسم، اسمِ اعظم کہلاتا ہے جس کے ذریعہ بندہ خلوص کے سمندر میں غرق ہوکر ایسے فکر وتدبر کے ذریعے دعا کرے کہ جس میں غیر اللہ کا تصور تک نہ ہو، اس کیفیت کے ساتھ جو شخص بھی دعا کرے گا تو اس کی دعا قبولیت سے ہم کنار ہوگی۔ لہٰذا اپنی دعاؤں سے پہلے اسمائے حسنیٰ کے معانی کا استحضار کرکے پھر دعائیں کی جائیں۔ یہ بارہ اسمِ اعظم ہیں، ان کو بار بار اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں اور اگر علمائے بیت العلم اور اس کتاب کے جملہ معاونین کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل فرمالیں تو ہم سب پر احسانِ عظیم ہوگا۔

وضاحت: کسی بھی ضرورت اور حاجت کے وقت دو رکعت نفل پڑھ کر مذکورہ بالا کوئی بھی اسمِ اعظم پڑھ کر دعا مانگیں إن شاء اللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔
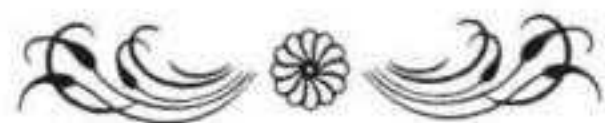
[1] مرقات، کتاب اسماء اللّٰہ تعالیٰ: ۵/۷۵

چہل رَبَّنَا

لفظِ "رب" کی حقیقت اور چہل "رَبَّنَا" کی خصوصیت

علامہ حلیمی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تربیت و نگہبانی اُن کے مختلف احوال اور مختلف حالات میں فرماتے رہتے ہیں۔

پھر علامہ لفظِ "ربّ" کی تعریف فرماتے ہیں: ہر ایجاد کی جانے والی چیز کو مقرر شدہ اندازے کے مطابق انتہائے کمال تک پہنچانے والے کو "ربّ" کہتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ ہی ایسے ربّ ہیں جو نطفے کو خون کا لوتھڑا اور لوتھڑے کو گوشت بناتے ہیں، اس گوشت میں ہڈیاں ربّ تعالیٰ ہی پیدا فرماتے ہیں، اور اس پر گوشت وہی چڑھاتے ہیں، پھر اس کے بعد بدن میں روح پھونک کر ربّ تعالیٰ ہی ایک دوسری شکل میں اسے باہر منتقل فرماتے ہیں۔ اب یہ ایک چھوٹے کمزور سے وجود کے ساتھ ہے تو ربّ تعالیٰ ہی اس کی نشو ونما فرماتے ہیں، یہاں تک کہ یہ حضرتِ انسان جوانی کے روپ میں آجاتے ہیں پھر ربّ تعالیٰ ہی اسے ادھیڑ عمر اور پھر شیخِ فانی کرتے ہیں۔

اسی طرح ہر ایک شئی کو ربّ تعالیٰ پیدا فرما کر مقرر شدہ اندازے کے مطابق انتہائے کمال تک پہنچاتے ہیں۔

شیخ فرماتے ہیں: جس شخص نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور جان لیا تو پھر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو ربّ اور الٰہ کہہ کر نہیں پکارے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو ربّ ماننے پر راضی نہ ہوگا اور جو شخص اس صفت رضا بالرّبّ کے ساتھ متصف ہوگا تو وہ

ایمان کا مزہ و حلاوت چکھ لے گا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: جو شخص اللہ کو ربّ اور اسلام کو دین اور محمد (ﷺ) کو رسول ماننے پر راضی ہو تو وہ ایمان کا مزہ چکھ لے گا۔[1]

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تربیت و نگہبانی ...... تدابیر اور قسما قسم کی نعمتوں کے ساتھ فرماتے رہتے ہیں اور پھر ان میں سے اپنے خاص بندوں کی اخص الخاص طریقے پر (ان کے ظاہر و باطن کی اصلاح فرما کر) تربیت فرماتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اور نیک لوگ اسی لفظِ ربّ کے ساتھ اپنی حاجتیں اور آہ و زاری اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرتے ہیں تو ہمیں بھی انتہائی محبت و لجاجت کے ساتھ اپنی حاجتیں اسی لفظِ ربّ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرنی چاہیے، انسان جب یَا رَبِّیْ کہہ کر دعا مانگتا ہے تو اس کے دل کو ایک عجیب سکون ملتا ہے۔

لہٰذا اپنا دل بالکل اللہ کے غیر سے خالی کر کے یقین کے ساتھ یَا رَبِّیْ کہہ کر دُعا مانگئے اور قرآن کریم میں جتنے رَبَّنَا آئے ہیں ان کے ذریعے مانگئے۔

ہاں! شرط یاد رکھئے! چھوٹے بڑے گناہوں سے بچئے، کسی کو دُکھ نہ پہنچایئے۔

یہ رَبَّنَا شروع ہو رہے ہیں اپنی جس حاجت کے لئے جو رَبَّنَا مناسب سمجھیں ترجمہ پر غور کر کے اس کو نفلی سجدوں میں اور اذان اور اقامت کے درمیان مانگتے رہئے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

تَرْجَمَہ: "میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَرْجَمَہ: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت

[1] مسلم، الایمان، باب الدلیل علی أن من رضی باللّٰہ، رقم: ۱۵۱

رحم کرنے والا ہے۔“

① رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ [1]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے اعمال قبول فرما، بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

② رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ [2]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنا فرماں بردار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرماں بردار جماعت بنا اور ہمیں حج کے احکام بتلا اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

③ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ [3]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔“

④ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

[1] سورة البقرة: آیت ۱۲۷
[2] سورة البقرة: آیت ۱۲۸
[3] سورة البقره: آیت ۲۰۱

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ [1]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں میں صبر بھر دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ان کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔“

⑤ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ [2]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہماری پکڑ نہ کر، اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔“

⑥ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ [3]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر سخت احکام کا بوجھ نہ ڈال، جیسا کہ ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔“

⑦ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ [4]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما،

[1] سورة البقرة: آیت ۲۵۰
[2] سورة البقرة: آیت ۲۸۶
[3] سورة البقرة: آیت ۲۸۶
[4] سورة البقرة: آیت ۲۸۶

تو ہی ہمارا مالک ہے اور کافروں پر ہمیں غلبہ عطا کر۔"

⑧ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ [1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! بے شک تو ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ڈانواں ڈول نہ فرما اور اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔ بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے۔"

⑨ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ [2]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! تو یقیناً لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

⑩ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ [3]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے اوپر ایمان لائے ہیں تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔"

⑪ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ

[1] سورۃ آل عمران: آیت ۸

[2] سورۃ آل عمران: آیت ۹

[3] سورۃ آل عمران: آیت ۱۶

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ [1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم دل سے ایمان لائے اس چیز پر جسے تو نے نازل کیا، اور رسول کے اطاعت گزار ہوئے۔ جس کے باعث ہمیں ایمان والوں کی جماعت میں لکھ دے۔"

⑫ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ [2]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتی ہوئی ہو، اسے بھی بخش دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ، اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔"

⑬ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ [3]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ (کارخانہ) عبث نہیں بنایا، تو سب خامیوں اور عیبوں سے پاک ہے اس کے باعث ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔"

⑭ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط

[1] سورۃ آل عمران: آیت ۵۳

[2] سورۃ آل عمران: آیت ۱۴۷

[3] سورۃ آل عمران: آیت ۱۹۱

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ [1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا سو اس کو رسوا کر دیا اور (وہاں) گناہ گاروں کا کوئی مددگار نہیں۔"

۱۵ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ [2]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کے لئے اور دعوت دیتا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لے آؤ، جس کے باعث ہم تجھ پر ایمان لے آئے۔"

۱۶ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ [3]

ترجمہ: "اے ہمارے رب! اب ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور فرما دے اور جب دنیا سے اپنی طرف بلائے تب نیک بندوں میں شامل فرما کر دنیا سے اٹھا۔"

۱۷ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ [4]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! تو نے ہم سے جو وعدے اپنے رسولوں کی معرفت کئے ہیں وہ نصیب فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا

[1] سورۃ آل عمران: آیت ۱۹۲
[2] سورۃ آل عمران: آیت ۱۹۳
[3] سورۃ آل عمران: آیت ۱۹۳
[4] سورۃ آل عمران: آیت ۱۹۴

نہ کرنا۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

۱۸ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ [1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے پس تو ہمیں سچے لوگوں میں لکھ دے۔"

۱۹ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ [2]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور خسارہ والوں میں ہو جائیں گے۔"

۲۰ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ [3]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہمیں گناہ گار لوگوں میں شامل نہ فرما۔"

۲۱ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝ [4]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان انصاف سے فیصلہ فرما دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔"

۲۲ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ [5]

[1] سورۃ المائدہ: آیت ۸۳
[2] سورۃ الاعراف: آیت ۲۳
[3] سورۃ الاعراف: آیت ۴۷
[4] سورۃ الاعراف: آیت ۸۹
[5] سورۃ الاعراف: آیت ۱۲۶

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر کے دھانے کھول دے اور ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے۔"

۲۳ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ [1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! نہ آزما ہم پر زور اس ظالم قوم کا (یعنی ہم کو ان کے ظلم کا تختہ مشق نہ بنا، کہیں ہمارا دین خطرے میں نہ پڑ جائے) اور مہربانی فرما کر ان کافر لوگوں سے ہمیں چھڑا دے۔"

۲۴ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝ [2]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں۔"

۲۵ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝ [3]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہماری دعا قبول فرما۔"

۲۶ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ [4]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی، اور سب ایمان والوں کو بھی بخش دے، اس دن کہ جب حساب کیا

[1] سورۃ یونس: آیت ۸۵، ۸۶
[2] سورۃ ابراهيم: آیت ۳۸
[3] سورۃ ابراهيم: آیت ۴۰
[4] سورۃ ابراهيم: آیت ۴۱

جائے۔"

۲۷ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ [1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر اور ہمارے لئے کام میں درستگی کا سامان کردے۔"

۲۸ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰـهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝ [2]

ترجمہ: "ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے، ناممکن ہے کہ ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو پکاریں اگر ایسا کیا تو ہم نے بہت ہی غلط بات کہی۔"

۲۹ رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝ [3]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا جوش میں آجائے۔"

۳۰ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝

ترجمہ: "ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر ایک کو اس کی خاص صورت شکل عنایت فرمائی پھر راہ سجھا دی۔" [4]

۳۱ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ

[1] سورۃ الکہف: آیت ۱۰
[2] سورۃ الکہف: آیت ۱۴
[3] سورہ طٰہٰ: آیت ۴۵
[4] سورہ طٰہٰ: آیت ۵۰

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝[۱]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے، جس کے باعث تو ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔"

(۳۲) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝[۲]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم پر سے دوزخ کا عذاب دور کر دے، بے شک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے۔ بلاشبہ وہ بری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بری جگہ ہے رہنے کی۔"

(۳۳) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ۝[۳]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے (اس میں اپنے خاندان کے متقی ہونے کی درخواست ہے)۔"

(۳۴) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

[۱] سورۃ المؤمنون: آیت ۱۰۹
[۲] سورۃ الفرقان: آیت ۶۵، ۶۶
[۳] سورۃ الفرقان: آیت ۷۴

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝[۱]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور علم میں ہر چیز سمائی ہے، جس کے باعث تو بخش دے ان لوگوں کو جو توبہ کرتے ہیں اور تیری راہ پر چلتے ہیں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔"

(۳۵) رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَآئِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝[۲]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! اور انہیں ہمیشہ رہنے کی (جگہ) جنت میں داخل کر، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اور ان کے ماں باپ اور ان کی ازواج اور اولاد میں سے جو کوئی نیک ہو (انہیں بھی جنت میں داخل کر) بے شک تو ہی زبردست حکمت والا ہے، اور انہیں برائیوں سے بچا اور اس دن جنہیں تو نے برائیوں سے بچایا تو بلاشبہ تو نے ان پر کرم کیا اور یہی تو ہے سب سے بڑی کامیابی۔"

(۳۶) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ

[۱] سورۃ المؤمن: آیت ۷
[۲] سورۃ المؤمن: آیت ۸، ۹

اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝[1]

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے پروردگار! بلاشبہ تو ہی بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔''

۳۷ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝[2]

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے۔''

۳۸ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَآ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝[3]

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں نہ بنا کافروں کے بیچ ہدفِ ستم (کافروں کے آگے ذلیل نہ کرے) اور اے ہمارے پروردگار! ہمیں معافی عطا کر۔ بے شک تو ہی غالب، حکمت والا ہے۔''

۳۹ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝[4]

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر

[1] سورة الحشر: آیت ۱۰
[2] سورة الممتحنة: آیت ٤
[3] سورة الممتحنة: آیت ٥
[4] سورة التحریم: آیت ۸

دے اور ہمیں معاف کردے، بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔''

۴۰ رَبَّنَا بِنِعْمَتِكَ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ فَلَكَ الْحَمْدُ

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار! آپ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی مدد سے نیک کام پورے ہوتے ہیں، تمام تعریفوں کے لائق آپ ہی کی ذات ہے۔''[1]

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: ''پاک ہے تیرا رب جو عزت والا ہے ان تمام عیبوں سے جو کافر اس پر لگاتے ہیں، اور سلام نازل ہو سب رسولوں پر، اور تمام تعریف کا اللہ تعالیٰ ہی مستحق ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔''[2]
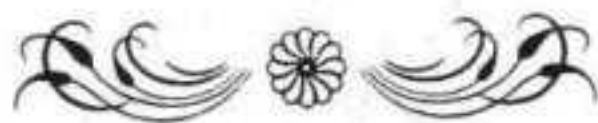
[1] طبرانی، من اسمہ محمد بن عبدوس: ٥/۱۸۳ رقم: ٦٩٩٩
[2] سورة الصّٰفّٰت: آیت ۱۸۰ تا ۱۸۲

جادو، ٹونہ، آسیب واثرات سے حفاظت کے لئے منزل

ذیل میں جن قرآنی آیات کو درج کیا گیا ہے وہ مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ کے خاندان میں "منزل" کے نام سے معروف ہیں۔ وہ خود فرماتے ہیں: ہمارے خاندان کے اکابر عملیات اور ادعیہ میں اس منزل کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے اور بچوں کو بچپن ہی سے یہ منزل اس اہتمام سے یاد کرانے کا دستور تھا۔

نقش وتعویذات کے مقابلہ میں آیاتِ قرآنیہ اور وہ دعائیں جو حدیث پاک میں وارد ہوئی ہیں یقیناً بہت زیادہ مفید اور مؤثر ہیں عملیات میں انہیں چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ نے دینی یا دنیوی کوئی حاجت اور غرض ایسی نہیں چھوڑی جس کے لئے دعا کا طریقہ تعلیم نہ فرمایا ہو۔ اسی طرح بعض مخصوص آیات کا مخصوص مقاصد کے لئے پڑھنا مشائخ کے تجربات سے ثابت ہے۔

یہ "منزل" آسیب، سحر اور بعض دوسرے خطرات سے حفاظت کے لئے ایک مجرب عمل ہے۔ یہ آیات کسی قدر کمی وبیشی کے ساتھ القول الجمیل اور بہشتی زیور میں بھی لکھی ہیں۔ القول الجمیل صفحہ ۱۳۵ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: یہ "تینتیس آیات ہیں جو جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیاطین، چوروں، درندوں اور جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے۔" اور بہشتی زیور میں حضرت تھانوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: "اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر

میں اثر ہو تو ان کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔[1]"

ہمارے گھر کی مستورات کو یہ مشکل پیش آتی کہ جب وہ کسی مریضہ کے لئے اس منزل کو تجویز کرتیں تو اصل کتاب میں نشان لگا کر یا نقل کرا کر دینی پڑتی تھی، اس لئے خیال ہوا کہ اگر اس کو علیحدہ مستقل طبع کرا دیا جائے تو سہولت ہو جائے گی۔

یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ عملیات اور دعاؤں میں زیادہ دخل پڑھنے والے کی توجہ اور یکسوئی کو ہوتا ہے۔ جتنی توجہ اور عقیدت سے دعا پڑھی جائے اتنی ہی مؤثر ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کے پاک کلام میں بڑی برکت ہے۔

واللہ الموفق فقط

بندہ محمد طلحہ کاندھلوی

۲۳ شعبان ۱۳۹۹ھ

فوائد اور طریقۂ عمل

یہ "منزل" آسیب، جادو، جنون، شیاطین، جنات کے اثرات، نظرِ بد، چوروں، ڈاکوؤں، درندوں، جانوروں اور ہر ظالم کے ظلم، شر سے حفاظت کے لئے، طاعون، وباء وغیرہ اور دیگر مہلک بیماریوں سے نجات کے لئے ایک مجرب عمل ہے۔

"منزل" پر عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان آیات کو پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔ اگر مرض معمولی ہو تو دن میں ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرنا کافی ہے، تکلیف زیادہ ہو تو صبح اور شام پڑھ کر دم کریں، بوقتِ ضرورت اس سے بھی زیادہ پڑھ کر دم کیا جا سکتا ہے۔ اور مریض پر دم کرنے کے ساتھ ساتھ اگر پانی کی بوتل میں بھی دم کر لیا جائے اور مریض کو یہ دم کیا ہوا پانی بھی صبح و شام پلایا جائے تو اس طرح "إِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی" مریض کو جلدی صحت ہوگی۔

[1] بہشتی زیور: حصہ ۹ صفحہ ۷۲۳

جس دکان، مکان میں آسیب یا جادو ہو وہاں اس کو قدرے بلند آواز سے پڑھنا اور پانی پر دم کر کے ہلکا ہلکا چھڑکنا مفید ہے اور اگر کوئی شخص محض اپنی حفاظت کے لئے پڑھنا چاہے تو اس کے لئے بھی ان آیت کو پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرنا بہت مفید ہے، جادو، آسیب اور نظرِ بد وغیرہ سے "اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" حفاظت رہے گی۔

وضاحت: یہ منزل کم از کم چالیس دن تک یا ایک سو بیس دن تک صبح وشام ہر نماز کے بعد اہتمام سے پڑھے۔ "اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" بہت ہی فائدہ ہوگا، ہاں اس کے ساتھ مرد حضرات پانچ وقت کی نماز جماعت سے مسجد میں پڑھیں اور اس کے ساتھ ساتھ مسجد کو آباد کرنے کے لئے چوبیس گھنٹوں میں سے ڈھائی گھنٹے سے لے کر آٹھ گھنٹے تک مسجد میں دینے کی کوشش کریں، مسجد اور محلّہ والوں کو بٹھا کر فکر کریں کہ مسجد سے ملحقہ آبادی کا ہر بالغ مرد مسجد میں آکر نماز پڑھے اور عورتیں گھروں پر اذان ہوتے ہی نماز پڑھ لیں، گھر میں کسی جاندار کی تصویر نہ ہو اور چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کریں، اگر غلطی سے گناہ ہو جائے تو توبہ واستغفار کر لیں، کسی کا دل دکھایا ہو یا ظلم کیا ہو مثلاً ساس نے بہو پر ظلم کیا ہو یا اس کا دل دکھایا ہو، یا شوہر نے بیوی کا یا بیوی نے شوہر کا دل دکھایا ہو، یا کسی مالک نے مزدور کا، ملازم کا، یا کسی استاذ نے شاگرد کا یا شاگرد نے استاذ کا، یا کسی نے اپنے پڑوسی کا دل دکھایا ہو یا اس پر ظلم کیا ہو تو یہ سب ایک دوسرے سے معافی مانگ لیں اور صدقہ کی کثرت رکھیں۔ ان چار باتوں کے اہتمام سے جلد ہی ہر بلا اور مصیبت سے نجات مل جائے گی۔[1]

---

[1] القول الجمیل: ۱۳۵ اور بہشتی زیور، نواں حصہ، عملیات خاص: ۷۵۷
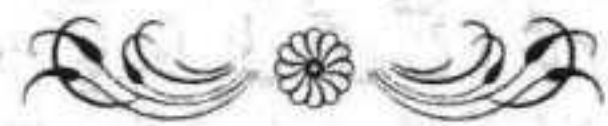
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۭ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ ۧ﴿۷﴾ (سورۃ الفاتحۃ: ۱ تا ۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الۗمّۗ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ڔ فِيْهِ ڔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۭ﴿۴﴾ اُولٰۗىِٕكَ عَلٰي هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۤ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ (البقرۃ: ۱ تا ۵)

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ

الرَّحِیْمُ ۝ (البقرۃ:۱۶۳)

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا
بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ
حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ لَآ اِکْرَاہَ فِی
الدِّیْنِ ۙۛ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّکْفُرْ
بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَھَا ؕ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ ۝ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُھُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـُٔھُمُ
الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ

اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع (البقرۃ: ۲۵۵ تا ۲۵۷)

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا
فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ؕ
فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ
مَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِہٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَکَ
رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَھَا ؕ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ؕ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِہٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰنَا

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ (البقرة:٢٨٤ تا ٢٨٦)

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ (آل عمران:١٨)

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ (آل عمران:٢٧)

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهٖ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً

إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ (الاعراف:٥٤ تا ٥٦)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾ (بنی اسرائیل:١١٠ و ١١١)

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَإِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَقُلْ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾ (المؤمنون: ١١٥ تا ١١٨)

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ
ذِكْرًا ﴿٣﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ اِنَّا
زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ
الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا وَّ
لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ (الصّٰفّٰت: ١ تا ١١)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا
تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا

تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا
انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ
اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ (الرحمٰن: ٣٣ تا ٤٠)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ
اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ (سورة الحشر: ٢١ تا ٢٤)

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا
سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ
وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ
رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَّاَنَّهٗ
كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ (الجن: ١ تا ٤)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢﴾
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ
مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ
دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾ (الکٰفرون: ١ تا ٦)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَ
مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾
اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ڏ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾
الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

جادو سے بچنے کی بارہ احتیاطی تدابیر

۱ مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور کے سات دانے صبح نہار منہ کھالیں، اگر مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور نہ ملے تو کسی بھی شہر کی عجوہ کھجور استعمال کر سکتے ہیں، حدیث نبوی میں آیا ہے:

”جو شخص عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کے وقت کھالیتا ہے اسے زہر اور جادو کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔“[1]

۲ دوسری احتیاطی تدبیر وضو، کیوں کہ باوضو مسلمان پر جادو اثر انداز نہیں ہوسکتا اور وہ فرشتوں کی حفاظت میں رات گزارتا ہے، ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ جب بھی کروٹ بدلتا ہے فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کو معاف کر دے کیوں کہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری ہے۔[2]

۳ مردوں کے لئے باجماعت نماز کی پابندی، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی کی وجہ سے انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں سستی برتنے کی وجہ سے شیطان اس پر غالب آجاتا ہے اور جب وہ غالب آجاتا ہے تو اس میں داخل بھی ہوسکتا ہے اور اس پر جادو بھی کرسکتا ہے، رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”کسی بستی میں جب تین آدمی موجود ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے، سو تم جماعت کے ساتھ رہا کرو، کیوں کہ بھیڑیا اس بکری کا شکار کرتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے۔“[3]

[1] بخاری، الطب، الدواء العجوة للسحر: ۸۵۹/۲
[2] مجمع الزوائد، كتاب الطهارة، باب فيمن يبيت على طهارة: ۳۱۲/۱، رقم: ۱۱۴۶
[3] نسائی، الإمامة، التشديد في ترك الجماعة، رقم: ۸۴۸

۴ قیامِ لیل: (یعنی رات کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرنا) جو شخص جادو کے اثر سے بچنے کے لئے قلعہ بند ہونا چاہے اسے قیامِ لیل ضرور کرنا چاہیے، کیوں کہ اس میں کوتاہی کر کے انسان خود بخود اپنے اوپر شیطان کو مسلط کر لیتا ہے اور اس کے مسلط ہونے کی صورت میں اس کے لئے جادو کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور قیامِ لیل کے لئے بیدار نہیں ہوتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔“[1]

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”جو شخص وتر پڑھے بغیر صبح کرتا ہے اس کے سر پر ستر ہاتھ لمبی رسی کا بوجھ پڑ جاتا ہے۔“[2]

۵ بیت الخلاء میں جاتے ہوئے اس کی دعا پڑھنا، ناپاک جگہ پر شیطان کا گھر اور ٹھکانہ ہوتا ہے، اس لئے اس میں کسی مسلمان کی موجودگی کو شیطان غنیمت سمجھتا ہے اور ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مجھے خود ایک شیطان جن نے بتایا تھا کہ وہ ایک شخص میں داخل ہو جانے میں کامیاب ہو گیا تھا جب اس نے بیت الخلاء میں جاتے ہوئے دعا نہیں پڑھی تھی، ایک اور جن نے بتایا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں ایک طاقت ور اسلحہ عطا کیا ہے جس کے ذریعے تم ہمارا خاتمہ کر سکتے ہو، میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ تو اس نے جواباً کہا کہ وہ مسنون اذکار ہیں۔ آپ ﷺ بیت الخلاء میں جاتے ہوئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.[3]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں ناپاک جنوں نر و مادہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

[1] بخاری، تهجد، اذ نام ولم يصل، رقم: ۱۱۴۴
[2] فتح الباری، التهجد، عقد الشيطان: ۳۳/۳
[3] بخاری، الدعاء، الدعاء عندالخلا: ۹۳۶/۲

❻ نماز شروع کرتے وقت شیطان سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ طلب کرنا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا نماز کے شروع میں آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

"اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا" (تین مرتبہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ

ترجمہ: "میں شیطان مردود کے تکبر، جادو اور وسوسہ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔"[1]

❼ سونے سے پہلے وضو کرلیں، پھر آیت الکرسی پڑھ لیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد کرتے کرتے سو جائیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ شیطان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا: "جو شخص سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے، صبح ہونے تک ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے اور شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا" یہ بات جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے سچ کہا ہے حالاں کہ وہ جھوٹا ہے۔"[2]

❽ نمازِ فجر کے بعد یہ دعا سو۱۰۰ مرتبہ پڑھیں:

[1] ابوداؤد، الصلوة، ما یستفتح به الصلاة، رقم: ٧٦٤

[2] ماخذه بخاری، وکالة، اذا وکل رجلا فترك الوکیل، رقم: ۲۳۱۱

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ،

ترجمہ: "اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اپنی ذات و صفات میں اکیلے ہیں، کوئی ان کا شریک نہیں، سارا ملک ان ہی کا ہے، ان ہی کے ہاتھ میں تمام تر بھلائی ہے اور جتنی خوبیاں ہیں وہ ان ہی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔"

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص بھی یہ دعا سو۱۰۰ مرتبہ صبح کے وقت پڑھ لیتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور شام ہونے تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔"[1]

❾ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.[2]

ترجمہ: "میں عظمت والے اللہ اور اس کی بزرگ ذات اور اس کی قدیم بادشاہت کی شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔"

اور حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو آدمی یہ دعا پڑھ لیتا ہے، شیطان اس کے متعلق کہتا ہے، یہ آج کے دن مجھ سے محفوظ ہوگیا۔"

[1] بخاری، الدعاء، فضل التهلیل: ۲/۹۴۷

[2] ابوداؤد، الصلاة، ما یقول الرجل، رقم: ٤٦٦

۱۰ صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (تین مرتبہ)[1]

ترجمہ: "اُس اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اچھی طرح جاننے والا ہے۔"

حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر صبح وشام یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس پر کوئی ناگہانی آفت نہیں آتی۔[2]

۱۱ صبح وشام یہ دعا پڑھا کریں:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔"[3]

۱۲ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: اگر میں چند کلمات (دعا) نہ پڑھوں تو یہود مجھے گدھا بنا دیں۔" ان سے کہا گیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ تو فرمایا:

اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ

[1] ترمذی، الدعوات، ماجاء فی الدعاء اذا اصبح، رقم: ۳۳۸۸

[2] ابوداؤد، الادب، ما یقول اذا اصبح: ۲/۳۳۸

[3] مسلم، الدعاء، التعوذ من سوء القضاء، رقم: ۶۸۷۸

اَعْظَمَ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَآءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ.[1]

ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں جس سے بڑھ کر عظمت والی کوئی چیز نہیں، اور اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ذریعے جن کے آگے نہ کوئی نیک بڑھ سکتا ہے اور نہ کوئی برا، اور اس کے تمام اسمائے حسنیٰ کے ذریعے جن کو میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا۔ میں ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں، اس کی تمام مخلوقات کی برائی سے۔"

تو یہ ہیں وہ بارہ احتیاطی تدابیر جنہیں اختیار کر کے انسان ہر قسم کے جادو سے عموماً قلعہ بند ہو سکتا ہے، بشرطیکہ وہ مخلص ہو اور اس علاج پر اس کو یقینِ کامل حاصل ہو۔
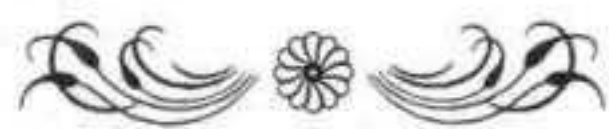
[1] مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، مایؤمر بہ من التعوذ، رقم: ۱۸۳۹

نظرِ بد سے حفاظت کی چار دعائیں

عموماً لوگ نظرِ بد لگ جانے یا سحر کا شبہ ہونے پر ابتداء میں اُن چیزوں اور کاموں میں لگ جاتے ہیں جو بامرِ مجبوری بہت ہی بعد کی چیزیں تو ہوسکتی ہیں لیکن اس قسم کی پریشانیوں کا عمومی طور پر وہ اصل علاج نہیں۔

چناں چہ مسنون دعاؤں کی یا سنت سے ثابت معتبر اعمال اختیار کرنے کی بجائے اول مرحلے ہی میں کسی کے پاس اپنا استعمالی کپڑا اور قمیص وغیرہ بھیجی جاتی ہے اور اکثر قمیص وغیرہ دکھانے سے بیماری اور وہم میں کمی کی بجائے مزید اضافہ ہوتا ہے، اسی طرح اگر کوئی جسمانی بیمار ہوتا ہے اور مرض کی صحیح تشخیص نہ ہونے کی وجہ سے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اس پر کچھ اثرات ہیں تو پھر وہ غلط عاملوں کے چکر میں پھنس کر اپنی بیماری کے اصل علاج سے بھی محروم ہو جاتا ہے اور مزید پریشانیوں میں الجھ جاتا ہے، لہٰذا ایک ہی طبیب سے صحیح طور پر تشخیص کروا کر مستقل علاج کروانا چاہیے اور لوگوں کی باتوں کا اثر ہرگز نہیں لینا چاہیے اور نظرِ بد اور سحر کے جو علاج آپ ﷺ نے بتلا دیئے ہیں ان ہی کو اختیار کریں، ان ہی پر عمل کریں۔

اگر کسی شخص پر جادو کر دیا گیا ہو تو اس کا اثر دور کرنے کے لئے سعودی عرب کے مفتی اعظم سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے اپنے رسالہ "حُکْمُ السَّحْرِ وَالْکَھَانَۃِ" میں فرمایا کہ سبز بیری کے سات پتے لے کر ان کو پیسا جائے۔ پھر اسے ایک برتن میں رکھ کر اس میں اتنا پانی ڈالا جائے کہ وہ غسل کے لئے کافی ہو جائے، پھر اس پر آیۃ الکرسی، سورۃ البقرۃ کی آخری آیات، سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص اور معوذتین (سورۃ الفلق، سورۃ الناس) پڑھے۔ نیز

سورۃ الاعراف آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹، سورۃ یونس آیت ۷۹ تا ۸۲ اور سورۃ طٰہٰ آیت ۶۵ تا ۶۹ بھی پڑھے۔ یہ آیات پانی پر پڑھ کر دم کرنے کے بعد مریض اس پانی سے تین مرتبہ پئے اور باقی پانی سے غسل کر لے۔ "اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ" اس سے بیماری ختم ہو جائے گی، نیز اس طریقہ علاج کو ایک سے زیادہ مرتبہ بھی مرض کے ختم ہونے تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔[1]

نظرِ بد کی چند دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

❶ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ، مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ.[2]

تَرْجَمَہ: "میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے بچانے کے لئے جو تجھے ایذا دیتی ہے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ کے شر سے۔ اللہ تجھے شفا دے، اللہ کا نام لے کر میں تجھ پر دم کرتا ہوں۔"

❷ بِسْمِ اللّٰہِ یُبْرِیْکَ وَمِنْ کُلِّ دَآءٍ یَّشْفِیْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ

تَرْجَمَہ: "میں اللہ کا نام لے کر (دم کرتا ہوں) جو تجھے بری کرے اور

[1] امام ابن حجر رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے فتح الباری میں جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۷ اور امام عینی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ نے عمدۃ القاری میں جلد ۲۱ صفحہ ۴۲۲ "باب ھل یستخرج السحر" کے تحت وہب بن منبہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ کا بھی یہی قول اور علاج نقل کیا ہے۔

[2] مسلم، آداب، الطب والمرض: ۲/۲۱۹

ہر مرض سے تجھے شفا دے حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر آنکھ والے کے شر سے (یعنی نظر لگ جانے سے تجھے بچائے)۔''[1]

۳ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔[2]

تَرجَمَہ: ''جو چاہا اللہ نے، نہیں ہے کوئی طاقت دینے والا سوائے اللہ کے۔''

۴ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ۔[3]

تَرجَمَہ: ''اے اللہ! دور کر اس (مریض) کی گرمی اور اس کی سردی اور اس کی تکلیف کو۔''

چھوٹے بچوں کو عموماً نظر لگ جاتی ہے، لہٰذا ماؤں سے درخواست ہے کہ ایسی حالت میں یہ آیات اور دعائیں رات کو سونے سے پہلے ان پر پڑھتی رہیں۔

دشمنوں کی نظر سے چھپے رہنے کا ایک عمل

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ چاہتے کہ مشرکین آپ کو نہ دیکھ سکیں تو قرآن مجید کی تین آیتیں پڑھ لیتے تھے، اس کے اثر سے کفار آپ کو نہ دیکھ سکتے تھے۔ وہ تین آیتیں یہ ہیں: ایک آیت سورۂ کہف میں، دوسری آیت سورۂ نحل میں اور تیسری آیت سورۂ جاثیہ میں ہے۔[4]

اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۔[5]

[1] مسلم، آداب، الطب والمرض: ۲/۲۱۹
[2] الکهف: ۳۹
[3] مستدرك حاكم، الطب: ۴/۳۴۱، رقم: ۷۵۸۰
[4] قرطبی: ۵/۱۹۶، الاسراء: ۴۵
[5] سورة الکهف: آیت ۵۷

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۔[1]

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۔[2]

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاملہ میں نے ملک شام کے ایک شخص سے بیان کیا، اس کو کسی ضرورت سے رومیوں کے ملک میں جانا تھا، وہاں گیا اور ایک زمانہ تک وہاں مقیم رہا، پھر رومی کفار نے اس کو ستایا تو وہ وہاں سے بھاگ نکلا، ان لوگوں نے اس کا تعاقب کیا۔ اس شخص کو وہ روایت یاد آگئی اور مذکورہ تین آیتیں پڑھیں، قدرت نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالا کہ جس راستہ پر یہ چل رہا تھا اسی راستہ پر دشمن گزر رہے تھے مگر وہ ان کو نہ دیکھ سکتے تھے۔[3]

• امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت نقل کی گئی ہے میں نے وہ رَے کے رہنے والے ایک شخص کو بتلائی، دیلم کے کفار نے اس کو گرفتار کر لیا۔ کچھ عرصہ ان کی قید میں رہا، پھر ایک روز موقع پا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ یہ لوگ اس کے تعاقب میں نکلے مگر اس شخص نے بھی یہ تین آیتیں پڑھ لیں۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈال

[1] سورة النحل: آیت ۸
[2] سورة الجاثية: آیت ۲۲
[3] قرطبی: ۵/۱۹۶، الاسراء: ۴۵

دیا کہ وہ اس کو نہ دیکھ سکے۔ حالاں کہ ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور اس کے کپڑے ان کے کپڑوں سے چھو جاتے تھے۔[1]

امام قرطبی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کہتے ہیں کہ ان تینوں کے ساتھ سورۂ یٰسٓ کی وہ آیات بھی ملا لی جائیں جن کو آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہجرت کے وقت پڑھا تھا جب کہ مشرکینِ مکہ نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ آپ نے یہ آیات پڑھیں اور ان کے درمیان نکلتے ہوئے چلے گئے بل کہ ان کے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے گئے، ان میں سے کسی کو خبر نہیں ہوئی۔ سورۂ یٰسٓ کی وہ آیات یہ ہیں:

يٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○

امام قرطبی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ مجھے خود اپنے ملک اندلس میں قرطبہ کے قریب قلعہ منثور میں یہ واقعہ پیش آیا کہ میں دشمن کے سامنے بھاگا اور ایک

[1] قرطبی: ۵/۱۹۶، الاسراء: ۴۵

گوشہ میں بیٹھ گیا۔ دشمن نے دو گھوڑے سوار میرے تعاقب میں بھیجے اور میں بالکل کھلے میدان میں تھا، کوئی چیز پردہ کرنے والی نہ تھی، مگر میں سورۂ یٰسٓ کی آیتیں پڑھ رہا تھا۔ یہ دونوں سوار میرے برابر سے گزرے پھر جہاں سے آئے تھے یہ کہتے ہوئے لوٹ گئے کہ یہ شخص کوئی شیطان ہے کیوں کہ وہ مجھے دیکھ نہ سکے، اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ان کو مجھ سے اندھا کر دیا تھا۔[1]

دشمن اور ظالم کے شر سے حفاظت کے لئے دعا

جس کو کسی ظالم شخص سے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، اس کے شر سے حفاظت کے لئے یہ دعا مانگے:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○[2]

تَرجَمَہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم لوگوں کا نشانۂ ستم نہ بنایئے۔“

حضرت مہلب بن ابی صفرہ رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ایسے شخص نے روایت کی کہ جس نے خود رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ آپ (کسی جہاد کے موقع پر رات میں حفاظت کے لئے) فرما رہے تھے کہ اگر رات میں تم پر چھاپہ مارا جائے تو ”حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ“ پڑھ لینا جس کا حاصل لفظ ”حٰمٓ“ کے ساتھ یہ دعا کرنا ہے کہ ہمارا دشمن کامیاب نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ”حٰمٓ“ دشمن سے حفاظت کا قلعہ ہے۔[3]

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

[1] قرطبی: ۵/۱۹۶، ۴۵

[2] سورۃ یونس: ۸۵

[3] ترمذی، الجهاد، ماجاء فی الشعار: ۱/۲۹۷

فرمایا: جس شخص نے شروع دن میں آیۃ الکرسی اور سورۂ مؤمن کی پہلی تین آیتیں "حٰمٓ" سے "اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ" تک پڑھ لیں وہ اس دن برائی اور تکلیف سے محفوظ رہے گا۔[1]

فَائِدَہ: کسی کی آہ اور بددعا نہ لینا، حتی الامکان گناہوں سے پرہیز کرنا، اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی محبت دل میں بٹھا کر خشوع وخضوع سے نماز باجماعت کا اہتمام کرنا اور ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرنا۔

ان اعمال کے اہتمام سے بھی شرور سے پناہ حاصل ہوتی ہے۔

[1] ترمذی، فضائل القرآن، ماجاء فی سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی: ۲/۱۱۵
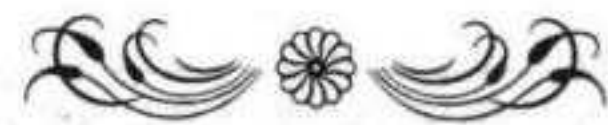
غم و پریشانی سے راحت پانے کے لئے گیارہ دعائیں

❶ جب کسی شخص کو کوئی غم پیش آئے یا پریشانی لاحق ہو تو یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآئُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَآءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ.

تَرجَمہ: "اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں۔ (یعنی تیرے پورے پورے قبضہ میں ہوں) میرے حق میں جو فیصلہ بھی تیرا ہو وہ نافذ ہونے والا ہے اور تیرا جو حکم ہے وہ سب انصاف ہی

انصاف ہے اور میں تیرے ہر اس نام کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنی ذات پاک کے لئے مقرر فرمایا ہے یا اپنی کتاب کے ساتھ اس کو اتارا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے (بذریعہ الہام) جس کو بھی تو نے بتایا ہے۔ یا خاص اپنے ہی علم غیب میں اس کو پوشیدہ رکھا ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم کا دور کرنے والا اور میری فکر کے ازالہ کا سبب بنادے۔"

فَائِدَہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

اللہ کا جو بھی بندہ کسی مصیبت یا رنج وغم میں گرفتار ہو اور وہ (مذکورہ بالا) یہ دعا پڑھا کرے تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ضرور اس کی مصیبت، پریشانی اور رنج وغم کو دور فرما دیں گے اور اس کے رنج وغم کو خوشی اور مسرت سے بدل دیں گے۔[1]

نیز یہ دعا قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے پہلے اور تلاوت کرنے کے بعد بھی مانگنی چاہیے۔

❷ پریشانی دور ہونے کے لئے مندرجہ ذیل عمل بھی کیا جا سکتا ہے۔

اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر درجِ ذیل کلمات بلاتعداد کچھ دیر تک پڑھیں کم از کم ۵۰۰ مرتبہ، چاہے دو تین نشستوں میں ہی ہو لیکن دھیان کے ساتھ ہو۔

① لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

② حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

③ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

[1] مسند احمد: ۱/۴۵۲، رقم: ۴۳۰۶

اس کے بعد گڑگڑا کر دعا کریں، نیز روزانہ کسی وقت دو رکعت نفل بھی پڑھ لیا کریں، اس کے بعد دعا کیا کریں اور پریشانی دور ہونے تک روزانہ مذکورہ عمل کرتے رہیں اور اوپر لکھا ہوا کلمہ نمبر ۲ چلتے پھرتے زبان پر رکھیں اور دل ہی دل میں گڑگڑا کر دعا کرتے رہیں، یہ بہت مفید اور مجرب عمل ہے۔

ضروری نہیں ہے کہ پانچ سو مرتبہ ہی ہو، یہ عدد صرف اور صرف اس لئے لکھ دیا ہے تاکہ یکسوئی سے بیٹھ کر کچھ تعلق مع اللہ پیدا کر کے پھر دعا مانگی جائے۔

فَائِدَہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" جو شخص پڑھا کرے اس کے لئے یہ ننانوے دکھ اور بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے ہلکی بیماری فکر و پریشانی ہے۔[1] (سُبْحَانَ اللّٰهِ! یہ کتنا آسان نسخہ ہے)

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ اس دعا کو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا مطلب جانتے ہو کیا ہے؟

میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے "گناہ سے پھرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی حفاظت سے اور اللہ کی عبادت کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔"[3]

وَضَاحَت: اس دعا کے متعلق مفتی اعظم پاکستان حضرت محمد شفیع صاحب رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی تحریر فرماتے ہیں: مشائخ وعلماء نے "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" پڑھنے کے

[1] مستدرك حاكم، الدعاء: ۱/۷۳۵، رقم: ۲۰۴۲

[2] ترمذی، الدعوات فضل لاحول، رقم: ۳۶۰۱

[3] كنز العمال، الاذكار، فی الحوقلة، : ۱/۲۳۱، رقم: ۱۹۵۶

فوائد میں لکھا ہے کہ اس آیت کو ایک ہزار مرتبہ جذبۂ ایمان و انقیاد (فرماں برداری) کے ساتھ پڑھا جائے اور دعا مانگی جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ رد نہیں فرماتا۔ ہجوم افکار اور مصائب کے وقت "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" کا پڑھنا مجرب ہے۔[1]

جب حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تھے تو مذکورہ بالا کلمہ نمبر۱ خاص طور سے پڑھتے تھے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:

"تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پاک ہے تو، بے شک میں گناہ گاروں میں سے ہوں۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی کلمہ کی برکت سے انہیں اس آزمائش سے نجات عطا فرمائی اور وہ مچھلی کے پیٹ سے صحیح سالم نکل آئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے جو دعا مچھلی کے پیٹ میں کی تھی، اسے جو مسلمان بھی کسی مقصد کے لئے پڑھے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔[2]

اسی لئے بزرگوں سے یہ منقول چلا آرہا ہے کہ وہ انفرادی یا اجتماعی مصیبت کے وقت یہ کلمہ سوا لاکھ مرتبہ پڑھتے ہیں اور اس کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ مصیبت کو دور فرما دیتا ہے۔[3]

اس دُعا کے ورد کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے کا اور فرائض و واجبات کو ادا کرنے کا ضرور اہتمام کیا جائے۔

۳ جو شخص کسی بھی رنج و غم، اضطراب و پریشانی میں گرفتار ہو یا کسی مشکل میں گرفتار ہو اس کو یہ دعا پڑھنا چاہیے:

۱ معارف القرآن: ۲/۲۴۴، آل عمران: ۱۷۳

۲ ترمذی، الدعوات، باب: ۲/۱۸۸

۳ معارف القرآن: ۷/۴۷۹

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔[1]

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت ہی بزرگ اور بڑا ہی بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش کا رب (مالک) ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، اور عرشِ کریم کا مالک ہے۔"

۴ جب بھی کسی مصیبت و بلا یا خوف ناک امر کے پیش آنے کا اندیشہ ہو یا کسی بہت بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو کثرت سے درجِ ذیل دُعا کا ورد رکھے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

ترجمہ: "کافی ہے ہمارے لئے اللہ اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے، اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا ہے۔"[2]

۵ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْٓ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔[3]

۱ مسلم، الذکر، دعاء الکرب، رقم: ۲۷۳

۲ مسند احمد: ۱/۳۲۶، رقم: ۳۰۰۱

۳ ابوداؤد، الادب، ما یقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۹۰

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں، پس تو پلک جھپکنے جتنا وقت بھی مجھے میرے نفس کے سپرد مت کر اور میرے سب کام درست کر دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

۶ اور یہ دعا گڑگڑا کر مانگیں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ.

ترجمہ: "اے (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے! (تمام مخلوق کو) قائم رکھنے (اور سنبھالنے) والے، تیری ہی رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں۔"

رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی فکر لاحق ہوتی تو آپ ﷺ یہ (مذکورہ بالا) دعا بکثرت پڑھتے تھے۔[1]

۷ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ○

ترجمہ: "میرے پروردگار! میں اپنے لئے آپ کی نازل کی ہوئی ہر بھلائی کا محتاج ہوں۔"[2]

قرآن کریم میں ہے کہ یہ دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت مانگی تھی جب وہ فرعون اور اس کے کارندوں کے ظلم سے نجات پانے کے لئے مصر سے ہجرت کر کے مدین پہنچے تھے اور وہاں بظاہر ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے ان کی ملاقات حضرت شعیب علیہ السلام سے کرائی اور ان کی خوش گوار زندگی کا آغاز ہوا۔

۸ اگر پریشانی ایسی ہو کہ بندوں سے خوف ہو یا ان کی شرارت کا ڈر ہو تو ان کے

[1] ترمذی، الدعوات، باب: ۱۹۲/۲

[2] سورۃ القصص: آیت ۲۴

فتنے و شرارت سے حفاظت کے لئے یہ دعا مانگیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ.[1]

ترجمہ: "کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ جو بہت بردبار اور بزرگ ہے۔ اللہ ہی کے لئے پاکی ہے جو آسمانوں اور زمینوں اور بڑے عرش کا رب ہے، اللہ رب العالمین کے لئے ہی ساری تعریفیں ہیں، اے اللہ! میں تیرے بندوں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اللہ ہی مجھے کافی ہے اور بہت اچھا کارساز ہے۔"

۹ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا.[2]

ترجمہ: "اللہ اللہ میرا پروردگار ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔"

اس دعا کو غم کی حالت میں بار بار پڑھنا چاہیے۔

۱۰ رسول اللہ ﷺ رنج و غم سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

[1] ترمذی، الوتر، ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ، رقم: ۴۷۹

[2] ابن ماجہ، الدعاء، باب الدعاء عند الکرب: ۲۷۷

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.[1]

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے اور عاجزی اور سستی اور بخل اور بزدلی اور لوگوں کے قہر سے۔"

11 ہر رنج وغم، مصیبت و پریشانی اور دکھ، بیماری کے وقت کثرت سے استغفار پڑھا کرے۔

اَسْتَغْفِرُ اللهَ (رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ) وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ.

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے ہر گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔"[2]

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

"جو شخص کثرت سے اور پابندی کے ساتھ استغفار کرتا رہے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ہر تنگی (مصیبت) سے رہائی اور ہر غم سے کشادگی نصیب فرمائیں گے اور جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا وہاں سے اس کو روزی عطا فرمائیں گے۔"[3]

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے: "جب میرے دل میں کوئی مسئلہ کھٹکتا یا کوئی مشکل حالت درپیش ہوتی تو میں کم وبیش ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ

[1] نسائی، الاستعاذۃ من الھم: ۳۱۳/۲

[2] مسند احمد: ۲۹۳/۵، رقم: ۲۲۰۰۲

[3] ابوداؤد، الوتر، باب فی الاستغفار، رقم: ۱۵۱۸

استغفار کرتا ہوں حتیٰ کہ میرا سینہ کھل جاتا ہے اور مشکل حل ہو جاتی ہے، میں استغفار کرنے کی حالت میں چاہے بازار میں ہوں یا مسجد میں یا مدرسہ میں مگر مجھے ذکر و استغفار سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی حتیٰ کہ میں اپنا مقصود پالیتا ہوں۔"[1]

اس لئے ہر مسلمان مرد وعورت کو توبہ و استغفار اہتمام سے کرنا چاہیے، روزانہ کوشش کرکے صبح اور شام سو مرتبہ اس استغفار کی ایک ایک تسبیح پڑھنی چاہیے اور ممکن ہو تو "استغفار کی ستر دعائیں" جو اسی کتاب میں مذکور ہیں اس میں سے ایک ایک منزل پڑھتے رہیں۔ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰی اس سے بہت ہی فائدہ ہوگا اور مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے ان استغفارات کا پڑھنا بہت ہی مفید ہے۔

اسی طرح مکتبہ بیت العلم کی مطبوعہ کتاب "پریشانی کے بعد راحت" کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے جس کے مطالعہ کرنے سے مصیبت اور پریشانی پر صبر نصیب ہوگا اور چین وسکون ملے گا۔

وضاحت: یہ کل گیارہ دعائیں ذکر کی گئی ہیں اگر ان دعاؤں کا اہتمام کیا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہر غم اور پریشانی سے نجات دے دیں گے۔

گم شدہ یا چوری کی ہوئی چیز کے ملنے کے لئے دو دعائیں

جب کوئی چیز گم ہو جائے یا چوری ہو جائے تو سب سے پہلے تو اپنے اعمال پر نظر ڈالئے، اگر اس میں کوئی کوتاہی نظر آئے تو فوراً اس کو دور کرنے کی فکر کریں اور کثرت سے استغفار کریں، پھر ہر نماز کے بعد انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اس دعا کو پچیس مرتبہ پڑھے:

1 اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّآلَّةِ وَهَادِیَ الضَّآلَّةِ

[1] بطل الاصلاح الدینی: ۱۲، بحوالہ گناہوں کے پہاڑ: ۱۲

تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ.[1]

ترجمہ: ''اے اللہ! اے گم شدہ کو واپس کرنے والے! اور راہ بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے! تو ہی گم شدہ کی راہ بتا سکتا ہے، اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعہ میری گم شدہ چیز کو واپس فرما دے، کیوں کہ بے شک وہ تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے ملی تھی۔''

② اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا.[2]

ترجمہ: ''ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میں اپنی مصیبت میں آپ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں، مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرما اور اس کے عوض اس سے بہتر عطا فرما۔''

یہ دعا بہت ہی مجرب ہے۔ خصوصاً کوئی چیز گم ہو جائے، یا کوئی نعمت زائل ہو جائے اس وقت بھی یہ دعا پڑھنی چاہیے، اسی طرح گھر میں کوئی چیز ٹوٹ جائے یا کوئی بھی جانی و مالی نقصان ہو تو اس وقت اس دعا کو اہتمام سے مانگیں اور اس کے معنی پر

[1] مجمع الزوائد، الاذکار، ما يقول اذا انفلتت دابته: ۱۰/۱۳۹، رقم: ۱۷۱۰۶
[2] ترمذی، الدعوات، باب: ۲/۱۹۱

غور کرتے ہوئے یہ دعا مانگی گئی تو ''اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى'' دل کو تسلی بھی ہو جائے گی اور اس چیز کا بہتر بدل بھی مل جائے گا۔

فائدہ: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس بندے کو کوئی تکلیف پہنچے پھر یہ دعا (جو اوپر ذکر کی گئی ہے) پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے مصیبت پر اجر عطا کرتے ہیں اور اس سے بہتر بدل عنایت فرماتے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے وہی کلمات پڑھے جن کا حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان (حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بہتر (شوہر) رسول اللہ ﷺ مجھے عطا فرمایا ہے۔[1]
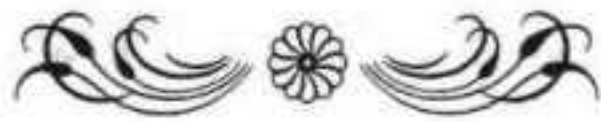
[1] مسلم، الجنائز، فصل فی الاسترجاء: ۱/۳۰۰

مدد کس سے مانگیں؟

خاتم الانبیاء، حبیبِ خدا حضرت محمد ﷺ اس وقت دنیا میں تشریف لاتے ہیں جب کہ رسولوں کی دی ہوئی تعلیم مٹ چکی ہے، ان کی راہیں بے نشان ہو چکی ہیں، دنیا توحید کو بھلا چکی ہے، جگہ جگہ مخلوق پرستی ہو رہی ہے، سورج، چاند، ستارے، آگ، پانی، بت وغیرہ کی پوجا کی جا رہی ہے۔ خدا کا دین بدل چکا ہے، کفر کی تاریکی چھا چکی ہے، دنیا کا چپہ چپہ، کونہ کونہ سرکشی اور زیادتی سے بھر گیا ہے، عدل اور انصاف بالکل مٹ چکا ہے، انسانیت بھی فنا ہو چکی ہے، جہالت اور کم فہمی کا دور دورہ ہے، سوائے بعض نفوس کے خدا کا نام لیوا زمین پر کوئی نہیں رہا۔ پس معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی جلالت اور عزت خدا کے پاس بہت بڑی تھی اور آپ ﷺ نے جو خدائی رسالت ادا کی وہ کوئی معمولی رسالت نہیں تھی۔

میرے عزیز دوست! تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی لئے بھیجے گئے تھے کہ لوگوں کو تعلیم دیں اور سکھائیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اللہ ہی کی عبادت کرو اور اللہ ہی سے مدد مانگو اور انسان پیدا بھی اسی لئے کیا گیا ہے۔ مگر انسان اپنی نفسانیت اور جہالت کی وجہ سے بھول جاتا ہے یا ضد میں آ کر جانتے ہوئے بھی الٹا کرنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام مجید کے اندر سورۂ فاتحہ یعنی الحمد شریف میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝٤﴾

ترجمہ: ”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“

کامل اطاعت اور پورے دین کا حاصل صرف یہی دو باتیں ہیں۔ حضرت قتادہ

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے کہ تم سب اسی کی خالص عبادت کرو اور اپنے تمام کاموں میں اسی سے مدد مانگو۔[1]

میرے عزیز دوست! آج وہ لوگ سوچیں اور سمجھیں جو نماز میں روزانہ پانچوں وقت کئی مرتبہ اللہ کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے اس بات کا اقرار کرتے ہیں ”إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝٤“ (ہم خالص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) یہ آیتِ کریمہ نماز میں بار بار پڑھتے ہیں۔ یہ اقرار بھی کر رہے ہیں اور جب نماز پڑھ لی تو اللہ ہی کے گھر میں اسی مصلے پر سے جب اٹھتے ہیں تو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو حاضر و ناظر اور نفع ونقصان میں مددگار سمجھ کر اسی وقت ان کے نام کا نعرہ لگا کر اٹھتے ہیں میرے عزیز دوست! آپ ہی انصاف کریں۔ کوئی حد بھی ہے اس جہالت کی۔

میرے عزیز دوست! مدد صرف اللہ ہی کی ہوتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ ہماری مدد نہ کرے تو دنیا میں کوئی بھی ہماری مدد نہیں کر سکتا۔ اب آئیے آپ کو وہ حدیثیں اور آیتیں سناؤں جن کو پڑھنے اور سننے سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور توحید میں پکا بن جاتا ہے۔ کیسی کیسی مشکلوں میں اللہ تعالیٰ نے مدد کی ہے اور ایسی ایسی سخت مصیبتوں میں بھی خدا کے بندوں نے توحید کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور ہم کو سبق دے گئے، ہمارے ہی لئے نہیں بل کہ سارے جہان کے لئے نمونہ بن گئے جو عقل مند تھے، ایمان والے تھے، سمجھ والے تھے، انہوں نے بزرگانِ دین کے عمل کو ہاتھ میں لے لیا اور عمل کر کے بتا دیا۔ باقی تو اپنی اپنی ضد اور نفسانیت ہی پر اڑے ہوئے ہیں۔

قرآن کریم کے سترہویں پارے میں سورۃ الانبیاء کے چھٹے رکوع آیت نمبر ۸۸ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی۔ ہم ایمان

[1] تفسیر ابن کثیر: ۲۸

والوں کو اسی طرح بچالیا کرتے ہیں۔“

دیکھا میرے عزیز دوست! اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے کہ میں ایمان والوں کو اس طرح بچالیتا ہوں چاہے سمندر کی تہ میں ہو، یا طوفانِ دریا میں ہو، یا آگ کے الاؤ میں ہو، یا مچھلی کے پیٹ میں ہو۔ اسی وقت مچھلی کو حکم ہوتا ہے کہ اے مچھلی! میرے یونس کو اپنے پیٹ اور سمندر سے باہر نکال دے اور یہی ہوا بھی۔ اگر یونس علیہ السلام خدا کی مدد نہ مانگتے، اس کو نہ پکارتے، اس کی تسبیح نہ پڑھتے تو اس کا انجام کیا ہوتا وہ بھی سن لے۔

قرآن کریم کے تیئیسویں پارے میں سورۃ الصّٰفّٰت کے پانچویں رکوع آیت نمبر ۱۴۳، ۱۴۴ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک اسی مچھلی کے پیٹ میں پڑے رہتے۔“

اے میرے دوست! اس سے بڑھ کر اب آپ کو توحید کے لئے اور کیا ثبوت چاہیے؟ خداوند عالم فرما رہا ہے کہ اگر یونس میری تسبیح نہ پڑھتے، مجھ سے مدد نہ مانگتے، مجھے اپنی مصیبت میں یاد نہ کرتے تو قیامت تک اسی مچھلی کے پیٹ میں قید رہتے۔ کیوں کہ خدا کے سوا اور کوئی مصیبت میں ان کا مددگار نہ تھا۔

قرآن کریم کے چوتھے پارے میں اٹھارویں رکوع آیت نمبر ۱۷۳ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو (آپ کی زبان پر) آخری کلمہ یہ تھا کہ ”ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔“[1]

[1] کتاب التفسیر، باب اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ: ۲/۶۵۵

میرے عزیز دوست! یہ تھا امتحان ایمان والوں کا اور یہ تھی کسوٹی۔ اب اللہ تعالیٰ کی رحمت کو دیکھئے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کی طرف پھینک دیا گیا تو جو بڑے بڑے فرشتے ہیں وہ تیار کھڑے تھے کہ نہ جانے اللہ کس کو کب اور کیا حکم کرتا ہے۔ یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام تیار کھڑے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے حکم دے تو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں گرنے سے پہلے ہی بیچ راستے میں آسمان کی طرف اٹھا لوں یا آگ کو سمندر میں ڈال دوں، اسی طرح حضرت میکائیل علیہ السلام بھی تیار کھڑے تھے کہ اگر مجھ کو اللہ تعالیٰ حکم کرے تو میں برسات کو اس آگ پر ایسا انڈ دوں کہ ایک آن کی آن میں آگ بجھ جائے، اسی طرح ہوا کا فرشتہ بھی تیار کھڑا تھا کہ اگر مجھے حکم ملے تو ایک پل میں آنکھ جھپکنے کے ساتھ ساری آگ کو اڑا کر لے جاؤں۔ مگر سب کے سب مجبور تھے۔ خدا کے حکم کے سوا کوئی کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ چاہے فرشتہ ہو یا نبی ہو یا ولی، یا قطب، یا ابدال، یا غوث ہو۔ بہرحال اللہ تعالیٰ جب کسی کو بچانا چاہے تو وہ کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہے کہ اس کا کوئی کام کر دے تب ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا مقبول بندہ سمجھ کر اپنے رحم وکرم سے اپنے دربار میں قبول کرلیا تھا۔ بھلا وہ آگ ان کو کیا جلاسکتی تھی۔[1]

رنج وغم کے وقت مؤمن کی شان

یاد رکھئے! درحقیقت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی رنج وغم، تکلیف ومصیبت وغیرہ دینے والا اور وہی ان مصیبتوں کو دور فرما کر راحت وآرام، صحت وتندرستی عطا فرمانے والا ہے، ہر چیز پر قادر اور مختار کل ہے، وہ بڑا داتا ہے، وہ اس بات کو بہت محبوب رکھتا ہے کہ اسے کوئی پکارے اور اسی پکار کو دعا کہتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم

[1] ماخذہ شریعت یا جہالت: ۲۹۹

کے بیسویں پارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ [1]

ترجمہ: ”بھلا ہے کوئی جو بے قرار و پریشان حال کی فریاد کو سنے جب کہ وہ اسے پکارے اور وہ تکلیف کو دور کر دے۔“

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ ہی بے چین و بے قرار کی فریاد کو سنتا ہے اور اس کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔ ہر انسان مصیبت کو دور کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی سہارا ضرور تلاش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ دہریئے خدا کے منکر ملحد اور بڑے بڑے مغرور بھی اپنی سمجھ اور عقیدے کے موافق اپنے سے بڑی ذات کا وسیلہ و ذرائع ٹھہراتے ہیں اور اس کے دامن کو پکڑ کر نجات حاصل کرنے کے خواہاں رہتے ہیں۔ بعضوں نے مورتیوں کو پکارا، کسی نے چاند، سورج، مریخ وغیرہ ستاروں کی منت وسماجت، خوش آمد کی اور دہائی دی کہ اس آڑے وقت میں کام آئیں، مگر جب ان سے حاجت روائی نہیں ہوئی تو تمام مادی وصوری اور ظاہری ذریعوں سے منہ پھیر کر صرف ایک ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر نہایت عاجزی وانکساری اور آہ وزاری سے پکارتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان پریشان حال لوگوں کی پکار کو قبول فرما کر انہیں دامنِ رحمت میں چھپا لیتا ہے۔ جب خدا ہی اس آڑے وقت و مصیبت میں کام آنے والا ہے تو ہر حالت میں اسی کو پکارنا چاہیے۔ دوسرے عاجز و محتاجوں کو پکارنے سے کیا فائدہ کہ وہ تو اس پکار کو سنتے ہی نہیں، فائدہ پہنچانا تو دور کی بات ہے۔ قرآن کریم کے چھبیسویں پارے میں سورۂ احقاف کی آیت نمبر ۵ میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

[1] سورة النمل: آیت ٦٢

مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗٓ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ [1]

ترجمہ: ”ان سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں، جو قیامت تک ان کی بات کو نہیں سن سکتے، وہ تو ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔“

قرآن کریم کے نویں پارے میں سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۱۹۴ میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ ط [2]

ترجمہ: ”بے شک اللہ کے سوا جن کو تم اپنی مدد کے لئے پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے (عاجز) بندے ہیں۔“

بل کہ وہ تم سے بھی زیادہ عاجز ہیں کیوں کہ زندہ انسان اپنی بعض مصیبتوں کو دور کر سکتا ہے اور وہ بے جان تو اپنی مصیبت کو بھی دور نہیں کر سکتے، دوسروں کی مصیبت کیا دور کریں گے!

اسی پارے کی اسی سورۃ کی آیت نمبر ۱۹۷ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ○ [3]

[1] سورة الاحقاف: آیت ٥ [2] سورة الاعراف: آیت ١٩٤

[3] سورة الاعراف آیت ١٩٧

ترجمہ: "وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، نہ وہ تمہاری مدد کرسکتے ہیں اور نہ وہ اپنی ہی مدد کرسکتے ہیں۔"

آیاتِ مذکورہ سے یہ ظاہر ہوا کہ خدا کے مقابلہ میں سب ہیچ اور بے بس ہیں، کوئی کسی کی مدد کرکے تکلیف کو دور نہیں کرسکتا، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب کی مدد کرتا ہے، لہٰذا ہر حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکاریں اور اسی سے دعا کریں اور اس پکار میں دوسرے کو شریک نہ کریں۔

قرآن کریم کے انتیسویں پارے میں سورۃ الجن کی آیت نمبر ۱۸ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝[1]

ترجمہ: "اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔"

اسی طرح گیارہویں پارے میں سورۃ یونس کی آیت نمبر ۱۰۶ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو مت پکارو جو (پکارنے سے) فائدہ اور (نہ پکارنے سے کچھ) تکلیف نہ پہنچا سکیں۔ پھر اگر تم ایسا کروگے تو اس وقت یقیناً ظالموں میں سے ہوجاؤ گے۔"[2]

ان آیات کے ترجمہ کو خوب غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور کسی حال میں بھی کسی پریشانی پر بھی کسی نجومی، دست شناس، فال نکالنے والا، کالے علم کرنے والا، جادوگر، عامل، کامل، روحانیت کے دعوے دار، جھوٹے پیر وغیرہ کے پاس کبھی نہ

[1] سورۃ الجن: آیت ۱۸ [2] سورۃ یونس: آیت ۱۰۶

جائیں، نہ ہی خطوط کے ذریعے کوئی بات پوچھیں یا عمل کریں۔

حدیث شریف میں بھی صاف طور پر علم نجوم کرنے اور کروانے اور نجومیوں (دست شناس، جوتشی، غیر شرعی عامل کامل) سے بات پوچھنے اور ان کی تعریف کرنے والے پر سخت وعید آئی ہے، چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کاہن کے پاس جائے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچا جانے تو وہ اس چیز (یعنی قرآن، سنت وشریعت) سے بری ہوا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔"[1]

اسی طرح ایک دوسری روایت میں بعض ازواجِ مطہرات سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کائن یا نجومیوں کے پاس جائے اور اس سے کچھ پوچھے (یعنی غیب کی باتیں پوچھے) تو اس کی چالیس دن رات کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں۔[2]

ایک اور حدیث میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے شگون لیا، یا اس کے لئے (اس کی مرضی سے) شگون لیا گیا، یا جو نجومی کے پاس آیا، یا (اس کی مرضی سے) اس کے لئے کوئی اور آیا، یا جس نے جادو کیا یا جس کے لئے (اس کی مرضی سے) جادو کرایا گیا۔"[3]

ان احادیث سے بھی معلوم ہوا کہ یہ چیز سخت نقصان دہ ہے اور انتہائی بدبختی کی علامت ہے، اس کی وجہ سے نماز جو عبادات میں سب سے افضل اور اہم ترین عمل

[1] ابوداؤد، الکهانة والطیر، باب فی الکهان، رقم: ۳۹۰۴
[2] مسلم، السلام، تحریم الکهانة، رقم: ۲۲۳۰
[3] مجمع الزوائد، الطب، فیمن یعلق تمیمة: ۱۲۴/۵، رقم: ۸۴۰۳

ہے نامقبول ہو جاتی ہے، تو جب نماز ہی قبول نہیں تو دوسرے اعمال بطریقِ اولیٰ قبول نہیں ہوں گے۔

جب سب کے سب اللہ تبارک وتعالیٰ کے محتاج ہیں اور ایک اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات "وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ" ہی بے نیاز ہے، اس کارخانہ قدرت کا تنہا چلانے والا ہے، کائنات میں سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے، اچھائی کی قدر کرنے والا ہے، رحم کرنے والا، انصاف کرنے والا، چھوٹی بڑی چیز کا جاننے والا اور بڑی سی بڑی چیز اور مشکل کام کو نیست سے ہست کرنے والا اور ناممکن کو ممکن بنادینے والا، وہ کسی کا محتاج نہیں، سب کے سب اس کے محتاج ہیں، تو پھر کیوں نہ اسی سے مانگا جائے، ہر مشکل، ہر مصیبت میں اسی کو پکارا جائے۔

کہتے ہیں کہ اورنگ زیب عالمگیر رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کے زمانے میں ایک شخص ان کے دربار میں اپنی حاجت لے کر حاضر ہوا کہ بادشاہ کے پاس جا کر کہوں گا تو وہ کچھ دیں گے اس سے میرا مسئلہ حل ہوجائے گا۔

خادم نے کہا: آپ انتظار کیجئے، بادشاہ چاشت کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، پھر دعا سے فارغ ہونے کے بعد سائل کو سلام کیا، پوچھا: کس ضرورت سے آنا ہوا؟

سائل نے کہا: میں جارہا ہوں جس ضرورت سے آیا تھا وہ مسئلہ حل ہوگیا۔ انہوں نے پوچھا: پھر بھی بتلاؤ تو سہی، اتنے دور سے سفر کرکے آئے ہو، کیا پریشانی تھی؟

سائل کہنے لگا: میں اپنی ایک پریشانی کے سلسلے میں آیا تھا لیکن میں نے دیکھا کہ آپ نے نماز پڑھ کر کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلائے تو میں نے سوچا کہ جب آپ بھی کسی سے مانگ رہے ہیں اور جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ اسی کا دیا ہوا ہے تو کیوں نہ میں بھی اسی سے مانگ لوں۔ آپ جو مجھے دیں گے وہ اسی سے مانگ کر

دیں گے تو اسی سے براہِ راست کیوں نہ مانگ لوں۔

اس واقعہ میں ہم سب کے لئے سبق ہے کہ ہر پریشانی، ہر ضرورت کے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سے مانگیں اور بار بار مانگیں، کبھی مایوس نہ ہوں، وہ دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے، وہ ایسا سننے والا ہے کہ زمین پر چلنے والی چیونٹی کے چلنے کی آواز کو بھی سنتا ہے، وہ ایسا مہربان ہے کہ دشمن کی بھی سنتا ہے اور مدد کرتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک کافر اپنے بت کو پکار رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے صنم! اے صنم! اس کی زبان سے غلطی سے نکل گیا اے صمد! اے صمد! اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کو ہماری رحمت سے ڈھانپ لو، فرشتوں نے کہا: اے اللہ! اس نے غلطی سے کہا تھا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: اے میرے فرشتو! اگر میں بھی نہ سنوں تو صنم اور صمد میں کیا فرق ہوگا۔

اس لئے کبھی مایوس نہ ہونا چاہیے، یہ خیال دل میں آئے تو اس کو دور کردیں کہ ہم گناہ گار ہیں، ہماری دعا کیا قبول ہوگی، وہ صنم کہنے والوں کی سنتا ہے ہم تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مسلمان ہیں، ہم کیوں مایوس ہوں، اس لئے خوب مانگیں، بار بار مانگیں، وہ ایسا کریم ہے کہ اس سے نہ مانگیں تو وہ ناراض ہوجاتا ہے۔ مانگنے والے مانگ مانگ کر تھک جاتے ہیں، وہ دے دے کر نہیں تھکتا، ہمارے دلوں میں اس بات کا یقین بیٹھ جائے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ وہ کتنا طاقت ور ہے اس کے لئے بیت العلم ٹرسٹ کی مطبوعہ کتاب "اسمائے حسنیٰ" کا مطالعہ بہت ہی مفید رہے گا۔ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھوائیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ[1]

[1] سورۃ المؤمن: آیت ٦٠

ترجمہ: ”اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے مانگو، میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔“

پھر کیوں نہ مانگیں، ہر فرض نماز کے بعد مانگیں، رات کو ۲ بجے ۳ بجے جب سب سو رہے ہوں اس وقت مانگیں، آپ مانگ کر تو دیکھیں، کیسے آپ کے مسائل حل ہوتے ہیں اور کہاں سے حل ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے مسائل ایسی جگہ سے اور اس طرح حل کر دیں گے کہ آپ کو وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

اور یاد رکھئے! سب سے بڑا تعویذ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا ہے اور پھر دعا ہے۔ لکھا ہوا تعویذ تو ان بچوں یا معذوروں کے لئے ہوتا ہے جو دعا نہ مانگ سکیں، اس لئے ان دعاؤں کو معمول بنا کر ان کو پڑھیں۔ ”اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی“ چالیس دن پڑھیں، آپ کو کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ اسی طرح یاد رکھئے جھوٹے پیروں کے اور کالے علم والوں اور نجومیوں کے تعویذ گنڈوں سے اکثر دل کی بے چینی بڑھتی ہے اور گھروں میں فسادات ہوتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض ہوجائیں اس کی بنی بنائی دنیا بھی بگڑ جاتی ہے اور آخرت بس تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

لہٰذا آج سے پچھلی زندگی میں جو کچھ ہوا اس پر توبہ استغفار کریں اور آئندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار کے علاوہ کسی اور جگہ نہ بھٹکیں۔ اس دربار میں نہ کسی کی سفارش کی ضرورت ہے، نہ پیسے کی ضرورت ہے، نہ وقت کی پابندی ہے، صرف وضو کریں، دو رکعت ”صلوٰۃ الحاجت“ پڑھ کر مانگیں اور ”حیاۃ الصحابہ“ (ترجمہ مولانا احسان الحق صاحب) کا بھی مطالعہ کریں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے مسائل، اپنی پریشانیاں کس طرح دو رکعت نماز پڑھ کر حل کروائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اپنی ذات ذوالجلال پر بھروسہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے شرک سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

؎ توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

ہر مسلمان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ خدارا شرک جیسے گندے کاموں سے خود کو بچائیں اور اپنے متعلقین کو بھی شرک کے سائے تک سے بچانے کی کوشش کریں۔ امید ہے اس سلسلے میں ”اسمائے حسنیٰ“ نامی کتاب کی گھروں میں تعلیم اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بہت مفید ہوگی۔ (ناشر بیت العلم ٹرسٹ)

غم اور پریشانی کے وقت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے رسالہ ”تقدیر پر راضی ہونا چاہیے“ اور ”بیماری اور پریشانی ایک نعمت“ ان دونوں رسالوں کا ضرور مطالعہ کرتے رہیں۔ اسی طرح مکتبہ بیت العلم کی مطبوعہ کتاب ”پریشانی کے بعد راحت“ کا بھی مطالعہ کریں ”اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی“ اس سے مصیبت اور پریشانی پر صبر نصیب ہوگا اور بہت چین وسکون ملے گا۔

وحشت اور گھبراہٹ کے وقت کی دعا

جو شخص وحشت و گھبراہٹ محسوس کرے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ.[1]

ترجمہ: ”میں اللہ کے ہمہ گیر کلمات کی پناہ لیتا ہوں اللہ کے غضب و غصہ سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے کچوکوں (وسوسوں) سے اور اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں۔“

[1] ترمذی، الدعوات، دعاء الفزع في النوم، رقم: ۳۵۲۸

کسی چیز سے مغلوب ہوجانے کے وقت کی دعا

جب کسی شخص یا کسی چیز سے مغلوب (بے بس ہوجائے) تو یہ پڑھنا چاہیے:

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ [1]

ترجمہ: ”کافی ہے میرے لئے اللہ، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔“

کسی خاص شخص، گروہ اور ظالم بادشاہ کے خوف کے وقت پڑھنے کی چار دعائیں

❶ اگر کسی شخص سے (کسی قسم کا) خوف ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ. [2]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو ہمیں اس شخص سے بچا جس طرح تو چاہے۔“

بعض اوقات آدمی اچانک کسی ایسے راستے میں پھنس جاتا ہے کہ آگے آنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر خطرہ ہے تو اس وقت بھی یہ دعائیں مانگنی چاہیے۔

❷ اگر کسی خاص گروہ سے خوف ہو تو یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. [3]

[1] معارف القرآن: ٤/٤٩٥، التوبة: ١٢٩

[2] كنز العمال اول، اذكار، فضائل سورة النساء: ٢/١٦٩

[3] ابوداؤد، الصلاة، مايقول الرجل اذا خاف قوماً، رقم: ١٥٣٧

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلہ میں (اپنے لئے) سپر (ڈھال) بناتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔“

❸ اگر کسی کو بادشاہ، حکمران یا کسی ظالم و جابر شخص یا قوم سے خوف ہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِیْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْمُمْسِكِ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ اَنْ یَّقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ. اِلٰهِیْ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ. [1]

ترجمہ: ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق میں سب سے بڑا ہے، اللہ اس سے زیادہ قوی (اور غالب) ہے جس سے میں خائف ہوں اور ڈر رہا ہوں، میں اس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جس نے اپنے حکم سے ساتوں آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے تیرے فلاں بندے کے، اور اس کی فوج ولشکر کے، اور اس کے پیروؤں اور خدمت

[1] مجمع الزوائد، الادعية، مايقول اذا خاف سلطاناً: ١٠/٢١٩، رقم: ١٧٤٤٧

گزاروں کے شر سے جن ہوں یا انسان۔ اے اللہ! تو ان سب کے شر سے مجھے پناہ دینے والا بن جا، تیری حمد وثنا بہت بڑی ہے اور تجھ سے پناہ لینے والا (ہمیشہ) غالب ہوتا ہے، تیرا نام بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی بھی قابلِ عبادت نہیں ہے۔"

④ اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَّا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے معبود! اور ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحاق (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے معبود! تو مجھے عافیت دے اور میرے اوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی کسی ایسی چیز کے ساتھ مسلط نہ کر جس (کی مدافعت کرنے یا برداشت کرنے) کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔"

یہ بہت ہی پیاری دعا ہے۔ خصوصاً ایسے شخص کے لئے جس کو کسی بڑے کے ظلم کا خوف ہر وقت لگا رہے مثلاً اپنے منیجر کا یا نگران کا یا بیوی کو اپنے شوہر کا، بہو کو اپنی ساس وغیرہ اور مختلف گھبراہٹ اور پریشانیوں کے مواقع پر مثلاً تھانہ، ہسپتال، عدالت وغیرہ کی پریشانیوں سے بچنے کے لئے بہترین دعا ہے۔

[1] مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، الرجل یخاف السلطان مایدعو: ۲/۷

جب کسی گناہ کا داعیہ پیدا ہو تو اس سے بچنے کی دعا

خصوصاً ایسے وقت میں جب کسی نامحرم پر غلطی سے نظر پڑ جائے اور دل میں وساوس آنے لگیں تو بھی یہ دعا مانگیں:

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝[1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر نازل فرما دیجئے اور ہمیں فرماں بردار ہونے کی حالت میں موت دیجئے۔"

یہ دعا ایسے وقت بھی پڑھنی چاہیے جب کوئی صدمہ پہنچا ہو اور اس کی وجہ سے دل بے تاب ہو یا کسی طاقت ور دشمن سے مقابلہ ہو۔

اطمینانِ قلب اور کام کی سہولت کے لئے دعا

جب کسی مسئلے میں اطمینان نہ ہو رہا ہو، یا کسی طالب علم کو اپنا سبق سمجھ میں نہ آرہا ہو، تو یہ دعا کرے:

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝[2]

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دیجئے اور میرے کام کو آسان کر دیجئے۔"

کسی کو تقریر کرنی ہو یا درس دینا ہو یا کوئی مضمون لکھنا ہو تو مذکورہ بالا دعا کے ساتھ یہ بھی اضافہ کرے:

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝[3]

[1] سورۃ الاعراف: آیت ۱۲۶
[2] سورۃ طٰہٰ: آیت ۲۵، ۲۶
[3] ترمذی، الدعوات: ۱۹۲/۲

ترجمہ: "اور میری زبان سے گرہ کھول دیجئے، تاکہ یہ لوگ میری بات سمجھ لیں۔"

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ.

ترجمہ: "اے دلوں کے پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ۔"[1]

شیطانی وسوسوں اور خیالات سے حفاظت کے لئے دعائیں

ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہت سے وسوسے اور برے برے خیالات آتے ہیں، جب تک وہ انسان کو کسی گناہ میں مبتلا نہ کردیں۔ ان وساوس کا علاج یہ ہے کہ ان خیالات کی طرف التفات اور توجہ نہ کریں جب توجہ نہیں کریں گے تو "اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" یہ خیالات خودبخود دور ہوجائیں گے۔ بعض خیالات اور وسوسے جو انسان قصداً اور ارادہ کرکے دل میں لاتا ہے، اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس وقت اپنے آپ کو کسی اور کام میں لگالے۔ اس لئے کہ یہ وسوسے اس طرح دور نہیں ہوتے کہ آدمی لاٹھی لے کر ان کے پیچھے پڑجائے، بل کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی اور مشغلے میں اپنے آپ کو مشغول کرلے، اس کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا تلقین فرمائی ہے وہ بکثرت مانگا کرے، اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اپنی رحمت سے ہم سب کے حق میں وہ دعا قبول فرمالے۔ آمین۔

وہ دعا یہ ہے:

۱ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْيَتَكَ وَذِكْرَكَ

[1] ترمذی الدعوات: ۲/۱۹۲

وَاجْعَلْ هِمَّتِیْ وَهَوَایَ فِیْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی.[1]

کیا عجیب وغریب دعا ہے۔ آپ ایسی ایسی دعائیں تلقین فرماگئے ہیں کہ انسان ان کا تصور نہیں کرسکتا۔ یعنی "اے اللہ! میرے دل میں آنے والے خیالات کو اپنی خشیت اور اپنے ذکر میں تبدیل فرمادیجئے۔"

انسان کی خاصیت یہ ہے کہ اس کا دماغ کبھی بھی خیالات سے خالی نہیں ہوتا، کوئی نہ کوئی خیال اس کے ذہن میں ہر وقت رہتا ہے۔ مثلاً ہاتھوں سے کچھ کام کررہا ہے، لیکن دماغ کہیں اور لگا ہوا ہے اور خیالات مسلسل آرہے ہیں، کوئی لمحہ خیالات سے خالی نہیں ہوتا، لہٰذا یہ دعا کرو کہ یہ جو فضول خیالات آرہے ہیں، جن کا کوئی فائدہ نہیں ہے، یااللہ! یہ خیالات بدل کر آپ کے ذکر اور آپ کی خشیت میں تبدیل ہوجائیں، جو خیال بھی آئے وہ یا تو آپ کا ہو یا آپ کی خشیت کا ہو، آپ کی یاد کا ہو، آپ کے سامنے حاضر ہونے کا ہو، آپ کی جنت کی نعمتوں کا ہو، دوزخ کے عذاب کا ہو اور آپ کے دین کے احکام کا خیال ہو اور اے اللہ! میرے دل کے خیالات اور میری خواہشات کا رخ موڑ کر ان چیزوں کی طرف کردیجئے جو آپ کو پسند ہوں، یہ دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی۔ اور ساتھ ساتھ یہ دعا بکثرت کرنی چاہیے:

۲ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ ○ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○[2]

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! میں شیطان کے ڈالے ہوئے وسوسوں سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اے میرے پروردگار! میں اس بات سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ یہ شیاطین میرے پاس آئیں۔"

[1] الحزب الاعظم، ادعیة یوم الخمیس: ۱۲۴، رقم: ۳۱

[2] سورة المؤمنون: آیت ۹۷، ۹۸

غصہ کو دور کرنے کی دعائیں

حضرت امّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے آپ کوئی ایسی دعا بتادیجئے جو میں مانگا کروں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کہو!

❶ اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ اَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَآ اَحْیَیْتَنَا۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پروردگار جو نبی ہیں، میرے گناہ بخش دے اور میرے دل سے غصہ کی عادت نکال دے اور جب تک تو مجھے زندہ رکھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھ۔"

حدیث شریف میں ہے کہ دو آدمیوں کی آپس میں کسی بات پر تکرار ہوئی، ان میں سے ایک کو غصہ آیا اور غصہ کے اثرات اس کے چہرے پر ظاہر ہوئے تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کی یہ حالت جاتی رہے اور وہ یہ ہے:

❷ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝[2]

ترجمہ: "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔"

یاد رکھئے! غصہ کے تقاضے پر عمل کرنا بہت ہی بری بلا ہے، اگر آدمی غصہ پر قابو پانے کی تدابیر پر عمل نہیں کرتا تو آہستہ آہستہ یہ بیماری مضبوط ہوجاتی ہے، پھر ہر بات پر غصہ آنے لگتا ہے، انسان غصہ کرنے کا عادی ہوجاتا ہے اور گھر کے تمام افراد

[1] مسند احمد: ۳۰۲/۶، رقم: ۲۶۰۳۶

[2] ترمذی، الدعوات، مایقول عند الغضب: ۱۸۳/۲

اس سے تنگ ہوجاتے ہیں، غصہ عقل کو ختم کردیتا ہے، کئی قسم کی بیماریاں پیدا کرتا ہے، آپس میں عداوت پیدا کرتا ہے۔ اگر غصہ کو پی لیں تو بہت بڑا ثواب ہے۔ اگر غصہ میں شوہر، استاذ، والد بے قابو ہوجائیں تو یہ خود اس وقت مصلح ہونے کی بجائے مجرم بن جاتے ہیں، لہٰذا شوہر کے سامنے بیوی کا کتنا ہی بڑا جرم آئے اپنی عقل اور توازن میں فرق نہ آنے دے۔ اگر آپ بچوں کی ماں ہیں، معلّمہ ہیں، استانی ہیں تو یہی ہدایت آپ کے لئے بھی ہیں۔

شریعت کی ہدایت کے مطابق دوسرا فرض یہ ہے کہ کسی بے سوچی سمجھی حرکت کے بجائے غور وفکر سے کام لیا جائے اور اصلاحی نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر ایسا راستہ اختیار کیا جائے جو سب سے بہتر اور سب سے زیادہ مؤثر ہو۔ یعنی جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ایک طرف بیوی، بچے، شاگرد یا ملازم میں ندامت اور خود اپنی غلطی پر احساس پیدا ہونے لگے اور دوسری جانب شوہر اور والد اور معلم کی طرف سے غم اور غصہ کے بجائے محبت اور شفقت پیدا ہو، بیوی اور بچے آپ سے متنفر ہونے کے بجائے پہلے سے زیادہ آپ کے گرویدہ ہوجائیں، وہ آپ کو یہ سمجھیں کہ آپ ان کی اصلاح چاہتے ہیں، ان پر ظلم کرنا نہیں چاہتے، آپ ان کو تہذیب سکھانا چاہتے ہیں، تکلیف دینا نہیں چاہتے۔

غصہ دور کرنے کی چھ تدابیر

اب غصّہ دور کرنے کے لئے چھ تدابیر لکھی جاتی ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

❶ گھر میں، دکان میں سلام کرکے داخل ہو اور گھر میں داخل ہونے کی دعاؤں کا اہتمام کرے۔

❷ غصہ کے وقت "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھ لے اور اپنی

حالت تبدیل کرلے، کھڑا ہے تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔

❸ غصہ کی حالت میں پانی پی لے، یا وضو کرلے۔

❹ جہاں غصہ آیا ہے اس جگہ کو فوراً چھوڑ دے، کہیں اور چلا جائے، اگر گھر میں غصہ آیا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے باہر چلا جائے، یہ سب سے زیادہ مفید اور مجرب علاج ہے، مثلاً بیوی بچوں پر غصہ آیا تو گھر سے باہر جا کر مسجد میں دو رکعت "صلوٰۃ التوبہ" پڑھ لے، اگر ساس کو بہو پر غصہ آیا ہے تو دوسرے کمرے میں چلی جائے۔

❺ جس کو غصہ زیادہ آتا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ ایک کاغذ پر یہ عبارت لکھ کر ایسی جگہ لگادے کہ اس پر آتے جاتے نظر پڑتی رہے، وہ عبارت یہ ہے:

"اللہ تبارک وتعالیٰ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت ہے کہ جتنی تجھ کو اس پر ہے (تجھ کو بیوی پر/ یا بچوں پر/ یا ملازموں/ یا شاگردوں پر/ یا اپنے نیچے والوں پر جتنی قدرت ہے اللہ تعالیٰ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت ہے)، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ سزا جرم سے زیادہ ہوجائے ورنہ اس پر دنیا و آخرت دونوں میں پکڑ ہوگی، قیامت کے دن جرم اور سزا کو تولا جائے گا، اگر برابر ہوئے تو چھوٹ گئے ورنہ پکڑ ہوگی۔"

❻ صبر کریں، اس لئے کہ علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غصہ کو پیا باوجود یہ کہ وہ اس کے نفاذ پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ جس حور سے چاہے شادی کرے۔[1]

اور ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غصہ کو روکا اللہ تبارک وتعالیٰ

[1] الدر المنثور: ۲/۲۹۸، آل عمران: ۱۳۴

اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔[1]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایسی حالت میں غصہ کو پی لے کہ اس کو پورا کرنے پر قادر ہو تو حق تعالیٰ شانہ اسے امن و ایمان سے بھرپور کرتے ہیں۔[2]

یعنی مجبوری کا نام صبر تو ہر جگہ ہوتا ہے، کمال یہ ہے کہ قدرت کے باوجود صبر کرے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آدمی غصہ کا گھونٹ پی ڈالے اس سے زیادہ پسندیدہ کوئی گھونٹ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک نہیں ہے۔[3] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہادر وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے، بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے اوپر قابو پالے۔[4] حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک باندی ان کو وضو کرا رہی تھی کہ لوٹا ہاتھ سے گرا جس سے ان کا منہ زخمی ہوگیا۔ انہوں نے تیز نگاہ سے باندی کو دیکھا وہ کہنے لگی: اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ" حضرت علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنا غصہ پی لیا۔ اس نے پڑھا: "وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ" آپ نے فرمایا: تجھے اللہ تبارک وتعالیٰ معاف کرے۔ اس نے پھر پڑھا: "وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝" آپ نے فرمایا: تو آزاد ہے۔[5]
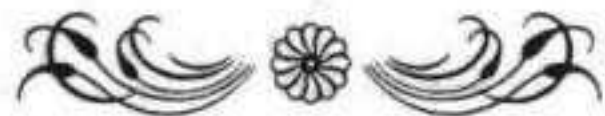
[1] تفسیر مظہری: ۲/۱۳۹، آل عمران: ۱۳۴
[2] الدر المنثور: ۲/۲۹۸، آل عمران: ۱۳۴
[3] ابن ماجه، الزهد، الحلم، رقم: ۴۱۸۹
[4] بخاری، الادب، الحذر من الغضب، رقم: ۶۱۱۴
[5] الدر المنثور: ۲/۲۹۹، آل عمران: ۱۳۴

صبر کرنے کا فائدہ

قرآن کریم کے چودھویں پارے میں آیت نمبر ۹۶ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾ [1]

ترجمہ: ”جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہونے والا ہے اور جو خدا کے پاس ہے باقی رہنے والا ہے۔“

یاد رکھئے! مصیبت اور تکلیف کا صدمہ تو ہمیشہ باقی نہ رہے گا۔ ہاں! اس پر صبر کے نکلے ہوئے الفاظ حیات جاودانی اختیار کرلیں گے اور قیامت کے دن اللہ پاک شمار کرا کر ایک ایک نیکی کا کئی کئی بار بدلہ عطا فرمائیں گے۔

یہ صرف ذہن بنانے کی بات ہے اگر ہم اپنا ذہن اس طرح بنالیں کہ جو کچھ غم یا خوشی آئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اس وقت کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق گزار دیں تو ان فانی حالات میں سے ایسے باقی رہنے والے ذخائر ہم اللہ کے پاس بھیج دیں گے جو ہمیشہ کے لئے اس کے پاس ہمارے حساب میں جمع ہوجائیں گے۔

مثال کے طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ہمیں کسی نے گالی دی یا کوئی نقصان پہنچایا، تو نہ وہ گالی ہمیشہ باقی رہے گی اور نہ نقصان ہمیشہ قائم رہے گا اور گالی تو محض بدزبانی کا اظہار ہے، اس سے تو ہمارا کچھ بھی نہیں بگڑتا، بل کہ ایسی بے بنیاد چیز پر یعنی گالی کے بدلے ہم نے اگر ایک گالی دے دی تو اس کی اور ہماری دونوں کی بدزبانی کا گناہ دونوں پر باقی رہ جائے گا اور ہمیں قیامت کے دن خسارہ پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر ہم اس گالی کو برداشت کرگئے اور جواباً اس کو کہہ دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تم کو نیک

[1] سورۃ النحل آیت ۹۶

ہدایت دے تو یہ دعائیہ جملے ہمارے واسطے سرمایہ آخرت اور اس کے واسطے ذریعہ ہدایت بن جائیں گے۔ اسی طرح کسی نقصان کے تاثرات تو تھوڑی دیر میں ختم ہوجائیں گے، لیکن باقی رہنے والی وہ نیکیاں یا برائیاں ہوں گی جن کو ہم نے اپنے دل اور زبان سے ادا کرکے پایا۔

بزرگانِ دین کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی خوشی یا صدمہ آتا تو نوافل پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کے پاس باقی رہنے والی ہے۔

اب اگر ہمیں اس کا یقین ہوجائے کہ گالی سن کر یا نقصان اٹھا کر جو ذرا سی دیر میں ختم ہوجانے والا ہے، ہمارے صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کے یہاں اتنا بڑا بدلہ ملنے والا ہے تو ہم بڑے سے بڑے نقصان پر بھی اس کا شکر ادا کریں اور صابر ہوجائیں۔

اس کی مثال اس طرح ہے کہ دنیا کا کوئی بڑا حاکم ہمیں بلائے اور ہمارے لئے سامان آراستہ ہوں، اراکین حکومت ہمیں لینے کے لئے باادب حاضر ہوں اور راستہ میں کوئی شخص ہمیں گالی دے دے تو بدلہ لینا تو کیا ہے؟ ہم اس کی گالی کو شمار بھی نہیں کریں گے۔ چوں کہ ہمارے سامنے وہ عزت اور مرتبہ ہے کہ اگر ہم اس وقت اس گالی دینے والے کی طرف توجہ بھی کریں گے تو ہمارا قیمتی وقت ضائع ہوجائے گا اور توجہ دوسری طرف ہوجائے گی۔ اس پر نہ تو ہم منہ بنائیں گے اور نہ غصہ ہوں گے، نہ اس کی گالی کا کوئی خیال دل میں لائیں گے، اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں گے، بل کہ اپنے چہرہ پر اور بھی مسکراہٹ اور تشکر کا اظہار پیدا کریں گے کہ سامنے عظیم ہستی ہمارے استقبال میں ہے۔

بالکل اسی طرح خبردار کیا جارہا ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

اساتذہ و معلّمات اور والدین کو چاہیے کہ اس سلسلہ میں مثالی ماں، مثالی باپ، مثالی استاذ (مرتبہ اساتذہ مدرسہ بیت العلم) ان تینوں کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں۔

آفات و بلیات سے حفاظت کی دعا

جو شخص صبح و شام درج ذیل کلمات دس مرتبہ پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا اور دس گناہ نامۂ اعمال سے مٹا دے گا اور اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس دن اور اس رات میں شیطانی آفات و مکروہات سے محفوظ رہے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ روزانہ اپنی حیثیت کے موافق صدقہ وخیرات کا بھی اہتمام رکھیں۔ اگر آپ کے ماتحت کچھ لوگ کام کرتے ہیں تو ان کی بھی جائز ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے علاوہ تنخواہ کے بھی ان پر احسان کرتے رہیں۔ ان کی دلی دعاؤں کی برکت سے آپ اور آپ کے گھر والے ہر طرح کی بلاؤں سے محفوظ رہیں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (۱۰ مرتبہ پڑھیں)[1]

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

آفات اور بلیات سے حفاظت کی ایک بہترین تدبیر یہ ہے کہ کسی کا دل نہ دکھائے، اپنی طرف سے ہر ایک کو راحت پہنچانے کی کوشش کرے، اگر اپنی طرف سے کسی کو تکلیف پہنچ چکی ہو تو اس سے معافی مانگ لے۔

جن وانس کے شر سے حفاظت کا خاص عمل

صبح و شام ایک ایک مرتبہ ذیل کے کلمات پڑھے تو جن و انسان کے شر سے

[1] ترمذی، ابواب الدعوات: ۱۹۳/۲

حفاظت ہوتی ہے:

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَشَرِّ مَاذَرَا فِي الْاَرْضِ وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ.[1]

ترجمہ: ”میں خاص اللہ تعالیٰ کی جو کریم ہے اور اللہ تعالیٰ کے اُن تمام کلمات کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں جن کے خلاف کوئی نیک و بد کر ہی نہیں سکتا اس برائی سے جو آسمانوں سے اترتی ہے اور اس برائی سے جو آسمانوں میں چڑھتی ہے اور اس برائی سے جو زمین میں پیدا ہوئی اور اس برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کی برائی سے اور رات دن کے حادثوں کی برائی سے مگر اس واقعہ سے جو بھلائی لے کر آئے اے شفیق مہربان!“

اور ہر فرض نماز کے بعد (قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ)، (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اور (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھے۔

[1] موطأ امام مالك، الجامع، مايؤمر به من التعوّذ...: ۷۲۲

حفاظت و عافیت کی پانچ دعائیں

① اَللّٰهُمَّ حَنِّنْ عَلَيَّ عِبَادَكَ وَاِمَآءَكَ وَاَغْنِنِيْ عَنْ شِرَارِ عِبَادِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا فَعَّالًا لِّمَا يُرِيْدُ اَسْاَلُكَ بِعِزِّكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَبِمُلْكِكَ الَّذِيْ لَا يُضَامُ وَبِنُوْرِكَ الَّذِيْ مَلَاَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ اَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ كَذَا وَكَذَا يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَنْ يَّمِيْنِيْ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَنْ شِمَالِيْ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَيْنَ يَدَيَّ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَلْفِيْ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ فَوْقِيْ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ جَمِيْعِ جَوَانِبِيْ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَابِضٌ عَلٰى بِنَاصِيَتِيْ.[1]

"اے اللہ! اپنے بندوں اور بندیوں کو مجھ پر شفیق و مہربان بنا، اے ارحم الراحمین! اپنے بندوں کے شر سے مجھے بے پرواہ کر دے، اے بے پناہ محبت کرنے والے! اے بزرگ ترین عرش کے مالک! اے جو چاہے سو کرنے والے! میں تیری اس عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو تجھ سے علیحدہ نہیں ہوتی اور تیری اس سلطنت کا واسطہ دیتا ہوں جہاں ظلم نہیں ہوتا اور تیرے اس نور کے وسیلے سے جس نے تیرے عرش کے اطراف کو بھر دیا ہے، کافی ہو جا میرے لئے ہر قسم کی شرارتوں سے۔

اے فریادرس! میری فریادرسی فرما۔

اے فریادرس! میری فریادرسی فرما

اے فریادرس! میری فریادرسی فرما۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ دائیں طرف سے۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ بائیں طرف سے۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ سامنے سے۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ پیچھے سے۔

---

[1] الورد المصفی المختار: ۸۶

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ اوپر سے۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ تمام اطراف سے۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ جو پکڑنے والا ہے مجھے میری پیشانی سے۔"

۲ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَتِهٖ وَبِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَبِعِزَّةِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِهٖ وَبِعِزِّ جَلَالِ اللّٰهِ وَبِعِزِّ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرٰی وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ رَبِّیْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ،

(۱) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ، مَلْجَا كُلِّ هَارِبٍ وَّمَاْوٰی كُلِّ خَآئِفٍ،

(۲) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ، اَقِیْ بِهَا نَفْسِیْ وَدِيْنِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَجَمِيْعَ نِعَمِ اِلٰهِیْ وَمَوْلَایَ وَسَيِّدِیْ عِنْدِیْ۔

(۳) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ اَنْجُوْ بِهَا مِنْ اِبْلِيْسَ وَخَيْلِهٖ وَرَجِلِهٖ وَشَيَاطِيْنِهٖ وَمَرَدَتِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَجَمِيْعِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَشُرُوْرِهِمْ۔

(۴) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ اَمْتَنِعُ بِهَا مِنْ ظُلْمِ مَنْ اَرَادَ ظُلْمِیْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ۔

(۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اَكُفُّ بِهَا عُدْوَانَ مَنِ اعْتَدٰی عَلَیَّ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ۔

(۶) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اُضْعِفُ بِهَا كَيْدَ مَنْ كَادَنِیْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ۔

(۷) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ: اُزِيْلُ بِهَا مَكْرَ مَنْ مَّكَرَ بِیْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ۔

(۸) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ: اُبْطِلُ بِهَا سَعْیَ مَنْ سَعٰی عَلَیَّ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ۔

(۹) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اُذِلُّ بِهَا مَنْ

تَعَزَّزَ عَلَيَّ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ .

⑩ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اُهِيْنُ بِهَا مَنْ اَهَانَنِيْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ .

⑪ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اَقْصِمُ بِهَا ظَالِمِيْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ .

⑫ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اُقَدِّرُ بِهَا عَلٰى ذِي الْقُدْرَةِ عَلَيَّ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ .

⑬ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اَسْتَدْفِعُ بِهَا شَرَّ مَنْ اَرَادَنِيْ بِشَرٍّ مِّنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ .

⑭ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اِسْتِغَاثَةٌ بِعِزَّةِ اللّٰهِ .

⑮ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اِسْتِغَاثَةٌ بِقُوَّةِ اللّٰهِ .

⑯ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اِسْتِجَارَةٌ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ .

⑰ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اَسْتَعِيْنُ بِهَا عَلٰى مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَعِنْدَ نُزُوْلِ مَلَكِ الْمَوْتِ بِيْ وَمُعَالَجَةِ سَكَرَاتِهٖ وَغَمَرَاتِهٖ .

⑱ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اُحَصِّنُ بِهَا رُوْحِيْ وَاَعْضَائِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ .

⑲ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اِذَا اُدْخِلْتُ قَبْرِيْ فَرِيْدًا وَّحِيْدًا خَالِيًا بِعَمَلِيْ .

⑳ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اَسْتَعِيْنُ بِهَا عَلٰى مَحْشَرِيْ اِذَا نُشِرَتْ لِيْ صَحِيْفَتِيْ ، وَرَاَيْتُ ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَايَ .

㉑ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اِذَا طَالَ فِي الْقِيَامَةِ وُقُوْفِيْ وَاشْتَدَّ عَطَشِيْ .

㉒ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اَجُوْزُ بِهَا الصِّرَاطَ مَعَ الْاَوْلِيَاءِ وَاُثَبِّتُ بِهَا قَدَمِيْ .

㉓ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ : اَسْتَقِرُّ بِهَا فِيْ دَارِ الْقَرَارِ مَعَ الْاَبْرَارِ عَدَدَ مَا قَالَهَا وَمَا يَقُوْلُهَا الْقَائِلُوْنَ مُنْذُ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلٰى اٰخِرِهٖ عَدَدَ مَا اَحْصَاهُ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحَاطَ

بِهٖ عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ ذٰلِكَ، اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَّكُلُّ ضِعْفٍ يَّتَضَاعَفُ اَضْعَافَ ذٰلِكَ اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً، اَبَدَ الْاَبَدِ وَمُنْتَهَى الْعَدَدِ بِلَا اَمَدٍ، عَدَدًا اَلَّا يُحْصِيْهِ اِلَّا هُوَ وَلَا يُحِيْطُ بِهٖٓ اِلَّا عِلْمُهٗ۔

(۲۴) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔[1]

”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت و عظمت کے ساتھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت و قدر کے ساتھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت و سلطنت کے ساتھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت و برتری کے ساتھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت کے ساتھ، اس چیز کے شر سے جو پیدا ہوئی، اس چیز کے شر سے جو تحت الثریٰ میں ہے، ہر چوپائے کے شر سے جس کی پیشانی میرا پروردگار پکڑے ہوئے ہے، بے شک میرے رب کا راستہ سیدھا ہے۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت ہے، جو پناہ گاہ ہے ہر بھاگنے والے کی، جو پناہ گاہ ہے ہر دہشت زدہ کی۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت۔ میں اپنی جان، اپنا دین، اپنا اہل و عیال اور اپنا مال و دولت اور وہ تمام نعمتیں اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔ جو میرے مولیٰ، میرے مشکل کشا اور میرے آقا کی مجھ پر ہیں (میں یہ سب)۔

[1] الورد المصفی المختار: ۸۸

اللہ بلند و بالا کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، میں نجات حاصل کرتا ہوں اس کلمہ کے ساتھ ابلیس سے، اس کے گھوڑ سواروں اور پیادوں سے، اس کے چیلوں سے، اس کے سرکشوں اور ساتھیوں سے اور تمام جن و انس کی شرارتوں سے۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو بھی مجھ پر ظلم کرنا چاہے اس کے ظلم سے میں اس کلمہ کی حفاظت میں آتا ہوں۔“

”اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو کوئی مجھ سے سرکشی کرنا چاہے میں اس کی دشمنی کو اس کلمہ سے ختم کرتا ہوں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو میرے خلاف کوئی تدبیر کرنا چاہے میں اس کی تدبیر کو اس کلمہ سے کمزور کرتا ہوں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو میرے خلاف کوئی فریب کرنا چاہے میں اس کے فریب کو اس کلمہ سے دور کرتا ہوں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو میرے خلاف کوئی کوشش کرنا چاہے میں اس کی کوشش کو اس کلمہ سے باطل کرتا ہوں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو میرے خلاف کوئی معزز بننا چاہے میں اس کو اس کلمہ سے ذلیل کرتا ہوں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو مجھے حقیر کرنا چاہے میں اسے اس کلمہ سے حقیر و ذلیل کرتا ہوں۔"

"اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو مجھ پر ظلم کرے، میں اسے اس کلمہ سے ہلاک کرتا ہوں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو مجھ پر قدرت حاصل کرنا چاہتا ہے میں اس کلمہ سے اس پر قدرت حاصل کرتا ہوں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو میرے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کرے، میں اس کلمہ سے اس کے ارادۂ بد کو دفع کرتا ہوں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، اللہ کی عزت کے ساتھ یہ استغاثہ ہے۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، اللہ کی قوت کے ساتھ یہ استغاثہ ہے۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، اللہ کی قدرت کے ساتھ یہ پناہ مانگنا ہے۔"

"اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، میں اس کلمہ کے ساتھ مدد مانگتا ہوں، اپنی زندگی اور موت پر اور ملک الموت کی آمد پر، سکرات الموت اور اس کی بے ہوشیوں کے نزول کے وقت۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے

کی ہمت، میں اس کلمہ کے ساتھ اپنی روح، اپنے اعضاء، اپنے بال اور اپنی چمڑی کو مضبوط کرتا ہوں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت جب کہ میں عمل سے خالی ہاتھ اکیلا اپنی قبر میں اتارا جاؤں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، مدد مانگتا ہوں میں اس کلمہ کے ساتھ جب کہ حشر میں میرا صحیفہ پھیلا دیا جائے اور جب کہ مجھے اپنے گناہ اور خطائیں نظر آئیں۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، جب کہ یہ قیامت کے دن میرا ٹھہرنا لمبا اور پیاس شدت اختیار کر جائے۔"

"اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، میں اس کلمہ سے اولیاء کرام کی ہمراہی میں پل صراط کو عبور اور اپنے قدموں کو ثابت رکھوں گا۔

اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، میں اس کلمہ کے ذریعہ سے ثابت رہوں گا دارالقرار میں صالح لوگوں کے ساتھ اتنی تعداد میں کہ جتنا پڑھا اور پڑھتے رہیں گے، اس کو پڑھنے والے ابتدائے آفرینش سے زمانے کی آخری گھڑی تک اتنی تعداد میں جتنا لکھا گیا اللہ کی کتاب میں اور احاطہ کیا اس کا علم الٰہی نے اس کا دگنا جب تک کہ دگنا ہوتا چلا جائے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے، عدد کے آخری عدد تک، اس عدد تک جس کا اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں ہے اور جسے اللہ کے علم کے علاوہ کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت۔"

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۱۶ مرتبہ مزید پڑھ لینے سے ۴۰ والے عدد کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ (یعنی ہر پریشانی سے نجات والی)

۳ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ الْیَوْمَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَمَنْ کَانَ مِنِّیْ فِیْ سَبِیْلِ الشَّاھِدِ مِنْھُمْ وَالْغَآئِبِ.

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ وَاحْفَظْهُ عَلَیْنَا.

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا فَضْلَكَ اِنَّآ اِلَیْكَ رَاغِبُوْنَ.

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ یَا مَنْ ھُوَ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یَا فَعَّالًا لِّمَا یُرِیْدُ یَا مَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ حُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَنْ یُّؤْذِیْنَا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ یَا کَافِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَا یَکْفِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِکْفِنَا مَا یُھِمُّنَا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ. [1]

[1] الورد المصفی المختار: ص۱۵۵

”اے اللہ! میں اپنی جان، اپنے اہل خانہ، اپنے مال، اپنی اولاد اور جو بھی موجود یا غائب ہے اسے آج تیرے پاس بطور امانت رکھتا ہوں۔

اے اللہ! ایمان کے ذریعے ہماری حفاظت فرما اور اس کو ہم پر محفوظ رکھ۔ اے اللہ ہمیں اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور ہم سے اپنا فضل وکرم نہ چھین، ہم تیری ہی طرف راغب ہیں۔

اے اللہ! ہم پناہ طلب کرتے ہیں سفر کی تکلیفوں سے اور پریشانی کی حالت کے دیکھنے سے اور اہل وعیال اور مال و دولت کے برے منظر سے، اے وہ جو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے! اے وہ جو چاہے سو کرے! اے وہ جو بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے! اپنی طاقت وقوت سے ہمارے اور ہمیں تکلیف دینے والے کے درمیان حائل ہو جا۔ اے ہر چیز کو مستغنی کرنے والے جس سے کوئی چیز بے نیاز نہیں ہو سکتی! اے ارحم الراحمین! دنیا اور آخرت کی تمام مہمات سے ہمیں مستغنی اور بے پرواہ کر دے۔“

۴ اَصْبَحْنَا بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ مِّنْهُ مُمْتَنِعٌ وَّبِعِزَّةِ اللّٰهِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَلَا تُضَامُ وَبِسُلْطَانِ اللّٰهِ الْمَنِیْعِ نَحْتَجِبُ وَبِاَسْمَآءِ الْحُسْنٰی کُلِّھَا عَآئِذًا بِاللّٰهِ مِنَ الْاَبَالِسَةِ وَمِنْ شَرِّ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ مُعْلِنٍ اَوْ مُسِرٍّ وَّمِنْ شَرِّ مَا یَکْمُنُ بِاللَّیْلِ وَیَخْرُجُ بِالنَّھَارِ اَوْ یَکْمُنُ بِالنَّھَارِ وَیَخْرُجُ بِاللَّیْلِ وَمِنْ شَرِّ

مَا خَلَقَ وَ ذَرَاَ وَ بَرَاَ، وَ مِنْ شَرِّ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا.[1]

”ہم نے صبح کی اللہ کے نام سے جس سے کوئی چیز واقع ہونے کے اعتبار سے ناممکن نہیں ہے اور اللہ کی اس عزت کے ساتھ جو اس سے الگ نہیں ہوتی اور نہ وہاں ظلم ہوتا ہے اور اللہ کی سلطنت کے ساتھ جو روکنے والی ہے ہم چھپتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے ابلیسوں سے، جنوں اور انسانوں میں سے شیاطین کے شر سے اور ہر اس شخص کے شر سے جو کھلم کھلا یا چھپ کر شرارت کرے اور ہر اس چیز کے شر سے جو رات کو چھپتی ہے اور دن کو نکلتی ہے یا دن کو چھپتی ہے اور رات کو نکلتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو پیدا ہوئی اور عدم سے وجود میں آئی ہے اور ابلیس اور اس کے لاؤ لشکر کے شر سے اور ہر چوپائے کے شر سے جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے۔“

ایک شخص حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا، فرمایا: نہیں جلا۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر دوسرے شخص نے یہی اطلاع دی تو فرمایا: نہیں جلا۔ پھر تیسرے آدمی نے یہی خبر دی، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہیں جلا۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا کہ میرا مکان جل جائے، کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے، شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جو شام کے وقت پڑھ لے صبح تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

[1] الورد المصفى المختار: ٦٦

میں نے صبح یہ کلمات پڑھے تھے، اس لئے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا، پھر لوگوں کے ساتھ گھر کی طرف گئے تو دیکھا کہ آس پاس کے سارے گھر جل گئے ہیں مگر ان کا گھر بالکل سلامت ہے وہ کلمات یہ ہیں:

⑤ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.[1]

”اے اللہ! تو میرا رب ہے، نہیں ہے معبود سوائے تیرے، تجھ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور تو بڑے عرش کا مالک ہے، جو اللہ چاہے وہ ہو جاتا ہے اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا اور اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ (بھی جانتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ اے اللہ! میں پناہ لیتا ہوں تیری اپنے نفس کے شر سے اور ہر چوپائے کے شر سے جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے۔“

[1] ابن سنی، باب ما یقول اذا اصبح: ٣٠

بلاشبہ میرے رب کا راستہ سیدھا ہے۔"

دعائے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص تھے۔ دس سال آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ کی استدعا پر ان کو دنیا و آخرت کے خیر کی دعا سے مشرف و مخصوص فرمایا تھا اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ان کی عمر و مال اور اولاد میں عظیم برکت عطا فرمائی۔ چناں چہ ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی اور ان کی صلبی اولاد کی تعداد سو کو پہنچی ہے جن میں تہتر مرد تھے اور باقی عورتیں اور ان کا باغ سال میں دو بار پھل لاتا۔ یہ دنیا کی برکات تھیں جو (بطفیلِ دعا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو حاصل ہوئیں) باقی آخرت کی برکات کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے ''جمع الجوامع'' میں نقل کیا ہے کہ ابوالشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''کتاب الثواب'' میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں یہ واقعہ روایت کیا ہے کہ ایک دن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف ثقفی کے پاس بیٹھے تھے۔ حجاج نے حکم دیا کہ ان کو مختلف قسم کے چار سو گھوڑوں کا معائنہ کرایا جائے، حکم کی تعمیل کی گئی۔ حجاج نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: فرمایئے! اپنے آقا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی اس قسم کے گھوڑے اور ناز و نعمت کا سامان کبھی آپ نے دیکھا۔ فرمایا: بخدا یقیناً میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس سے بدرجہا بہتر چیزیں دیکھیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ جن گھوڑوں کی لوگ پرورش کرتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں۔ ایک شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ حق تعالیٰ کے

راستے میں جہاد کرے گا اور دادِ شجاعت دے گا۔ اس گھوڑے کا پیشاب، لید، گوشت پوست اور خون قیامت کے دن تمام اس کے ترازوئے عمل میں ہوگا اور دوسرا شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ ضرورت کے وقت سواری کیا کرے اور پیدل چلنے کی زحمت سے بچے (یہ نہ ثواب کا مستحق ہے اور نہ عذاب کا) اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کی پرورش نام اور شہرت کے لئے کرتا ہے تاکہ لوگ دیکھا کریں کہ فلاں شخص کے پاس اتنے اور ایسے ایسے عمدہ گھوڑے ہیں، اس کا ٹھکانہ دوزخ میں ہے اور حجاج......! تیرے گھوڑے اسی قسم میں داخل ہیں۔

حجاج یہ بات سن کر بھڑک اٹھا اور اس کے غصہ کی بھٹی تیز ہوگئی اور کہنے لگا: اے انس! تم نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدمت کی ہے اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا، نیز امیر المومنین عبدالملک بن مروان نے جو خط مجھے تمہاری سفارش اور رعایت کے باب میں لکھا ہے، اس کی پاس داری نہ ہوتی تو نہیں معلوم کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کر گزرتا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم......! تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور نہ تجھ میں اتنی ہمت ہے کہ تو مجھے نظرِ بد سے دیکھ سکے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند کلمات سن رکھے ہیں۔ میں ہمیشہ ان ہی کلمات کی پناہ میں رہتا ہوں اور ان کلمات کی برکت سے مجھے نہ کسی سلطان (کی سطوت) سے خوف ہے اور نہ کسی شیطان کے شر سے اندیشہ ہے۔

حجاج اس کلام کی ہیبت سے بے خود اور مبہوت ہوگیا، تھوڑی دیر بعد سر اٹھایا اور (نہایت لجاجت سے) کہا اے ابوحمزہ! وہ کلمات مجھے بھی سکھا دیجئے۔ فرمایا: تجھے ہرگز نہ سکھاؤں گا، بخدا تو اس کا اہل نہیں۔

پھر جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو آبان، جو آپ کے خادم تھے، حاضر ہوئے اور آواز دی، حضرت نے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا

وہی کلمات سیکھنا چاہتا ہوں جو حجاج نے آپ سے چاہے تھے مگر آپ نے اس کو سکھائے نہیں۔ فرمایا: ہاں! تجھے سکھاتا ہوں تو اس کا اہل ہے۔ میں نے آپ ﷺ کی دس برس خدمت کی اور آپ ﷺ کا انتقال اس حالت میں ہوا کہ آپ ﷺ مجھ سے راضی تھے۔ اسی طرح تو نے بھی میری خدمت دس سال تک کی اور میں دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوتا ہوں کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ صبح وشام یہ کلمات پڑھا کرو، حق سبحانہ وتعالیٰ تمام آفات سے محفوظ رکھیں گے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْ رَبِّيْ، بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ، بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَآءٌ، بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، اَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْهِ غَيْرُكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِجْعَلْنِيْ فِيْ عِيَاذِكَ وَجِوَارِكَ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ وَّمِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَجِيْرُكَ مِنْ جَمِيْعِ كُلِّ

شَيْءٍ خَلَقْتَ وَاَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُنَّ وَاُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيَّ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ عَنْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَتَحْتِيْ [1]

"اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے، اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے، اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت میری جان پر اور میرے دین پر، اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت میرے گھر والوں پر اور میرے مال پر، اللہ کے نام کی برکت ہر اس چیز پر جو میرے پروردگار نے مجھ کو عطا کی، اللہ تعالیٰ کے نام سے جو سب ناموں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رب ہے زمین وآسمان کا، اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کی برکت سے کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی، اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت سے میں نے شروع کیا اور اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر میں نے بھروسہ کیا، اللہ ہی اللہ میرا پروردگار ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا، اے اللہ! میں تیرے خیر کے وسیلے سے تجھ سے مانگتا ہوں وہ بھلائی جو تیرے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا، تیری پناہ عزت والی ہے اور تیری ثناء بڑی ہے اور معبود نہیں کوئی سوائے تیرے، مجھ کو اپنی پناہ میں لے لے ہر برائی سے اور شیطان مردود سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر اس مخلوق سے جو تو نے بنائی اور تیری حفاظت مانگتا ہوں ان

[1] کنزالعمال، اول، الاذکار، ادعیۃ الحرز: ۲/۲۸۳، رقم: ۵۰۱۸

سب سے اور اپنے آگے رکھتا ہوں (اپنے لئے ڈھال بناتا ہوں) اس سورت کو (جس کا ترجمہ یہ ہے)

"آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔"

اپنے سامنے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے، اوپر سے اور نیچے سے۔"

اَمَامِیْ، خَلْفِیْ، یَمِیْنِیْ، شِمَالِیْ، فَوْقِیْ اور تَحْتِیْ ہر ایک کے بعد سورۂ اخلاص مع بسم اللہ مکمل پڑھے۔

ہدایت مانگنے کی پانچ دعائیں

سوال کے معنی درخواست کرنے اور مانگنے کے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سوال کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے، لہٰذا ہر ایک چیز اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سے مانگنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دعاؤں کی امت کو تعلیم فرمائی ہے اور خود بھی ان دعاؤں کو مانگا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی حسبِ ضرورت مانگا کرتا تھے، لہٰذا ہم کو چاہیے کہ ان دعاؤں کو زبانی یاد کرلیں اپنے بچوں اور بچیوں کو یاد کروائیں اور بار بار ان دعاؤں کو مانگتے رہیں کہ یہ بہت ہی مبارک دعائیں ہیں۔ وہ دعائیں یہ ہیں:

① اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! ہمیں راہِ راست پر چلا دے اور تقویٰ سے مزین فرمادے اور دنیا اور آخرت میں ہمیں بخش دے۔"

② اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاک بازی اور تیرے ماسوا سے بے نیازی کا طالب ہوں۔"

[1] ارشاد الساری الی مناسك ملا علی قاری كتاب الادعية، الحج والعمرة: ١٩

[2] مسلم، الذكر، الادعية: ٢/٣٥٠

۳ حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تجھے وہ دعا نہ سکھاؤں کہ جب تو ہر فجر کے بعد اسے تین مرتبہ مانگے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے جذام، برص، فالج اور اندھا پن دور کر دے۔ پھر فرمایا: یہ دعا پڑھا کر:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَ اَسْبِغْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے وہ ہدایت دے جو تیری خاص ہدایت ہو اور میرے اوپر وہ فضل بہا دے جو تیرا خاص فضل ہو اور مجھ پر اپنی رحمت کامل فرما اور اپنی برکتیں نازل فرما۔“

۴ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَیْكَ فَكَفَیْتَهٗ وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَیْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ.

ترجمہ: ”اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں میں سے بنا لے جس نے تیری ذات پر بھروسہ کیا تو اس کے لئے تو کافی ہوگیا اور جس نے تجھ سے ہدایت مانگی تو تو نے اس کو نصیب فرما دی اور تجھ سے مدد مانگی تو تو نے ان کی مدد فرما دی۔“[2]

۵ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا دَآئِمًا وَّهُدًی

[1] کنزالعمال، اول، الاذکار، ما یقول بعد صلاة الصبح: ۲/۶۴، رقم: ۳۵۱۷
[2] کنزالعمال اول، الاذکار، الادعیة المطلقة: ۲/۲۹۴، رقم: ۵۱۰۳

قَیِّمًا وَّ عِلْمًا نَّافِعًا.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ہمیشہ رہنے والا ایمان اور ٹھیک ہدایت اور نفع بخش علم۔“

ہدایت اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے جس کو یہ نعمت مل گئی اسے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی مل گئی۔ اسی لئے ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کا حکم دیا گیا، اور سورۂ فاتحہ میں ہدایت کی دعا مانگنا سکھایا گیا ہے، لہٰذا سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے توجہ کے ساتھ ہدایت کی دعا مانگے اور اس پر آمین کہے اور بار بار اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ سے آخر تک مانگتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح ہدایت کے حصول کے لئے کوشش کے ساتھ ساتھ یہ دعائیں بھی مانگتے رہنا چاہیے۔

حسنِ عبادت، لسانِ صادق اور قلبِ سلیم کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ وَ اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُكَ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ.[2]

[1] کنزالعمال، اول، الاذکار، الفصل السادس فی جوامع الادعیة: ۲/۹۲، رقم: ۳۷۸۶
[2] ترمذی، الدعوات: ۲/۱۷۸

ترجمہ: ”اے اللہ! میں مانگتا ہوں ہر (دین کے) کام میں ثابت قدمی اور مانگتا ہوں راہِ ہدایت میں پختگی کو ارادہ کو اور مانگتا ہوں آپ کی نعمتوں کی شکر گزاری کو اور اچھی عبادت کو اور مانگتا ہوں سچی زبان اور سلامت رہنے والا دل اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ان برائیوں سے جن کو آپ جانتے ہیں اور سوال کرتا ہوں آپ سے ان بھلائیوں کا جن کو آپ جانتے ہیں اور بخشش چاہتا ہوں ان گناہوں سے جن کو آپ جانتے ہیں۔ بے شک آپ ہی تمام غیب کی باتوں کے خوب جاننے والے ہیں۔“

محبتِ الٰہی کے لئے دو دعائیں

رسول اللہ ﷺ محبتِ الٰہی کے طلب کرنے کے لئے اس دعا کو مانگا کرتے تھے:

❶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری محبت اور تیرے چاہنے والوں کی محبت مانگتا ہوں اور ایسے عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت کی طرف لے جائے۔ الٰہی! تو اپنی محبت میری جان و مال اور اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ میرے لئے پسندیدہ بنا۔“

[1] ترمذی، الدعوات: ۲/۱۸۷

❷ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ. اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّآ اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ. اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّیْ مِمَّآ اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ.[1]

ترجمہ: ”الٰہی! تو مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ان لوگوں کی بھی محبت جن کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع پہنچائے۔ اے اللہ! جو میری پسند کی چیز تو نے مجھے دی ہے اس کو تو ایسے کاموں کی ادائیگی میں قوت کا باعث بھی بنا دے جو تجھ کو پسند ہو، اے اللہ! جو میری پسند کی چیز تو نے مجھ سے روک دی ہے تو اب اس کے خیال سے بھی میرے دل کو خالی کر کے ایسے کاموں میں لگا دے جو تجھ کو پسند ہو۔“

نافرمانیوں سے بچنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ ڈر، خوف اور خشیتِ الٰہی کے بارے میں ہر مجلس سے اٹھتے وقت اس دعا کو پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا

[1] ترمذی، الدعوات: ۲/۱۸۷

وَقُوَّتِنَا مَآ اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَآ اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا. [1]

ترجمہ: "اے اللہ! تو ہمیں اپنا ایسا خوف عطا فرما جو ہمارے درمیان اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی طاعت عنایت فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین مرحمت فرما جس سے ہمارے دنیاوی مصائب ہمارے لئے آسان ہو جائیں اور ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوتوں سے ہمیں فائدہ پہنچا جب تک ہم زندہ رہیں اور اس نفع اور فائدہ کو ہمارا وارث بنا اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لے اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں ہماری مصیبت مت ڈال (دینی آزمائش میں ہمیں مت ڈال) اور دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز مت بنا اور نہ اس کو علم کی منزلِ مقصود بنا اور نہ ایسے شخص کو ہمارے اوپر مسلط فرما جو ہمارے حال پر رحم نہ کرے۔"

اس کے ساتھ ساتھ مدرّسین اور اساتذہ خصوصیت کے ساتھ مجلس برخاست ہونے کی دوسری دعا بھی ضرور پڑھ لیں جو اس کتاب میں "مجلس برخاست ہونے کے بعد کی دُعا" کے عنوان کے تحت موجود ہے۔

[1] ترمذی، الدعوات: ۱۸۸/۲

تقویٰ کے حصول کی دعا

تقویٰ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ تقویٰ کا معنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب کا خوف ایسا دل میں بیٹھ جائے کہ گناہ کرنا مشکل ہو۔ خود بھی گناہ سے وحشت ہو اور کسی مسلمان کو گناہ میں مبتلا دیکھ کر دل کڑھے، غم ہو، آنسو بہیں اور اس تقویٰ کی نعمت پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے بہت ہی بڑے وعدے ہیں۔ قرآن کریم کے اٹھائیسویں پارے میں سورۃ الطلاق کی آیت نمبر ۲، ۳ میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ [1]

ترجمہ: "اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے کشادگی پیدا کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جس کا اُسے گمان بھی نہیں ہوتا۔"

انسان نیکی تو کر لیتا ہے لیکن شیطان گناہوں میں مبتلا رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ والدین کے انتقال کے بعد مال کی تقسیم سے شیطان روکتا ہے کہ بہن بھائیوں میں مال تقسیم مت کرو۔ اب نیکیاں تو ہوگئیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے اتنے بڑے حکم سے شیطان نے رکوادیا۔ مگر جب تقویٰ کی دولت حاصل ہو جائے گی تو انتقال کے فوراً بعد میت کی ملکیت میں جو کچھ ہے سوئی دھاگہ سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک تقسیم کرنا آسان ہوگا، قرض لے کر وقت پر ادا کرنے کی فکر سوار ہوگی، معاملات میں صفائی کی فکر ہوگی اور رشتہ داروں کے حقوق ادا

[1] سورۃ الطلاق: آیت ۲، ۳

کرنا آسان ہوں گے، شادیوں میں فضول خرچی اور بے پردہ عورتوں کا باہر پھرنا مشکل ہوگا اور یہ سب تقویٰ کی دولت سے حاصل ہوگا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ یہ دعا تقویٰ کے لئے مانگا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَ زَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما اور اس کو پاک کر، تو سب سے اچھا پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس نفس کا مولا اور آقا ہے۔“

[1] مسند احمد: ۳۷۱/۴، رقم: ۱۸۸۲۱

تقویٰ کی پانچ برکات

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تقویٰ کی پانچ برکات ہیں: ① اللہ تبارک وتعالیٰ متقی کے لئے دنیا و آخرت کے مصائب اور مشکلات سے نجات کا راستہ نکال دیتے ہیں۔ ② اس کے لئے رزق کے ایسے دروازے کھول دیتے ہیں جن کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں جاتا۔ ③ اس کے سب کاموں میں آسانی پیدا فرما دیتے ہیں۔ ④ اس کے گناہوں کا کفارہ کردیتے ہیں۔ ⑤ اس کا اجر بڑھا دیتے ہیں اور ایک دوسری جگہ تقویٰ کی یہ برکت بھی بتلائی گئی ہے کہ اس کی وجہ سے اس کو حق و باطل کی پہچان آسان ہوجاتی ہے۔[1]

لہٰذا ہمیں بھی ان برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہمیں بھی فکر کرنی چاہیے کہ ہم بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نظر میں اَبرار لوگوں میں شامل ہوجائیں اور نیکوں (متقیوں) کے رجسٹر میں نام درج ہوجائے۔ ”اَبرار“ کے کیا معنی ہیں؟ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ ”اَبرار“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اَبرار“ وہ لوگ ہیں:

اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْذُوْنَ الذَّرَّ.[2]

”جو چیونٹیوں کو بھی تکلیف نہ دیں۔“

اپنی عبادات کے اہتمام کے باوجود حقوق العباد میں ہماری جانب سے اکثر

[1] معارف القرآن: ۴۸۹/۸، الطلاق: ۳

[2] عمدة القاری، إیمان، المسلم من سلم المسلمون: ۲۱۸/۱

کوتاہی ہوجایا کرتی ہے جو کہ تقویٰ کے بھی منافی ہے، لہٰذا ان کا بھی پورا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی نے اپنے مواعظ میں اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ سڑک پر بے جگہ گاڑیوں کی پارکنگ سے بھی بچنا چاہیے۔ اوّل تو جس جگہ پارکنگ ممنوع ہے اس جگہ گاڑی کھڑی کردینا اس عوامی جگہ کا غلط استعمال ہے جو کہ غصب کے گناہ میں داخل ہے، دوسرے حاکم کے ایک جائز حکم کی خلاف ورزی ہے اور تیسرے یہ کہ جس شخص کو تکلیف پہنچے گی اس کا گناہ الگ ہے۔ اسی طرح سگنل توڑنا، غلط اوورٹیکنگ کرنا، چلتی ہوئی گاڑی سے شیشے کی بوتلیں یا کوڑا کرکٹ پھینکنا یا درمیان سڑک پر کھیل کود کے نام پر لوگوں کو تکلیف پہنچانا، اچانک بیچ میں گاڑی روک دینا، کسی کی موٹر سائیکل، کار، بغیر اجازت استعمال کرنا، یا زبردستی اس کی دلی خوشی کے بغیر اُسے مجبور کرکے لینا، مدرسہ اسکول کی فیس گنجائش ہوتے ہوئے نہ جمع کروانا، صفِ اوّل کے شوق میں دوسروں کے کندھوں پر پھلانگ پھلانگ کر جانا، اپنی زبان سے کسی کی تحقیر کرنا، کسی کو عار دلانا، کسی کو طعنہ دینا، پیسہ ہوتے ہوئے قرض واپس نہ کرنا، ٹال مٹول کرنا، پڑوسیوں کو تکلیف پہنچانا، وغیرہ وغیرہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوْا عَثَرَاتِهِمْ"[1]

ترجمہ: "مسلمانوں کو ستایا نہ کرو، ان کو عار نہ دلایا کرو اور ان کی لغزشوں کو نہ تلاش کیا کرو۔"[2]

لہٰذا ان تمام معاملات میں ہمیشہ احتیاط کرنی چاہیے اور اپنے اعمال کا جائزہ

[1] صحیح ابن حبان، باب الغیبة ذکر الزجر عن طلب عثرات المسلمین: ۳۷۶/۵

[2] ابن حبان

لیتے رہنا چاہیے کہ عبادات کے ساتھ عبادات کے منافی اعمال ہم سے سرزد نہ ہوجائیں جو کہ تقویٰ کے حصول میں مانع بنتے ہیں۔ اور وہ تمام اعمال جو دوسروں کو تکلیف دینے کے زمرے میں آتے ہیں ان سے بچنے کے لئے کتاب "کسی کو تکلیف نہ دیجئے" (مرتبہ بیت العلم ٹرسٹ) کا مطالعہ ضرور کریں۔

دنیوی آرزوؤں پر اللہ کی محبت غالب رہنے کے لئے بہترین دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَيَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَآءِ عِنْدِيْ وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلٰى لِقَاءِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب بنا دے اور اپنا خوف مجھ میں ہر چیز کے خوف سے زیادہ بڑھا دے اور اپنی ملاقات کی تڑپ عطا فرما کر دنیا کی سب حاجتیں میرے دل سے نکال دے اور جب دنیا والوں کو دنیا دے کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کرنا۔"

بہت سے مسلمان اس روحانی بیماری میں مبتلا ہیں کہ جب دنیوی خواہش کے

[1] کنزالعمال، اوّل، الاذکار، الفصل السادس: ۹۴/۲

مدِمقابل اللہ تبارک وتعالیٰ کا کوئی حکم آجائے تو انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم پورا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے، مثلاً: آج مسلمان عورت پردہ اس لئے نہیں کررہی کہ اَحباب ورشتہ دار خواتین کیا کہیں گی۔ برادری میں ناک کٹ جانے کے خوف سے شادیوں وغیرہ میں فضول رسمیں ادا کی جاتی ہیں، خواہ ان کے لئے قرض یا زکوٰۃ بھی لینی پڑے، یا دولہا کی ماں اپنی بہو کے گھر والوں سے زبردستی دعوت کرنے کو کہتی ہے، یا گھر کے سربراہ (مرد) صرف خاندان کی لڑکیوں اور اہلِ خانہ کے اصرار پر ان تقاریب میں کئی گناہوں مثلاً: گانے بجانے، تصاویر (فوٹو مووی) کی اجازت دے دیتے ہیں۔ ان سب خرابیوں کی اصل وجہ ایمانی طاقت اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت میں کمی ہونا ہے، اگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت ساری محبتوں اور تعلقات پر غالب آجائے تو کوئی مسلمان اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا حکم نہیں رد کرسکتا۔ اس لئے ان دعاؤں کے ترجمہ پر غور کرتے ہوئے یہ دعا اہتمام سے مانگا کریں اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی اس میں نیت کرلیا کریں کہ اے اللہ! اپنی محبت سب کو نصیب فرما۔ آمین۔
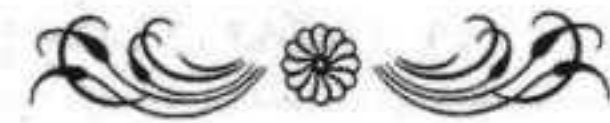
ایمان بنانے کے تین طریقے

1. اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑائی کی طرف دعوت دینا۔
2. صلہ رحمی کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آدمی ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ کام نہ کرے کہ اپنے سے تعلق توڑنے والوں کے ساتھ تعلقات جوڑا کرے، اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا کرے، اپنے کو گالیاں دینے والے کو بخش دیا کرے اور جو اس کے ساتھ برائی کرے اس کے ساتھ یہ بھلائی کرے۔[1]

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابر سرابر کا معاملہ کرنے والا ہو، صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے توڑنے پر صلہ رحمی کرے۔[2]

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ خالص ایمان تک پہنچنے کے لئے اپنے تمام رشتہ داروں سے ملاپ رکھے، ان کی غلطیوں، کوتاہیوں کو معاف کردے، ان کے لئے دعائیں کرتا رہے اور جتنا ممکن ہو ان کے ساتھ احسانات کرتا رہے۔ خاص طور پر اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ اور عورت ہوتے ہوئے ساس، نند، بھاوج، سوکن کے ساتھ صلہ رحمی والا معاملہ کرے اور اپنے شوہر، والد، محرم کو صلہ رحمی پر آمادہ کرے۔ یاد رکھئے! یہ قطع رحمی اتنی بری چیز ہے کہ شبِ قدر میں بھی اس شخص کی دعائیں قبول نہیں

[1] درّمنثور: ۵۶۸/۳، الاعراف: ۱۹۹
[2] بخاری، الأدب، لیس الواصل بالمکافی، رقم: ۵۹۹۱

ہوتیں۔ "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" رشتہ داروں کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے صلہ رحمی والا معاملہ کرنے سے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی خالص ایمان مرحمت فرمائیں گے۔

۳ ایمان کی حلاوت، حاصل کرنے کا طریقہ حدیث میں یہ بتایا گیا کہ نگاہ کسی غلط جگہ لگ جائے جہاں اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے منع فرمایا ہے، وہاں لگتے ہی نگاہ ہٹادی تو ایسے شخص کو ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی۔ چناں چہ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بری نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے ایسا ایمان دے گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔[1]

عورتیں اس فضیلت کو سوچیں کہ عورت مجبوری میں گھر سے باہر نکلتی ہے اور پورے برقع میں اس طرح نکلتی ہے کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نامحرم شخص نہیں دیکھ سکتا تو اس عورت نے کتنے مردوں کو گناہوں سے بچادیا، ان سارے مردوں کو گناہوں سے بچانے کا ثواب یہ ایک عورت کما گئی۔ اس کے برعکس اگر ایک عورت بے پردہ گھر سے باہر نکلتی ہے اور اس کو راستے میں چلتے ہوئے ہر آدمی میلی نظروں سے دیکھتا ہے تو اگر سو آدمیوں نے اس کو دیکھا تو گویا دو سو آنکھیں اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے غضب کا شکار ہوئیں۔ اور دو سو آنکھیں ایمان کی حلاوت سے محروم ہوئیں، لہٰذا ہر مسلمان عورت کو چاہیے کہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے انگوٹھے تک اپنے جسم کی نامحرموں کی نگاہوں سے حفاظت کرے۔

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ان تین کاموں کے اہتمام اور دعائیں مانگتے رہنے سے "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" ہم سب کو کامل ایمان، سچا یقین اور خالص توکل نصیب فرمائیں گے۔

[1] مستدرك حاكم، الرقاق: ٤/٤٥٦، رقم: ٧٩٥٦

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے جو دل میں رچ بس جائے اور وہ ایمان تمام طاعات کی طرف لے آئے اور گناہوں سے بچادے۔

ایمان دل میں رچ بس جانے کی چھ دعائیں

۱ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اِنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًی مِنَ الْمَعِیْشَۃِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں رچ جائے اور وہ سچا یقین کہ میں خوب جان لوں کہ جو بات تو نے میری تقدیر میں لکھ دی ہے بس وہی مجھ کو پیش آسکتی ہے اور رضامندی مانگتا ہوں اس رزق پر جو تو نے میرے لئے تقسیم فرمادیا ہے۔"

۲ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا لَّیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ وَّرَحْمَۃً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔[2]

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے ایسا ایمان ویقین دے جس کے بعد کفر نہ ہو اور وہ رحمت عطا فرما جس کے سبب میں دنیا وآخرت میں تیری عطا کردہ بزرگی کا شرف حاصل کرسکوں۔"

[1] کنز العمال، اوّل، الاذکار، الفصل السادس: ٢/٨١، رقم: ٣٦٥٤
[2] کنزالعمال الاوّل، الاذکار، الفصل السادس: ٢/٧٥، رقم: ٣٦٠٥

❸ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.[1]

ترجمہ: "الٰہی! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو نہ چھوٹے اور اس نعمت کا طالب ہوں جو ختم نہ ہو اور اپنے نبی محمد ﷺ کی رفاقت چاہتا ہوں جنت کے سب سے اونچے درجے میں جو ہمیشہ رہنے کی جنت ہے۔"

❹ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! تو ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنادے۔"

❺ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا يَّتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا.[3]

[1] مستدرك حاكم، الدعاء: ۱/۷۱۵، رقم: ۱۹۸۰
[2] مستدرك حاكم، الدعاء: ۱/۷۱۳، رقم: ۱۹۸۵
[3] مستدرك حاكم، الدعاء: ۱/۷۱۲، رقم: ۱۹۷۱

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے ایمان میں درستگی کا طالب ہوں (یعنی کامل ایمان کا) اور اس ایمان کا جو اچھے اخلاق کے ساتھ ہو اور (دنیا میں) ایسی کامرانی کا جس کے بعد (آخرت میں) ہمیشہ کی کامیابی ہو اور تیری ہی طرف سے خاص رحمت کا اور سلامتی کا، معافی کا اور رضامندی کا طلب گار ہوں۔"

❻ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے اور اس کو ہمارے دلوں کی زینت بنادے اور ہمارے دلوں میں کفر کی، گناہ کی، اور نافرمانی کی نفرت ڈال دے اور ہم کو نیک راہ چلنے والوں میں بنا دے۔"

وضاحت: ہم سب کو غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ایمان کتنی اہم اور عظیم دولت ہے کہ آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف الفاظ سے امت کو ایمان مانگنا سکھایا۔ کہیں یہ دعا مانگ رہے ہیں: اے اللہ! ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے۔

کہیں، اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی درستگی کا طالب ہوں، کہیں، اے اللہ! میں ایسا ایمان مانگتا ہوں جو ہمیشہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے، کہیں، اے اللہ! ایسا ایمان جو دل میں رچ بس جائے۔

کہیں، اے اللہ! مجھے وہ ایمان نصیب فرما جو زائل نہ ہوسکے،

[1] مسند احمد: ۳/۴۲۳، رقم: ۱۵۰۶۶

اور کہیں اے اللہ! سچا یقین کہ میں خوب جان لوں کہ جو بات تو نے میری تقدیر میں لکھ دی ہے بس وہی مجھ کو پیش آ سکتی ہے اور کہیں، اے اللہ! ایسا ایمان جو اچھے اخلاق کے ساتھ ہو۔

کہیں، اے اللہ! اس ایمان کو ہمارے دلوں کی زینت بنادے،

اور کہیں اے اللہ! تو ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کردے۔

لہٰذا ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہیے کہ وہ خوب عاجزی کے ساتھ اور رو رو کر ایمانِ کامل اور ایمانِ دائم اور یقینِ صادق کی دعائیں مانگتا رہے۔ اور اس ایمان کو اپنے اندر سیکھنے اور سارے عالم کے انسانوں کے اندر سکھانے اور پھیلانے کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے محنت اور کوشش بھی کرے اور دعائیں بھی مانگے۔ اس طرح کہ چوبیس گھنٹوں میں جن جن سے بھی ملاقات ہو ان سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی کبریائی کی بات ضرور کرے اور دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایک اکیلے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے ہو رہا ہے، سب کچھ اس کے قبضہ قدرت میں ہے، گھروں میں جو عورتیں ملنے کے لئے آئیں ان کو بھی یہ ایمان کے بول سکھائیں، بچوں کو، بچیوں کو اور گھر کی ماسیوں اور نوکرانیوں کو بھی سکھائیں۔ قرآن کریم میں جو ایمان اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت وعظمت کو بتانے والی آیات ہیں ان کا ترجمہ یاد کریں۔ اپنے چھوٹے بچوں اور بچیوں کو..........، اپنے شاگردوں کو..........، مقتدیوں کو .... یہ ایمانی بول اور یہ دعائیں یاد کروائیں اور ہر نماز کے بعد ان دعاؤں کو مانگنے کی ترغیب دیں۔ کم از کم ان چھ ۶ دعاؤں کو تو اپنے معمولات میں شامل کرلیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ایمانِ کامل اور یقین صادق عطا فرمائے اور ایمان کی محنت کے لئے اور اس کو سارے عالم میں پھیلانے کے لئے پھرنے اور پھرانے والا بنائے اور ایمان ہی پر ہم سب کا خاتمہ فرمائے۔ آمین۔

شکر کی حقیقت

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور اس آیت ﴿اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا﴾ کو تلاوت فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو پورا کرلے تو جو فضیلت آلِ داؤد کو عطا کی گئی تھی وہ اس کو بھی مل جائے گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: وہ تین کام کیا ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1. رضا اور غضب کی دونوں حالتوں میں انصاف پر قائم رہنا۔
2. غنا اور فقر کی دونوں حالتوں میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا۔
3. خفیہ اور اعلانیہ دونوں حالتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنا۔"[1]

"شکر" کی حقیقت یہ ہے کہ محسنِ حقیقی کی نعمتوں کا اس طرح اقرار کرنا کہ اس سے دل میں محسن کی محبت اور اس کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہو، گویا "شکر" کے تین لازمی عناصر ہیں:

1. احسانات کا اقرار واعتراف کہ جتنی نعمتیں مجھے حاصل ہیں وہ سب کی سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اس نے محض اپنے فضل وکرم سے مجھے عطا فرمائی ہیں۔
2. چوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر اپنے فضل وکرم کی بارشیں برسا رکھی ہیں اس لئے کائنات میں میرے لئے اس سے بڑا محبوب کوئی نہیں ہونا چاہیے۔

[1] احکام القرآن للجصاص: ۳۷۲/۳، السبأ: ۱۳

③ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بے پایاں انعامات کا فطری تقاضہ یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں اسی کی اطاعت کروں اور اس کے مقابلے میں کسی کی اطاعت نہ کروں، باالفاظِ دیگر جو نعمتیں اس نے مجھ کو عطا فرمائی ہیں، ان کو ان ہی کاموں میں خرچ کروں جو اس کی مرضی کے مطابق ہیں اور ان کاموں میں خرچ کرنے سے بچوں جو اس کی مرضی کے خلاف ہیں۔

جب یہ تین جذبات کسی انسان کے دل میں پختہ ہو جاتے ہیں تو ''علماء'' کی اصطلاح میں اسے کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے ''مقامِ شکر'' کو حاصل کرلیا ہے۔

پھر مقامِ شکر کو حاصل کرنے کے لئے ان تین جذبات میں سے بھی اصل الاصول پہلا ہی جذبہ ہے کیوں کہ اگر کسی شخص کے دل میں یہ خیال کما حقہ راسخ ہوجائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مجھ پر کتنی نعمتیں ہر آن متوجہ رہتی ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت اور اطاعت کا جذبہ خود بخود بیدار ہوگا، لہٰذا اگر کسی وقت محبت اور اطاعت میں کوتاہی محسوس ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح اقرار واعتراف دل میں پیدا نہیں ہوا۔[1]

پھر ظاہری شکر کے دو درجے ہیں: پہلا یہ کہ زبان سے شکر یعنی ہر ہر نعمت پر بار بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف وتسبیح اس قدر بیان کرنا کہ اس کی شیرینی سے زبان میٹھی ہوجائے، دوسرا یہ کہ اپنے بدن، مال سے شکر کرنا۔ اعضاءِ جسم وجوارح کا شکر یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز اہتمام سے پڑھنا، مرد جماعت سے مسجد میں پڑھیں، عورتیں وقت داخل ہوتے ہی گھر میں پڑھیں، اسی طرح عورتوں کے لئے ایک بڑا شکر یہ ہے کہ اپنے جسم کی اس طرح حفاظت کرے کہ جسم کا کوئی ایک بال بھی نامحرم مرد نہ دیکھ سکے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں شکر کی توفیق نصیب فرمائے۔

۱ ماخوذ از دل کی دنیا: ۶۹

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس پر نعمتیں بہت زیادہ ہوں اور موجودہ نعمتیں بھی ہمیشہ رہیں تو اس کو چاہیے کہ بہت زیادہ شکر ادا کرے، اسی طرح جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی پریشانیاں ختم ہوں اور مصیبتوں کے دروازے بند ہوجائیں اسے بھی چاہیے کہ خوب شکر ادا کرے۔ شکر کی دولت اتنی عظیم دولت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دعا سکھلائی ہے کہ مجھ سے اس طرح دعا کرو کہ اے اللہ! آپ مجھے توفیق دیجئے کہ شکر کی نعمت ہر وقت ہر آن میرے ساتھ رہے۔ کسی وقت بھی مجھ سے جدا نہ ہو۔

تفسیرِ مظہری میں ہے کہ نوح عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ کو شکر گزار بندہ اس لئے کہا گیا کہ وہ جو بھی کام کرتے تھے چھوٹا ہو یا بڑا ''بِسْمِ اللّٰہِ'' اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہا کرتے تھے، کچھ کھاتے یا پیتے یا کپڑا پہنتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف بیان کرکے اللہ کا شکر ادا کرتے، اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو شکور کے لقب سے نوازا۔[1]

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اتنا زیادہ شکر ادا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نگاہ میں ہم شکر گزار بندے کہلانے کے لائق ہوجائیں۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب بھی ان سے پوچھا جائے کہ کاروبار کا کیا حال ہے؟

تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ بہت ہی پریشانی ہے، بالکل کاروبار ٹھپ ہے، اپنا کیپٹل ہی کھا رہے ہیں، پیمنٹ (ادائیگی) وصول نہیں ہورہی، فیکٹری چل نہیں رہی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنی اس طرح کی عادت ختم کریں، اور ہر حال میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ مالک نے جس حال میں رکھا ہے اس کا کرم ہے، ورنہ میں تو اس کا بھی مستحق نہیں تھا۔ اس طرح شکر کرنے کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ جو خراب حالات ہیں وہ ''اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی'' اچھے حالات میں

۱ تفسیر مظہری: ۵/۴۰۴، الاسرآء: ۳

ضرور تبدیل ہوجائیں گے۔

دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ قدرتی طور پر دل کو سکون ملے گا۔ تیسرا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ راضی ہوں گے، اور جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ راضی ہوجائے اس کی بگڑی بن جاتی ہے۔ اس طرح ملازم حضرات کو چاہیے کہ جتنی بھی تنخواہ ہے اس پر ضرور شکر ادا کریں، ہر وقت واویلا کرنے اور روتے رہنے سے تنخواہ میں اضافہ نہیں ہوتا اور موجودہ تنخواہ میں ناشکری کی وجہ سے بے برکتی ہوجاتی ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ معمولی سی تنخواہ پر بھی شکر کے کلمات دل وزبان سے کہتے رہتے ہیں تو وہ بہت خوش رہتے ہیں ان لوگوں کے مقابلے میں جو بہت بڑی تنخواہ ملنے کے باوجود روتے رہتے ہیں کہ تنخواہ بہت کم ہے، مہنگائی بہت زیادہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ تنخواہ میں اضافے یا آمدنی میں اضافہ کی تدبیریں سوچنا اور اس کے لئے کوشش کرنا بہت ہی اچھی بات ہے، لیکن موجودہ آمدنی پر ضرور شکر کرتے ہوئے تدبیریں اختیار کی جائیں۔

اسی طرح عورتوں کو چاہیے کہ کسی کے گھر جاکر وہاں کے فرنیچر اور چیزیں دیکھ کر دل میں ناشکری کے خیالات کو ہرگز جگہ نہ دیں، کہ دیکھو میرے گھر میں تو یہ نہیں یہ نہیں، بل کہ شکر کریں کہ لاکھوں لوگ ہیں جن کے گھروں میں وہ چیزیں بھی نہیں جو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میرے گھر میں ہیں، اس طرح شکر ادا کرنے سے جو چیزیں نہیں ہیں وہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ دیں گے اور جو موجود ہیں اس میں برکت عطا فرمائیں گے! لہٰذا ہر مسلمان مرد اور عورت کو جس حال میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے رکھا ہے اس میں شکر کریں۔

ایک بزرگ کے سامنے ایک آدمی اس حال میں گزرا کہ نہ ہاتھ نہ پیر اور زمین پر گھسٹ کر چل رہا تھا۔ ان بزرگ نے اپنے شاگردوں سے کہا: اس کے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت یہ ہے کہ پیشاب آسانی سے کرسکتا ہے۔

جس دن آدمی کو شدید قبض ہوجاتا ہے یا پیشاب رک جاتا ہے اس دن کیا حالت ہوتی ہے۔ یہ تمنا ہوتی ہے کہ ساری دنیا کی دولت کوئی مجھ سے لے لے اور پیشاب آجائے یا قبض ختم ہوجائے۔ اس لئے ایک ایک نعمت کو سوچ کر شکر کریں کہ مالک کے اتنے احسانات ہیں کہ ہم جب سے پیدا ہوئے اس وقت سے عمر بھر سجدہ میں رہیں تو اس کی نعمتوں کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا خود بھی ناشکری سے بچیں اور سب کو بچائیں اور اس کے لئے ہر نماز کے بعد شکر کی توفیق کی دعا مانگیں۔

یاد رکھئے! جس طرح نفل پڑھنا، صدقہ دینا، حسنِ سلوک سے پیش آنا عبادت ہے۔ اسی طرح شکر کرنا بھی ایک عبادت ہے۔ شکر کرنے سے بھی آدمی اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے۔

مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفہ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ کا جب آپریشن ہوا اور لوگ عیادت کے لئے آتے اور پوچھتے کیا حال ہے؟

تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! بہت ٹھیک ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! ہاتھ ٹھیک ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! پاؤں ٹھیک ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! آنکھیں ٹھیک ہیں ...... اور اس بیماری کا ذکر ہی نہیں کرتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ کسی بیماری کے وقت اس کا بار بار ذکر نہ کریں، ہر ایک کو کہتے نہ پھریں، بل کہ یہ سوچیں کہ ایک عضو میں تکلیف ہے لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ باقی اعضاء تو ٹھیک ہیں۔

اسی طرح یہ سوچیں کہ میری عمر کے اتنے سال گذر چکے، اتنے سالوں تک میرے پاؤں ٹھیک رہے اب درد ہونا شروع ہوا ہے، اتنے سالوں تک جو میری صحت ٹھیک رہی اس کا میں نے کیا شکر ادا کیا، آج تھوڑی سی بیماری میں پریشان ہوجاؤں اور بار بار بیماری کو لئے روتا رہوں۔ اسی طرح ایسی کتنی نعمتیں ہیں جن کا ہم سے معمولی شکر بھی ادا نہیں ہوا، بل کہ بعض اوقات ناشکری کی ہوگی، پھر بھی کریم ورحیم مالک نے اس سے محروم نہیں فرمایا۔

اس لئے بعض مواقع پر اس طرح دعا کرنا بھی منقول ہے: اے اللہ! بہت سی نعمتیں جو آپ نے میرے اوپر عنایت فرمائیں، اور میں نے ان کا شکر ادا نہ کیا اور کتنی مصیبتوں میں آپ نے میری آزمائش کی اور میں نے ان پر کچھ صبر نہ کیا، اے وہ ذات! کہ جب میں نے تیری نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا تو اس پر بھی تو نے مجھ کو محروم نہ رکھا اور جب تیری آزمائش پر میں نے صبر نہ کیا تو تو نے مجھ کو رسوا نہ کیا اور اے وہ مہربان! کہ جب تو نے مجھے گناہ کرتے دیکھا تو بدنام نہ کیا۔ اے ایسی خوبیوں کے مالک! جو کبھی فنا نہ ہوں گی اور اے ایسے انعامات فرمانے والے جن کا کوئی شمار نہیں، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر، اے اللہ! ہم دشمنوں اور ظالموں کو تیری ذات ہی کے سہارے سے دفع کرتے ہیں۔

اس لئے احادیث میں ہمیں یہ دعا بھی سکھلائی گئی ہے کہ یوں مانگو: "اے اللہ! ہمیں نعمتوں پر شکر کرنے کے ساتھ ان نعمتوں کی تعریف کرنے والا بھی بنادے اور ہمارے اوپر نعمت کو مکمل فرمادیں اور اس کے ساتھ یہ دعا بھی مانگو: اے اللہ! ہم بہت ہی عاجز بندے ہیں، سو فیصد آپ کی نعمتوں کے محتاج ہیں، لہٰذا آپ ہم پر اپنی تمام نعمتیں مکمل فرمادیں۔"

نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے لئے سات دعائیں

❶ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

ترجمہ: "اے میرے رب! مجھ کو اس پر مداومت اور ہمیشگی دیجئے کہ

میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور شامل کرلیجئے مجھ کو اپنی رحمتِ خاصہ سے اپنے نیک بندوں میں۔"[1]

اس دعا پر بار بار غور کیجئے کہ کتنی اہم دعا ہے اور اس دعا کو حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام مانگ رہے ہیں، یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور نبی خود اس بات کی دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! مجھے شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیے تو اندازہ لگائیے کہ ہم سب کو شکر کی توفیق مانگنے کے لئے کتنی دعائیں مانگنی ہوں گی۔ چناں چہ ہمیں یہ دعائیں مانگنی چاہئیں:

❷ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَكَّارًا لَّكَ ذَكَّارًا لَّكَ رَهَّابًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا.

ترجمہ: "اے رب! کردے مجھے ایسا کہ میں تیرا بہت شکر کیا کروں، تجھے بہت یاد کیا کروں، تجھ سے بہت ڈرا کروں، تیری بہت فرماں برداری کیا کروں، تجھ ہی سے سکون پانے والا اور آہ وزاری کے ساتھ متوجہ ہونے والا ہوجاؤں۔"[2]

اسی طرح آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

❸ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا.

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے نہایت شکر گزار بندہ بنادے اور کردے مجھے اعلیٰ درجہ کا صبر کرنے والا۔"[3]

[1] سورة النمل: آیت ۱۹
[2] مستدرك حاكم، الدعاء: ۱/۷۰۸، رقم: ۱۹۶۲
[3] مجمع الزوائد، الادعية، الادعية المأثورة عن...: ۱۰/۲۱۱، رقم: ۱۷۴۱۲

اس دعا میں یہ مانگا گیا ہے کہ مجھے شکور بنا یعنی بہت زیادہ شکر کرنے والا بنادے، اسی وجہ سے حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کو قرآن کریم میں عَبْدًا شَكُورًا (شکر گزار بندہ) کا خطاب دیا گیا ہے۔

❹ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا.[1]

ترجمہ: ''اے اللہ! ہم کو اپنی نعمتوں کا شکر گزار اور ان پر تعریف کرنے والا اور اس کا قبول کرنے والا بنادے اور ہمارے اوپر اپنی نعمت پوری فرمادے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکر کے لئے یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے۔

❺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ.

ترجمہ: ''اے اللہ! تو مجھے ایسا بندہ بنادے کہ خوب تیرا شکر کروں، تجھے کثرت سے یاد کیا کروں اور تیری نصیحت مانوں اور آپ کے حکم کی پاس داری کروں۔''[2]

کبھی فرماتے:

❻ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ.[3]

[1] ابوداؤد، الصلاۃ، التشھد: ۱/۱۳۹ [2] ترمذی، الدعوات: ۲/۲۰۱

[3] ترمذی، الدعوات: ۲/۱۷۷

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ کی نعمت پر شکر گزاری مانگتا ہوں اور آپ کی عبادت کو حسن وخوبی کے ساتھ ادا کرنے کا طالب ہوں۔''

غور کیجئے، شکر کتنی اہم اور عظیم دولت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف دعاؤں کے ذریعے اس کو مانگا کرتے تھے۔

❼ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ

ترجمہ: ''اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں اور بادشاہت تیرے ہی لئے ہے اور تمام مخلوق تیری ہے، اور ہر معاملہ آخرکار تیرے ہی سامنے آتا ہے، لہٰذا میں ہر بھلائی تجھ ہی سے مانگتا ہوں اور ہر شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''[1]
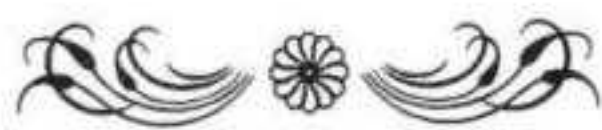
[1] الترغیب والترهیب، الترغیب فی جوامع من التسبیح...: ۲/۲۸۸

کھانے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ ط [1]

ترجمہ: "اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت کے ساتھ" (ہم یہ کھانا کھاتے ہیں)۔

وضاحت: مذکورہ دعا احادیثِ مبارکہ میں لفظ "عَلٰی" کے بغیر ہے اگرچہ مشہور لفظ "عَلٰی" کے ساتھ ہے اگر کسی کو "عَلٰی" کے ساتھ مستند کتاب میں ملے تو ازراہِ کرم ناشر کو ضرور مطلع فرمائیں۔

کھانے کے درمیان کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ط [2]

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ کھانے کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی۔"

کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ ۔ [3]

[1] مستدرك حاكم، الاطعمة: ۲۰۹/٤، رقم: ۷۱٦۳

[2] ابوداؤد، الأطعمة، التسمية عند الطعام، رقم: ۳۷٦۷

[3] ابوداؤد، الاطعمة، ما يقول الرجل إذا طعم، رقم: ۳۸۵۰

ترجمہ: "اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔"

وضاحت: مذکورہ بالا دعا "مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ" کے بجائے احادیث کی کتابوں میں بغیر لفظ "مِنْ" کے ملی ہے اگر کسی کو احادیث کی کتابوں میں لفظ "مِنْ" کے ساتھ مل جائے تو ناشر کو ضرور مطلع فرمائیں۔

گھر سے نکلنے کی دو دعائیں

۱ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ [1]

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلا)، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔"

یہ دعا پڑھنے سے آپ کو یہ خوش خبری (اللہ کی طرف سے) ملتی ہے: "یہ دعا تجھے کافی ہے، تجھے بچا لیا گیا اور تجھے سیدھا راستہ دکھا دیا گیا، اور شیطان تجھ سے دور ہوگیا" اور ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے، تو اس آدمی پر کیسے غلبہ حاصل کرسکتا ہے جب کہ اسے ہدایت دے دی گئی ہے اور اس کی حفاظت کر دی گئی ہے اور اسے بچا لیا گیا ہے۔

۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ

[1] ابوداؤد، الادب، مایقول الرجل اذا خرج...: ۳۳۹/۲

یُجْهَلَ عَلَيَّ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ بے راہ ہوجاؤں یا بے راہ کر دیا جاؤں، میرے قدم ڈگمگا جائیں یا میں پھسلایا جاؤں، کسی پر ظلم وزیادتی کروں یا مجھ پر کوئی زیادتی کرے، میں کوئی جہالت کا کام کروں یا مجھ سے جہالت کا برتاؤ کیا جائے۔"

گھر میں داخل ہونے کی دعا

گھر میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.[2]

ترجمہ: "یا اللہ! میں آپ سے اندر داخل ہونے اور باہر نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم اندر داخل ہوئے، اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم باہر نکلے، اور اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے۔"

گھر میں داخل ہونے کے آداب

عموماً گھروں میں جو بدمزگی پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ شوہر صاحب گھر پہنچنے سے پہلے ہی بڑی بڑی توقعات باندھ لیتے ہیں، مثلاً گھر کا دروازہ

[1] ابوداؤد: الأدب، باب مایقول اذا خرج من بیته: ۳۳۹/۲

[2] ابوداؤد، الادب، مایقول الرجل اذا دخل بیته: ۳۳۹/۲

پہلی گھنٹی پر ہی کھل جائے گا، اہلیہ مسکراتی ہوئی خوش بولگا کر ہاتھ میں شربت کا گلاس پکڑے ہوئے استقبال کرے گی، بچے صاف ستھرے کپڑے پہنے ایک جگہ خاموشی کے ساتھ بیٹھے کچھ پڑھ رہے ہوں گے وغیرہ...... پھر جب ان کی توقعات پوری نہیں ہوتیں تو انہیں غصہ آتا ہے اور غصے میں وہ کچھ سخت جملے کہہ دیتا ہے جو بیوی کے دن بھر کے تھکے ہوئے مزاج پر ماچس کی تیلی کا اثر کرتے ہیں اور اس سے ایسی آگ بھڑکتی ہے کہ اللہ کی پناہ۔

کبھی یہ ہوتا ہے کہ شوہر تھکے ہوئے گھر آئے، کام کی زیادتی سے یا کسی اور وجہ سے دیر ہوگئی، اب بیوی صاحبہ کی طرف سے پے در پے سوالات ہوتے ہیں۔ کہاں چلے گئے تھے؟ اتنی دیر کردی! دفتر کی چھٹی تو پانچ بجے ہوجاتی ہے اور آپ اتنی دیر سے آتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ جس سے تھکا ہوا شوہر اور طیش میں آجاتا ہے۔

اس لئے ہر شوہر کو چاہیے کہ تحمل اور برداشت کی عادت ڈالے اور یہ توقعات باندھ کر دروازہ نہ کھٹکھٹائے بل کہ اہل خانہ کے لئے ان کی کوتاہی پر خود سے کوئی عذر سوچ لے اور ہمیشہ یہ سوچیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو میرے تابع بنایا ہے، میری زندگی میں انہیں کے دم سے بہار ہے، لہٰذا میں اپنے خشک رویئے سے یا ان کی معمولی معمولی غلطیوں سے اس بہار کو خزاں میں کیوں بدلوں، بل کہ میں ان سے محبت کا معاملہ کروں گا۔

اس کے ساتھ ساتھ گھر میں داخل ہونے کی درج ذیل تین سنتوں کا اہتمام کریں۔

1. گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھے۔
2. سلام کرے۔

سلام کا افضل طریقہ یہ ہے کہ پورا سلام صاف الفاظ میں کیا جائے۔ یعنی "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" اس میں آپ نے اپنے گھر والوں کو تین دعائیں دے دیں:

(الف) ان پر سلامتی ہو۔

(ب) اللہ کی طرف سے رحمت ہو۔

(ج) اللہ کی طرف سے برکت ہو۔

۳ گھر میں داخل ہوکر پہلا کام یہ کرے کہ دو رکعت نفل پڑھ لے۔ اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے جو گھر میں داخل ہوکر دو رکعت نفل پڑھے گا تو گھر کی برائیوں سے بچ جائے گا۔

ان سنتوں کے ساتھ اگر درج ذیل باتوں کا بھی خیال رکھیں تو بہتر ہوگا:

۱ اپنے ذہن میں یہ خیال نہ رکھئے کہ دروازے کی پہلی گھنٹی بجتے ہی بل کہ گلی کے کونے سے گاڑی کے ہارن کی آواز سنتے ہی میرے لئے دروازہ کھلا ہوا ہوگا، ہوسکتا ہے وہ نماز میں یا کسی اور ایسے کام میں مشغول ہو کہ آپ کے لئے فوری دروازہ نہ کھول سکیں، اس لئے دروازہ کھٹکھٹانے یا گھنٹی بجانے کے بعد اتنا وقفہ کریں کہ اگر کسی نے چار رکعت کی نیت باندھی ہو تو نماز پوری کرسکیں۔

۲ اگر قضاءِ حاجت یا پانی وغیرہ کا شدید تقاضہ ہو تو دفتر میں ہی پورا کرلیجئے۔ اس انتظار میں نہ رہئے کہ گھر جاکر پورا کرلوں گا، ہوسکتا ہے گھر والے گھر پر نہ ہوں اور بعض اوقات بھوک یا بشری ضرورت کی وجہ سے غصہ زیادہ آجاتا ہے۔

اسی طرح بیوی کو بھی چاہیے کہ شوہر کے گھر آتے ہی سوالات کی بوچھاڑ نہ کرے بل کہ پہلے ان سے چائے پانی کا پوچھے، اگر کھانے کا وقت ہے، کھانے کا پوچھے، گرمی لگ رہی ہو تو پنکھا چلادے، خوب ان کی خاطر کرے اور جب وہ اطمینان سے راحت کا سانس لے لیں تو پھر محبت سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھیں کہ خیریت تو ہے، آج خلافِ معمول دیر ہوگئی، کوئی پریشانی ہو تو مجھے بتایئے، میں کسی قسم کی مدد کروں۔ "إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى" اس سے محبت بڑھے گی اور جھگڑے ختم ہوں گے۔

سفر سے متعلق دعائیں

سفر میں حال اچھا رہنے کا عمل

حضرت جبیر بن مطعم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے جبیر! کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ سفر میں نکلو تو اپنے سب ساتھیوں سے بڑھ کر اچھے حال میں رہو اور سب سے زیادہ تمہارے پاس زادِراہ رہے۔

حضرت جبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں ضرور یہ چاہتا ہوں۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم یہ پانچ سورتیں سفر میں پڑھا کرو:

① قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ② إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

③ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ④ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

⑤ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

ہر سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کیا کرو اور اسی پر ختم کیا کرو۔ (اس طرح بسم اللہ چھ مرتبہ ہوجائے گی)۔[1]

سفر میں خوش حال رہنے کے لئے صدقہ دینا بھی بہت ہی مفید ہے۔ اسی طرح قلی اور سامان اٹھانے والوں کی بھی مالی مدد کرنا، اور ان کو نماز وغیرہ شریعت کے احکام کی ترغیب دینا بھی باعثِ خیر ہے اور سفر میں آس پاس کے مسافر احباب فارغ ہوا کرتے ہیں، ان کو خوب دین کی دعوت دینی چاہیے، ان سے تعارف اور دوستی کرکے دین کے نزدیک لانے کی کوشش کرنی چاہیے، نمازوں کے اوقات میں اذان دے کر جماعت سے نماز پڑھنے کی کوشش کریں، چاہیے کہ اسٹیشن پر، ایئرپورٹ پر اذان

[1] مأخذه كنزالعمال، الثالث، السفر، آداب متفرقة: ٦/٣٠٢، رقم: ١٧٥٢٢

دے کر جماعت سے نماز پڑھیں، اس لئے کہ اذان اور جماعت کی نماز شعائرِ اسلام میں سے ہے جہاں یہ زندہ ہوتے ہیں وہاں سے شیاطین بھاگ جاتے ہیں اور خیر و برکات کا نزول ہوتا ہے۔

اسی طرح سفر میں فضائلِ اعمال، فضائلِ صدقات، اصلاحی خطبات، ان کتابوں میں سے جو ممکن ہو اپنے ساتھ رکھیں اور سفر میں پڑھتے رہیں۔

ایکسیڈنٹ اور حوادثات سے محفوظ رہنے کی دُعا

اسی طرح گھر سے روانہ ہوتے وقت یہ مبارک دعا ضرور مانگ لینی چاہیے کہ حوادث اور ایکسیڈنٹ وغیرہ سے بچنے اور بچانے کے لئے یہ دعا بہت ہی مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى. اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کی، اور جو عمل تجھے پسند ہو اس کی درخواست کرتے ہیں، اے اللہ! تو

۱ مسلم، الحج، استجاب الذکر اذ رکب...: ۴۳۴/۱

ہمارا یہ سفر ہم پر آسان کردے اور اس کی مسافت کو طے کردے، اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا رفیق اور گھر بار میں ہمارا قائم مقام اور محافظ ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی سختیوں سے اور سفر میں کسی تکلیف دہ منظر سے اور بیوی بچوں اور مال و منال میں تکلیف دہ واپسی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

سفر میں فضول باتوں اور رلایعنی میں وقت ضائع کرنے سے بچنا چاہیے، اس لئے کہ جتنا ہم سفر میں ذکر و اذکار، تعلیم و تعلّم اور دعوتِ دین میں لگے رہیں گے تو شیطان سے حفاظت رہے گی، اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف دھیان رکھے اور اس کی یاد میں لگا رہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے اور جو شخص (واہیات) شعروں میں یا کسی اور (بے ہودہ) شغل میں لگا رہتا ہے تو اس کے پیچھے شیطان لگا رہتا ہے۔[1]

لہٰذا اس مبارک فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے ہر مسافر کو چاہیے کہ اپنے اوقات خوب قیمتی بنائیں، اور ہر اس چیز سے بچیں جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض ہوجائیں اور سفر میں خوش حال اور کامیاب رہنے کے لئے یہ دعا اور یہ عمل دونوں کا اہتمام کریں۔

سواری پر سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[2]

ترجمہ: ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔“

۱ کنزالعمال، الثالث، السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر: ۳۰۳/۶، رقم: ۱۷۵۲۷
۲ ترمذی، الدعوات، مایقول اذ رکب دابۃ: ۱۸۲/۲

سوار ہوجانے کے بعد کی دعا

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.[1]

تَرجَمۂ: "پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے (سواری کو) ہمارے بس میں کردیا حالاں کہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی اور بالیقین ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

جب سواری کسی منزل پر ٹھہرنے لگے

جب سواری کسی ایسی جگہ ٹھہرنے لگے جہاں اترنا ہے، خواہ تھوڑی دیر کے لئے اترنا ہو یا زیادہ دیر کے لئے، اس وقت یہ دعا کی جائے:

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ.[2]

تَرجَمۂ: "اے میرے پروردگار! مجھے برکت والی جگہ پر اتاریئے اور آپ سب سے بہتر اتارنے والے ہیں۔"

اسی طرح بس یا گاڑی میں بیٹھے ہیں اور منزل مقصود آجائے تو بھی یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

قرآن کریم میں ہے کہ یہ دعا حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس وقت مانگی تھی جب ان کی کشتی خشکی پر لگنے والی تھی۔ آج کل خاص طور سے ہوائی جہاز سے نیچے اترتے وقت بھی یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

[1] ترمذی، الدعوات، مایقول اذا رکب دابّۃ: ۱۸۲/۲ [2] سورۃ المؤمنون: آیت ۲۹

رات کو سونے سے پہلے کے اعمال اور دعائیں

رات کو سونے سے پہلے مندرجہ ذیل آداب کا اہتمام کیا جائے:

1. سونے سے پہلے فجر کی نماز کے لئے ٹائم پیس یا موبائل وغیرہ کا الارم لگا کر سوئے۔
2. وضو کر کے سوئے۔
3. کمرے میں اگر تصویر لگی ہوئی ہو تو ہٹادے۔
4. سیدھی کروٹ پر سوئے۔
5. سونے سے پہلے کسی دینی کتاب کا مطالعہ ضرور کرے۔

اور ان کے ساتھ ساتھ یہ اذکار بھی پڑھنے کا معمول بنالیا جائے۔

1. آیۃ الکرسی: حدیث میں ہے: جب بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی طرف سے تمہارا ایک حفاظت کرنے والا مسلسل تمہارے ساتھ رہے گا اور کوئی شیطان صبح تک تمہارے پاس نہیں آئے گا۔[1]
2. سورۂ فاتحہ۔[2]
3. سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھیں جو یہ ہیں:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ

[1] بخاری، فضائل القرآن، فضل البقرۃ: ۷۴۹/۲
[2] حصن حصین، سوتے وقت کی دعائیں: ۱۴۷

الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا
مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ
اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ
عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سونے سے پہلے مذکورہ بالا آیات پڑھنے کی تاکید فرمائی۔[1]

(۴) سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں جو یہ ہیں:

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى
جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

[1] حصن حصین، سوتے وقت کی دعائیں: ۱۴۵

وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ
النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾
رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ
لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا
عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ
مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ
اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات یہ آیات پڑھا کرتے تھے۔[1]

۵ سورۃ الم سجدہ: "الٓمّٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢﴾"،

۶ سورۃ الملک: "تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ"،[2]

حدیث میں ہے کہ یہ سورۃ اپنے پڑھنے والے کے لئے آخرت میں سفارش

۱ ابن السنی، باب ما یستحب ان یقرأ فی الیوم واللیلۃ: ۲۲۷، رقم: ۶۹۳
۲ ترمذی، الدعوات: ۱۷۷/۲

کرے گی اور اس کی سفارش قبول ہوگی۔[1]

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورۃ ہر مؤمن کے دل میں ہو۔[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ سورۃ روزانہ پڑھنے کا عادی ہو، وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔[3]

۷ سورۃ "قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾"، ایک صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتلایئے جب میں اپنے بستر پر آؤں تو اسے پڑھ لیا کروں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ (قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾) پڑھا کرو اس لئے کہ یہ سورۃ شرک سے براءۃ کا اعلان ہے۔[4]

۸ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾۔ تینوں سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کیا جائے پھر اپنے دونوں ہاتھ سر، چہرے، سامنے کے جسم اور جسم کے جتنے حصے تک ہاتھ پہنچیں پھیر لئے جائیں۔ یہ عمل تین مرتبہ کیا جائے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔[5]

سوتے وقت کی تین دعائیں

۱ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى[6]

۱ مستدرك حاكم، ذكر فضائل سور وآى متفرقة: ٧٦٧/١
۲ مستدرك حاكم، ذكر فضائل سور وآى متفرقة: ٧٦٧/١
۳ الترغيب والترهيب، الترغيب فى قراءة سورة الملك: ٢٤٧/٢
۴ ترمذی، الدعوات: ١٧٧/٢
۵ ترمذی، الدعوات، ماجاء فيمن يقرأ من القرآن: ١٧٧/٢
۶ بخاری، الدعوات: باب مايقول اذا نام، رقم: ٦٣١٢

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور تیرے نام پر جی اٹھوں گا“

۲ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو مجھے اپنے عذاب سے بچا، جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔“

۳ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً وَّاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰى اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری طرف اپنا رخ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، تیری (رحمت کی) رغبت اور تیرے (عذاب کے) خوف کی وجہ سے، اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا، تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے رسول کو میں نے مانا جسے تو نے بھیجا ہے۔“

حضرت براء رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ فرماتے ہیں: خود رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اور آپ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا

[1] ابوداؤد، الادب، باب مایقال عندالنوم، رقم: ۵۰۴۵

[2] ترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی الدعا اذا اوی الی فراشہ: ۱۷۷/۲

کہ اگر اس کو پڑھ کر سو جاؤ گے پھر اگر اس رات میں مر جاؤ گے تو دینِ فطرت (اسلام) پر تمہاری موت آئے گی اور اگر صبح کو زندہ اٹھو گے تو تمہیں بڑی خیر ملے گی اور آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ بیداری کے آخری کلمات ہونے چاہئیں۔ (یعنی اس دعا کو پڑھ کر کسی سے دنیوی بات نہ کرے۔)

نیند میں ڈر جانے کی دعا

جب نیند میں کوئی شخص ڈرے یا کوئی برا خواب دیکھ کر خوف زدہ ہو تو اس کو چاہیے: کہ بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار کر کروٹ بدل دے اور تین مرتبہ شیطان کے شر سے پناہ مانگے۔ یعنی ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ“ پڑھ کر مندرجہ ذیل دعاؤں کو پڑھے:[1]

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ.[2]

ترجمہ: ”اللہ کے پورے کلموں کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس کے غصے وغضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نیند میں تم ڈر جاؤ تو اس دعا کو پڑھ لیا کرو کوئی (جن، بھوت، شیطان) تمہیں تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا یہ دعا اپنے سمجھ دار بچوں کو یاد

[1] ابن ماجہ، تعبیر الرؤیا، من رای رؤیا یکرھھا، رقم: ۳۹۰۸

[2] ترمذی، الدعوات: ۱۹۲/۲

کرادیتے تھے۔

رات کی بے چینی اور نیند نہ آنے کی دو دعائیں

رات کو نیند نہ آنے کی وجہ سے جو بے قراری اور بے چینی ہو یا نیند اچٹ جانے سے طبیعت پریشان ہو تو ان دعاؤں کو پڑھ کر سوجائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس پریشانی کو دور کردے گا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بے چینی کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دعاؤں کو پڑھنے کی ترغیب دی۔ وہ پڑھنے لگے، ان کی بے خوابی اور بے قراری دور ہوگئی:

❶ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَآ اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.[1]

ترجمہ: ”الٰہی! تو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جو چیز بھی ان کے سایہ میں ہے اور رب ہے تو زمینوں کا اور جن چیزوں کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور رب ہے شیطانوں کا اور جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا۔ اپنی تمام مخلوق کی برائیوں سے مجھ کو بچا کہ مجھ پر کوئی ظلم یا زیادتی نہ کرے۔

[1] ترمذی، الدعوات: ۱۹۲/۲

تیری پناہ چاہنے والا غالب ہوکر رہے گا اور تیرا نام بڑا ہی عظمت والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی عبادت کے لائق ہے۔“

❷ اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَّا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ.[1]

ترجمہ: ”الٰہی! ستارے چھپ گئے اور آنکھیں آرام لینے لگیں تو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سنبھالنے والا ہے۔ تجھ کو اونگھ اور نیند نہیں آتی۔ اے زندہ ہمیشہ سنبھالنے والے! مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلادے۔“

بُرے خواب سے بچنے کی تدابیر اور دُعا

انسان پر لازم ہے کہ عالمِ بیداری کی فکر کرے اور بیداری والی زندگی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے اوامر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی طریقوں پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں سوال اسی زندگی سے متعلق ہوگا، اگر یہ زندگی اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکموں کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے موافق ہوتو چاہے انسان اپنے آپ کو خواب میں کسی بھی حالت اور مقام پر دیکھے تو اسے پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے اور اگر اللہ نہ کرے بیداری والی زندگی کے اعمال میں کوتاہیاں ہیں تو خواہ اپنے آپ کو خواب میں اچھے سے اچھے مقام پر بھی دیکھ لے تو کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی اس پر مطمئن ہونا چاہیے۔

”حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: خواب کسی انسان کو دھوکے میں نہ ڈالے اور وہ یہ نہ سمجھے کہ میں بہت پہنچا ہوا ہوں اور

[1] ابن سنی، مایقول اذا اصابه الارق: ۲۴۴

اس کے نتیجے میں بیداری کے اعمال سے غافل ہو جائے۔"

خوابوں کے پیچھے بہت زیادہ پڑنا مطلوب اور مقصود نہیں، البتہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ لیکن اس پر نجات کا مدار نہیں۔ کیوں کہ غیر اختیاری معاملہ ہے۔ ہمارے طبقے میں ایک بڑی تعداد ہے جو خوابوں ہی کے پیچھے پڑی ہے۔ دن رات یہی فکر ہے کہ کوئی اچھا خواب آ جائے، اسی کو منتہاءِ مقصود سمجھا ہوا ہے، حالاں کہ یہ بات درست نہیں، اس لئے کہ پھر یہ ہوتا ہے کہ جب کبھی کوئی اچھا خواب اپنے بارے میں دیکھ لیا تو بس یہ سمجھا کہ اب میں کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہوں۔

خوب سمجھ لیں کہ خواب اپنی ذات میں نہ تو کسی کا درجہ بلند کرتا ہے، اور نہ اجر و ثواب کا موجب ہوتا ہے، بل کہ اصل مدار بیداری کے اعمال پر ہے۔ یہ دیکھو کہ تم بیداری میں کیا عمل کر رہے ہو، لہٰذا اگر کوئی اچھا خواب دیکھے مثلاً: اپنے بارے میں کوئی دینی یا دنیوی ترقی دیکھی، تو اس صورت میں اپنے جاننے والے اور اپنے محبت کرنے والوں کے سامنے اس خواب کا تذکرہ کرے، دوسروں کو نہ بتائے، کیوں کہ بعض اوقات ایک آدمی وہ خواب سن کر اس کی اُلٹی سیدھی تعبیر بیان کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے اس اچھے خواب، کی تعبیر اس کے مطابق ہو جاتی ہے، اس لئے اپنے محبت کرنے والوں کو وہ خواب بتائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔[1]

اور اگر کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے (بل کہ) چاہیے کہ وہ کھڑا ہو جائے اور (نفل) نماز پڑھے۔"[2]

بُرے خواب سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر پر عمل کرنا بہت مفید ہے:

[1] مأخذه بخاری، التعبیر، الرؤیا من اللہ: ۱۰۳۴/۲

[2] ترمذی، الرؤیا، ماجاء فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۵۵/۲

❶ رات کا کھانا کھانے کے فوراً بعد نہ سوئے بل کہ وقفہ رکھے، کہ پیٹ بھرے ہوئے لیٹنے سے بخارات ذہن پر جمع ہو کر بُرے خواب نظر آتے ہیں، اس لئے رات کو کھانے کے بعد ٹہلنا آداب میں سے ہے۔

❷ عشاء کی نماز پڑھ کر کچھ ذکر و اذکار کر کے اور باوضو لیٹے اور بستر پر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرتا رہے۔

❸ ذہنی دباؤ یا غم کو بھول جائے، بار بار اسے یاد نہ کرے اور تقدیر پر راضی رہے اس کے لئے "مصیبت کے بعد راحت" رسالہ مؤلفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور "پریشانی کے بعد راحت" نامی کتاب ناشر "مکتبہ بیت العلم" کا مطالعہ کرے۔

اور اگر پھر بھی اس طرح کا کوئی خواب نظر آئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ طلب کرے شیطان مردود سے اور بائیں طرف تھتکارے اور کروٹ بدل کر بے فکر ہو کر سو جائے۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جب بُرا خواب دیکھو تو اس دعا کو پڑھ لیا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَ سَيِّاٰتِ الْاَحْلَامِ فَاِنَّهَا لَا تَكُوْنُ شَيْئًا.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کے عمل سے اور بُرے خواب سے، کیوں کہ وہ کچھ نہیں ہے۔"

سوکر اٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ

[1] ابن سنی، مایقول، اذا رأی فی منامه ما یکره: ۲۵۱، رقم: ۷۷۵

اِلَيْهِ النُّشُوْرُ.[1]

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا مار دینے کے بعد اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔“

بیت الخلاء میں جانے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.

ترجمہ: ”اے اللہ! میں ناپاک جنوں نر و مادہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“[2]

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعا

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ.[3]

ترجمہ: ”(اے اللہ) میں آپ کی بخشش چاہتا ہوں، اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے گندگی دور کردی اور مجھ کو عافیت بخشی۔“

لباس پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ.[4]

[1] بخاری، الدعوات، مایقول اذا اصبح: ۹۳۶/۲

[2] بخاری، الدعوات، الدعاء عند الخلاء: ۹۳۶/۲

[3] ابن ماجه، ابواب الطهارة، مایقول اذا خرج من الخلاء: ۲۶

[4] ترمذی، الدعوات، احادیث شتّٰی: ۱۹۶/۲

ترجمہ: ”شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا کہ ڈھانکتا ہوں اس سے اپنا ستر اور زینت کرتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں۔“

یہ دعا نیا لباس پہنتے وقت بھی پڑھ سکتے ہیں، اسی طرح نئے لباس کا شکر، یہ بھی ہے کہ پرانا لباس کسی غریب کو صدقہ کردیں یا اپنے کسی غریب دوست، رشتہ دار کو ہدیہ میں پیش کردیا جائے اور اس طرح کا شکر ہر نعمت پر کرسکتے ہیں، یعنی نئی چیز ملنے پر پرانی چیز صدقہ یا ہدیہ کردیں۔

وضو شروع کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[1]

ترجمہ: ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے۔“

وضو کے درمیان کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ.[2]

ترجمہ: ”یا اللہ! میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے گھر میں کشادگی دیجئے اور میری روزی میں برکت دیجئے۔“

وضو کرتے ہوئے ہم ان تین چیزوں (بخشش، کشادگی اور رزق میں برکت) کو مانگ لیں اور اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قبول فرمائے تو کتنا بڑا فائدہ ہوگا۔

[1] ترمذی، الطهارة، التسمية عند الوضوء: ۱۳/۱

[2] ابن سنی، مایقول بین ظهرانی وضوئه: ۲۰

وضو کے بعد کی دو دعائیں

❶ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.[1]

ترجمہ: ”میں (دل سے) اقرار کرتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اقرار کرتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، یااللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کردیجئے اور مجھے پاک صاف لوگوں میں سے کردیجئے۔“

❷ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کی پاکی اور حمد بیان کرتا ہوں، (دل سے) اقرار کرتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے آپ کے۔ آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔“

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ

[1] ترمذی، الطهارة، ما يقال بعد الوضوء: ۱/۱۸

[2] ابن سنی، مايقول، اذا فرغ من وضوئه: ۲۱

الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود پر پہنچا جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔“

اس دعا کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں:

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.[2]

ترجمہ: ”آپ وعدہ کے خلاف نہیں کرتے۔“

اذان غور سے اور خاموشی سے سننے کے بعد...... زبان سے تو اذان کا جواب دیں اور قدم سے مرد حضرات فوراً مسجد میں جانے کی تیاری کریں اور عورتیں گھر پر نماز کی تیاری شروع کردیں۔

نماز کے لئے جانے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَخْرَجِيْ هٰذَا فَإِنِّيْ لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَآءً وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ

[1] بخاری الأذان، الدعاء عند النداء: ۱/۸۶

[2] سنن الكبرىٰ للبيهقي، الصلوة، باب مايقول اذا فرغ من ذلك: ۱/۴۱۰

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاتِّقَاءَ سُخْطِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ.[1]

ترجمہ: ”اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں)، میں اللہ پر ایمان لایا، اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔ اے اللہ! ہر اس حق کے واسطے سے جو سوال کرنے والوں کا آپ پر ہے اور اپنے اس نکلنے کے حق کے واسطے سے کہ بلاشبہ میں فخر کرنے یا اترانے یا دکھلانے یا طلبِ شہرت کی غرض سے نہیں نکلا ہوں میں جھگڑے، ریا، نمود، تکبر اور گھمنڈ کے لئے نہیں نکلا ہوں بل کہ آپ کی خوش نودی کی تلاش اور آپ کے غصے سے بچنے کے لئے نکلا ہوں سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچا لیجئے اور جنت میں داخل فرما دیجئے۔“

مسجد کے دروازہ پر پہنچ کر پڑھی جانے والی دعا

جب مسجد کے دروازے پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

ترجمہ: ”میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور سلامتی نازل ہو رسول اللہ ﷺ پر، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دیجیے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔“[2]

[1] ابن سنی: مایقول اذا خرج الی الصلاۃ: ۴۰، رقم: ۸۴

[2] ابن ماجہ، المساجد والجماعات، الدعاء عند دخول المسجد: ۵۶

اس کے بعد نہایت ادب کے ساتھ مسجد میں داخل ہو۔

حضرت امام زین العابدین رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی جب مسجد کے دروازے پر پہنچتے تھے تو خوف کی وجہ سے ان کا رنگ زرد پڑ جاتا تھا۔ کسی نے وجہ پوچھی؟ تو فرمایا: ”لوگ جب دنیا کے کسی حاکم کے دربار میں جاتے ہیں تو ان پر اس کا رعب چھا جاتا ہے اور ڈرتے ہیں کہ کوئی بات عدالت کے آداب اور حاکم کی شان کے خلاف نہ ہو جائے۔ تو کیا میں اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن کے دربار کی اتنی بھی وقعت نہ کروں، جتنی ایک ادنیٰ حاکم کی کی جاتی ہے۔ اس خوف سے میرا رنگ زرد ہو جاتا ہے کہ کہیں اس دربار کی شان کے خلاف کوئی بات صادر نہ ہو جائے۔“[1]

پھر جب مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے، جس کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم فرمایا ہے:

”اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ).“[2]

ترجمہ: ”جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔“

مسئلہ: جو شخص کثرت سے مسجد میں آتا جاتا ہو تو اس کے لئے ہر روز صرف ایک مرتبہ دو رکعتیں پڑھ لینا تحیۃ المسجد کے لئے کافی ہے۔[3]

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ

[1] تهذيب الكمال، علی بن الحسين: ۲۷۸/۷

[2] مسلم، المساجد...، استحباب تحية المسجد: ۲۴۸/۱

[3] طحطاوی، الوتر فصل فی تحیۃ المسجد: ۳۲۰

اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ فَضْلِكَ.

ترجمہ: "میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں اور سلامتی نازل ہو رسول اللہ ﷺ پر اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دیجیے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجیے۔"[1]

اور اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچالے۔"

مساجد

اپنے علاقے کی مساجد میں دینی کتب رکھ کر آپ بھی دین پھیلانے میں معاون بن سکتے ہیں۔ آج ہی سے اپنی مساجد کو اعمال سے آباد کرنے کی کوشش فرمائیں اور

معارف الحدیث .... (مولانا منظور نعمانی صاحب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی)

منتخب احادیث .... (مولانا سعد صاحب)

اسمائے حسنیٰ .... (بیت العلم ٹرسٹ)

مستند مجموعہ وظائف .... (بیت العلم ٹرسٹ)

کسی کو تکلیف نہ دیجیے .... (بیت العلم ٹرسٹ)

آبِ زم زم کے فضائل اور برکات .... (بیت العلم ٹرسٹ)

درسی بہشتی زیور.. (بیت العلم ٹرسٹ)

[1] ابن ماجہ، المساجد والجماعت، الدعاء عند دخول المسجد: ٥٦

[2] ابن ماجہ، المساجد والجماعت، الدعاء عند دخول المسجد: ٥٦

والدین کی قدر کیجیے .... (دارالہدیٰ)

پریشان ہونا چھوڑ دیجیے .... (دارالہدیٰ)

شریعت یا جہالت .... (بیت العلم ٹرسٹ)

فضائلِ اعمال .... (شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی)

فضائلِ صدقات .... (شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی)

اس قسم کی اصلاحی کتابیں ہدیہ کر کے مسجدوں میں رکھوائیں۔
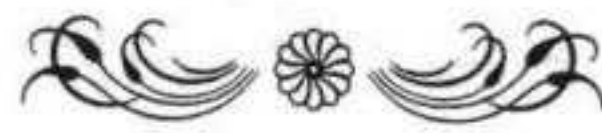
اپنی نمازیں صحیح کیجئے

ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی نماز صحیح کرنے کی کوشش کرے۔ نماز جتنی صحیح ہوگی اور سنت کے موافق ہوگی اسی قدر ہمارے دنیا اور آخرت کے تمام حالات صحیح ہوں گے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی نمازیں درست کرنے کے لئے وہ ایسی کتابیں پڑھے جن میں بزرگ علماء حضرات نے تمام طریقے وضاحت سے ذکر فرمائے ہیں۔ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی کتاب ''نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں'' اور کتاب ''خواتین کا طریقۂ نماز'' (مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی) ''قومہ اور جلسہ میں اذکار کا ثبوت'' (مولانا فضل الرحمٰن اعظمی صاحب) ان تینوں کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیں۔ ہم یہاں نماز کی اصلاح اور سنت کے مطابق پڑھنے کے لئے مختصراً چند چیزیں لکھتے ہیں جن میں عموماً کوتاہیاں ہوجاتی ہیں۔ برائے مہربانی اہتمام کے ساتھ ان کی اصلاح اور درستگی کی کوشش کریں۔

❶ اپنی قرأت صحیح کریں، کم از کم سورۂ فاتحہ اور چھوٹی سورتیں کسی ماہر قاری کو سنا کر قرأت صحیح کرلیں کہ ''ح'' اور ''ھ'' میں، ''س'' اور ''ث'' میں اور ''ت'' اور ''ط'' میں فرق واضح ہوجائے۔

❷ سورۂ فاتحہ کی ہر آیت پر تھوڑی دیر رُکیں تاکہ اطمینان سے نماز ادا ہو۔ حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا روایت کرتی ہیں کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سورۂ فاتحہ کی ہر آیت پر رُکتے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝'' پڑھ کر رُکتے پھر ''الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پر رُکتے۔[1]

[1] ابوداؤد، الحروف والقراءات: ۲/۲۰۰

اسی طرح صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا: نماز میں سورۂ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے، نصف میرے لئے ہے اور نصف میرے بندے کے لئے ہے اور جو کچھ میرا بندہ مانگتا ہے وہ اس کو دیا جائے گا، پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بندہ جب کہتا ہے:

'' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝'' تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد کی ہے۔

اور جب وہ کہتا ہے: ''الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف وثنا بیان کی ہے۔

اور جب بندہ کہتا ہے: ''مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝'' تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔

اور جب بندہ کہتا ہے: '' اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝'' تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فرماتا ہے: یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے کیوں کہ اس میں ایک پہلو حق تعالیٰ کی حمد وثنا کا ہے اور دوسرا پہلو بندے کی دعا و درخواست کا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندے کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔

پھر جب بندہ کہتا ہے: ''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝'' (آخر تک) تو حق تعالیٰ فرماتا ہے: یہ سب میرے بندے کے لئے ہے اور اس کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔[1]

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رُک کر سانس توڑ دے، پھر دوسری آیت پڑھے۔

[1] مسلم، الصلاة، وجوب قراءة الفاتحة: ۱/۱۷۰

۳ اُن دعاؤں کے پڑھنے کا اہتمام کیجئے جو نماز کے اندر پڑھنے کے لئے احادیث میں وارد ہیں اور وہ ہم آئندہ صفحات میں نقل کر رہے ہیں۔

ان دعاؤں کو پڑھنے سے کم از کم قومہ وجلسہ صحیح ادا ہوجائے گا۔ اس لئے کہ ہم لوگ عمومی طور سے اس مرض میں مبتلا ہیں کہ قومہ اور جلسہ صحیح ادا نہیں کرتے، حالاں کہ تعدیلِ ارکان مثلاً قومہ میں اطمینان سے اس طرح کھڑا ہونا کہ تمام اعضاء کو سکون و اطمینان مل جائے اور جسم پر کوئی خم بھی باقی نہ رہے راجح قول کے موافق واجب ہے، لہٰذا ان دعاؤں کو پڑھنا چاہیے۔ خصوصاً دو سجدوں کے درمیان کم از کم "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ" ضرور پڑھ لیں تا کہ اس کے ذریعہ سے دو سجدوں کے درمیان اطمینان سے دو زانو سیدھا بیٹھنا میسر ہوجائے۔ اس کے بعد اطمینان سے دوسرے سجدے میں جائیں۔

۴ پوری نماز میں اس کی کوشش کریں کہ ہاتھ نہ ہلیں، ہاتھ جو انسان کے قابو میں ہیں اگر ان کی حرکات پر ہم نے قابو پالیا تو "اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" دل کے خیالات کو بھی اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہمارے قابو میں دے دیں گے، جو ہمارے ہاتھ میں ہے اگر وہ ہم کرلیں گے تو جو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے ہاتھ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کردیں گے۔

ایک اعرابی کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ وہ داڑھی پر ہاتھ پھیر رہے تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو بدن کے سارے اعضاء میں سکون ہوتا۔"[1]

اس لئے بہت زیادہ اہتمام اس بات کا رہے کہ پوری نماز میں ہاتھ نہ ہلے، کیوں کہ بلا عذر ہاتھ ہلانے سے نماز مکروہِ تحریمی ہوجاتی ہے۔ اس کا آسان حل یہ

[1] طحطاوی، الصلاۃ، فصل فی المکروہات: ۲۸۰

ہے کہ اپنے کسی دوست کو کہہ دیں کہ میری نماز دیکھا کرو اس میں کوئی سنت کے خلاف بات ہو تو بتادینا اور خصوصاً اگر میرا ہاتھ ہلے تو (کبھی مجھے میری نماز کے بعد کہ تم نے ایک بار یا کئی بار ہاتھ ہلایا) بتادینا، اس لئے کہ بسا اوقات کئی مرتبہ بلا عذر ہاتھ اٹھ جاتا ہے اور اس کا پتہ بھی نہیں چلتا، اگر کوئی کہے کہ آپ نماز میں ٹوپی سے یا کرتے کے دامن سے یا داڑھی سے کھیل رہے تھے تو آدمی فوراً انکار کردیتا ہے، کیوں کہ اس کا احساس ہی نہیں ہوتا، لہٰذا اس سے بچیں۔

۵ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے اور ہلنے سے بھی بچیں کیوں کہ نمازی احکم الحاکمین کی بارگاہ میں کھڑا ہوا ہے، اس لئے نماز میں سکون اور وقار کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بعض دوست اس برائی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ نماز میں کن انکھیوں سے اس طرح دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں کہ سامنے سے آنے والے شخص کو یقین نہیں آتا کہ یہ نماز پڑھ رہا ہے یا ویسے ہی کھڑا ہے، اس لئے اس عادت کو فوراً چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہیے، عورتوں کو بھی چاہیے کہ گھر کی کسی سمجھ دار عورت کو اپنی نماز کا نگران بنالے کہ میرے وضو اور نماز کی غلطیاں بتلادینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ ام رومان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہی تھی نماز میں اِدھر اُدھر جھکنے لگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھ لیا تو مجھے اس زور سے ڈانٹا کہ میں (ڈر کی وجہ سے) نماز توڑنے کے قریب ہوگئی، پھر ارشاد فرمایا: میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو تو اپنے تمام بدن کو بالکل سکون میں رکھے، یہود کی طرح ہلے نہیں۔ بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔[1]

۶ جماعت کے وقت سے کچھ دیر پہلے ہی مسجد چلے جائیں اور فرض نماز سے پہلے

[1] فیض القدیر: ۱/۵۲۷، رقم: ۷۸۳، حرف الھمزۃ

ذکر و تلاوت کا اور اگر وقت ہو تو نوافل کا اہتمام کریں۔ عورتیں بھی فرض نماز کی ادائیگی سے کچھ پہلے ہی مصلیٰ پر جا بیٹھیں اور نماز میں دھیان جمانے کے لئے کچھ دیر اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرلیں تا کہ نماز خشوع وخضوع والی بنے۔

۷ اگر دورانِ نماز وساوس آتے ہیں تو ان کے دور کرنے کے کچھ سبب اختیاری ہیں، لہٰذا ان کو اختیار کریں۔ اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالیٰ بہت نفع ہوگا۔ مثلاً طہارت کا پورا خیال رکھا جائے، وضو باقاعدہ طور پر کیا جائے، وضو اور نماز کے درمیان کوئی دنیوی کام، بات چیت نہ کرے، جو کام نماز سے پہلے کررہا ہے تھوڑی دیر اس کو چھوڑ دے تا کہ خیالات مٹ جائیں اور نماز شروع کرنے سے پہلے ذرا یہ سوچے کہ اب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوکر اس سے ہم کلام ہوں گا، لہٰذا مجھ کو بہت دھیان لگانے کی ضرورت ہے اور دونوں ہاتھ اٹھائے تو خیال کرے کہ اب میں نے دو جہاں والے کے سامنے ہاتھ اٹھائے ہیں، مجھے اب کسی سے کوئی غرض نہیں، ان کے سامنے سب حقیر و ذلیل ہیں۔ پھر "اَللہُ اَکْبَرُ" کہہ کر نیت باندھے اور سمجھے کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا عرض و نیاز کررہا ہوں۔

حضرت مولانا تھانوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ نے لاکھ روپے کا ایک نسخہ عنایت فرمایا ہے، جو کوئی اس کو استعمال کرے اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالیٰ وساوس نہیں ستائیں گے۔ پہلے لوگ تو اس کام کے لئے چلے کشی کرتے تھے، وہ بات یہ ہے کہ نماز پڑھنے میں جو الفاظ زبان سے ادا ہوں ان کی ادائیگی کی طرف دھیان رکھیں اگر معنی یاد ہوں تو معنی سوچتے رہا کریں اور نماز کو فکر سے پڑھیں، بے زاری سے ہرگز نہ پڑھیں۔

۸ نماز پڑھنے سے پہلے سوچ لیں کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو اور شاید اس کے بعد اپنے مالک کے سامنے ادب سے کھڑے ہونے اور سکون سے رکوع وسجدہ کرنے کا موقع نہ ملے...... اور تکبیر تحریمہ سے پہلے یہ دعا مانگ لیں کہ اے اللہ! مجھے ایسی نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیری بارگاہ میں قبول ہوجائے۔

ان مذکورہ بالا آٹھ باتوں کے اہتمام سے اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالیٰ ہماری نماز خشوع وخضوع والی بنتی جائے گی، اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا ذریعہ ہوگی۔

اس کے علاوہ آئندہ صفحات پر مذکورہ دعاؤں کو یاد کرکے خصوصاً سنتوں اور نوافل میں پڑھیں۔ لمبے لمبے نوافل پڑھیں اور رکوع، سجدے بھی لمبے لمبے کریں اور سجدہ میں تو خصوصاً قرآن کریم و احادیث کی دعائیں خوب مانگنی چاہئیں۔ نفل نمازوں کے سجدوں میں ''چہل ربنا'' میں سے کچھ دعائیں مانگیں، پریشانی ہو تو سجدہ میں آیتِ کریمہ پڑھیں، بیمار ہو تو ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی دعا مانگیں، اولاد کے لئے زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی دعا مانگیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھیں کہ پیشانی زمین سے رگڑ رہا ہے اور آدمی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ قرب سجدہ میں ہوتا ہے۔[1]

اس لئے سجدے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوب تعظیم بیان کریں۔ تسبیحات پڑھیں اور خوب دعائیں مانگیں، اور لمبے لمبے سجدے کریں۔ فرض نمازوں کے قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک ایک دعا مانگیں اور سنتوں، نوافل اور وتر میں جتنی زیادہ سے زیادہ ہوسکے دعائیں مانگیں تا کہ قومہ وجلسہ صحیح ادا ہوسکے۔

یاد رہے کہ رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ وغیرہ اطمینان سے ادا کرنا واجب ہے، اگر ان کو اطمینان سے ادا نہیں کیا تو نماز ہی صحیح نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں ایک شخص نے رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ وغیرہ اطمینان سے ادا نہیں کیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ اس نے دوبارہ نماز جلدی جلدی پڑھی تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا، اس طرح حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اسے تین

[1] کنز العمال، الرابع، الصلاۃ، فضائل الصلاۃ: ۱۱۸/۷، رقم: ۱۸۹۲٤، ۱۸۹۳۱

مرتبہ نماز دہرانے کا حکم دیا کہ تم دوبارہ نماز پڑھو، تم نے نماز پڑھی ہی نہیں۔

تو اس صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں تو اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا، آپ ہی مجھے سکھلائیے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوجاؤ تو تکبیر کہو، پھر جو تمہیں قرآن میں سے یاد ہے جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھو، پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو، پھر رکوع سے اٹھو، یہاں تک کہ اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوجاؤ، پھر خوب اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اس طرح اپنی نماز پوری کرو۔[1]

اور ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کے قومہ اور جلسہ کی کیفیت کو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح بیان فرماتے ہیں: ”سیدھے کھڑے ہوتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر اطمینان سے آجاتا“ اور جلسہ کے متعلق بھی یہی الفاظ ہیں کہ ”سیدھے بیٹھتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنے مقام پر اطمینان سے ہوجاتا۔“[2]

حضور ﷺ کا خود ان ارکان کو اطمینان سے ادا فرمانا اور صحابہ کو بار بار اس کی تاکید کرنا، اس کے بہت زیادہ اہم ہونے کی دلیل ہے۔

لہٰذا قومہ، جلسہ خوب اطمینان سے ادا کریں، نوافل زیادہ تعداد میں جلدی جلدی پڑھنے سے بہتر ہے کہ کم تعداد میں پڑھیں، لیکن سنت کے موافق اطمینان سے سارے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے خشوع وخضوع سے پڑھیں اور اس کے لئے کتاب فضائلِ اعمال (مؤلفہ شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) خود پڑھیں اور گھر میں اس کی تعلیم کریں کہ سب چھوٹے بڑے بیٹھ کر سنیں، عورتیں الگ اس کی تعلیم کریں، یا اگر دیور، جیٹھ اس کتاب سے پڑھ کر سنائیں تو پردہ میں بیٹھ کر سنیں۔

[1] ترمذی، الصلاۃ، ماجاء فی وصف الصلاۃ: ۶۷/۱

[2] ترمذی، الصلاۃ، ماجاء فی وصف الصلاۃ: ۶۷/۱

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو صحیح صحیح سنتوں کے موافق نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب ہم نماز کے مختلف ارکان میں پڑھی جانے والی دعائیں لکھتے ہیں، ان دعاؤں کو خود بھی یاد کیجئے اور دوسروں کو بھی یاد کروائیے۔

رکوع کی دو دعائیں

❶ جب رکوع میں جائیں تو کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح کہیں:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ.[1]

ترجمہ: ”پاک ہے میرا عظیم پروردگار۔“

عورتیں چوں کہ گھروں پر نماز پڑھتی ہیں اس لئے ان کو چاہیے کہ یہ تسبیح رکوع میں کم از کم نو مرتبہ یا گیارہ مرتبہ پڑھیں، اور مرد کو بھی کوئی عذر نہ ہو تو سنتوں اور نوافل میں کم از کم نو مرتبہ یا گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

❷ رکوع میں یہ دعا بھی پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! تیرے ہی لئے میں نے رکوع کیا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیری ہی فرماں برداری اختیار کی، اور تیرے ہی سامنے میرے کان، میری نگاہ، میری ہڈیاں اور ہڈیوں کا مغز اور پٹھے (سب) جھکے ہوئے ہیں۔“

[1] ابو داؤد، الصلوٰۃ، الدعاء فی الرکوع والسجود: ۱۲۹/۱

[2] ترمذی، الدعوات: ۱۷۹/۲

ان دعاؤں اور تسبیحات کے ترجمہ پر دھیان رکھ کر رکوع میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی پاکی بیان کی جائے تو نماز میں دل بھی خوب لگے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا تعلق نصیب ہوگا، اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت میں بھی اضافہ ہوگا پھر اس طرح نماز پڑھ کر جو دعائیں مانگی جائیں گی وہ قبول ہوں گی اور یہ نماز بُرائی سے بچانے والی بنے گی، نمازی کے لئے دعا کرے گی اور یہ نماز نمازی کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گی۔

رکوع سے اٹھنے کے بعد کی تین دعائیں

۱ جب رکوع سے کھڑے ہوں تو کہیں:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ .[1]

ترجمہ: ”اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس شخص کی (تعریف) سن لی (اور قبول کرلی) جس نے اس کی تعریف کی۔“

۲ اور اس کے بعد کہیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ .[2]

ترجمہ: ”اے اللہ، اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے (سب) تعریف ہے۔“

۳ اور (سنتوں اور نفلوں میں) یا اگر تنہا بغیر جماعت کے فرض پڑھ رہے ہوں تو یہ بھی کہیں:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا

[1] ابو داؤد، الصلاة، مايقول إذا رفع رأسه: ۱/۱۲۳

[2] ابو داؤد، الصلاة، مايقول اذا رفع راسه: ۱/۱۲۳

فِيْهِ .[1]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے بہت زیادہ، پاکیزہ، مبارک تعریفیں ہیں۔“

سجدہ کرتے وقت کی تین دعائیں

۱ سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ یہ کہیں:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى .[2]

ترجمہ: ”میرا رب پاک ہے جو سب سے بلند و برتر ہے۔“

۲ اس کے بعد یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ .[3]

ترجمہ: ”اے اللہ! بے شک میں تیری رضاء کی تیرے غصہ اور ناراضگی سے، اور تیری معافی کی تیری سزا اور عذاب سے پناہ لیتا ہوں اور میں تیرے (قہر وغضب) سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا (بس) تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی

[1] بخاری، کتاب الأذان: ۱/۱۱۰

[2] ابو داؤد، الصلاة، الدعاء فی الرکوع والسجود: ۱/۱۲۹

[3] مسلم، الصلوٰة، ما یقال فی الرکوع والسجود: ۱/۱۹۲

ہے (اور ہمیں بتلایا ہے)۔"

③ اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! تو میرے دل میں بھی نور بھر دے اور میرے کانوں میں بھی نور بھر دے اور میری نگاہ میں بھی نور بھر دے اور میرے آگے بھی نور کر دے اور میرے پیچھے بھی نور کر دے اور میرے نیچے بھی نور کر دے (اور میرے اوپر بھی) اور مجھے نورِ عظیم عطا فرما۔"

وضاحت: دل میں نور پیدا ہو جائے تو تمام گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا اس لئے خوب عاجزی کے ساتھ سجدہ میں دعا مانگیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت کی دعا

جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھیں تو یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔[2]

ترجمہ: "اے اللہ! تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے عافیت

[1] مصنف ابن ابی شیبہ، الدعاء، باب ما رخص للرجل....: ۳۳/۷

[2] ابوداؤد، الصلوٰۃ، الدعاء بین السجدتین: ۱۲۳/۱

عطا فرما اور مجھے ہدایت نصیب فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔"

یہ دعا پوری یا اس کا پہلا حصہ "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ" دونوں سجدوں کے درمیان ضرور پڑھنا چاہیے تاکہ اس کے پڑھنے سے دو سجدوں کے درمیان اچھی طرح بیٹھنا میسّر آئے۔ عام طور پر لوگ دو سجدوں کے درمیان اطمینان سے نہیں بیٹھتے حالاں کہ یہ بیٹھنا واجب ہے۔[1]

سجدۂ تلاوت کی دعا

سجدۂ تلاوت میں کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنے کے بعد بار بار یہ کلمات کہیں:

سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ۔[2]

ترجمہ: "میرے چہرہ نے اس (پروردگار) کے لئے سجدہ کیا ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھیں کھولیں اپنی طاقت اور قوت سے۔"

[1] مسند احمد: ۵۲۵/۲، ۱۰۴۲۰

[2] ترمذی، الدعوات: ۱۷۹/۲، ۱۸۰

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ ط اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے اور خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے

[1] مأخذه اعلاء السنن، الوتر، اخفاء القنوت فی الوتر: ۶/۱۰۷، رقم: ۱۷۳۵

عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔“

مسئلہ: وتر میں دعائے قنوت کے علاوہ اور دعائیں بھی حضور اکرم ﷺ سے پڑھنا ثابت ہے، لہٰذا اس موقع پر وہ تمام دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں جو قرآن کریم اور احادیث میں مذکور ہیں، اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وتر کی تیسری رکعت میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں اور آخر میں درود شریف پڑھیں اور پھر رکوع کریں۔[1]

یہ دعائے قنوت وتر کی آخر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اس کو یاد کرلیں اور اگر خود کو یاد ہو تو کوشش کرکے دوسروں کو بھی یاد کروائیں، خصوصاً عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو اور رشتہ دار عورتوں کو یاد کروائیں اس لئے کہ اکثر عورتوں کو یہ دعا یاد نہیں ہوتی، اس طرح گھر کی ماسیوں اور نوکرانیوں کو بھی یاد کروائیں، اسی طرح ان کی پوری نمازیں بھی سنیں اور صحیح کروائیں اور اس کے لئے اس کتاب میں مضمون ”نمازیں صحیح کیجئے“ پڑھیے اور اپنی اور دوسروں کی نمازیں حکمت کے ساتھ صحیح کرنے کی کوشش کریں۔

قنوتِ نازلہ

جب دشمنانِ اسلام کا خوف ہو، مسلمانوں پر مظالم ہورہے ہوں یا عام مصیبت مثلاً قحط، وبا یا دشمن کا حملہ وغیرہ ہو تو ایسے نازک دور میں اس مسنون دعا کو پڑھنا نہایت ضروری ہے، احادیثِ صحیحہ میں ہے کہ جب مسلمانوں پر کوئی شدید حادثہ پیش آتا تو حضور ﷺ یہ قنوتِ نازلہ پڑھا کرتے تھے، ویسے تو ہر وقت اس دعا کا پڑھنا فائدے سے خالی نہیں اور نمازِ وتر میں دعائے قنوت کے ساتھ بھی اس کو پڑھ سکتے ہیں بل کہ پڑھنا چاہیے، لیکن خاص خاص موقعوں پر مثلاً مصیبت یا پریشانی کے

[1] احسن الفتاوی: ۳/۴۵۰، ۴۹۶ ملخصاً

وقت اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ فجر کی نماز باجماعت میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد کھڑے ہوکر بغیر ہاتھ باندھے ہوئے امام یہ دعا جہری آواز میں پڑھے اور مقتدی ہر وقف پر درد بھرے دل سے آہستہ آواز میں آمین کہیں، دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! جن کو تو نے راہِ راست پر لگایا ہے ان کے ساتھ مجھ کو بھی راہِ راست پر لگادے اور جن کو تو نے عافیت نصیب فرمائی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت نصیب فرما اور جن کا تو کارساز بنا ان کے ساتھ میرا بھی کارساز بن جا اور جو نعمتیں تو نے مجھ کو عطا فرمائیں ان میں برکت دے اور جو فیصلہ تو فرماچکا اس کے شر سے مجھے بچالے (کہ میں اس پر راضی نہ ہوں اور بے صبری کروں) کیوں کہ تو ہی فیصلہ فرماتا ہے، تیرے خلاف کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں، جس کا تو کارساز ہو وہ ذلیل نہیں ہوسکتا اور جس کا تو مخالف ہو وہ عزت پا نہیں سکتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔“

[1] ابوداؤد، الصلوٰة، القنوت فی الوتر: ۲۰۱/۱

فرض نمازوں کے بعد کی دس دعائیں

۱. حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھتے) پھر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور اکرام والے!“

۲. آیت الکرسی پڑھیں، حدیث میں ہے: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے۔[2]

ایک اور روایت میں ہے کہ اس عمل کا درجہ اس شخص کے عمل کے برابر ہے جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دفاع میں جہاد کرتا ہوا شہید ہوجائے۔[3]

۳. حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے گا تو ننانوے مرتبہ ہوا اور سوویں مرتبہ چوتھا کلمہ......

[1] مسلم، المساجد، استحباب الذکر بعد الصلاة...: ۲۱۸/۱

[2] فیض القدیر، حرف المیم: ۲۵۵/۶، رقم: ۸۹۲۶

[3] ابن السنی، مایقول فی دبر صلاة الصبح: ۵۲، رقم: ۱۲۲

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

پڑھے گا تو اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔[1]

وضاحت: مذکورہ بالا کلمہ نمازِ فجر کے بعد سو مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

۴ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک مرتبہ پڑھے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان دونوں سورتوں کو ہر نماز کے بعد پڑھوں۔[2]

ہمارے استاذ مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے ان دونوں سورتوں کا قرآن کریم کے بالکل اخیر میں ہونے سے ایک لطیف سا اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ امت کو اخیر زمانے میں ان دونوں سورتوں کی ضرورت زیادہ ہوگی۔ لہٰذا ہر آدمی کو ناگہانی آفات و بلیات، آسیب و سحر، نظرِ بد سے بچنے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ان سورتوں کو پڑھنے کا معمول بنالینا چاہیے۔

۵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! فرض نماز کے بعد کبھی اس دعا کو نہ چھوڑنا:“

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

ترجمہ: ”اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔“[3]

[1] مسلم، المساجد، استحباب الذکر بعد الصلاۃ: ۲۱۹/۱

[2] ابن سنی، مایقول فی دبر صلاۃ الصبح: ۵۱، رقم: ۱۲۱

[3] ابو داؤد، الصلاۃ، فی الاستغفار: ۲۱۳/۱

۶ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں بزدلی سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں نکمّی عمر کی طرف لوٹ جانے سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے۔“

۷ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.[2]

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم عبادت نہیں

[1] بخاری، الجہاد، مایتعوّذ من الجبن: ۳۹۶/۲

[2] مسلم، المساجد، استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ...: ۲۱۸/۱

کرتے مگر اسی کی، اسی کی سب نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے سب فضل ہے اور اسی کے لئے سب اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اسی کے لئے دین کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔"

۸ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.[1]

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مال والے کا مال دار ہونا (تیری پکڑ کے مقابلہ میں) نفع نہیں دے گا۔"

۹ سورة فاتحة۔[2]

۱۰ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

ترجمہ: "میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے، تمام

[1] مسلم، المساجد، استحباب الذکر بعد الصلٰوۃ...: ۲۱۸/۱

[2] ابن السنی، باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح: ۵۲، رقم: ۱۲٤

تعریفیں اسی کے لائق ہیں اور نیکی کرنے کی قوت نہیں اور نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے، مگر اس اللہ کی طرف سے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس دعا کو تین مرتبہ نماز کے بعد پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو چار آفتوں: ① جنون ② جذام ③ اندھے پن ④ اور فالج سے محفوظ رکھے گا۔[1]

[1] ابن سنی، مایقول فی دبر صلٰوۃ الصبح: ۵۵، رقم: ۱۳۲

جمعہ کے دن استغفار

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور آپ ﷺ نے اس کا خاص وظیفہ درود شریف اور استغفار تجویز فرمایا ہے۔

حدیث میں ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر بندے کو اس میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کی توفیق مل جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتے ہیں۔“[1]

اسی کتاب میں ”ہر غم و پریشانی سے راحت کے لئے گیارہ دُعائیں“ کے عنوان کے تحت دعا نمبر ۱۱ پر موجود استغفار اگر جمعہ کی صبح فجر کی نماز سے پہلے تین بار جو شخص پڑھے تو حدیث میں آتا ہے کہ اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔[2]

جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوتے تو مسجد کے دروازے کی دونوں چوکھٹوں کو پکڑ کر یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھتے:[3]

”اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَوْجَہَ مَنْ تَوَجَّہَ اِلَیْکَ، وَاَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْکَ وَاَفْضَلَ مَنْ سَأَلَکَ وَرَغِبَ اِلَیْکَ۔“

ایک روایت میں جمعہ کے دن کے علاوہ جب نماز کے لئے گھر سے نکلتے تو یہ

[1] عمل الیوم واللیلۃ: ۱۳۱، رقم: ۳۷۵

[2] المعجم الاوسط، من اسمہ محمد بن عیسی: ۳۹۲/۵، رقم: ۷۷۱۷

[3] عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول اذا دخل المسجد: ۱۳۱، رقم: ۳۷۶

دعا پڑھنا آیا ہے۔[1]

جمعہ کی نماز کے بعد کے اوراد

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد ”قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“، اور ”قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ سات سات مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک برائی سے بچائیں گے۔[2]

وضاحت: ترجمہ کے استحضار کے ساتھ پڑھنے میں ”اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی“ مناجات کی لذت حاصل ہوگی، اور جنات، جادو، آسیب، نظرِ بد سے بھی حفاظت ہوگی اور توحید کی نعمت حاصل ہوکر ہر قسم کے شرک سے نجات کا باعث ہوگا۔

جمعہ کے دن کثرتِ درود کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔[3]

اسی طرح جمعہ کے دن مقبولیتِ دُعا کی گھڑی کون سی ہے اس کو اسی کتاب میں دیئے گئے مضمون ”دُعا کی قبولیت کے اوقات اور مقامات“ کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمالیں۔

اور جمعہ کی فضیلت واہمیت اور اس کے آداب اور ان آداب کی فضیلت ”اذکارِ جمعہ“ (مرتبہ مکتبہ بیت العلم) نامی کتاب خرید کر خود بھی ملاحظہ کرکے عمل کرنے والے بنیں اور دیگر بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

[1] معجم الکبیر: ۳۷۰/۲۳

[2] فیض القدیر، حرف المیم: ۲۶۴/۶، رقم: ۸۹۵۴

[3] ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب تفریع ابواب الجمعۃ: ۱۵۰/۱

نمازِ تہجُّد کا بیان

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیانی رات کی نماز ہے (تہجد کی نماز)۔"[1]

حضرت ابوامامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم ضرور تہجد پڑھا کرو، کیوں کہ وہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے اور قربِ الٰہی کا خاص وسیلہ ہے اور وہ گناہوں کے برے اثرات کو مٹانے والی، معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔[2]

اس حدیث میں نمازِ تہجد کی چار خصوصیتیں ذکر فرمائی گئیں ہیں:

(۱) وہ دورِ قدیم سے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کے نیک بندوں کا طریقہ اور شعار رہا ہے۔ (۲) قُربِ الٰہی کا خاص وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ (۳) اور (۴) گناہوں کا کفارہ بن کر ان کے اثرات کو مٹانے اور معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی رحم کرے اس بندے پر جو رات کو اٹھا اور اس نے نمازِ تہجد پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) وہ نہیں اٹھی تو اس کے چہرے پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اس کو بیدار کر دیا

[1] ترمذی، الصلوٰۃ، ماجاء فی فضل صلاۃ اللیل: ۹۹/۱

[2] ترمذی، الدعوات، من فتح له منکم: رقم ۳۵۴۹

اور اسی طرح اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی رحم کرے اس بندی پر جو رات کو نمازِ تہجد کے لئے اٹھی اور اس نے نماز ادا کی اور اپنے شوہر کو بھی جگایا، پھر اس نے بھی اٹھ کر نماز پڑھی اور اگر وہ نہ اٹھا تو اس کے چہرے پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اٹھایا۔[1]

اس حدیث کو سمجھنے کے لئے یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے جن صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے سامنے یہ بات فرمائی تھی وہ نمازِ تہجد کے بارے میں آپ کے ارشادات سن سن کر اور آپ کا حال دیکھ دیکھ کر یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ اس میں بندہ کیا پاتا ہے اور اس سے محروم رہ جانا کتنا بڑا خسارہ ہے۔ فرقِ مراتب کے باوجود عام صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا یہی حال تھا، اس لئے قدرتی طور پر ان میں سے ہر ایک اس دولت کا شائق اور حریص تھا، اس کے باوجود ایسا بھی ہوسکتا ہے بل کہ ضرور ہوتا ہوگا کہ کسی رات کو شوہر کی آنکھ وقت پر کھل گئی اور بیوی سوتی رہ گئی، یا بیوی کی آنکھ کھل گئی اور شوہر سوتا رہ گیا اور پھر جاگنے والے نے سونے والے کو اٹھانا چاہا اور اگر کسل (سستی) اور نیند کی وجہ سے اس وقت آمادہ نہ ہوا تو محبت وتعلق کے اعتماد پر چہرے پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اٹھا دیا، ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں یہ طرزِ عمل کسی کشیدگی اور ناگواری کا باعث نہ ہوگا بل کہ اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی باہمی محبت ومودت میں ترقی اور اضافہ کا سبب بنے گا۔ بہرحال اس حدیث کا تعلق ایسی ہی صورت حال سے ہے اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ترتیب ان ہی خوش نصیب شوہروں اور بیویوں کے لئے جو اس کے اہل ہوں اور بذاتِ خود بھی اس عظیم نعمت نمازِ تہجد کے قدر شناس اور شائق ہوں۔

حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص رات کو اپنے مقررہ وِرد سے یا اس کے کسی جز سے سوتا رہ گیا پھر اس نے اس کو پڑھ لیا نمازِ فجر اور نمازِ ظہر کے درمیان تو لکھا جائے گا اس کے حق میں (رات والا

[1] ابوداؤد، الصلوٰۃ، قیام اللیل: ۱۸۵/۱

ثواب) گویا کہ اس نے رات ہی میں پڑھا ہے۔‘‘[1]

مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے رات کے لئے اپنا کوئی وِرد مقرر کرلیا ہو مثلاً یہ کہ میں اتنی رکعتیں پڑھا کروں گا اور اس میں قرآن مجید اتنا پڑھوں گا اور وہ کسی رات کو سوتا رہ جائے اور اس کا پورا وِرد یا کوئی جز فوت ہوجائے تو اگر وہ اسی دن نمازِ ظہر سے پہلے پہلے اس کو پڑھ لے تو حق تعالیٰ اس کے لئے رات کے پڑھنے کے برابر ثوب عطا فرمائیں گے۔

حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ جب نیند یا بیماری کی وجہ سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی نمازِ تہجد فوت ہوجاتی تو آپ دن کو اس کے بجائے بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔[2]

[1] مسلم، الصلاة، صلوٰة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۵۶/۱

[2] مسلم، الصلوٰة، صلوٰة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۵۶/۱
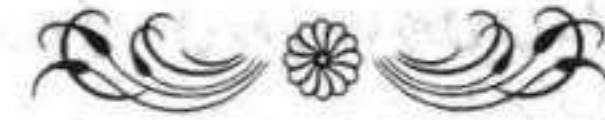
چاشت اور اشراق کے نوافل کا بیان

جس طرح عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک کے طویل وقفہ میں کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے، لیکن اس درمیان میں تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہیں۔ اسی طرح فجر سے لے کر ظہر تک کے طویل وقفہ میں بھی کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے۔ مگر اس درمیان میں ”صَلٰوۃُ الضُّحٰی“ کے عنوان سے کم سے کم دو اور زیادہ جتنی ہوسکیں نفلی رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اگر یہ رکعتیں طلوعِ آفتاب کے تھوڑی ہی دیر کے بعد پڑھی جائیں تو ان کو اشراق کہا جاتا ہے اور دن اچھی طرح چڑھنے کے بعد اگر پڑھی جائیں تو ان کو چاشت کہا جاتا ہے۔ پھر یہ ”صَلٰوۃُ الضُّحٰی“ (چاشت) کم سے کم دو رکعت ہے اور اس سے زیادہ چار رکعت اور اس سے بھی افضل آٹھ رکعت۔

حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں ہر شخص کے جوڑ جوڑ پر صبح کو صدقہ ہے۔ (صبح کو جب آدمی اس حالت میں اٹھتا ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء اور ان کا جوڑ صحیح سلامت ہے تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی اس نعمت کے شکریہ میں ہر جوڑ کی طرف سے اس کو صدقہ یعنی کوئی نیکی اور ثواب کا کام کرنا چاہیے اور ایسے کاموں کی فہرست بہت وسیع ہے) پس ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا بھی صدقہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا بھی صدقہ ہے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا بھی صدقہ ہے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا بھی صدقہ ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے۔ اور شکر کی ادائیگی

کے لئے دو رکعتیں کافی ہیں جو آدمی چاشت کے وقت پڑھے۔[1]

مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اپنے ہر جوڑ کی طرف سے شکرانہ کا جو صدقہ ہر روز صبح کو ادا کرنا چاہیے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے سے وہ پوری طرح ادا ہو جاتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس مختصر شکرانہ کو اس کے ہر جوڑ کی طرف سے قبول فرمالیتا ہے اور غالباً اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ نماز ایسی عبادت ہے جس میں انسان کے سارے اعضاء اور اس کے تمام جوڑ اور اس کا ظاہر و باطن سب ہی شریک رہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیثِ قدسی کی روایت ہے: اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے فرزندِ آدم! تو دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعتیں میرے لئے پڑھا کر، میں دن کے آخری حصے تک تجھے کفایت کروں گا۔[2]

اللہ تبارک وتعالیٰ کا جو بندہ ربِ کریم کے اس وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے صبح یعنی اشراق یا چاشت کے وقت پورے اخلاص کے ساتھ چار رکعتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے پڑھے گا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تعالیٰ اس حدیثِ قدسی کے مطابق وہ ضرور دیکھے گا کہ مالک الملک دن بھر کے ان کے مسائل کو کس طرح حل فرماتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو چار رکعت پڑھتے تھے اور کبھی کبھی اس سے زیادہ بھی پڑھتے تھے۔[3] لیکن خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

[1] مسلم، المساجد ومواضع الصلٰوۃ، استحباب صلٰوۃ الضحٰی و ان اقلها رکعتان: ۱/۲۵۰
[2] ترمذی، الصلٰوۃ الوتر، صلٰوۃ الضحٰی: ۱/۱۰۸
[3] مسلم، المساجد ومواضع، الصلٰوۃ، استحباب صلٰوۃ الضحٰی و ان اقلها: ۱/۲۴۹

کا معمول آٹھ رکعت پڑھنے کا تھا اور ان کو یہ رکعتیں اتنی محبوب تھیں کہ فرماتی تھیں:

(لَوْ نُشِرَ لِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَكْتُهُنَّ.)[1]

ترجمہ: ”اگر میرے والدین ماجدین پھر سے دنیا میں بھیج دیئے جائیں تو ان کی زیارت و ملاقات کی پرمسرت مشغولیت میں بھی میں ان رکعتوں کو نہیں چھوڑوں گی۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دوگانہ چاشت کا اہتمام کیا اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی خاص وصیت فرمائی ہے: ایک ہر مہینے تین دن کے روزے اور چاشت کی دو رکعتیں اور تیسرے یہ کہ میں سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لیا کروں۔[3]
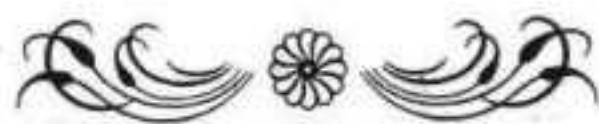
[1] موطا امام مالك، قصر الصلٰوۃ فی السفر، صلٰوۃ الضحٰی: ۱۳۶
[2] ترمذی، الصلٰوۃ الوتر، صلٰوۃ الضحٰی: ۱/۱۰۸
[3] مسلم، المساجد ومواضع الصلٰوۃ، استحباب صلٰوۃ الضحٰی و ان اقلها: ۱/۲۵۰

صلوٰۃ التسبیح

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.

یہ تسبیح جس کا اوپر ذکر کیا گیا نہایت ہی اہم اور دین و دنیا میں کار آمد اور مفید ہے، جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے: حضور اقدس ﷺ نے ان کے اہتمام اور فضیلت کی وجہ سے ایک خاص نماز کی ترغیب بھی فرمائی ہے جو صلوٰۃ التسبیح (تسبیح کی نماز) کے نام سے مشہور ہے کہ اس میں تین سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ حضور ﷺ نے بہت ہی اہتمام اور ترغیب کے ساتھ اس نماز کو تعلیم فرمایا۔ چناں چہ حدیث میں وارد ہے:

''حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں؟ ایک بخشش کروں؟ ایک چیز بتاؤں؟ تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں؟ جب تم اس کام کو کروگے تو حق تعالیٰ شانہ تمہارے سب گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، غلطی سے کئے ہوئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، چھپ کر کئے ہوئے اور کھلم کھلا کئے ہوئے، سب ہی معاف فرمادیں گے۔ وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو اور ہر رکعت میں جب الحمد شریف اور سورۃ پڑھ چکو تو رکوع سے پہلے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.

پندرہ مرتبہ پڑھو، پھر جب رکوع کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر جب دوسرے سجدے سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو، (ان سب کی تعداد پچھتّر ہوئی)، اسی طرح ہر رکعت میں پچھتّر مرتبہ ہوگا۔

اگر ممکن ہوسکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو، یہ نہ ہوسکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لو۔''[1]

علامہ تقی سبکی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: جو شخص اس نماز کے ثواب کو سن کر بھی غفلت کرے وہ دین کے بارے میں سستی کرنے والا ہے، صلحاء کے کاموں سے دور ہے اس کو پکا آدمی نہ سمجھنا چاہیے۔

مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جمعہ کو صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے۔[2]

احادیث میں اس نماز کے دو طریقے بتائے گئے ہیں۔ اول یہ کہ کھڑے ہوکر الحمد شریف اور سورۃ کے بعد پندرہ مرتبہ چاروں کلمے ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' پڑھے پھر رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ''

[1] ابوداؤد، الصلاۃ، صلاۃ التسبیح: ۱/۱۸۳

[2] مرقاۃ، صلٰوۃ التسبیح، بعض ما یتعلق بصلٰوۃ التسبیح: ۳/۲۱۷

کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔

پھر دونوں سجدوں میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" پڑھنے کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں کے درمیان جب بیٹھے تو دس مرتبہ پڑھے اور جب دوسرے سجدے سے اٹھے تو "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہتا ہوا اٹھے اور بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھ جائے اور دس مرتبہ پڑھ کر بغیر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنے کے کھڑے ہو جائے۔ اور دو رکعت کے بعد اسی طرح چوتھی رکعت کے بعد پہلے ان کلموں کو دس دس مرتبہ پڑھے پھر التحیات پڑھے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" کے بعد الحمد سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھے اور پھر الحمد شریف اور سورۃ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور باقی سب طریقہ بدستور وہی ہے۔ البتہ اس صورت میں نہ تو دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنے کی ضرورت ہے اور نہ التحیات کے ساتھ پڑھنے کی۔ علماء نے لکھا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ کبھی اس طرح پڑھ لیا کرے کبھی اس طرح۔ چوں کہ یہ نماز عام طور سے رائج نہیں ہے اس لئے اس کے متعلق چند مسائل بھی لکھے جاتے ہیں تا کہ پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔

مسئلہ نمبر ①: اس نماز کے لئے قرآن کی کوئی سورۃ متعین نہیں جو سورۃ دل چاہے پڑھے۔[1]

مسئلہ نمبر ②: ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گنیں کہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی، انگلیوں کو بند کر کے گننا اور تسبیح ہاتھ میں لے کر اس پر گننا جائز تو ہے مگر مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس طرح اپنی جگہ پر رکھی ہیں ویسی ہی رہیں اور ہر کلمہ پر ایک ایک انگلی کو اسی جگہ دباتا رہے۔[2]

[1] بہشتی زیور مدلل حصہ دوم، اور نفل نمازوں کا بیان: ۱۴۹
[2] فضائل اعمال، فضائل ذکر، باب سوم: ۵۹۱

مسئلہ نمبر ③: اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس کو پورا کرے، البتہ بھولے ہوئے کی قضا رکوع سے اٹھ کر اور دو سجدوں کے درمیان نہ کرے، اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضا نہ کرے بل کہ صرف ان کی ہی تسبیح پڑھے اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لے، مثلاً: اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے سجدہ میں پڑھ لے۔ اسی طرح پہلے سجدہ کی دوسرے سجدہ میں اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لے اور اگر رہ جائے تو آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے پڑھ لے۔[1]

مسئلہ نمبر ④: اگر سجدۂ سہو کسی وجہ سے پیش آ جائے تو اس میں تسبیح نہیں پڑھنا چاہیے اس لئے کہ مقدار تین سو ہے وہ پوری ہو چکی، ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی تو سجدہ سہو میں پڑھ لے۔[2]

مسئلہ نمبر ⑤: بعض احادیث میں آیا ہے کہ التحیات کے بعد سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى

[1] ایضاً
[2] ایضاً

اَخَافُكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ
بِهَا عَنْ مَّعَاصِيْكَ وَحَتّٰٓى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ
عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰٓى اُنَاصِحَكَ
فِي التَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰٓى اُخْلِصَ لَكَ
النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰٓى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ
فِي الْاُمُوْرِ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقَ
النُّوْرِ. رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے ہدایت والوں کی سی توفیق مانگتا ہوں اور یقین کرنے والوں کے عمل اور توبہ کرنے والوں کا خلوص مانگتا ہوں اور صابرین کی پختگی اور آپ سے ڈرنے والوں کی سی کوشش (یا احتیاط) مانگتا ہوں، اور رغبت والوں کی سی طلب اور پرہیزگاروں کی سی عبادت اور علماء کی سی معرفت تاکہ میں آپ سے ڈرنے لگوں۔

اے اللہ! ایسا ڈر مانگتا ہوں جو مجھے آپ کی نافرمانی سے روک دے تاکہ میں آپ کی اطاعت (توفیق) سے ایسے عمل کرنے لگوں جن کی وجہ سے آپ کی رضا و خوشنودی کا مستحق بن جاؤں تاکہ خالص توبہ

۱ مرقاة المفاتيح، صلوٰة التسبيح، بعض ما يتعلق بصلوٰة التسبيح: ۲۱۷/۳

آپ کے ڈر سے کرنے لگوں، تاکہ سچا اخلاص آپ کی محبت کی وجہ سے کرنے لگوں اور آپ کے ساتھ حسنِ ظن کی وجہ سے آپ پر توکل (بھروسہ) کرنے لگوں، اے نور کے پیدا کرنے والے! تیری ذات پاک ہے، اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما، تو ہماری مغفرت فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اپنی رحمت سے درخواست کو قبول فرما۔“

مسئلہ نمبر ⑥: اس نماز کو اوقاتِ مکروہ کے علاوہ باقی دن رات کے تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے، البتہ زوال کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے، پھر دن میں کسی بھی وقت، پھر رات کو۔[1]

مسئلہ نمبر ⑦: بعض احادیث میں اس تسبیح کے ساتھ لَاحَوْلَ کو بھی ذکر کیا گیا ہے، اس لئے اگر کبھی کبھی اس کو بڑھا لے تو اچھا ہے۔[2]

صلوٰۃ التسبیح مشہور تو یہی ہے جس کی تفصیل اوپر لکھی گئی ہے۔ بعض احادیث میں ایک اور صورت بھی منقول ہے جو دینی اور دنیاوی مقاصد پورے ہونے کے لئے مجرب ہے اور مشائخ نے اس کا نام ”چھوٹی صلوٰۃ التسبیح“ رکھا ہے، اس کی صورت یہ ہے:

حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند کلمات سکھائے جن کو نماز کے اندر پڑھ لیں تو جو دعا مانگیں وہ قبول ہوگی وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ دس مرتبہ (پڑھیں) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس مرتبہ (پڑھیں) اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس مرتبہ (پڑھیں)۔[3]

فائدہ: علامہ مناوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو نقل کرکے فرمایا کہ اس

۱ فضائل اعمال، فضائل ذکر، باب سوم: ۵۹۲ ۲ ایضاً

۳ ترمذی، الصلوٰۃ الوتر، صلوٰۃ التسبیح: ۱۰۹/۱

کے فوائد جب ملیں گے جب کہ نماز میں ان کلمات کے معانی کا بھی دھیان رکھا جائے محض زبان کو حرکت نہ ہو۔

اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں دس دس مرتبہ جن کلمات کو پڑھنے کا ذکر ہے نماز کے اندر ان کی کوئی خاص جگہ حدیث شریف میں مقرر نہیں ہے اور علماء و مشائخ سے منقول ہونا بھی نظر سے نہیں گزرا۔ اس لئے نمازی کو اختیار ہے کہ نماز کے جس رکن میں چاہے ان کو پڑھے، یا التحیات کے آخر میں پڑھ لے۔[1]

جو لوگ بڑی صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں یا اس کے پڑھنے کی فرصت نہ ہو وہ آسانی سے چھوٹی صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں بل کہ روزانہ پڑھ سکتے ہیں، اور پھر اپنی مغفرت و بخشش کی اور دیگر اچھے مقاصد میں کامیابی کی دعا مانگ سکتے ہیں، لہٰذا اسی کو اپنے عمل میں لے لیں۔

[1] خلاصہ از نجات المسلمین مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

نمازِ حاجت کا طریقہ اور دعائے حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ تبارک وتعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق (یعنی ایسی ہو جس کا تعلق براہِ راست اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سے ہو کسی بندے سے اس کا واسطہ ہی نہ ہو، یا ایسا معاملہ ہو کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو، بہر حال اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی کچھ حمد و ثنا کرے اور اس کے نبی (علیہ الصلاۃ والسلام) پر درود پڑھے، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[1]

[1] ترمذی، الصلوٰۃ الوتر، صلوٰۃ الحاجۃ: ۱۰۸/۱

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑے حلم والا اور بڑا کریم ہے، پاک ہے، وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی رب اور مالک ہے، ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان اعمال اور ان اخلاق و احوال کا جو تیری رحمت کا موجب اور وسیلہ اور تیری مغفرت اور بخشش کا پکا ذریعہ بنیں اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے اور حصہ لینے کا اور ہر گناہ اور معصیت سے سلامتی اور حفاظت کا۔ خداوندا! میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور پریشانی دور کردے اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اس کو پورا فرما دے۔ اے سب مہربانوں سے بڑے مہربان!''

نمازِ حاجت کا دوسرا طریقہ

حضرت فرات بن سلمان رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کرسکتا کہ کھڑا ہو کر چار رکعت نماز پڑھے، پھر اس میں یہ کلمات کہے جو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے:

تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، فَبَسَطْتَّ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا، وَجْهُكَ أَكْرَمُ الْوُجُوْهِ، وَجَاهُكَ أَعْظَمُ الْجَاهِ، وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَأَهْنَؤُهَا، تُطَاعُ

رَبَّنَا فَتَشْكُرُ، وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ، وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ، وَتَكْشِفُ الضُّرَّ، وَتَشْفِي السُّقْمَ، وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ، وَلَا يَجْزِيْ بِآلَائِكَ أَحَدٌ، وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ.[1]

ترجمہ: ''آپ کا نور مکمل ہے، چناں چہ آپ نے ہدایت دی، پس آپ ہی کے لئے تمام تعریف ہے، آپ کا حلم عظیم ہے، چناں چہ آپ نے معاف فرمادیا۔ پس آپ ہی کے لئے تمام تعریف ہے۔ آپ نے اپنا ہاتھ کشادہ فرما کر عطا و بخشش سے نوازا۔

پس اے ہمارے رب! تمام تعریف آپ ہی کے لئے ہے، آپ کی ذات سب سے کریم، آپ کا مرتبہ سب سے عظیم اور آپ کا عطیہ افضل و خوش گوار عطیہ ہے۔

اے ہمارے رب! آپ کی اطاعت کی جاتی ہے تو آپ اس کی قدر فرماتے ہیں (اور ثواب عطا فرماتے ہیں) نافرمانی کی جاتی ہے تو مغفرت فرماتے ہیں، مجبور و بے کس کی دعا سنتے ہیں، تکلیف کو آپ ہی دور کرتے ہیں۔ بیمار کو شفا عطا فرماتے ہیں اور آپ ہی گناہ کو معاف و توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔ آپ کی نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا اور کسی کی بات آپ کی تعریف تک نہیں پہنچ سکتی۔ (اور اس کا حق ادا نہیں کرسکتی۔)''

[1] مجمع الزوائد، الادعیة، فیما یستفتح به الدعاء...: ۱۰/۱۷۷، رقم: ۱۷۲۵۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ان حاجتوں کے لئے بھی نمازِ حاجت تعلیم فرمائی جن کا تعلق بظاہر کسی بندے سے ہو۔ اس کا ایک خاص فائدہ یہ بھی ہے کہ جب بندہ اپنی کسی بھی ضرورت کے لئے نمازِ حاجت پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس طرح دعا کرے گا تو اس کا یہ عقیدہ اور یقین اور زیادہ مستحکم ہوجائے گا کہ کام کرنے اور بنانے والا دراصل وہ بندہ نہیں ہے، نہ اس کے کچھ اختیار میں ہے، بل کہ سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اور بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا صرف آلہ کار ہے، اس کے بعد جب وہ کسی بندے کے ہاتھ سے کام ہوتا ہوا بھی دیکھے گا تو اس کے توحیدی عقیدے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

حفظِ قرآن کے لئے نماز اور دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے، جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تجھے ایسی ترکیب بتلاؤں کہ جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلائے اس کے لئے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریافت کرنے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کی شب آئے تو اگر یہ ہوسکتا ہو کہ رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھے تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے۔ اسی وقت کے انتظار میں حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا: ﴿سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ﴾ عنقریب

میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا۔ یعنی جمعہ کی رات کے آخری حصہ میں اور اگر اس وقت میں جاگنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت، اور یہ بھی نہ ہوسکے تو پھر شروع ہی رات میں کھڑے ہو اور چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسٓ پڑھو اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ دخان اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الٓمٓ سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھو اور جب التحیات سے فارغ ہوجاؤ تو اوّل حق تعالیٰ شانہ کی خوب حمد وثنا کرو، اس کے بعد مجھ پر درود اور سلام بھیجو، اس کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام پر درود بھیجو، اس کے بعد تمام مؤمنین کے لئے اور ان تمام مسلمان بھائیوں کے لئے جو تجھ سے پہلے مرچکے ہیں استغفار کرو اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ. اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ.

اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِہٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِہٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِہٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِہٖ بَدَنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

ترجمہ: ”اے اللہ العٰلمین! مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار چیزوں میں کلفت نہ اٹھاؤں اور اپنی مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما۔

اے اللہ! زمین اور آسمان کے بے نمونہ پیدا کرنے والے! اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ (یا عزت) کے مالک! جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے، اے اللہ اے رحمٰن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے اپنا کلامِ پاک مجھے سکھادیا، اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل میں چسپاں کردے اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہوجائے۔

اے اللہ! زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے! اے عظمت اور بزرگی والے! اور اس غلبہ (یا عزت) کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے۔ اے اللہ! اے رحمٰن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور کردے اور میری زبان کو اس پر حاوی کردے اور اس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور کردے اور میرے سینے کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کا میل دھودے کہ حق پر تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی پوری نہیں کرسکتا اور گناہوں سے بچنا یا عبادت پر قدرت نہیں ہوسکتی، مگر اللہ برتر و بزرگی والے کی مدد سے۔“

پھر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت ہے)! اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کر، دعا ضرور قبول کی جائے گی، قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے! کسی مؤمن سے بھی قبولیتِ دعا نہ چوکے گی۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانچ یا سات ہی جمعے گزرے ہوں گے کہ وہ حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! پہلے میں تقریباً چار آیتیں پڑھتا تھا اور وہ بھی مجھے یاد نہ ہوتی تھیں اور اب تقریباً چالیس آیتیں پڑھتا ہوں اور ایسی ازبر ہوجاتی ہیں کہ گویا قرآن شریف میرے سامنے کھلا ہوا رکھا ہے اور پہلے میں حدیث سنتا تھا اور جب اس کو دوبارہ کہتا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی اور اب احادیث سنتا ہوں اور جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔[1]

[1] ترمذی الدعوات، باب فی دعاء الحفظ: ۱۹۷/۲

قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے یہ دعا مانگئے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي التَّفَكُّرَ وَالتَّدَبُّرَ لِمَا يَتْلُوْهُ لِسَانِيْ مِنْ كِتَابِكَ وَالْفَهْمَ لَهٗ وَالْمَعْرِفَةَ بِمَعَانِيْهِ، وَالنَّظَرَ فِيْ عَجَائِبِهٖ، وَالْعَمَلَ بِذٰلِكَ مَا بَقِيْتُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ: "اے اللہ! آپ کی کتاب میں سے جو کچھ میری زبان تلاوت کرتی ہے اس میں مجھے غور و فکر اور سوچ و سمجھ نصیب فرما۔ اور اس کی سوجھ بوجھ اور اس کی معانی کی معرفت نصیب فرما اور اس کے عجائبات میں نگاہ نصیب فرما اور عمل نصیب فرما اِن آیات پر جب تک میں زندہ رہوں، بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔"
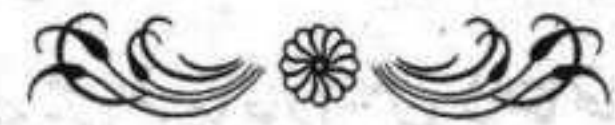
نمازِ جنازہ کا طریقہ اور دعائیں

نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لیں، پھر "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" آخر تک پڑھیں، اس کے بعد پھر ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں، مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں، اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود شریف پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، پھر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں، اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں، اس تکبیر کے بعد بالغ مرد عورت کی میت کے لئے مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

① اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ.[1]

② اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى

[1] ترمذی، جنائز، مایقول فی الصلوٰة علی المیت: ۱/۱۹۸

الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ [1]

اور اگر دونوں دعاؤں کو پڑھ لے تو بہت بہتر ہے، بل کہ ان دونوں دعاؤں کے سوا اور بھی دعائیں احادیث میں آئی ہیں۔

اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ [2]

اور اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو تو بھی یہی دعا ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں "اِجْعَلْهُ" کی جگہ "اِجْعَلْهَا" اور "شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا" کی جگہ "شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً" پڑھیں۔

جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں، جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرأت وغیرہ نہیں ہے۔ [3]

مسئلہ: اگر کسی کو نمازِ جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو صرف "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ" پڑھ لے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف چار تکبیریں کہہ دینے سے بھی نماز ہو جائے گی، اس لئے کہ دعا اور درود شریف فرض نہیں ہے۔ [4]

مسئلہ: نمازِ جنازہ کے بعد وہیں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ ہے، پورے ذخیرۂ

[1] نسائی، الجنائز، الدعا: ۲۸۱/۱
[2] بہشتی زیور مدللؔ: ۹۱۹
[3] ایضاً
[4] بہشتی زیور مدللؔ: ۹٤٤

احادیث میں کہیں بھی یہ ثابت نہیں، نہ حضور ﷺ سے، نہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، نہ کسی تابعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگی ہو۔ [1]

کیوں کہ نمازِ جنازہ خود دعا ہے۔

مسئلہ: نمازِ جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں برابر ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ آواز سے، باقی چیزیں ثنا، درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا۔ [2]

ایصالِ ثواب اور اس کے لئے ختم کے اجتماعات

ایصالِ ثواب اور دعا بہت اچھا کام ہے، ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں کو ایصالِ ثواب کرتا رہے اس میں ان کے لئے بھی فائدہ ہے اور ایصالِ ثواب کرنے والے کے لئے بھی، لیکن دین کا ہر کام حضور اکرم ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقے کے موافق کریں گے تو وہ عمل دین کہلائے گا، اس پر اجر وثواب ملے گا، اور حضور ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقے کے خلاف کریں گے تو اس پر پکڑ ہوگی، لہٰذا یہ بات یاد رکھنی چاہیے ایصال ثواب کے لئے اجتماع یا خاص تاریخ کی کوئی قید شریعت نے نہیں لگائی، ہر شخص جب اور جہاں چاہے کسی بھی عبادت کا ثواب مردہ یا زندہ کو پہنچا سکتا ہے اور دعا کرسکتا ہے۔ آج کل عموماً جو ہو رہا ہے کہ قبرستان سے واپسی پر یا اسی دن یا تیسرے دن جمع ہو کر قرآن کریم یا آیاتِ کریمہ یا کلمۂ طیبہ کا ختم کرتے ہیں جس کے لئے اب تو باقاعدہ اخبارات میں بھی اشتہار دیئے جاتے ہیں، پھر اجتماعی ایصالِ ثواب اور دعا کے بعد حاضرین کو کھانا کھلایا جاتا ہے، ایسا کرنا

[1] تفصیل کے لئے خیر الفتاویٰ: ۲۷۰/۳، ملاحظہ فرمائیں۔
[2] بہشتی زیور حصہ یازدہم، جنازہ کی نماز کے مسائل: ۹۴۴

خلافِ سنت ہے، اوّل تو اس لئے کہ اس طرح جمع ہوکر ختم حضور ﷺ سے ثابت نہیں ہے، دوسرے اس میں جو کھانا کھلایا جاتا ہے اس میں عموماً چھوٹے یتیم بچوں کا مال شامل ہوتا ہے اور وہ اپنا حق اگر بخشنا بھی چاہیں تو نہیں بخش سکتے، اس لئے اس کا کھانا قرآن کریم کی رو سے اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے بھرنا ہے۔

تیسرے اس میں مزید خرابیاں یہ ہیں کہ دوست رشتہ دار تو عموماً شکایت سے بچنے کے لئے آتے ہیں، ایصالِ ثواب ہرگز مقصود نہیں ہوتا، حتیٰ کہ اگر کوئی عزیز اپنے گھر میں بیٹھ کر پورا قرآن پاک پڑھ کر بخش دے تو اہلِ میت ہرگز راضی نہیں ہوتے اور نہ آنے کی شکایت باقی رہتی ہے اور یہاں آکر تھوڑی دیر بیٹھ کر کوئی حیلہ بہانہ کرکے چلا جائے تو شکایت سے بچ جاتا ہے۔ اس طرح ان میں سے بہت سوں کو تو صحیح قرآن پڑھنا بھی نہیں آتا، مگر صرف ناراضگی سے بچنے کے لئے پڑھتے ہیں، جو عمل ایسے لغو مقاصد کے لئے ہو اس کا کچھ ثواب نہیں ملتا۔ جب پڑھنے والے ہی کو ثواب نہ ملا تو مردے کو کیا بخشے گا۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے یا کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کے مرنے پر نہ جمع ہوکر قرآن خوانی کی، نہ انتقال کے تین دن، دس دن یا چالیس دن بعد لوگوں کو بلا کر کھانا کھلایا، اگر یہ کام ضروری اور ثواب کا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسے ضرور کرتے، مگر پورے ذخیرہ احادیث میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا یا شہید ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مسجد نبوی ﷺ میں جمع ہوکر قرآن خوانی کی ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو صحیح دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافِ سنت چیزوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

لہٰذا آپ یہ وصیت لکھ کر جائیں کہ میرے انتقال کے بعد کوئی اجتماع نہ ہو، رشتہ داروں کو دیگیں وغیرہ پکا کر کھانا نہ کھلایا جائے۔

شہادت کی اور مدینہ میں موت، مانگنے کی دعا

صدقِ دل اور سچے شوق سے یہ دعا کیا کرے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسول ﷺ کے شہر (مدینہ) میں موت دے۔“

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

جو شخص صدقِ دل سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پر پہنچادے گا۔[2]

جو شخص صدقِ دل سے شہادت کا طلب گار ہوگا اس کو شہادت کا درجہ دے دیا جائے گا (اگرچہ بظاہر شہادت میسر نہ آئے)۔[3]

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور تزکیہ نفس کے حصول کے لئے دو دعائیں

1. حضور ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص درود شریف پڑھے اور اس کے بعد (درجِ ذیل) یہ دُعا پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ

[1] بخاری، فضائل المدینة: ۱/۲۵۳
[2] ترمذی، فضائل الجهاد، ماجاء فیمن سأل الشهادة: ۱/۲۹۵
[3] ترمذی، فضائل الجهاد، ماجاء فیمن سأل الشهادة: ۱/۲۹۵

الْقِيٰمَةِ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! سیدنا محمد (ﷺ) کو ایسے مقام پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔“

۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس صدقہ وخیرات کرنے کے لئے مال نہ ہو اس کو چاہیے کہ اپنی دعا میں (درج ذیل) یہ درود شریف پڑھے، وہ اس کے لئے باعثِ تزکیہ ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ.[2]

ترجمہ: ”یا اللہ! رحمت بھیجئے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اور رحمت بھیجئے تمام ایمان والے مردوں اور عورتوں پر اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر۔“

مجلس برخاست ہونے کے بعد کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں شریک ہو اور وہاں بے جا باتیں بکثرت کیں اور پھر اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھی:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

[1] مسند احمد: ١٠٨/٤، رقم: ١٦٥٤٣

[2] صحيح ابن حبان، ذكر البيان بأن صلوة الداعي ربه على صفته ......: ١٠٠/٢، رقم: ٩٠٠

اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔“

تو اس کے وہ تمام گناہ جو اس مجلس میں ہوئے بخش دیئے جاتے ہیں۔

مجالس میں عموماً فضول باتیں، بے کار تذکرے ہو ہی جاتے ہیں، کتنی مختصر دعا ہے، اگر کوئی شخص اس دعا کو پڑھ لے تو مجلس کے وبال سے خلاصی پا سکتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے کیسی کیسی سہولتیں مرحمت فرمائی ہیں، اگر ہم ہی فائدہ نہ اٹھائیں تو ہماری بدنصیبی ہوگی۔

واضح رہے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ حقوق العباد ضائع نہ کئے ہوں۔ مثلاً غیبت یا چغلی یا کسی کو گالی وغیرہ نہ دی ہو، ورنہ اس کے لئے ضروری ہے کہ صاحبِ حق سے معافی مانگے اور اگر اس کو خبر نہیں تو پھر اس کے لئے اتنا زیادہ استغفار کرے کہ دل گواہی دے کہ اس کے بارے میں جو کچھ کہا تھا اس کی تلافی ہوگئی۔

اسی طرح مجلس کے آخر میں پڑھنے کے لیے حضور ﷺ کی ایک اور دعا اسی کتاب میں عنوان ”نافرمانیوں سے بچنے کی دعا“ کے تحت ملاحظہ کرلیں۔

یہاں مندرجہ ذیل دعا اس لئے ذکر کی جارہی ہے کہ ہم سب کو دعا مانگنا آئے، یہ ایک داعی کبیر بزرگ کی دعا ہے جس کے ذریعے ہم مانگنا سیکھ سکتے ہیں، تعلق مع اللہ میں اضافہ پیدا کرسکتے ہیں اور دعوت کے کام کی حقیقت واہمیت سمجھ سکتے ہیں۔

[1] ترمذی، الدعوات، مایقول اذا قام من مجلسه: ١٨١/٢
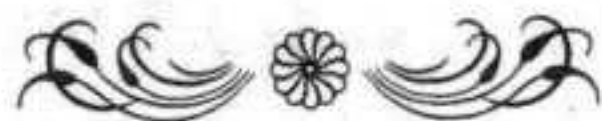
حضرت مولانا یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ کی دعا

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما، یا اللہ! ہماری لغزشوں کو معاف فرما، اے اللہ! ہم قصور وار ہیں، ہم خطا کار ہیں، ہم گناہ گار ہیں، ہم مجرم ہیں، ہماری ساری زندگی خواہشات کی اتباع میں گزر گئی۔ اے خداوندِ قدوس! ہم دنیا کو سامنے رکھ کر اس سے متاثر ہوئے اور اسی کے یقین میں جذب ہوگئے اور اسی کے طالب بن گئے اور اسی کے اندر اپنی ساری صلاحیتوں کو ہم نے ضائع کر دیا، اے خدا! ہماری محنت کے بگڑ جانے کے اس جرمِ عظیم کو معاف فرما، جس جرمِ عظیم سے ہزاروں خرابیاں ہم میں پیدا ہوگئیں اور ہزاروں ہمارے اندر کی دولتیں لٹیں، اے خدا! اس محنت کا بدلنا یہ ہمارا جرمِ عظیم ہے، ساری امت کے اس جرمِ عظیم کو معاف فرما، محمد ﷺ جس محنت پر ڈال کر گئے اُس محنت کو چھوڑ کر ان محنتوں میں الجھ گئے جن محنتوں سے نکال کر وہ گئے تھے، اے خدا! اس محنت کا بدلنا یہ ہمارا سب سے بڑا جرم ہے، اس کو خصوصیت کے ساتھ معاف فرما اور اس محنت کو چھوڑ دینے کی بنا پر جتنے جرائم میں ہم مبتلا ہوئے ایک ایک جرم کو اپنے کرم سے معاف فرما اور ایک ایک عصیان کو معاف فرما، ایک ایک گناہ کو معاف فرما۔

اے اللہ! کمائیوں کی لائن کی ہماری عصیان اور خرچ کی لائن کی ہماری عصیان اور معاشرت کی لائن کی ہماری عصیان، اے اللہ! ہر لائن میں ہم عصیان کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں، اے اللہ! نکلنے کی ہمارے لئے کوئی صورت نہیں، ڈوبا ہوا خود کہاں نکل سکتا ہے، جو ڈوبا نہیں ہے وہی نکال سکتا ہے، اے خدا! ہم سب ڈوبے ہوئے ہیں اور تو ہی نکالنے والا ہے۔

اے اللہ! عصیان کے دریاؤں میں سے ہم کو نکال لے، اپنے فضل سے نکال دے، اپنے کرم سے نکال دے، اے کریم! نافرمانیوں کے دریاؤں میں سے اپنے کرم سے نکال دے، اے اللہ! اپنی رحمت کی رسی ڈال اور ہمیں کھینچ لے اور ہمیں عصیان کے دریاؤں میں سے نکال دے اور ہمیں طاعت کی سڑکوں پر ڈال دے۔

اے اللہ! ہمیں قربانیوں کی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچا دے، اے اللہ! ہمیں دین کی محنت کے لئے قبول فرما، ہم سب کو دین کی محنت کے لئے قبول فرما اور اے اللہ! سو فیصد امتِ محمد ﷺ کو دین کی محنت کے لئے قبول فرما لے، علم کی محنت کے لئے، ایمان کی محنت کے لئے، عبادت کی محنت کے لئے، ذکر کی محنت کے لئے، اخلاق کی محنت کے لئے، حج کی محنت کے لئے، روزوں کی محنت کے لئے، زکوٰۃ کی محنت کے لئے ان سارے فرائض وعبادات کے محمد ﷺ کے زمانے کے طریقہ پر آجانے کے لئے ہم سب کو اس کی پوری پوری توفیق ومحنت نصیب فرما دے، اے اللہ! اے اللہ! ہماری زندگی کے شعبوں کی بداعمالیوں کو بھی دور فرما، کمائی کی بدعملیوں کو دور فرما اور کمائی کے اعمالِ صالحہ کو گھریلو زندگیوں میں زندہ فرما، معاشرت کی بدعملیوں کو ختم فرما، اے اللہ! عدل وانصاف والے اعمال کو ہماری معاشرت میں زندہ فرما۔

اے اللہ! ہمیں نیک اعمال سے آراستہ فرما دے اور برے اعمال سے ہم کو نکال دے، اے خداوند قدوس! جس قسم کے زمانے میں تو نے اس تبلیغ کے ذریعہ اس کلمہ ونماز پر محنت کی صورت پیدا فرمادی اور ہمارے تمام دوستوں کو اس پر جمع ہونے کی اور کہنے سننے کی اور اپنی راہ میں نکلنے کی توفیق دی، اے اللہ! جب تو نے اپنا کرم فرما کر اس کام کے کہنے سننے کا رخ پیدا فرمادیا اور اس کام کی نقل وحرکت کا رخ پیدا فرمادیا۔

اے کریم! اپنے کرم سے سب کو قبول فرما لے اور ان سب کی ایسی تربیت فرما

کہ یہ نقل وحرکت تجھے پسند آجائے، تو ہی اپنے کرم سے اس ترتیب کی اور نقل و حرکت کی تربیت فرما، تو ہی مربی ہے! تو ہی تربیت کرنے والا ہے، تو ہی تزکیہ کرنے والا ہے اور تو ہی پاک صاف کرنے والا ہے، اے اللہ! اس نقل وحرکت کو قبول فرما، اے اللہ! اس نقل وحرکت کو قبول فرما، اے اللہ! اس نقل وحرکت کو قبول فرما، (انتہائی رقت کے ساتھ) اے خدا! ان کو اخلاص نصیب فرما۔

اے اللہ! ان کو اخلاص نصیب فرما، اے اللہ! ہم سب کو اخلاص نصیب فرما، اے اللہ! ہم سب کو اپنی قدرت پر یقین نصیب فرما، ہم سب کو یقین نصیب فرما، ہم سب کو اپنے وعدوں پر یقین نصیب فرما، یااللہ! ہمارے عقیدوں کو درست فرمادے اور اس محنت کے لئے ہمارے اندر وہ جذبات پیدا فرمادے، اے اللہ! جن قربانیوں سے یہ منی کے گندے قطرے کا بنا ہوا انسان تیرا دوست بن جاتا ہے اور جن قربانیوں سے تیرا محبوب بن جاتا ہے، اے خدا! ان قربانیوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرمادے، اے اللہ! جس کرم سے تو نے یہ کام اٹھایا اب اس کام کو تکمیل تک پہنچادے۔ اس کام میں لگنے والوں میں دنیا کی رغبت ان کے دلوں سے نکال دے، ملک و مال کی رغبت ان کے دلوں سے نکال دے، دنیا کے نقشے کے بارے میں بے رغبتی ان کے دلوں میں پیدا فرمادے، موت کی حقیقت ان کو عطا فرما، قناعت کی دولت ان کو نصیب فرما، اے اللہ! صبر و اخلاص اور مجاہدے کی طاقت ان کو نصیب فرما۔

اے خدا! جس مجاہدے پر انسان اندر سے تیرے انوارات سے جگمگا جاتا ہے اور ان اعلیٰ مجاہدوں پر اے اللہ! ترقیات کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اخلاق کی چوٹیوں پر انسان پہنچ جاتا ہے۔ اے اللہ! وہ مجاہدے کی دولت ہم سب کو نصیب فرما، اے اللہ! جس طرح تو نے یہ کام اٹھایا ہے، اس کام کو ہدایت کی پوری دنیا میں آجانے کا اس کام کو سوفیصد ذریعہ قرار دے دے، اے اللہ! سارے انسانوں کے

لئے اور سارے ملکوں کے لئے اور سارے مسلمانوں کے لئے ہدایت ملنے کا سبب اس کو قرار دے دے، سارے زمانوں، قوموں، ملکوں میں اس محنت کے پہنچنے کے لئے قبول فرمالے۔

اور یااللہ! ہدایت عام فرما، ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو، ہمارے رشتہ داروں کو اور اس کام میں لگنے والوں کو ان کے متعلقین اور رشتہ داروں کو اور ان سے تعلق اور محبت رکھنے والوں کو اس ہدایت میں سے حصہ نصیب فرما جو تو مجاہدین کو ہدایت دیا کرتا ہے اور تو داعیوں کو ہدایت دیا کرتا ہے اور جو محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو ہدایت نصیب فرمائی تھی اور تو نے انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کو ہدایت وقربانی عطا فرمائی تھی، اے اللہ! اس ہدایت سے ہم سب کو بھرپور حصہ نصیب فرما، اے اللہ! ان خالی ہاتھوں کو اپنے کرم سے بھر دے اور ان خالی دلوں کو اپنے کرم سے بھر دے، اپنے عشق سے اور اپنی محبت سے ہدایت کا فرمان ہمارے لئے فرمادے، یااللہ! پوری امتِ محمد ﷺ کو، اے اللہ! اے اللہ! جو انہیں ضلالت کی طرف کھینچے ان کے ہاتھوں سے انہیں چھڑادے اور جو انہیں ہدایت کی طرف کھینچے ان کے ہاتھوں کی طرف ان کو منتقل کردے۔

اے خدا! اس امتِ محمد ﷺ کو یہود ونصاریٰ، مشرکین و ملحدین کے ہاتھوں سے چھڑادے اور محمد ﷺ کی بنیادوں پر ان کو کھڑا کردے، اے اللہ! ان کے یقینوں کو ٹھیک کر، ان کو ہدایت نصیب فرما، ان کو ایمان کی قوت نصیب فرما، ان کو علومِ نبویہ کا استقبال نصیب فرما، اسلام کی دولت ان کے سینوں میں اتار دے، اور اپنا ذکر ان کے دلوں میں نصیب فرما اور دنیا کی بے رغبتی نصیب فرما کر علم دین سیکھنے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی ہدایت نصیب فرما، عام انسانوں کو ہدایت نصیب فرما، اس ملک کے بسنے والوں کو ہدایت نصیب فرما۔

اے اللہ! اس ملک کے حاکم اور محکوم کو، یہاں کی اقلیت واکثریت کو، اے اللہ!

اس راستے کی ہدایت نصیب فرما، اے اللہ! درندوں کی اور اژدھوں کی قسم سے جتنے انسان ہیں اور جن کو تجھے انسانیت سے نوازنا ہی نہیں، اے خدا! ایسے ایسوں کو چن چن کر ہلاک فرما، ایسوں کی زمینوں کو ان کے لئے پھاڑ دے، ایسوں کے مکانوں کو ان پر توڑ دے، ایسوں سے نعمتوں کو اپنی چھین لے، ایسی عبرتناک سزائیں عطا فرما کہ دنیا دیکھ لے کہ جو اپنی انسانیت کو بگاڑتا ہے خدا اس کی صورتوں کو اس طرح بدلتا ہے، اے خدا! ظالم ترین مفسد ترین انسانوں کو چن چن کر ہلاک فرما، جن ناکوں کی ہدایت سے قوموں اور ملکوں میں ہدایت آجائے ان کو ہدایت نصیب فرما، اور جن ناکوں کی اے اللہ! ہلاکت سے قوموں اور ملکوں کی ضلالت و فساد ختم ہوجائیں اے اللہ! ان کو چن چن کر ہلاک فرمادے، اے خدا! لوٹ وکھسوٹ کے ماحول کو ختم کر، ظلم وستم کے ماحول کو ختم کر، عدل و انصاف کے ماحول کو قائم کر، علم و ذکر کے ماحول کو قائم کر، خدمتِ خلق کے ماحول کو قائم کر، تعاون و ہمدردی اور محبت کے ماحول کو قائم کردے۔

اے اللہ! ہماری دعاؤں کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرما، ہمارے مقروضوں کے قرضوں کی ادائیگی فرما، ہمارے محتاجوں کی حاجتوں کو پورا فرما، ہمارے بیماروں کو تندرستی عطا فرما، جو آنکھ کے بیمار ہیں ان کی آنکھ کو شفا عطا فرما، اے اللہ! جو معدے کے بیمار ہیں ان کو معدے کی شفا عطا فرما اور بقیہ جتنے آدمیوں نے اس جلسہ میں ہم سے دعاؤں کے لئے کہا یا آج تک اس سے پہلے ہم سے دعاؤں کو کہا یا آئندہ ہم سے وہ دعاؤں کے لئے کہیں اے اللہ! سب کی حاجتوں کو پورا فرما اور سب کی پریشانیوں کو ختم فرما۔

اے اللہ! اس جلسے کو سارے ہی انسانوں کے لئے اور سارے ہی مسلمانوں کے لئے انتہائی باعثِ خیر و برکت، باعثِ رشد و ہدایت، باعثِ لطف و رفعت اور باعثِ فلاح وفوز اپنے لطف وکرم سے فرما، ہماری دعاؤں کو اپنے فضل وکرم سے

قبول فرما، ان نکلنے والوں کو اپنے کرم سے قبول فرما۔ آمین۔[1]

علمائے عظام وطلبہ کرام

اور دین کی محنت کرنے والوں کے لئے تین دعائیں

❶ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ.[2]

تَرجَمہ: ’’الٰہی! جو علم تو نے مجھ کو سکھایا ہے اس سے تو مجھ کو نفع بھی دینا اور وہ علم سکھانا جو مجھ کو نفع ہی نفع دے اور مجھ کو اور زیادہ علم عطا فرما، ہرحال میں تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کی پناہ لیتا ہوں دوزخیوں کے حال سے۔‘‘

❷ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ھَادِیْنَ مُھْتَدِیْنَ غَیْرَ ضَآلِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِیَآئِکَ وَعَدُوًّا لِّاَعْدَآئِکَ نُحِبُّ بِحُبِّکَ مَنْ اَحَبَّکَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِکَ مَنْ خَالَفَکَ.[3]

تَرجَمہ: ’’اے اللہ! تو ہم کو بنالے دوسروں کو ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت یافتہ نہ ایسا کہ خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے

[1] سوانح یوسفی: ۷۷۳ تا ۷۸۳ [2] ترمذی، الدعوات: ۲/۲۰۰
[3] کنزالعمال، اوّل، الاذکار، الفصل السادس...: ۲/۷۵، رقم: ۳۶۰۵

والے ہوں۔ تیرے دوستوں کے لئے صلحِ کل اور تیرے دشمنوں کے لئے کھلے دشمن۔ جو تجھ سے محبت رکھیں گے اس سے تیری محبت کی خاطر محبت رکھیں اور جو (تیری مخلوق میں) تیرا مخالف ہو اس کے دشمن بن جائیں تیری دشمنی کی وجہ سے۔“

۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ غَلِيْظٌ فَلَيِّنِّیْ لِاَهْلِ طَاعَتِكَ بِمُوَافَقَةِ الْحَقِّ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ وَالدَّارِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ خَفْضَ الْجَنَاحِ وَلِيْنَ الْجَانِبِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ.

ترجمہ: ”اے اللہ! میں سخت دل ہوں، مجھے اپنے فرماں بردار لوگوں کے لئے حق کے موافق نرم طبیعت والا کر دیجئے اپنی رضا جوئی کی خاطر اور آخرت کے گھر کی تیاری کی خاطر اے اللہ! مجھے مؤمنین کے لئے تواضع اور نرم گوشہ عطا کر۔“

صبح و شام کی تیس دعائیں

انسان کی خوش نصیبی اسی میں ہے کہ وہ دن کے شروع ہونے اور ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ دن کے شروع میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد کرکے مدد مانگے تاکہ سارا دن عافیت کے ساتھ گزر جائے اور شام کو اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد کرکے اپنے گزرے ہوئے دن پر نظر ڈالے، شکر ادا کرے، توبہ استغفار کرے اور اندھیری رات کی برائیوں سے پناہ چاہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ کراماً کاتبین (دو فرشتے جو انسان کی نیکیاں اور برائیاں لکھنے پر مامور ہیں) کی تبدیلی کا وقت بھی صبح و شام ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ یہ وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد میں گزرے تاکہ نامہ اعمال میں انسان کا پہلا اور آخری عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ہو۔

یہ دعائیں مستقل کتابچے کی صورت میں ”صبح و شام کی دعائیں“ کے نام سے ترجمہ کے ساتھ اور بغیر ترجمہ کے بڑے اور جیبی سائز میں بھی مل سکتی ہیں اسی طرح اس کا انگریزی ترجمہ بنام "Authentic" (مطبوعہ بیت العلم) شائع ہو چکا ہے۔

اب ان دعاؤں کو مانگئے:

۱ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

ترجمہ: ”میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔“[1]

۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنْ

[1] مسلم، الذکر والدعاء، الدعوات والتعوذ: ۲/ ۳۴۷

لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِىْ دَارِ الْمُقَامَةِ .[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں برے دن سے، بری رات سے اور ہر بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے اور اپنی سکونت کے گھر کے برے پڑوسی سے۔“

۳ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. (تین مرتبہ)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○[2]

[1] فیض القدیر: ۲/۱۷۵، رقم: ۱۵۲۰، حرف الهمزة
[2] ترمذی، فضائل القرآن: ۲/۱۲۰

ترجمہ: ”پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی (جو) سننے اور جاننے والا ہے، شیطان مردود (کے شر) سے۔“

”وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود (بننے کے لائق) نہیں، وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا، وہی بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود (بننے کے لائق) نہیں، وہ بادشاہ ہے۔ پاک ہے سب عیبوں سے، سالم ہے، امن دینے والا ہے، (اپنے بندوں کو خوف کی چیزوں سے) نگہبانی کرنے والا ہے، (آفت بھی آنے نہیں دیتا اور آئی ہوئی کو بھی دور کر دیتا ہے) زبردست ہے، دباؤ والا، بڑی عظمت والا ہے۔ اللہ (جس کی یہ شان ہے کہ) لوگوں کے شرک سے پاک ہے، وہ معبود (برحق) ہے، پیدا کرنے والا ہے، ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے، (یعنی ہر چیز کو حکمت کے موافق بناتا ہے) صورت (شکل) بنانے والا ہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں (جو اچھی اچھی صفتوں پر دلالت کرتے ہیں) سب چیزیں جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں اسی کی تسبیح (وتقدیس) کرتی ہیں (حالاً یا قالاً) اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔“

(پس ایسے باعظمت رب کے احکام کی بجاآوری ضروری اور نہایت ضروری ہے)۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص تین مرتبہ مذکورہ بالا دعا پڑھ کر پھر یہ آیات صبح کے وقت پڑھے تو ستر ہزار فرشتے اس کو شام تک رحمت کی دعا دیتے رہتے ہیں اور اگر اس دن میں اس کا انتقال ہو تو اسے شہادت کا درجہ ملتا ہے اور جو یہ آیتیں شام کے وقت پڑھے تو اس کا بھی صبح تک یہی درجہ ہے۔

④ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ [1]

ترجمہ: ”سو تم اللہ کی تسبیح کیا کرو (اور خصوصاً) شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسمانوں اور زمین میں اسی کی حمد ہوتی ہے اور بعد زوال (بھی تسبیح کیا کرو) اور ظہر کے وقت، وہ جان دار کو بے جان سے باہر لاتا اور بے جان کو جان دار سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ (خشک) ہونے کے بعد زندہ (تازہ وشاداب) کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ (قیامت کے روز) قبروں سے نکالے جاؤ گے۔“

حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت کہے، اس کے دن کی کوتاہیوں کی تلافی ہوجائے گی اور جو شخص شام کو یہ کلمات کہے اس کی رات کی کوتاہیوں کی تلافی ہوجائے گی۔

⑤ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ

[1] ابوداؤد، الادب، مایقول اذا اصبح: ۲/۳۳٦

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ [1]

ترجمہ: ”اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے (جس کو موت کبھی نہیں آسکتی) سنبھالنے والا ہے (تمام عالم کا)، نہ اس کو اونگھ پکڑ سکتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے جو اس کی جناب میں بغیر اجازت کے سفارش کرسکے، وہ جانتا ہے ان (تمام موجودات) کے تمام حاضر وغائب حالات کو اور وہ موجودات اس کی معمولات میں سے کسی بھی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لاسکتے مگر جس قدر (علم دینا) وہ چاہے اور اس کی کرسی نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ کو ان دونوں (آسمان وزمین) کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی ہے اور وہ عالی شان اور عظیم الشان ہے۔“

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ

[1] البقرة: ۲۵۵

اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ [1]

ترجمہ: "یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، ہر چیز کا جاننے والا ہے، گناہ بخشنے والا ہے اور توبہ کا قبول کرنے والا ہے، سخت سزا دینے والا ہے، قدرت والا ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، اسی کے پاس (سب کو) جانا ہے۔"

حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ آیتیں صبح کے وقت پڑھے شام تک اس کی حفاظت رہتی ہے اور جو شام کو پڑھے صبح تک اس کی حفاظت رہتی ہے۔ [2]

۶ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا. [3]

ترجمہ: "میں اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔"

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "جو شخص تین تین بار صبح وشام اس کو پڑھے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذمہ ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے۔"

نوٹ: گھریلو پریشانیوں کو دور کرنے کی تدابیر اور بزرگوں کے بتائے ہوئے نسخے معلوم کرنے کے لئے مرد حضرات "تحفۂ دولہا"، "مثالی باپ" اور خواتین "تحفۂ دلہن" اور "مثالی ماں" کا مطالعہ کریں۔ (مطبوعات بیت العلم ٹرسٹ کراچی)

۷ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

[1] المؤمن: ۱ تا ۳ [2] ترمذی، فضائل القرآن سورة البقرة: ۲/۱۱۵
[3] ترمذی، الدعوات، الدعاء اذا اصبح: ۲/۱۷۶

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدٰىهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ.

ترجمہ: "ہم نے اور ساری خدائی (مخلوق) نے اللہ کے لئے صبح کی جو سارے جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! میں آپ سے آج کے دن کی بہتری آج کے دن کی فتح اور مدد اور اس دن کے نور وبرکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے بعد ہوں، آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔" [1]

شام کے اوقات یہ دعا اس طرح مانگے:

۸ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَكَتَهَا وَهُدٰهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا. [2]

ترجمہ: "ہم نے اور ساری خدائی (مخلوق) نے اللہ کے لئے شام کی جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے آج رات کی بہتری اس کی فتح اور مدد اور اس رات کے نور اور اس کی برکت اور

[1] ابوداؤد، الادب، مایقول اذا اصبح: ۲/۳۳۷
[2] ابوداؤد، الادب، مایقول اذا اصبح: ۲/۳۳۷

ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اُن چیزوں کے شر سے جو اس رات میں ہے اور اس کے بعد ہوں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

⑨ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّ اٰخِرَهٗ فَلَاحًا. يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! آج کے دن کے اوّل حصے کو میرے حق میں بہتر بنادے اور اس کے درمیانی حصہ کو کامیاب اور اس کے آخری حصہ کو فلاح کا ذریعہ بنادے۔

اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے!"

⑩ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! ہم آپ کی قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور آپ کی قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور آپ کی قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔"

شام کے وقت "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا" کے بجائے "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا" آخر تک کہیں۔

⑪ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ

[1] ابن سني، مايقول اذا اصبح: ۲۳، رقم: ۳۸

[2] ابو داؤد، الادب، مايقول اذا اصبح: ۳۳۵/۲

الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَآ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

ترجمہ: "ہم نے اسلام کی فطرت پر اور اسلام کے کلمہ اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی، وہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام جو حق کو اختیار کیے ہوئے تھے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرماں بردار تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔"[1]

جب شام کا وقت ہو "اَصْبَحْنَا" کی جگہ "اَمْسَيْنَا" پڑھیں۔

⑫ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ. رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ. رَبِّ اَعُوْذُبِكَ

[1] مسند احمد: ٤٠٦/٣، رقم: ١٤٩٣٥

مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.

ترجمہ: ”ہم نے اور ساری خدائی (مخلوق) نے اللہ کے لئے صبح کی اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، بس وہی (اپنی ذات و صفات میں) یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے رب! جو کچھ اس دن میں (پیش آنے والا) ہے اور جو کچھ اس کے بعد (پیش) آئے گا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور بہتری مانگتا ہوں اور جو کچھ اس دن میں اور اس کے بعد (پیش آنے والا) ہے، میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں کاہلی سے اور سخت بڑھاپے سے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔

اے میرے رب! میں عذابِ جہنم سے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“[1]

جب شام کا وقت ہو تو ”اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ“ کے بجائے ”اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ“ اور ”هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ“ کے بجائے ”هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا“ پڑھے اور دوسری لائن میں ”هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ“ کے بجائے ”هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا“ پڑھے۔ یعنی صبح کے وقت میں شام تک کی بھلائی اور شام کے وقت میں آنے والی رات کی بھلائی اور خیر و عافیت مانگنی ہے، اسی طرح صبح کے وقت شام تک کی برائیوں سے پناہ مانگنی ہے اور شام کے وقت آنے والی رات کی برائیاں و بلاؤں سے عافیت مانگنی ہے۔

[1] مسلم، الذکر والدعاء، الدعاء عند النوم: ۲/۳۵۰

۱۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَآئِكَتَكَ وَ جَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے صبح کی اس حالت میں کہ میں تجھے اور تیرے حاملین عرش کو اور تیرے تمام فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو (اپنی ذات و صفات میں) یکتا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔“

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اس دعا کو چار مرتبہ پڑھ لے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جہنم سے آزادی نصیب فرمائیں گے۔[2]

شام کے وقت یہ دعا مانگتے ہوئے ”اصبحت“ کے بجائے ”امسیت“ کہیں۔

۱۴ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْٓ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.[3]

[1] ابو داؤد، الادب، مایقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۷۸
[2] ابو داؤد، الادب، مایقول اذا اصبح: ۲/۳۳۵
[3] مستدرك حاكم، الدعاء والتكبير: ۱/۷۳۹، رقم: ۲۰۵۲

ترجمہ: ”اے سدا زندہ رہنے والے! اے سب کی ہستی قائم رکھنے والے! تیری رحمت کا واسطہ دے کے فریاد کرتا ہوں، میرے سارے معاملات کو درست فرمادے اور مجھے میرے نفس کی طرف پلک جھپکنے کے برابر بھی سپرد نہ فرما۔“

۱۵ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے عافیت عطا فرما میرے بدن میں، اے اللہ! مجھے عافیت دے میری سماعت میں، اے اللہ! مجھے عافیت بخش میری نظر میں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“[1]

یہ کلمات صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھے۔

۱۶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر سے، اور محتاجی سے، اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں عذابِ قبر سے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“[2]

۱۷ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ.[3]

[1] ابو داؤد، الادب، مایقول اذا اصبح: ۲/۳۳۸

[2] ابو داؤد، الادب، مایقول اذا اصبح: ۲/۳۳۸

[3] حصن حصین، عنوان: وہ دعائیں جو کسی وقت اور......: ۴۶۵

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ان چیزوں کی برائی سے جن کو میں جانتا ہوں اور ان کی برائی سے جن کو میں نہیں جانتا۔“

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس عمل کے برے نتیجہ سے جو میں نے کیا ہے اور اس سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔“

۱۸ اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! صبح کے وقت جو نعمت بھی مجھ کو ملی ہے، وہ سب تیری طرف سے ملی ہے تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اس لئے سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں اور سب شکر تیرے ہی واسطے ہے۔“

شام کے وقت ”اَصْبَحَ“ کی جگہ ”اَمْسٰی“ کہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو صبح کو یہ دعا مانگ لے تو اس نے آج کے دن کا شکر ادا کرلیا اور جو شام کو مانگ لے تو اس نے رات کی نعمتوں کا شکر ادا کرلیا۔“

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس پر نعمتیں بہت زیادہ ہوں اور موجودہ نعمتیں ہمیشہ رہیں تو اس کو چاہیے کہ بہت زیادہ اور ہر حال میں شکر ادا کرے۔

[1] مسند احمد: ۶/۲۵۷، رقم: ۲۵۶۷۳

[2] ابوداؤد، الادب، مایقول اذا اصبح: ۲/۳۳۶

⑲ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.[1]

ترجمہ: ”یااللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔ یااللہ! میں آپ سے معافی اور عافیت (دنیا وآخرت کے مصائب سے نجات) کا سوال کرتا ہوں اپنے دین میں بھی، اپنی دنیا میں بھی، اپنے گھر والوں کے لئے بھی اور اپنے مال کے لئے بھی۔ یااللہ! میرے (جملہ) عیوب کی پردہ پوشی فرما اور میرے خوف اور پریشانی کو امن و امان میں بدل دے۔ یااللہ! میرے سامنے سے بھی میری حفاظت کیجئے، میرے پیچھے سے بھی، دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور اوپر سے بھی۔ (کہ کوئی آفت آسمان سے بھی نہ آئے) اور میں آپ کی عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ اپنے پیر تلے (زمین کے کسی عذاب سے) ہلاک کردیا جاؤں (زلزلے سے)۔“

[1] ابو داؤد، الادب، مايقول اذا اصبح: ۳۳۶/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام ان الفاظ سے دعا مانگا کرتے تھے اور اس مبارک دعا کا معمول آخر عمر تک رہا، یہاں تک کہ آپ دنیا سے پردہ فرما گئے۔

یہ دعا بہت ہی مبارک ہے اور اس کو صبح وشام ضرور مانگنی چاہیے۔

⑳ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشَرَكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗٓ اِلٰى مُسْلِمٍ.[1]

ترجمہ: ”یااللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے کھلے اور چھپے کو جاننے والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے ہر چیز کے رب اور اس کے مالک اور پروردگار! میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے مکر اور شیطان کے شر اور اس کے مکر وفریب سے اور اس بات سے کہ میں خود کوئی برائی کروں یا کسی دوسرے مسلمان کو اس میں مبتلا کروں۔“

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا بتادیجئے جو میں صبح اور شام مانگتا رہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھنے کو فرمایا۔[2]

㉑ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.

[1] ترمذی، الدعوات: ۱۹۳/۲
[2] ترمذی، الدعوات: ۱۹۳/۲

تَرجَمہ: ''پاک ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اور ساری حمد وثنا اسی کے لئے ہے۔''

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اس کلمہ کو دن میں سو مرتبہ پڑھے اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔[1]

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح وشام یہ کلمہ سو مرتبہ پڑھے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر (ذکر) لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس شخص کے جو خود یہ ذکر کرتا ہو یا اس میں اضافہ کرتا ہو۔[2]

اگر اسی کلمے کے بعد:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

تَرجَمہ: ''پاک ہے بڑی عظمت والا اللہ۔''

کا اضافہ کرلیا جائے تو اور زیادہ بہتر ہے، کیوں کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ یہ دونوں کلمے اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت محبوب ہیں اور میزانِ عمل میں ان کا بہت وزن ہے۔''[3]

یہ دونوں کلمات بہت ہی مختصر اور بہت ہی فضیلت والے ہیں، لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ فجر اور عصر کے بعد یا رات کو سونے سے پہلے اور اٹھنے کے بعد سو مرتبہ ضرور پڑھ لیں، اس کے پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہوگا، گناہوں سے بچنا آسان ہوگا، آخرت کی محبت پیدا ہوگی۔ خوب دھیان سے اس کے معنی پر غور کرکے سو مرتبہ صبح وشام پڑھیں چند دنوں میں آپ خود ہی فائدہ محسوس کریں گے۔

[1] بخاری، الدعوات، فضل التسبیح: ۹۴۸/۲

[2] مسلم، الذکر والدعاء، فضل التهلیل.....: ۳۴۴/۲

[3] بخاری، الردّ علی الجهمیة... قول اللّٰه ﴿ونضع الموازین﴾...: ۱۱۲۹/۲

۲۲ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

تَرجَمہ: ''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے، اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کے لئے ہے تمام بادشاہی اور اسی کے لئے ہے تمام تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے تو:

1. اسے حضرت اسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
2. ایک حدیث میں ہے کہ شام تک اس کی حفاظت ہوگی۔
3. اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
4. اور اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔
5. اور اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں۔
6. وہ شام تک شیطان کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔
7. پورے دن ہر ناگوار اور ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہتا ہے۔

اور جو یہ کلمات شام کو کہے تو صبح تک اس کے لئے ایسا ہی ہوتا ہے۔[1]

اور ترمذی شریف میں ہے:

جو شخص حفاظت کے لئے ''یُحْیِيْ وَیُمِیْتُ'' کے اضافہ کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے فرشتوں کی ایک جماعت بھیج دیتے ہیں جو اسلحہ کے ساتھ لیس ہوگی اور شیطان سے اس کی حفاظت

[1] کنز العمال، الاول، الاذکار، ما یقال بعد صلوۃ الصبح: ۶۵/۲، ۶۶

کرے گی۔[1]

۲۳ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْۢبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

ترجمہ: ”یااللہ! آپ میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا کیا، میں آپ کا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کی حد تک آپ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، جو برائیاں میں نے کیں ان کے برے نتائج سے آپ کی پناہ کا طالب ہوں، آپ نے جو نعمتیں مجھ پر نازل فرمائیں، ان کا آپ کے حضور اعتراف کرتا ہوں اور اپنے سب گناہوں کو بھی تسلیم کرتا ہوں، پس اب آپ مجھے بخش دیں کیوں کہ آپ کے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔“[2]

یہ سیدالاستغفار ہے، یعنی اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کے لئے جتنے الفاظ ہیں ان میں سردار کی حیثیت رکھتا ہے، لہٰذا اس دعا کو مانگتے ہوئے خوب ندامت ہو اور آنکھوں سے آنسو ٹپکیں اور دل سے معافی چاہیں کہ اے اللہ! آج تو معاف فرما ہی دے۔

استغفار کی کثرت ہر تنگی و پریشانی اور رنج وغم سے نجات کا مؤثر ترین ذریعہ

[1] ترمذی، الدعوات: ۲/۱۹۳ [2] بخاری، الدعوات، افضل الاستغفار: ۲/۹۳۳

ہے۔ اس کے لئے ”ستر استغفار مع ستر درود شریف“ کا یومیہ یا ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پڑھنے کا معمول بنالیں۔ جو اسی کتاب میں ”ستر استغفار“ کے عنوان کے تحت موجود ہیں، یہ کتاب اردو اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ بنام Seventy istigfar کسی بھی معیاری مکتبہ سے خرید لیں یا ہم سے براہ راست بذریعہ ڈاک منگوالیں۔

۲۴ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا.[1]

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں، سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے نیکی پر آنے کی طاقت نہیں ہے، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوگیا، اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا، میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کے علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔“

ابوداؤد شریف میں ہے کہ ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بچیوں کی خدمت کیا کرتی تھیں انہوں نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے یہ خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا تھا کہ صبح ان (مذکورہ بالا) الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرو” بے شک جو صبح اس طرح دعا مانگے شام تک اس کی حفاظت ہوگی اور جو شام کو (ان الفاظ کے ساتھ) دعا مانگے اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔“[2]

[1] ابو داؤد، الادب، مایقول اذا اصبح: ۲/۳۳۶

[2] ابوداؤد، الادب، مایقول اذا اصبح: ۲/۳۳۶

لہٰذا عورتوں اور بچیوں کو تو یہ دعا صبح وشام خصوصاً مانگنی چاہیے۔

۲۵ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا. ؎۱

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے ایسا علم جو نفع بخش ہو اور حلال اور صاف روزی مانگتا ہوں اور وہ عمل جو تیرے دربار میں مقبول ہو۔''

یہ دعا آپ ﷺ فجر کی نماز کے سلام پھیرنے کے بعد مانگا کرتے تھے۔

بہت مختصر اور بہت مبارک دعا ہے۔ طلبہ وطالبات، علماء ومعلمات اور احبابِ دعوت کو اس دعا کا فجر کے بعد معمول بنالینا چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ. ؎۲

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے جہنم سے نجات عطا فرما۔''

حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہماری طرف سرگوشی فرمائی اور فرمایا: جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہوجائے تو سات مرتبہ یہ دعا مانگا کر، جب تو نے یہ دعا مانگ لی اور (اگر) اسی رات تیرا انتقال ہوا تو تیرے لئے آگ سے چھٹکارا لکھا جائے گا اور جب تو فجر کی نماز پڑھ لے تب بھی یہی دعا مانگا کر، اگر اس دن میں تیرا انتقال ہوگیا تو تیرے لئے جہنم سے چھٹکارا لکھ دیا جائے گا۔

۲۶ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

؎۱ مسند احمد: ۶/۳۲۲، رقم: ۲۶۱۹۱

؎۲ ابو داؤد، الادب، مایقول اذا اصبح: ۲/۳۳۷

ترجمہ: ''اللہ کی پاکی اور اس کی تعریف (بیان کرتا ہوں) اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضا کے موافق اور اس کے عرش کے ہم وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بمقدار۔''

اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: ایک مرتبہ حضور ﷺ صبح جب کہ وہ اپنے مصلے پر تھیں ان کے ہاں سے نکل کر گئے۔ پھر چاشت کے بعد لوٹے اور حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی تھیں۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تو ابھی تک اسی حالت پر ہے اپنی جگہ سے اٹھی نہیں؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھ سے جدا ہونے کے بعد یہ (مذکورہ بالا) چار کلمات تین مرتبہ کہے، اگر ان کو ان تمام کلمات کے ساتھ جو تو نے آج کہے ہیں وزن کردیا جائے تو وہ چار کلمات ان پر غالب ہوجائیں۔'' ؎۱

آں حضرت ﷺ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو دن رات ذکر کرنے سے بہتر ہے، وہ یہ ہے:

۲۷ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا

؎۱ مسلم، الذکر والدعاء، التسبیح اول النہار: ۲/۳۵۰

خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ.[1]

ترجمہ: ”اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہے اور اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہے اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے بھر دینے کے برابر اور اللہ کی تسبیح ہے ہر اس چیز کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کی تسبیح ہے ہر اس چیز کے بھر دینے کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا۔

اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہے اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ہر اس چیز کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ہر اس چیز کے بھر دینے کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا۔“

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ

[1] حصن حصین، تسبیح وتحمید کی فضیلت: ٤١٤

اَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! نبی محمد ﷺ کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل سے غصہ نکال دے اور جب تک تو مجھے زندہ رکھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھ۔“

یہ دعا ہر اس شخص کو کثرت سے مانگنا چاہیے جس کو بے جا اور زیادہ غصہ آتا ہو۔

حضرت کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فرماتے ہیں: حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَامُ ہر صبح کو یہ درج ذیل دعا مانگتے تھے تین مرتبہ اس کا تکرار فرماتے تھے:

۲۸ اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِعْصِمْنِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُصِيْبَةٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَآءِ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ يَّنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! چھپی اور کھلی چیزوں کے جاننے والے، آج کے دن آسمان سے جو مصیبت نازل ہو اس کے شر سے میری حفاظت فرما اور جو خیر (بھلائی) آسمان سے نازل ہو وہ مجھے عطا فرما۔“

حضرت حسن بصری رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى بیان کرتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے فریا: میں تم سے ایک حدیث نہ بیان کروں جو میں نے حضور پاک ﷺ سے متعدد مرتبہ سنی ہے، اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

[1] مجمع الزوائد، التفسير: ٣٠/٧، رقم: ١٠٨٨٨ [2] الدعاء للسيوطي: ٩٥٨/٢

سے متعدد مرتبہ سنی، اسی طرح حضرت عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے متعدد بار سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے فرمایا: صبح وشام جو شخص اسے پڑھے گا کوئی دعا نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔ راوی (سمرہ) نے کہا: میں نے عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے ملاقات کی، میں نے کہا: تم کو ایک حدیث نہ سناؤں جسے میں نے حضور پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے متعدد مرتبہ سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، (سنائیے) میں نے حدیث (مذکورہ) بیان کی۔ انہوں نے کہا: قسم خدا کی! میرے ماں باپ قربان جائیں اللہ کے رسول پر۔ یہ وہ کلمات ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کو عطا کئے تھے، وہ ہر دن سات مرتبہ اسے پڑھتے تھے۔ پھر جو بھی سوال کرتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے پورا فرماتے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

(۲۹) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنْتَ تَهْدِیْنِیْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِیْ وَاَنْتَ تَسْقِیْنِیْ وَاَنْتَ تُمِیْتُنِیْ وَاَنْتَ تُحْیِیْنِیْ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! آپ نے مجھے پیدا کیا اور آپ نے مجھے ہدایت دی اور آپ ہی مجھے کھلاتے ہیں اور آپ ہی مجھے پلاتے ہیں اور آپ ہی مجھے موت دیں گے اور آپ ہی مجھے (دوبارہ) زندہ کریں گے۔"

(۳۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ.[2]

[1] مجمع الزوائد، الاذکار، مایقول اذا اصبح و اذا امسی: ۱۰/۱۱۸، رقم: ۱۷۰۱۵

[2] ابو داؤد، الصلوٰة، الاستعاذة: ۱/۲۱۶

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں برص سے، جذام سے اور جنون سے اور تمام بری بیماریوں سے۔"

بری بیماریوں سے بچنے کے لئے اس دعا کو صبح کے علاوہ فرض نمازوں کے بعد بھی مانگیں۔

جب کوئی نیا کام شروع کیا جائے، یا کسی نئی جگہ میں داخل ہوں تو انجام کی بہتری کے لئے یہ دعا قرآن کریم نے سکھلائی ہے:

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا.[1]

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! مجھے سچائی کے ساتھ داخل کیجئے، اور سچائی کے ساتھ نکالئے اور میرے لئے خاص اپنے پاس سے مدد کرنے والی طاقت عطا فرمائیے۔"

ہجرتِ مدینہ کے وقت حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کو اس دعا کی تلقین فرمائی کہ مکہ سے نکلنا اور پھر مدینہ پہنچنا، دونوں خیر وخوبی اور عافیت کے ساتھ ہوں۔

اسی دعا کا ثمرہ تھا کہ ہجرت کے وقت تعاقب کرنے والے کفار کی زد سے اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر بچایا اور مدینہ طیبہ کو ظاہراً و باطناً آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور سب مسلمانوں کے لئے سازگار بنادیا، اسی لئے بعض علماء نے یہ فرمایا: یہ دعا ہر مسلمان کو اپنے تمام مقاصد کے شروع میں یاد رکھنی چاہیے۔[2]

[1] ترمذی، تفسیر القرآن، سورۃ الاسراء: آیت ۸۰، رقم: ۳۱۳۹

[2] معارف القرآن: ۵/۵۲۱

جن میاں بیوی کے درمیان یا ملازم یا ملازمہ کے درمیان ناچاقی ہو تو گھر میں یا دکان میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا ضرور مانگ کر جائیں، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ناچاقی دور ہوگی۔ اسی طرح گھر سے نکلنے سے پہلے اور گھر میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بھی اس مقصد کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ بیوی کو بھی چاہیے کہ میکے سے جب سسرال آئے تو یہ دعا ضرور مانگ لے۔

بڑے بڑے کاموں میں آسانی کی تین دعائیں

جو شخص ذیل کی آیت صبح و شام سات سات مرتبہ پڑھ لے تو اس کے بہت بڑے بڑے کام اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ذمہ لے لیتے ہیں اور وہ آسانی سے پورے ہوجاتے ہیں۔ خواہ جھوٹے دل سے ہی پڑھ لے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو بندہ بھی سات مرتبہ یہ دعا پڑھے گا، چاہے وہ سچے دل سے پڑھے یا جھوٹے دل سے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے غم اور پریشانی کو ضرور دور کردیں گے۔

① حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝[1]

ترجمہ: ''میرے لئے (تو) اللہ (حافظ و ناصر) کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کرلیا اور وہ بڑے بھاری عرش کا مالک ہے۔''

اسی طرح کاموں کی آسانی کے لئے حدیث میں یہ دعا بھی آئی ہے، لہٰذا ہر کام شروع کرنے سے پہلے یا صبح کے وقت یہ مذکورہ بالا آیت سات مرتبہ اور ذیل کی دعا تین مرتبہ پڑھے:

[1] ابوداؤد، الادب، ما یقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۸۱

② اَللّٰھُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِیْرِ کُلِّ عَسِیْرٍ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ کُلِّ عَسِیْرٍ عَلَیْکَ یَسِیْرٌ وَ اَسْئَلُکَ الْیُسْرَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔[1]

ترجمہ: ''خدایا! تو میرے تمام مشکل کاموں کو آسان کردے، کیوں کہ ہر مشکل کام کا آسان کرنا تیرے لئے آسان ہے۔ میں تجھ سے تمام امور میں آسانی اور دنیا و آخرت کی معافی کا طالب ہوں۔''

کوئی کام دشوار ہوجائے (یا کوئی مشکل آن پڑی) تو ذیل کی دعا پڑھے:

③ اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ سَھْلًا وَّ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَھْلًا ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! کوئی کام بھی آسان نہیں، بجز اس کے جس کو تو آسان کردے، اور تو جب چاہے سنگلاخ زمینوں کو بھی نرم و ہموار کردے۔''[2]

دین و دنیا کی درستگی کے لئے دعا

رسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت کی درستگی اور اصلاح کے لئے اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ

[1] فیض القدیر، حرف الھمزۃ: ۲/۱۸۰، رقم: ۱۵۲۷

[2] ابن سنی، مایقول اذا استصعب علیه امر: ۱۲۵، رقم: ۳۵۳

اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو میرے اس دین کی اصلاح فرما جو میرے کام کی حفاظت کرنے والا ہے، اور میری دنیا کی اصلاح فرمادے، جس میں میری روزی ہے اور میری آخرت کو ٹھیک کردے جہاں مجھے دوبارہ جانا ہے اور میری زندگی کو میری ہر ایک بھلائی کی زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنادے۔“

غور کیجئے! کہ کتنی پیاری دعا ہے۔ قربان جایئے حضور اکرم ﷺ پر۔ امت کو کیسی دعا سکھلا کر گئے کہ اس میں دین و دنیا دونوں کی اصلاح، آخرت کی بہتری، زندگی بھلائیوں میں گزارنے کی اور موت کو سبب راحت بنانے کی، ان تمام چیزوں کی دعا مانگنا سکھلا گئے جو ہر مسلمان مرد وعورت، بچے اور بوڑھے کی ضرورت ہے۔ خود بھی اس دعا کو مانگیں اور ہر مسلمان کو سکھائیں۔ جتنوں کو آپ یہ دعا سکھلائیں گے ان سب کا اجر آپ کو ملے گا۔

تواضع وانکساری کے حصول کے لئے دعا

تواضع، عاجزی اور انکساری یہ سب بہت ہی بڑی نعمتیں ہیں۔ حدیث شریف

[1] مسلم، الذکر والدعاء، الادعیة: ۲/۳۴۹

میں آتا ہے کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتے ہیں[1]۔ ہم سب یہ فیصلہ کرلیں کہ ”میں“ کچھ بھی نہیں ہوں، میری حیثیت، میرا درجہ کچھ بھی نہیں، میں عاجز، کمزور مخلوق ہوں، ایک ابلتے ہوئے بلبلے کی طرح ہوں، جب میرے جسم سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک حکم (روح) نکل جائے تو میری لاش پڑی ہوئی رہ جائے اور پھر میں کچھ بھی نہ کرسکوں گا۔

لہٰذا اتنے کمزور انسان کو کبر، غرور اور فخر کسی حال میں بھی زیب نہیں دیتا اور تواضع اور عاجزی ہی اس کو زیب دیتی ہے۔ اس لئے حدیثِ مبارکہ میں اسی تواضع کے لئے دعا مانگنا سکھایا گیا ہے۔

اے اللہ! مجھے اپنی نگاہ میں چھوٹا بنادے، ذلیل بنادے اور دوسروں کی نگاہ میں بڑا اور عزت والا بنا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم کو جتنا بھی بڑا عہدہ دیا ہو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو چھوٹا ہی سمجھیں۔ اگر ہم نے اپنے آپ کو چھوٹا سمجھ لیا تو بہت سے جھگڑے ختم ہوجائیں، آج بڑا بھائی چھوٹے بھائی سے اس لئے جھگڑا کرتا ہے کہ میں بڑا ہوں، میری بات مانو، حالاں کہ اگر چھوٹے بھائی نے بات مان لی تو بڑے بھائی کو چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ مالک! آپ کا کرم ہے کہ آپ نے چھوٹے بھائی کے دل میں میری محبت ڈال دی اور اس نے میری بات مان لی ورنہ میں کیا اور میری حیثیت کیا اور اگر آپ کی بات نہیں مانی تو سوچے کہ کوئی بات نہیں وہ عاقل بالغ ہے، میں فرعون تو نہیں ہوں کہ میں اپنی بات زور وقوت سے منواؤں۔

عورتیں بھی یہی سمجھ لیں کہ میں ساس ہوتے ہوئے، نند ہوتے ہوئے بھی ایک چھوٹی اور کمزور مخلوق ہوں۔ اگر بیٹے کی ساس نے میرے گمان کے موافق میرا خیال نہیں رکھا یا کسی نے خبر دی کہ بہو نے آپ کی غیبت کی ہے چاہے وہ خبر سچ بھی ہو تو

[1] شعب الایمان، فصل في التواضع ......: ۱۰/۴۵۵، رقم: ۷۷۹۰

بھی یہ سوچ کہ میں ایک کمزور مخلوق ہوں، میں یہاں بدلہ نہیں لوں گی، وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ میری بہو کو ہدایت عطا فرمائے، اس طرح تواضع والی ساس دعائیں دے دیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ گھروں کے جھگڑے ختم ہوجائیں۔

اسی طرح شوہر دنیوی امور میں متواضع ہوجائے تو معمولی معمولی باتوں پر شیطان کو گھر میں جھگڑا کروانے کا موقع نہ ملے۔ شوہر اپنے آپ کو یہ نہ سمجھے کہ بیوی میری زرخرید باندی ہے، یا اپنے پہلو میں دل نہ رکھنے والی ایک مخلوق ہے یا ایک غیر جان دار چیز ہے۔ جس طرح میں چلانا چاہوں اسی طرح چلے، بل کہ یہ سمجھے کہ اگر سو میں سے چالیس باتیں نہیں مانیں تو ساٹھ مان لیں، یہ بھی مالک کا کرم ہے اور نہیں مانی تو کوئی بات نہیں کہ اس میں میری ہی اصلاح ہوگی کہ میرا نفس فرعون نہ بن جائے۔

اسی طرح ہر آدمی اپنے ملازم سے بھی یہ امید نہ رکھے کہ سو فیصد میری بات مانے گا، اگر ملازم نے تیز لہجے میں جواب دے دیا اور اس طرح کبھی ہو ہی جاتا ہے تو اس پر صبر کرلے، بہرحال تواضع کے لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ یہ دعا مانگتا رہے:

اِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِيْ وَفِيْ نَفْسِيْ لَكَ رَبِّ فَذَلِّلْنِيْ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَخْلَاقِ فَجَنِّبْنِيْ.[1]

ترجمہ: "اے میرے رب! تو مجھے اپنی بارگاہ میں پسند فرمالے، اے میرے رب! تو اپنے لئے مجھ کو میری نظروں میں ذلیل رکھ اور دوسروں کی نظروں میں عزت والا کردے اور برے اخلاق سے مجھے محفوظ رکھ۔"

جس وقت تواضع کے تقاضے پر عمل کا وقت آئے تو ہمت سے کام لے اور نفس

[1] كنز العمال، اوّل، الاذكار، الادعية المطلقة: ۲/۲۹۲، رقم: ٥٠٨٤

وشیطان کو یہ موقع نہ دیں کہ وہ زبان سے یہ کہلوا دیں کہ تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے؟ بعد میں نمٹ لوں گا، تم ہو کیا چیز؟ وغیرہ وغیرہ سے بچیں۔

کسی کے ایسے بول پر جس سے آپ کو تکلیف پہنچی یا آپ کی حیثیت کا خیال نہیں رکھا گیا غصے میں نہ آئیں، بل کہ معاف کردیں اور یہ سوچیں کہ میرے نہ بولنے پر یا معافی مانگنے پر دو مسلمانوں میں جھگڑا ختم ہوجائے گا یا بڑھے گا نہیں تو لاکھوں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں مجھ پر اور سارے مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوں گی۔ اس لئے کہ دو مسلمانوں میں جھگڑا اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت ہی ناپسندیدہ ہے اور میرے تواضع اختیار کرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ سے راضی ہوجائیں تو یہ دنیا وآخرت کے لئے اور میری آنے والی نسلوں کے لئے سعادت ہے۔
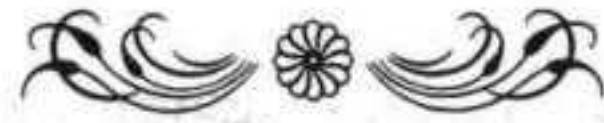
بیماری کے آداب

انسان کے ساتھ دکھ، سکھ، بیماری، تندرستی وغیرہ کے مختلف حالات پیش آتے رہتے ہیں۔ جس میں اللہ رب العزت کی طرف سے بے شمار مصلحتیں ہوتی ہیں۔

انسان میں عاجزی پیدا ہوتی ہے، غلطیوں اور گناہوں کا کفارہ ہوتا رہتا ہے، اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق ہوتی رہتی ہے۔ بعض اوقات آدمی اپنے اعمال سے ان درجات تک نہیں پہنچ سکتا جہاں کسی تکلیف پر صبر کرنے کی وجہ سے پہنچ جاتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ بیماری کی حالت میں صبر کو اپنا شعار بنایا جائے۔

ہمارے پیارے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایسی حالت پیش آنے کی صورت میں ہمیں وہ اعمال بتائے ہیں جن کو اختیار کرنے سے زحمت بھی رحمت بن جاتی ہے اور ان سنتوں پر عمل کرنے کا اجر وثواب الگ ملتا ہے۔

لہٰذا کسی بھی مسلمان پر کبھی ایسی حالت ہو تو جہاں وہ ایک طرف دعائیں کرنے کا اہتمام کرے اور معتدل طریقہ پر علاج کروائے، وہاں وہ حسبِ ذیل مسنون اعمال کا بھی ضرور اہتمام کرے۔

❶ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے سچی توبہ کرے۔

❷ دن رات جن سے رابطہ رہتا ہے (میل جول والے) ان سے کہا سنا معاف کرائے، خصوصاً اپنے ماتحتوں (بیوی بچوں، ملازموں، شاگردوں) وغیرہ یا جن سے کاروباری معاملات میں واسطہ پڑتا ہے، اہتمام کے ساتھ ان سے معافی مانگے۔ اسی طرح گھروں میں عورتیں ساس اور نند ہونے کی شکل میں بہو اور بھاوج سے، بہو

ہے تو ساس اور نندوں سے، دیورانی، جیٹھانی سے، دل سے معافی مانگ لے کیوں کہ وظائف، دعاؤں، تعویذوں اور دواؤں سے بہت زیادہ ضروری ہے کہ جس کا دل دکھایا ہے اس سے معافی مانگ لی جائے اور اتنا خوش کر دیا جائے جتنا کہ اس کو ستایا ہے۔

اس سے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ بہت جلد وہ مصیبت اور بلا دور ہو جائے گی۔

❸ بلا وجہ کسی پر برا گمان باندھنے سے بہت بچیں، یعنی لمبی مدت سے بیماری چل رہی ہے یا ظاہری علاج سے فائدہ حاصل نہیں ہو رہا ہے تو کسی پر برا گمان ہرگز نہ باندھیں، مثلاً فلاں نے جادو کروادیا ہے یا بیٹی کی ساس نے جو میری بہو کا جوڑا نمونے کے طور پر منگایا تھا، پتہ نہیں اس کے بعد سے جو زینب نے یہ جوڑا پہنا اس کی طبیعت صحیح نہیں چل رہی ہے اور وہ اکھڑی اکھڑی رہتی ہے۔ زینب اور زاہد (میرے بہو بیٹے) میں اسی دن سے تو تو...... میں میں...... بھی چل رہی ہے، بل کہ اگر اس طرح کے خدشات ہوں تو "سورة الفلق، سورة الناس" اور دیگر مسنون دعائیں اہتمام سے پڑھیں اور خود پر اور دوسروں پر بھی دم کریں۔

یاد رکھیں! "سورة الفلق" اور "سورة الناس" جادو کے اثر کو توڑنے کے لئے مجرب ہے۔

❹ مسلمان کی تو شان یہ ہونی چاہیے کہ ہر حال میں وہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ پر بھروسہ کرنے والا اور اسی کی طرف رجوع کرنے والا ہو، لہٰذا بیماری کے آتے ہی دل کو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کریں۔

یعنی پہلے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ سے دعا مانگیں:

اے اللہ! یہ بیماری آپ ہی کے حکم سے آئی ہے اور آپ ہی اس بیماری کو دور کرنے والے ہیں، آپ ہی شفاء عطا فرما دیجئے۔

دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ سے دعا مانگیں، اگر عورت عذر کی بنا پر فوری نماز نہیں پڑھ سکتی تو دل کا دھیان مکمل طور پر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ سے باندھ لے

اور استغفار کرے۔

جب بھی ڈاکٹر اور حکیم کے پاس جانا ہو تو اس سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ کر جائے کہ ڈاکٹر اور دوا یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے محتاج ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ چاہیں گے تو اس میں شفاء ڈال دیں گے ورنہ وہی دوا بعض اوقات کوئی نیا مرض پیدا ہونے یا موجودہ مرض بڑھنے کا سبب بن جاتی ہے۔

کئی مرتبہ دیکھا گیا کہ ایک ہی قسم کے دو مریض ایک ہی ڈاکٹر کے پاس گئے، ایک ہی دوا دونوں کو ملی، ایک کو اس سے فائدہ ہوا، دوسرے کو نہیں ہوا۔ اس لئے بچوں کو بھی اسی ایمان، یقین کی تربیت دیجئے کہ بچے بھی جب بیمار ہوں تو دل میں پہلا خیال یہ آئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگ کر بیماری دور کروانی ہے۔ مسلمان کے لئے وہ بیماری بہت مبارک ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے تعلق بڑھے اور اس کا ایمان قوی ہو۔

۵ اسی طرح بیماری کا پانچواں ادب یہ ہے کہ صدقے کا اہتمام کرے، کیوں کہ صدقہ دنیا میں بیماریوں، مصیبتوں اور بلاؤں کے دور ہونے کا اور آخرت میں بلندی درجات اور رحمتِ خداوندی کا ذریعہ ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقے کے سایہ میں ہوگا جب تک کہ حساب کا فیصلہ نہ ہو۔[1]

یعنی قیامت کے دن جب آفتاب نہایت قریب ہوگا ہر شخص پر اس کے صدقات کی مقدار سے سایہ ہوگا، جتنا زیادہ صدقہ دیا ہوگا اتنا ہی زیادہ سایہ ہوگا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ صدقہ قبروں کی گرمی دور کرتا ہے اور ہر شخص قیامت میں اپنے صدقہ سے سایہ حاصل کرے گا[2] اور یہ مضمون تو بہت سی روایات

[1] شعب الایمان، التحریض علی الصدقة التطوع: ۵/۴۹، رقم: ۳۰۷۷
[2] ایضًا: رقم: ۳۰۷۶

میں آیا ہے کہ صدقہ بلاؤں کو دور کرتا ہے۔[1]

اس زمانہ میں جب کہ مسلمانوں پر ان کے اعمال کی بدولت ہر طرف سے ہر قسم کی بلائیں مسلط ہو رہی ہیں، صدقات کی بہت زیادہ کثرت کرنا چاہیے۔ بالخصوص جب کہ دیکھتی آنکھوں عمر بھر کا سرمایہ کھڑے کھڑے چھوڑنا پڑ جاتا ہے، ایسی حالت میں بہت اہتمام سے بہت زیادہ مقدار میں صدقات کرتے رہنا چاہیے کہ اس میں وہ مال بھی ضائع ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے جو صدقہ کیا گیا اور اس کی برکت سے اپنے اوپر سے بلائیں بھی ہٹ جاتی ہیں۔ مگر افسوس! کہ ہم لوگ ان احوال کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی صدقات کا اہتمام نہیں کرتے۔[2]

یاد رکھئے کہ ضروری نہیں کہ کالے بکرے یا کالی مرغی کا ہی صدقہ دیا جائے، بل کہ مسکین کی ضرورت کے موافق جو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کو راضی کرنے کے خاطر دیا جائے وہ صدقہ ہے اور کوشش کرے کہ چھپ کر صدقہ کرے اس طرح کہ دائیں ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

اب ہم چند خاص بیماریوں کی دعائیں ذکر کرتے ہیں۔ ان دعاؤں کو بھی وقت پڑنے پر مانگتے رہیں۔

مریض کی عیادت کے وقت کی پانچ دعائیں

۱ جب کسی مریض کی عیادت اور مزاج پرسی کرے تو یہ الفاظ کہے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.[3]

ترجمہ: ”کوئی گھبرانے کی بات نہیں، إن شاء اللہ یہ بیماری ظاہری اور باطنی آلودگیوں سے پاک کردینے والی ہے۔“

۲ یا دایاں ہاتھ مریض کے جسم پر پھیرتا جائے اور یہ کہتا جائے:

[1] ایضًا: ۵/۵۳، رقم: ۳۰۸۲
[2] فضائل صدقات: ۲۱
[3] بخاری، المرضی، عیادة الاعراب: ۲/۸۴۴

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.

ترجمہ: ''اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور فرما اس بیمار کو شفا دے، اور تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیری شفاء کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہنے دے۔''[1]

۳ یا تین مرتبہ یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝[2]

ترجمہ: ''میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں، اور اللہ ہی تجھے شفا دے گا ہر اس بیماری سے جو تیرے اندر ہو اور جھاڑ پھونک کرنے والی عورتوں کے شر سے اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب کہ وہ حسد کرنے لگے۔''

۴ یا سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ.[3]

[1] مسلم، السلام، استحباب رقية المريض: ۲/۲۲۲
[2] ابن ماجه، الطب، ماعوذ النبي صلى الله عليه وسلم: ۲۵۱
[3] مستدرك حاكم، الطب: ۴/۳۳۷، رقم: ۷۵۶۷

ترجمہ: ''میں خدائے بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا دے دے۔''

جس شخص نے بھی کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت نہ آئی ہو اور یہ (مذکورہ بالا) دعا سات مرتبہ کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے ضرور شفا دے دیں گے۔

۵ یا یہ دعا کرے:

يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ اشْفِ فُلَانًا.[1]

ترجمہ: ''اے بُردبار! اے کرم کرنے والے! تو فلاں شخص کو شفا دے دے۔''

لفظ ''فُلَانًا'' کی جگہ مریض کا نام لے۔

بیماری کی حالت میں پڑھنے کی دو دعائیں

۱ بیمار آدمی بیماری کی حالت میں چالیس مرتبہ یہ آیت کریمہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمہ: ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔''

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

جس مسلمان نے اپنی بیماری کی حالت میں چالیس مرتبہ یہ (مذکورہ بالا) آیت پڑھ لی اور اس بیماری میں وفات پا گیا تو شہید کا اجر پائے گا اور اگر تندرست ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''[2]

[1] حصن حصین، عیادت کا بیان: ۳۸۰
[2] مستدرك حاكم، الدعاء والتكبير...: ۱/۶۹۱، رقم: ۱۹۱۷

❷ بیماری کے زمانہ میں یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.[1]

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا (ویگانہ) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کا (تمام) ملک ہے، اسی کے لئے (سب) تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت اللہ کی مدد کے سوا (میسر) نہیں۔“

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

جو شخص اپنی بیماری کے زمانہ میں یہ (مذکورہ بالا) کلمات پڑھتا ہو اور وفات پاجائے تو دوزخ کی آگ اس کو نہ کھاسکے گی۔

جسمانی دکھ تکلیف دور کرنے کے لئے دعا

جس شخص کو کوئی جسمانی دکھ، درد یا کوئی اور تکلیف ہو وہ اپنا دایاں ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھے اور تین مرتبہ بسم اللہ کہے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ.

ترجمہ: ”میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر

[1] ترمذی، الدعوات، مایقول العبد اذا مرض: ٢/١٨١

سے جو مجھے ہو رہی ہے اور جس سے میں ڈر رہا ہوں۔“[1]

مرض کی شدت، اور زندگی سے بے زاری کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے دے جب کہ مرنا میرے لئے بہتر ہو۔“

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

اگرچہ کیسے ہی شدید مرض میں گرفتار ہو اور زندگی سے بیزار ہو، موت کی دعا نہ مانگے، زیادہ سے زیادہ یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگے۔

پیشاب بند ہوجانے اور پتھری ختم کرنے کے لئے دعا

جب پیشاب بند ہوجائے یا پتھری ہو تو یہ دعا پڑھے:

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ فَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَ

[1] مسلم، السلام، استحباب وضع يده على...: ٢/٢٢٤

[2] بخاری، المرضى، نهى تمنى المريض الموت: ٢/٨٤٧

شِفَآءً مِّنْ شِفَآءِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ.[1]

ترجمہ: "ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اے ہمارے رب!) تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان اور زمین میں یکساں ہے۔ تیری رحمت جیسے آسمان میں ہے ایسے ہی زمین میں بھی عام کردے، ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کردے تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے۔ پس تو اپنے (خزانہ) رحمت سے رحمت اور (خزانہ) شفا سے شفا نازل فرمادے اس بیماری پر (کہ یہ جاتی رہے)۔"

پھوڑے، پھنسی اور زخم دور کرنے کے لئے دعا

جس شخص کے پھوڑا پھنسی یا زخم ہو اس کا علاج اس طرح کرے کہ اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھ کر یہ کہتے ہوئے اٹھائے اور مریض یا زخمی کے بدن پر تکلیف کی جگہ لگاتا جائے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا.[2]

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ ہماری ہی زمین کی مٹی سے، جو ہم ہی میں سے کسی ایک شخص کے تھوک کے ساتھ (ملی ہوئی ہے)، ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارا بیمار اچھا ہوجائے۔"

یا تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ پڑھے اور پھر اٹھالے۔ اسی طرح چند مرتبہ یہ عمل کرے۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو

[1] ابو داؤد الطب، كيف الرقى: ١٨٧/٢ [2] ابن سني، رقية القرحة: ١٩٣، رقم: ٥٨١

جسمانی تکلیف محسوس ہوتی تھی تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے، اپنے دستِ مبارک پر دم کرکے جسم مبارک پر پھیرتے تھے۔ پھر جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں دم کرتی تھی اور معوذات پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پھیرتی تھی، میں یہ کام اس لئے کرتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کا بدل میرے ہاتھ نہ ہوسکتے تھے۔[1]

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ دکھ درد، تکلیف کے وقت چاروں قل اور خصوصاً "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ"، اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ"، پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرے۔

بخار کے وقت پڑھنے کی دعا

جس شخص کو بخار آجائے وہ یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.[2]

ترجمہ: "بزرگ و برتر اللہ کے نام سے، میں پناہ لیتا ہوں خدائے بزرگ و برتر کی، ہر جوش مارنے والی رگ کے شر سے اور جہنم کی آگ کی سوزش کے شر سے۔"

پاؤں یا ہاتھ کے سن ہوجانے پر عمل

جب پاؤں (یا ہاتھ) سن ہوجائے تو اللہ کا نام محبت سے لے کر نبی کریم

[1] ابوداؤد، الطب، كيف الرقى: ١٨٩/٢

[2] ترمذي، الطب، ماجاء في تبريد الحمى بالماء: ٢٧/٢

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔[1]

آنکھ کی تکلیف دور کرنے کی دعا

جس شخص کی آنکھیں دکھ رہی ہوں وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو مجھے میری سماعت اور میری بینائی سے نفع پہنچا اور اس کو میرا وارث (یادگار) بنادے اور میرے دشمن (کی زندگی) میں میرا بدلہ مجھے (اپنی آنکھوں سے) دکھادے اور جو مجھ پر ظلم کرے اس پر میری مدد فرما۔“

مصیبت زدہ لوگوں کو دیکھنے کے وقت کی دعا

بسا اوقات ہماری نگاہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایسے بندوں پر پڑتی ہے جو بیچارے کسی دکھ اور مصیبت اور برے حال میں ہوتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت کے لئے ہدایت فرمائی کہ بندہ ایسا کوئی منظر دیکھے تو اس بات پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرے کہ اس نے مجھے اس مصیبت میں مبتلا نہیں کیا ہے، آپ نے فرمایا: اس حمد وشکر کی برکت سے وہ اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[1] ابن سنی، مایقول اذا خدرت رجلہ: ۶۷، رقم: ۱۷۰

[2] ابن سنی، مایقول اذا رمدت عینہ: ۱۸۹، رقم: ۵۷۰

جو شخص کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا.

ترجمہ: ”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔“[1]

تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کو زندگی بھر اس مصیبت سے محفوظ رکھے گا۔

واضح ہو کہ ترمذی میں مذکورہ بالا دعا روایت کرنے کے بعد اس حدیث کے راوی حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خود بھی کسی بیماری اور مصیبت میں مبتلا ہو تو اس بیماری اور مصیبت کو دور کرنے کا ایک طریقہ شکر ہے۔ مثلاً پیٹ میں درد ہے تو شکر کرے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہاتھ ٹھیک ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سر ٹھیک ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پاؤں ٹھیک ہے، کوئی مصیبت آئی تو جہاں اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور اس مصیبت کے دور ہونے کی دعا مانگے وہاں اس پر شکر بھی کرے کہ چھوٹی مصیبت دے کر بہت بڑی مصیبت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بچالیا۔ شکر ایک بہت بڑی نعمت ہے جو شخص مصیبت دور کروانا چاہے اور نعمتوں میں اضافہ کروانا چاہے اسے چاہیے کہ خوب زیادہ شکر کرے۔

[1] ترمذی، دعوات، مایقول اذا رأی مبتلیً: ۱۸۱/۲

پناہ مانگنے کی اہمیت اور دعائیں

انسان زمانے کی پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے۔ یہ تکلیفیں عموماً اپنی سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے ہیں۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہر شخص کوشش کرتا ہے، لیکن سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے، کیوں کہ آں حضرت ﷺ نے مصائب اور پریشانیوں سے پناہ مانگی ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی تعلیم دی ہے۔ جب کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچے تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے پناہ مانگو، اللہ تبارک وتعالیٰ ان تکلیفوں کو دور کردے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس پر عمل کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی مصیبتوں کو دور فرمایا اور عیش کی زندگی عطا فرمائی۔ اگر ہم بھی اپنی مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ مصیبتیں اور تکالیف دور ہوں گی۔ آپ استعاذہ والی دعاؤں کو (یعنی جن دعاؤں میں شرارت نفس اور شیطان اور دوزخ وغیرہ سے پناہ مانگی جاتی ہے) حسبِ معمول بوقتِ ضرورت ضرور پڑھا کیجئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری اور سب مسلمانوں کی مشکلوں اور مصیبتوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

مصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر حاصل کرنے کے لئے مکتبہ بیت العلم کی مستند واقعات پر مشتمل کتاب ”پریشانی کے بعد راحت“ کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

بُرے ہمسایہ سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: تم برے ہمسائے اور پڑوسی سے اللہ

تبارک وتعالیٰ کی پناہ مانگتے رہو اور یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیْ یَتَحَوَّلُ عَنْكَ.[1]

ترجمہ: ”الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سکونت یعنی رہنے کے گھر میں برے ہمسائے سے، کیوں کہ جنگل کا ہمسایہ تجھ سے پھیر دیتا ہے۔“

بدبختی سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ بدبختی سے پناہ کے لئے یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں آزمائش کی سختی اور بدبختی کی گرفت سے اور اس بات سے کہ تقدیر کے فیصلوں سے میرے دل میں تنگی پیدا ہو، اور دشمنوں کے ہنسی اڑانے سے۔“

زوالِ نعمت سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ زوالِ نعمت سے پناہ مانگنے کے لئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

---

[1] نسائی، الاستعاذة، الاستعاذ من جار السوء: ۳۱۸/۲

[2] بخاری، القدر، من تعوذ باللّٰه: ۹۷۹/۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ.[1]

ترجمہ: ”الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے چھن جانے سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے ہر طرح کے غصے سے۔“

یہ بہت ہی مبارک دعا ہے، اس دعا کو بہت ہی اہتمام سے مانگتے رہنا چاہیے، ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی دی ہوئی بے شمار نعمتیں استعمال کرتے ہیں مگر اس کا احساس نہیں، اس کی قدر تب آتی ہے جب وہ نعمت چھن جاتی ہے اور بعض اوقات کسی ایسی نعمت کے چھن جانے سے بہت شدید افسوس ہوتا ہے، اس نعمت کی موجودگی میں اس کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ اگر یہ نعمت نہ ہوتی تو کتنی تکلیف ہوتی، مثلاً ہم میں سے ہر ایک ...... دو منٹ کے لئے آنکھیں بند کرکے دیکھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نہ کرے یہ آنکھیں نہ ہوتیں تو کتنی تکلیف ہوتی، ان آنکھوں کی نعمت پر میں نے شکر ادا کیا، جب سے میں پیدا ہوا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان آنکھوں کو میری خدمت کے لئے چوبیس گھنٹے متعین کیا ہوا ہے۔

اسی طرح مثلاً شوہر کے لئے بیوی، یا بیوی کے لئے شوہر، یا کسی اچھی جگہ ملازمت ملی ہوئی ہے یا کوئی امانت دار، ایمان دار خادم، ملازم ملا ہوا ہے، یہ ساری ایسی نعمتیں ہیں کہ اکثر اوقات ان نعمتوں کے شکر ادا کرنے کی طرف ہماری توجہ نہیں جاتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اپنی تمام دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور کوئی نعمت ہم سے نہ چھینے۔ ادائیگی شکر کے لئے ”نعمتوں پر

[1] مسلم، الذکر و الدعاء، اکثر اھل الجنة ۲/۳۵۲

شکر ادا کرنے کے لئے دعا“ والا مضمون مطالعہ کیجئے۔

آنکھ اور کان کی برائی سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آکر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کوئی ایسی دعا مجھے بتائیں جس کو میں پڑھ لیا کروں تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ مِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَ مِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَ مِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کان، آنکھ اور دل و زبان اور منی کی برائی سے۔“

انتہائی بڑھاپے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کی دعا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سکھاتے اور خود بھی پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ.

[1] ابو داؤد، الصلاة، الاستعاذة: ۱/۲۱۶

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں انتہائی بڑھاپے سے اور دنیا کے (مال و اسباب) کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔"[1]

ڈوبنے، جلنے اور گر جانے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھ کر ڈوبنے اور گر کر مرنے وغیرہ سے پناہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گر کر مرنے سے، دب کر مرنے سے، ڈوب کر اور جل کر مرنے سے اور بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شیطان موت کے وقت مجھ کو بدحواس کر دے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تیرے راستہ میں میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر مروں اور پناہ چاہتا ہوں کہ میں موذی جانوروں کے ڈسنے سے مروں۔"[2]

[1] ترمذی، الدعوات، فی دعاء النبّی صلی اللّٰہ علیہ وسلم و تعوذہ...: ۲/۱۹۷

[2] ابوداؤد، الصلاۃ، الاستعاذۃ: ۱/۲۱٦

دجال کے فتنے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھ کر مسیح الدجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔[1]

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کی شرارت سے۔"

نفاق اور بُری عادتوں سے پناہ مانگنے کی دو دعائیں

رسول اللہ ﷺ ذیل کی دعا کو پڑھ کر نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگتے تھے:

1. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ۔[2]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی اور نفاق اور بُرے

[1] نسائی، الاستعاذۃ، الاستعاذۃ من عذاب جھنم....: ۲/۳۱۸

[2] ابو داؤد، الصلوٰۃ، الاستعاذۃ: ۱/۲۱٦

اخلاق سے۔"

② اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ مُّنۡكَرَاتِ الۡاَخۡلَاقِ وَالۡاَعۡمَالِ وَالۡاَهۡوَآءِ ۔ [1]

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُری عادتوں اور برے کاموں اور بُری خواہشوں سے۔"

گمراہی سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ ذیل کی دعا پڑھ کر گمراہی سے پناہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسۡلَمۡتُ وَبِكَ اٰمَنۡتُ وَعَلَيۡكَ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡكَ اَنَبۡتُ وَبِكَ خَاصَمۡتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡۤ اَعُوۡذُ بِعِزَّتِكَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ اَنۡ تُضِلَّنِيۡ، اَنۡتَ الۡحَيُّ الَّذِيۡ لَا يَمُوۡتُ وَالۡجِنُّ وَالۡاِنۡسُ يَمُوۡتُوۡنَ ۔ [2]

ترجمہ: "پروردگار! میں تیرا فرماں بردار ہوں، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے دشمنوں سے جھگڑا کیا۔ یا اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تیری عزت کا دامن تھام کر پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ گمراہ کردے تو مجھ کو، تو ہی ہمیشہ زندہ رہے گا اور جن اور انسان سب مرجائیں گے۔"

[1] ترمذی، الدعوات: ۲/۱۹۹ [2] مسلم، الذکر و الدعاء، الادعیة: ۲/۳۴۹

کفر سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ ذیل کی دعا کو پڑھ کر کفر سے پناہ مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡكُفۡرِ وَالۡفَقۡرِ ۔

ترجمہ: "یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور محتاجی سے۔" [1]

طمع اور لالچ سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: تم طمع اور لالچ کی برائی سے پناہ مانگا کرو۔ (یوں کہو):

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ طَمَعٍ يَّهۡدِيۡۤ اِلٰى طَبۡعٍ ۔

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسی لالچ سے جو مہر لگنے تک پہنچادے۔" [2]

طمع اور لالچ بُری بلا ہے، حضور اکرم ﷺ نے اس سے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔ طمع اور لالچ سے معاشرے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اس سے انسان خودغرض بن جاتا ہے، اسے دوسروں کی تکلیف اور پریشانی کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی، بل کہ حصولِ دولت کی فکر لگی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے آپس کی محبت ختم ہوجاتی ہے۔ اس لئے والدین کو اور بڑے بہن بھائیوں کو چاہیے کہ خود بھی اس بیماری سے بچیں اور اپنے چھوٹوں کو بھی اس سے بچائیں، خصوصاً لڑکے کی شادی کے موقع پر جو جہیز وغیرہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے یا طمع رکھی جاتی ہے وہ اسی لالچ کا نتیجہ ہے، لہٰذا بچپن سے ہی اپنے بچوں کا یہ ذہن بنائیں کہ مرد کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت پر

[1] نسائی، الاستعاذة، الاستعاذة من الکفر: ۲/۳۱۴
[2] مأخذه مسند احمد: ۵/۲۴۷، رقم: ۲۱۶۲۳

فضیلت دی ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ اس کا خیال رکھتا ہے، اس کے نان ونفقہ کا ذمہ دار ہے، اس کے لئے محنت کر کے لاتا ہے، مرد کی شانِ امتیاز اسی میں ہے کہ وہ عورت کی جانب سے کسی چیز کی نہ امید رکھے اور نہ اس کا سوال کرے، مرد کے لئے یہ شرمندگی کی بات ہے کہ عورت کے لائے ہوئے پلنگ پر سونے کی تمنا کرے۔

اسی طرح مائیں اور بہنیں بھی یہ سوچیں کہ گھر میں آنے والی بہو بھی کسی کی بچی ہے اور ہم اس سے جہیز کا مطالبہ کر رہے ہیں، جب کہ ہمارے گھروں میں بھی بچیاں ہیں۔ اگر اللہ نہ کرے ہم سے کوئی مطالبہ کرے اور ہم وہ جہیز نہ دے سکیں تو ہمارے دلوں پر کیا گزرے گی اور ان کے لئے ہمارے دلوں سے کیا کیا بددعائیں نکلیں گی، اس لئے اس بچی اور اس کے والدین کی بددعاؤں سے بچنے کے لئے ہرگز ہرگز نہ جہیز کا مطالبہ کریں اور نہ طمع رکھیں۔

ہاں! اگر لڑکی کے والدین خوشی سے کچھ دینا چاہیں تو اس کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ان کو بھی چاہیے کہ فضول چیزیں دینے کے بجائے چھوٹا سا پلاٹ یا فلیٹ یا اپنی گنجائش کے موافق ایسی چیز دیں جو بچی کو مستقبل میں کام آئے۔

نفس کی برائی سے پناہ مانگنے کی دعا

آں حضرت ﷺ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی:

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِىْ رُشْدِىْ وَاَعِذْنِىْ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ.[1]

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے دل میں بھلائی ڈال دے اور میرے نفس کی برائی سے مجھے بچا دے۔''

[1] ترمذی، الدعوات: ۱۸۶/۲

بے روزگاری سے پناہ مانگنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَاؤُسِ.

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں تنگ دستی کی مصیبت سے اور حد سے گزری ہوئی تنگ دستی سے۔''[1]

بھوک سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت سرکار دوعالم رسول اکرم ﷺ کو جب بھوک ستاتی تو آپ ﷺ اس دعا کو پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ.[2]

ترجمہ: ''یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے، برا ساتھی ہونے کی وجہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیوں کہ وہ بری عادت ہے۔''

دل کی صفائی اور آنکھوں کی خیانت سے بچنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ ذیل کی دعا کو مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِىْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِىْ مِنَ

[1] حزب الاعظم المنزل الخامس: ۹۷

[2] ابو داؤد، الصلوٰۃ الاستعاذۃ: ۲۱۶/۱

الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ. [1]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو میرے دل کو نفاق سے پاک صاف کردے اور میرے کام کو دکھلاوے اور زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو چوری و خیانت سے (پاک صاف کردے) کیوں کہ تو آنکھ کی خیانت اور دل کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔“

وضاحت: یاد رکھئے! بدنظری کی بیماری بہت بری بیماری ہے اس کا جلد از جلد علاج کیجئے۔ یہ روح کی ایک ایسی بیماری ہے کہ بہت ساری نیکیوں کو بھی ضائع کردیتی ہے، دل سے ایمان کی حلاوت دور ہوجاتی ہے، اعمالِ صالحہ کرنے کو دل نہیں چاہتا، اس سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے ہم کچھ تدابیر لکھتے ہیں۔ اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی ان پر عمل کرنے سے فائدہ ہوگا۔

❶ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھ کر چلنے کی کوشش کیجئے، غلطی سے کسی نامحرم پر نگاہ پڑجائے تو اس غلطی سے پڑی ہوئی نظر کو بھی باقی نہ رکھیں، آنکھ ہٹالیں اور دوبارہ اپنے ارادہ سے نہ اٹھائیے اور نہ ہی قصداً اس کے چہرے یا وجود کا تصور ذہن میں دوبارہ لائیے۔ کیوں کہ بعض بزرگوں نے تنبیہ فرمائی ہے کہ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی حفاظت کر بھی لیں تب بھی نگاہِ قلبی کے مرض میں مبتلا رہتے ہیں۔ یعنی دیکھے ہوئے منظر کے تصور سے لذت لیتے ہیں یا خیالات پکاتے ہیں۔ یہ سب بہت ہی گناہ کے کام ہیں، خوب سوچا جائے کہ میرا مالک جیسے میری نگاہوں کا اٹھنا دیکھ رہا ہے اسی طرح میرے دل میں، سینے میں جنم لینے والے اور پکنے والے خیالات اور ارادوں کو

[1] فيض القدير، حرف الهمزة: ۲/۱۸۰، رقم: ۱۵۲۹

بھی جانتا ہے۔ کسی عارف بزرگ نے کیا خوب فرمایا ہے:

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز!

❷ صبح و شام تین تسبیحات کا اہتمام کیجئے۔ جو شخص قبلہ رو بیٹھ کر اہتمام سے درمیان میں بغیر کسی سے بات کئے ہوئے دھیان سے تین تسبیحات اہتمام سے کرتا ہے اس کے دل میں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی گناہوں سے بچنے کی ایسی طاقت عطا فرمادیتے ہیں کہ اس کی نگاہ غلط جگہ اٹھتی ہی نہیں اور اگر غلطی سے اٹھ گئی تو دوبارہ حفاظت ہوجاتی ہے۔ تین تسبیحات یہ ہیں:

❶ تیسرا کلمہ سو مرتبہ صبح و شام۔

❷ درود شریف سو مرتبہ صبح و شام۔

❸ استغفار سو مرتبہ صبح و شام۔

❹ اس کے لئے ”روح کی بیماریاں اور اس کا علاج“ اور ”معرفتِ الٰہیہ“ (مولانا عبدالغنی پھولپوری صاحب رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی) ”نظر کی حفاظت“ اور مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا وعظ ”گناہوں کی لذت ایک دھوکہ“ وغیرہ کتابوں کا مطالعہ بار بار کریں۔

❺ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو ماہر علمائے کرام و تجربہ کار بزرگوں سے مشورہ کرلے کہ ان گناہوں سے بچنے کی کیا تدبیریں ہیں۔ جیسے ہم جسم کی بیماریوں سے نجات کے لئے ماہرِ فن اسپیشلسٹ کے یہاں جاتے ہیں، بالکل اسی طرح ان بزرگوں کے پاس روحانی امراض کے علاج کے لئے جائیں۔

نوٹ: بعض اوقات عورتیں مجموعہ وظائف پڑھتی ہیں، اپنے آپ کو دین دار بھی سمجھتی ہیں، لیکن ٹی وی بھی دیکھ لیتی ہیں، ان عورتوں کو بھی چاہیے کہ ٹی وی، وی سی آر اور جان دار کی تصاویر دیکھنے سے بچیں اور اپنے معصوم بچوں کو بھی بچائیں اور یہ دعا

خوب اہتمام سے مانگیں کہ اے اللہ! یہ آنکھیں آپ ہی نے عطا فرمائی ہیں، آپ نے استعمال کے لئے ہمیں دنیا میں کھلی چھوٹ دی ہے کہ جو چاہے اس سے دیکھ لیں، لیکن آخرت میں اس کا حساب دینا ہوگا تو اے اللہ! جن چیزوں کو آپ نے دیکھنے سے منع کیا ہے ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمادیجئے اور اے اللہ! پابندی شرع کا ایسا سرمہ مجھے اپنی آنکھوں میں لگانے والی بنادے کہ جس کی برکت سے میں روزِ محشر جنت میں تیرے دیدارِ عالی سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلوں۔

کاہلی، کنجوسی اور بزدلی سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کاہلی، بزدلی اور بخیلی وغیرہ سے پناہ مانگنے کے لئے یہ دعا سکھائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور کاہلی سے اور بڑھاپے اور بزدلی اور بخل سے اور قبر کے عذاب سے۔“

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کے لئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔

[1] مسلم، ذکر و دعا، الدعوات والتعوذ: ۳۴۷/۲

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی، مال کی کمی اور ذلت سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔“[1]

مسلمانوں کے لئے محتاجی اور ذلّت سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ دین پر چلیں اور اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں دین کو زندہ کرنے کے لئے محنت و کوشش کرتے رہیں۔

کوئی بات مرضی کے موافق پیش آئے تو یہ پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس کے انعام (کی مدد) سے تمام نیک کام پورے ہوتے ہیں۔“[2]

کوئی کام مرضی کے خلاف ہو جائے

جس شخص کی پسند اور منشاء کے خلاف کوئی کام ہو جائے تو اس کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ اگر میں ایسا اور ایسا کرتا تو ایسا نہ ہوتا بل کہ یوں کہنا چاہیے:

قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ۔[3]

ترجمہ: ”اللہ نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا۔“

فائدہ: عموماً گھروں میں لڑائی جھگڑوں کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ بیوی نے کوئی کام ایسا کردیا جو شوہر کی مرضی کے خلاف ہوا اور اس سے کچھ معمولی نقصان بھی ہوا تو شوہر

[1] ابوداؤد، الصلوٰۃ، الاستعاذۃ: ۲۱۶/۱

[2] ابن ماجہ، ادب، باب فضل الحامدین، رقم: ۳۸۰۳

[3] مسلم، القدر، الایمان بالقدر.....: ۳۳۸/۲

صاحب ناراض ہوکر کہتے ہیں: ”اگر تم یہ نہ کرتی تو یہ نہ ہوتا“ یا گھر میں کام کرنے والی ملازمہ سے کوئی برتن ٹوٹ گیا تو مالکن ڈانٹ کر کہتی ہے: ”اگر تم یوں نہ کرتی تو یوں نہ ہوتا“

اس طرح کی سینکڑوں مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں اور ان کی وجہ تقدیر پر ایمان کی کمزوری ہے۔ ظاہر ہے کہ جو کچھ ہوا اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی مرضی سے ہوا تو اس میں بیوی یا ملازمہ کا کیا قصور، لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ تنبیہ نہ کی جائے بل کہ نرم الفاظ میں ضرور تنبیہ کی جائے اور احتیاطی تدابیر بھی ضرور اختیار کی جائیں، لیکن اگر کوئی نقصان ہو ہی گیا تو پھر اس پر بار بار طعنہ نہ دیا جائے اور ”کیوں ہوا“ پر زور نہ دیا جائے، البتہ آئندہ نہ ہونے کے مثبت اقدامات اختیار کئے جائیں اور ساتھ ساتھ یہ مذکورہ بالا دعا ہر قسم کے نقصان پر اور خلافِ طبع کوئی کام پیش آنے پر پڑھنی چاہیے اور اس دعا کے ترجمہ پر بھی غور کرنا چاہیے تاکہ دل کو زیادہ تقویت حاصل ہو۔

تاجروں کے لئے دعا

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”جو تاجر تجارت کے اندر سچائی اور امانت کو اختیار کرے تو وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔“[1]

یعنی اگر تاجر میں یہ صفات پائی جائیں: ایک یہ کہ وہ سچا ہو اور دوسری یہ کہ وہ امانت دار ہو تو قیامت کے دن وہ انبیاء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

اور جس کے اندر یہ صفات نہ ہوں اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

”تجار قیامت کے دن فجار بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ (فجار یعنی فاسق فاجر اور گناہ گار جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کرنے والا

[1] ترمذی، بیوع، ماجاء فی التجار....: ۲۲۹/۱

ہے)، سوائے اس شخص کے جو تقویٰ اختیار کرے اور نیکی اختیار کرے اور سچائی اختیار کرے۔“[1]

ان دونوں حدیثوں کو ملا کر دیکھنے سے بات پوری طرح واضح ہوجاتی ہے کہ تجارت جنت وجہنم دونوں کا ذریعہ ہے، ہر مسلمان تاجر کو چاہیے کہ ان احادیث میں بتائے ہوئے اصولوں اور شرائط پر عمل کر کے اس تجارت کو جنت تک پہنچنے کا راستہ بنالے، اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء کے ساتھ حشر کا ذریعہ بنالے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے ہماری تجارت کو جنت تک پہنچنے کا ذریعہ بنائیں اور ان صفات اور شرائط کے ساتھ ساتھ حسبِ توفیق اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوش نودی کے لئے خرچ بھی کریں اور اگر اس خرچ کرنے میں دل تنگی محسوس کرے تو یہ دعا مانگتے رہئے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ شَحِيْحٌ فَسَخِّنِیْ فِیْ نَوَائِبِ الْمَعْرُوْفِ قَصْدًا مِّنْ غَيْرِ سَرَفٍ وَّلَا تَبْذِيْرٍ وَّلَا رِيَآءٍ وَّلَا سُمْعَةٍ. وَاجْعَلْنِیْ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةِ.

ترجمہ: ”اے اللہ! میں (دین کے کاموں میں) خرچ کرنے میں بخیل ہوں، تو مجھے سخی بنا اور کردے مجھے خرچ کرنے والا میانہ روی کے ساتھ بغیر اسراف اور فضول خرچی کے اور بغیر ریا وشہرت کے اور بنادے مجھے اس خرچ کرنے سے اپنی رضا اور آخرت کا طلب کرنے والا۔“[2]

اور تجارت کو اسلامی اصولوں پر لانے کے لئے، کامیاب اور داعی تاجر بننے کے

[1] ترمذی، بیوع، ماجاء فی التجار....: ۲۳۰/۱
[2] مصنف ابن ابی شیبہ: ۸۸/۶

لئے کتاب "داعی تاجر"[1] کا مطالعہ ضرور کیجئے۔

روزی کی کشادگی کے لئے تین دعائیں

تنگیٔ رزق کی شکایت پر ایک بار مفتی محمد شفیع صاحب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا: یہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی سنت ہے۔ رزق جتنا مقدر ہوتا ہے اتنا ہی ملتا ہے اس (کو بڑھانے) کا کوئی خاص وظیفہ نہیں۔ ہاں دعا کرنا چاہیے، دعا کرنے سے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سکون دیں گے۔ جب اللہ تبارک تعالیٰ سے تعلق بڑھ جاتا ہے پھر پریشانی نہیں ہوتی اور تعلق پیدا کرنے کی بڑی ترکیب یہ ہے کہ خوب مانگا کرے۔

حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کشائشِ رزق کے لئے ذیل کی دعا مانگا کرتی تھیں:

① اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ .[2]

ترجمہ: "اے اللہ! تو میری روزی کو کشادہ کردے، میرے بڑھاپے اور میری عمر کے ختم ہونے تک۔"

② اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ .[3]

ترجمہ: "اے اللہ! آپ ہم پر اپنی برکتوں، اپنی رحمتوں، اپنے فضل اور

[1] مؤلفہ علماء مدرسہ بیت العلم۔ (زیرِ طبع)

[2] فیض القدير، حرف الهمزة: ۲/۱۵۷، رقم: ۱۴۹۱

[3] الحزب الاعظم، المنزل الثاني، رقم: ۳۹

اپنے دیئے ہوئے رزق میں فراخی نصیب فرمائیے۔"

③ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا ، وَاجْعَلْ غِنَاءَنَا فِيْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ .[1]

ترجمہ: "اے اللہ! ہم کو اپنے فضل سے رزق عطا فرما اور اپنا رزق ہم سے مت روک اور جو رزق تو نے ہم کو عطا فرمادیا ہے اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو دل کی تونگری عطا فرما اور ہمارے دل میں ان نعمتوں کی رغبت ڈال دے جو تیرے ہاں ہے۔"

رزق کی تنگی سے حفاظت کا مجرّب عمل

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا: حضرت حاجی امداد اللہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے منقول ہے کہ جو شخص صبح کو ستر مرتبہ پابندی سے درج ذیل آیت پڑھا کرے وہ رزق کی تنگی سے محفوظ رہے گا اور فرمایا کہ بہت مجرّب عمل ہے۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ○[2]

ترجمہ: "اللہ نرمی رکھتا ہے اپنے بندوں پر اور روزی دیتا ہے جس کو

[1] کنز العمال، الاوّل، الاذکار، الاکمال: ۲/۹۳، رقم: ۳۷۹۸

[2] معارف القرآن: ۷/۶۸۷، الشوریٰ: ۱۹

چاہے اور وہی ہے زور آور زبردست۔''

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَى الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِیْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ.[1]

تَرجَمَہ: ''اے اللہ! میں کمزور ہوں، تو میری کمزوری کو اپنی رضا کے طلب میں قوت دے اور بھلائی کی توفیق عنایت فرما اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہاء بنادے۔ اے اللہ! میں کمزور ہوں، مجھے قوت دے، میں ذلیل ہوں، مجھے عزت دے، میں فقیر ہوں، مجھے روزی دے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے گھر میں داخل ہوکر سورۂ اخلاص پڑھی تو اس کے گھر والوں سے اور اس کے پڑوس والوں سے فقر دور ہوگیا۔[2]

وصیتا

❶ طلبِ رزق اور برکت کے لئے یہ ضروری ہے کہ کوشش بھی کرے، بعض لوگ کچھ عرصہ تک ملازمت نہ ملنے کی بنا پر گھر میں مایوس ہوکر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں، لہٰذا مسلمان کو کسی حال میں بھی مایوس نہ ہونا چاہیے، اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی سے اچھی امید رکھے، اور گھر پر ناامید بالکل نہ بیٹھے۔

[1] کنزالعمال، الاوّل، الاذکار، الفصل السادس: ۲/۸۵، رقم: ۳۷۰۹

[2] مجمع الزوائد، الاذکار، مایقول اذا دخل منزله.....: ۱۰/۱۳۲، رقم: ۱۷۰۷۵

صبح سے شام تک کوشش کرے، پانچ وقت کی نماز کا جماعت سے اہتمام کرے اور خود بھی یہ دعائیں مانگے اور بیوی بچوں سے بھی کہے کہ وہ بھی یہ دعائیں مانگیں۔

❷ اسی طرح گناہوں سے توبہ کرے، چھوٹے بڑے ہر گناہ سے بچنے کی پوری کوشش کرے، غفلت و لاپرواہی سے کوئی گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ و استغفار کرے، اس لئے کہ گناہ بھی روزی میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں اور توبہ و استغفار سے روزی کے بند دروازے کھلتے ہیں۔

❸ اسی طرح ''یا غنی یا مغنی'' بھی کثرت سے پڑھتا رہے۔

رزقِ حلال کے لئے دعا

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو، اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں کو مشتبہ چیزوں اور مشتبہ کمائی سے بچائے رکھے۔ حلال روزی کی کوشش کرے، خود بھی حلال استعمال کرے اور بچوں کو بھی حلال کھلائے۔

حلال لقمے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ دلوں میں نورانیت پیدا ہوتی ہے، عبادت اور طاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، دل سے غیر اللہ کا خوف نکل جاتا ہے اور صرف ایک اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا خوف باقی رہتا ہے، ایسے ہی لوگوں سے اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اپنے دین کا کام لیتے ہیں۔

حضرت حکیم الاسلام سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب صاحب قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں امیر عبدالرحمٰن والی کابل کے دادا امیر دوست محمد کا واقعہ ہے کہ اس کے ملک پر کسی نے چڑھائی کی، اس کی سرکوبی کے لئے اس نے ایک فوج اپنے ولی عہد شہزادے کے ساتھ بھیجی۔ دو تین دن بعد اطلاع آئی کہ شہزادے کو شکست ہوئی اور وہ بھاگتا ہوا آرہا ہے اور دشمن اس کے پیچھے ہے۔ اس سے بادشاہ کو بہت صدمہ ہوا اور کئی غم سوار ہوئے، شکست کا غم، شہزادے کی کمزوری کا غم اور قوم کی ملامت کا۔

تو وہ اس غم کے اندر محو ہو کر گھر آیا اور بیگم کو تمام قصہ سنایا، بیگم نے کہا:

یہ سارا قصہ غلط ہے۔ امیر نے کہا: سی آئی ڈی کی رپورٹ ہے وہ کیسے غلط ہوسکتی ہے، مگر بیگم نہ مانی کہ شکست ہرگز نہیں ہوسکتی تو بادشاہ گھر سے نکل آیا کہ ”یہ عورت ہے یہ مرغے کی ایک ٹانگ ہانکے گی“، دوسرے دن اطلاع آئی کہ وہ خبر غلط ہے، شہزادہ فتح پاکر واپس آرہا ہے، اس پر بیگم نے شہزادے کی سلامتی اور فتح یابی پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ بادشاہ نے پوچھا: تجھے کیسے معلوم ہوا تھا کہ وہ شکست نہیں کھا سکتا، تیرے پاس کیا دلیل ہے کہ میری پوری حکومت کو تو نے جھٹلایا؟

اس نے کہا: کچھ نہیں، صرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری لاج رکھ لی، یہ میرا راز ہے میں اس کو فاش نہیں کرنا چاہتی، آخر اصرار کرنے پر بتایا کہ جب یہ شہزادہ میرے پیٹ میں تھا تو میں نے اس وقت سے عہد کرلیا تھا کہ میرے پیٹ میں مشتبہ لقمہ نہیں آنا چاہیے، اس لئے کہ حلال غذا سے اچھی طبیعت اور اچھے اخلاق بنتے ہیں اور حرام غذا سے طبیعت فاسد ہوتی ہے اور اخلاقِ رذیلہ پیدا ہوتے ہیں، یہ شہزادہ نو مہینے تک میرے پیٹ میں رہا اور ایک لقمہ غذا کا میں نے ایسا نہیں کھایا جو مشتبہ ہو، اس لئے اس کے اخلاق رذیل اور برے نہیں ہوسکتے، شہید ہونا اچھا خلق ہے اور پشت پھیرنا اچھا خلق نہیں، تو شہزادہ شہید تو ہوسکتا ہے اور کٹ کر مرسکتا ہے مگر پشت پھیر کر فرار نہیں ہوسکتا۔

پھر اس پر بس نہیں، بل کہ جب یہ شہزادہ پیدا ہوا، تب بھی مشتبہ غذا استعمال نہیں کی، تاکہ اس غذا سے دودھ بن کر اس کے اخلاق پر اثر انداز نہ ہو اور جب دودھ پلاتی تو وضو کرکے اور دو رکعت نفل ادا کرکے پلاتی، اس لئے ان چیزوں سے شہزادے کے اخلاق بہت بلند ہونے چاہئیں، لہٰذا میں نے تمہاری ساری فوج اور حکومت کی بات کو جھٹلایا مگر اپنے قول سے باز نہ آئی۔[1]

[1] ماخذہ مجالس حکیم الاسلام، شاہ افغانستان کا ایک سبق آموز واقعہ: ۲/۱۶۱ تا ۱۶۵

اس واقعہ سے اندازہ لگائیے کہ حلال لقمے کی کس قدر برکات ہیں، اس لئے پوری کوشش کیجئے کہ کوئی مشتبہ لقمہ پیٹ میں نہ جائے۔

اس کے لئے اپنے کاروبار کی تفصیلات علماء کرام اور مفتی حضرات کو بتلا کر ان سے رہنمائی حاصل کیجئے اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر اور بیٹوں کو سمجھائیں کہ ہم قناعت والی زندگی گزار لیں گے لیکن جھوٹ، رشوت، سود وغیرہ کی لعنت سے خود بھی بچیں گے اور بچوں کو بھی بچائیں گے۔ ملازمت کرتے ہوئے اوقاتِ معینہ میں پوری ڈیوٹی صحیح طور پر امانت کے ساتھ ادا کیجئے اور اس کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا بھی اہتمام کیجئے اور یہ دعا خصوصاً مانگئے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! حرام کے بدلے تو مجھے میری ضرورت کے مناسب حلال روزی عطا فرما اور اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔“

یہ بہت ہی پیاری دعا ہے حلال اور کشادہ روزی کے لئے شروع اور آخر میں دس دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر ستر مرتبہ مذکورہ بالا دعا مانگنا بہت ہی مفید ہے۔

قرض سے نجات کے لئے تین دعائیں

ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس زمانے میں قرض لینے سے بہت ہی زیادہ بچے۔ اگر کسی وقت قرض کی ضرورت پڑے تو پہلے پوری کوشش کرلے کہ جتنا اپنے پاس ہے اسی سے کام چل جائے اور ”صلوٰۃ الحاجۃ“ پڑھتا رہے اور دعا مانگتا رہے کہ اے اللہ! قرض سے بچادے، پھر بھی بہت ہی مجبور ہوجائے تو قرضہ واپس کرنے کی پختہ

[1] ترمذی، الدعوات، احادیث شتّٰی من ابواب: ۲/۱۹۶

نیت کے ساتھ قرض لے، کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص قرضہ لے اور اس کی نیت واپس ادا کرنے کی ہو تو اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قیامت کے دن قرض خواہوں کو مقروض کی طرف سے خود ادا کردیں گے یعنی ان کو راضی کردیں گے۔[1]

اس کے علاوہ قرضہ لینے سے پہلے یہ سوچ لے کہ قرض کی ادائیگی کی صورت کیا ہوگی، قرضہ لینے کے بعد اس کو اپنی کاپی میں لکھ کر رکھے اور اپنے گھر والوں کو ضرور بتادے، تاکہ انتقال کے بعد وارثین کو پتہ رہے کہ اتنا قرض فلاں صاحب سے لیا ہے، ان کو واپس کرنا اور اتنا قرض فلاں صاحب کو دیا ہے ان سے لینا ہے۔

اور اس کے لئے ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ کتاب ''احکامِ میت'' (مؤلفہ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رَحِمَہُ اللهُ تَعَالٰی) اور ''طریقۂ وصیت'' (مرتبہ اساتذہ مدرسہ بیت العلم ٹرسٹ) ان دو کتابوں کا ضرور مطالعہ کرے۔

اسی طرح اگر کسی کو قرض دینا ہو تو اگر ہدیہ سمجھ کر دے سکتا ہے تو دے اور واپسی کی امید نہ رکھے کہ اس زمانے میں بزرگوں کا ارشاد ہے: قرض لے کر لوگ واپس دیتے نہیں ہیں، لہٰذا اگر ہدیہ سمجھ کر دے سکتا ہے تو ضرور دے ورنہ معذرت کرلے، کیوں کہ قرض دینے کے بعد واپس نہ ملنے پر جو باہمی ناچاقیاں وطرفین میں اختلاف ہوتا ہے، اس سے بہتر ہے کہ ابتداء ہی میں ایک مرتبہ انکار کردے۔

اسی طرح اگر قرض دینے کے بعد معاف کرنے کی یا مدت بڑھا دینے کی گنجائش ہو تو ضرور معاف کردے یا مدت بڑھادے کہ اس میں بھی ثواب بہت زیادہ ہے، اسی طرح اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے مالی گنجائش دی ہو تو کوشش کرے کہ دوستوں اور رشتہ داروں کی اس طرح مدد کرتا رہے کہ قرض مانگنے کی نوبت ہی نہ آئے۔

جس پر قرضہ ہو اور قرض کی وجہ سے پریشان رہتا ہو تو اسے چاہیے کہ یہ دعا اہتمام سے مانگے اور گناہوں سے بچتا رہے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰی اللہ

[1] فیض القدیر، حرف المیم: ٦/٥٧، رقم: ٨٣٦٢

تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قرض سے نجات دے دیں گے اور رزقِ حلال فراوانی کے ساتھ عطا فرمائیں گے۔

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ.[1]

تَرْجَمَہ: ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے اور سستی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔''

حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک انصاری صحابی کو دیکھا جس کو ابوامامہ کہتے تھے۔ رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے اس سے پوچھا: ابوامامہ کیا ہوا کہ آپ نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ! مجھ پر فکروں اور قرضوں کا ہجوم ہوگیا ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: میں تجھے وہ کلمات سکھاؤں کہ جب تو اسے پڑھے تو تیرے غم دور ہوں اور تیرا قرضہ ادا ہو؟

انہوں نے کہا: ضرور یارسول اللہ!

حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تو صبح و شام یہ (مذکورہ بالا) کلمات پڑھا کر۔ وہ

[1] ابو داؤد، الصلاة، الاستعاذة: ١/٢١٧

صحابی ارشاد فرماتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری پریشانیوں کو دور کردیا اور میرے قرضوں کو مجھ سے ادا کروادیا۔

❷ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ.

ترجمہ: ”اے اللہ! تاوان سے چھڑانے والا تو ہی ہے اور گناہ سے دور کرنے والا تو ہی ہے۔“[1]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن مجھے نہیں پایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: آپ جمعہ کے دن کیوں نہیں آئے؟

میں نے کہا: یارسول اللہ! میرے اوپر ایک یہودی کا ایک اوقیہ چاندی قرض تھا، میں آپ کے پاس آرہا تھا لیکن راستے میں مجھے اس نے روک دیا۔

پس آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: اے معاذ! کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتلاؤں کہ جس کو تو پڑھے، اگر تیرے اوپر (صبیر پہاڑ اور ایک روایت کی مطابق احد پہاڑ) کے برابر قرض ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ادا فرمائے گا، پھر آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ (مندرجہ ذیل) دعا تعلیم فرمائی:

❸ اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○

[1] ابو داؤد، الادب، مایقول عندا لنوم: ۳۳۲/۲

رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ، اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِیْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

ترجمہ: ”اے اللہ! مالک تمام ملک کے، آپ ملک (کا جتنا حصہ چاہیں) جس کو چاہیں دیتے ہیں اور جس سے چاہیں ملک (کا حصہ) لے لیتے ہیں، اور جس کو چاہیں غالب کردیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کردیتے ہیں، آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی، بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں، اے دنیا وآخرت کے مہربان بادشاہ! آپ جسے چاہیں دونوں (دنیا وآخرت) عنایت فرمائیں اور جس سے چاہیں دونوں کو روک دیتے ہیں، میرے اوپر ایسی رحمت فرمائیں جس کے ذریعے سے آپ کے ماسوا کی رحمت سے مجھے مستغنی کردیں۔“[1]

چار عظیم فائدے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزانہ سو مرتبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ.[2]

پڑھے (تو یہ کلمات) اس کے لئے فقر وفاقہ سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے اور قبر کی وحشت وتنہائی میں انسیت کا باعث ہوں گے اور ان کلمات (کی برکت) سے

[1] مجمع الزوائد، الادعية، الدعاء لقضاء الدين: ۲۱۷/۱۰، رقم: ۱۷۴۴۳

[2] كنز العمال، الاول، الاذكار: ۱۰۳/۲، رقم: ۳۸۹۳

پڑھنے والا غناء (ظاہری اور باطنی) حاصل کرلے گا اور (قیامت کے دن) ان کلمات کی برکت سے وہ جنت کے دروازہ پر دستک دے گا۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا:

روزانہ سو بار پڑھنے والے کو چار بڑے بڑے فائدے حاصل ہوں گے۔ ان میں سے ہر فائدہ ایسا ہے جس کا ہر شخص محتاج ہے، لہٰذا ہر شخص کو ہر روز اس کی ایک تسبیح پڑھ لینی چاہیے وہ فوائد یہ ہیں:

1. فقر و فاقہ اور معاشی تنگی دور ہونا۔
2. قبر کی وحشت دور ہوکر راحت و انسیت حاصل ہونا۔
3. غناء ظاہری و باطنی نصیب ہونا۔
4. جنت کے دروازے پر دستک دینے اور جنت میں داخل ہونے کی سعادت ملنا۔

مشورہ کی اہمیت اور آداب

ہر اہم کام کرنے سے پہلے شریعت نے دو چیزوں کا حکم فرمایا ہے (۱) استشارہ یعنی باہم مشورہ (۲) اللہ تبارک وتعالیٰ سے استخارہ۔ شیطان ہر وقت مسلمان کے پیچھے لگا رہتا ہے اور شریعت کے سیدھے سادے اور بالکل آسان کاموں کو بگاڑ کر پیش کرتا ہے۔ اس نے دوسرے بہت سے احکام کی طرح مشورہ واستخارہ کا حلیہ بگاڑ دیا۔ اولاً تو بہت سے لوگ استشارہ واستخارہ کرتے ہی نہیں اور اگر کسی نے کر بھی لیا تو اس میں بہت سی غلطیاں کرتے ہیں، چوں کہ شرعاً، عقلاً استخارہ کے مقابلہ میں استشارہ یعنی باہم مشورہ کی اہمیت زیادہ ہے اس لئے پہلے استشارہ کے بارے میں لکھیں گے: استشارہ کی اہمیت کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھیے:

1. قرآن مجید کے پانچویں پارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ [1]

ترجمہ: ”اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل

[1] سورۃ آل عمران: آیت ۱۵۹

ہیں۔ اور اگر آپ سخت زبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لئے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں، بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

رسول تو براہ راست اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہدایات لیتا ہے اور فہم وفراست میں بھی رسول سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے، اس کے باوجود مشورہ کی اہمیت بتانے کے لئے آپ ﷺ کو قرآن مجید کی سورۂ ال عمران آیت نمبر ۱۵۹ میں "وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ" کا حکم فرمایا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣٨﴾ [1]

ترجمہ: "اور جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز کو قائم کیا اور ان کے کام باہم مشورہ سے ہوتے ہیں اور وہ اس سے جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کا سب سے اہم اور اعلیٰ شعبہ زکوٰۃ ہے، مشورہ کی اہمیت بتانے کے لئے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان اسے ذکر فرمایا، اس سورۃ کا نام ہی "شوریٰ" رکھا یعنی مشورہ کے حکم والی سورۃ۔

نماز اور زکوٰۃ دو ایسی عبادتیں ہیں جنہیں قرآن وحدیث میں تقریباً ہر جگہ ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے، اس لئے ان دونوں عبادتوں کو "قَرِيْنَتَانِ" بھی کہتے ہیں، لیکن

[1] سورۃ الشوریٰ: آیت ۳۸

قرآن مجید میں دو جگہ نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تیسری چیز لا کر اس کی اہمیت بتائی گئی ہے، ایک جگہ تو سورۂ شوریٰ کی مذکورہ بالا آیت ہے کہ نماز اور زکوٰۃ کے درمیان مشورہ کا ذکر فرمایا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا سَعِدَ أَحَدٌ بِرَأْيِهِ وَمَا شَقِيَ عَنْ مَشُورَةٍ. [1]

ترجمہ: "اپنی انفرادی رائے سے کوئی کامیاب نہیں ہوا اور مشورہ کے بعد کوئی ناکام نہیں ہوا۔"

رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "یمن" کا قاضی بنا کر بھیجا تو آپ کو یہ نصیحت فرمائی:

اِسْتَشِرْ فَإِنَّ الْمُسْتَشِيْرَ مُعَانٌ وَالْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

ترجمہ: "مشورہ لیا کریں کیوں کہ مشورہ لینے والے کی (منجانب اللہ) مدد کی جاتی ہے اور جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔" [2]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ. [3]

ترجمہ: "جس نے استخارہ کیا وہ نامراد نہیں ہوگا اور جس نے مشورہ کیا وہ پشیمان نہیں ہوگا۔"

مشورہ ایسے شخص سے لینا ضروری ہے جو صالح اور دین دار ہو اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جس کام کے بارے میں آپ مشورہ لینا چاہتے ہیں اس صالح شخص کو اس کام کا کچھ تجربہ بھی ہو۔

[1] الجامع الصغیر: ۳۱/۲ [2] جامع الاحادیث: ۲۰۵/۹، رقم الحدیث: ۸۸٤٠

[3] فیض القدیر، حرف المیم: ٥٦٤/٥، رقم: ٧٨٩٥

اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر کام کو مشورے سے کیا کرے اور جس سے مشورہ طلب کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ مشورہ دے، مشورے کا اہتمام ہر کام میں کریں، چاہے کوئی اجتماعی مسئلہ ہو یا انفرادی، مثلاً مکان خریدنا ہے، یا دکان خریدنی ہے یا رشتہ کرنا ہے یا رشتے کا جواب دینا ہے، الغرض کوئی بھی کام ہو تو گھر کے تمام افراد مل کر مشورہ کرلیں، اسی طرح کوئی انفرادی یا ذاتی مسئلہ ہو، کوئی پریشانی ہو، کسی بات میں کوئی راہ نہ دکھائی دے تو دین دار تجربہ کار، رازدار لوگوں سے مشورہ کرلیں، ایسا کرنے سے إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَىٰ ہر پریشانی کا حل بھی سمجھ میں آجائے گا اور غم بھی ہلکا ہو جائے گا۔

آپ ﷺ وحی کے پہلی مرتبہ اترنے پر طبیعت پر جو بوجھ محسوس فرما رہے تھے تو آکر اپنی زوجہ مطہرہ اُم المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا سے مشورہ کیا، جس سے بہت ہی تسلی ہوئی اور غم ہلکا ہو گیا، اسی طرح صلح حدیبیہ کے وقت جب سب مسلمان پریشان تھے تو اس وقت آپ ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا سے مشورہ کیا اور حضرت اُمّ سلمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا کی مبارک رائے اس موقع پر مسلمانوں کو بہت بڑی پریشانی سے بچانے کا ذریعہ بن گئی، لہٰذا ہر معاملہ میں مشورہ ضرور کرلینا چاہیے، اس لئے کہ مشورے کے کئی فوائد ہیں، مثلاً:

۱ سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ گھروں میں حضور ﷺ کے مشورے کی سنت زندہ ہوگی اور جہاں سنت زندہ ہوگی وہاں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ اپنی رحمت کو نازل فرمائیں گے۔

۲ اہم فائدہ یہ ہے کہ گھر کے افراد اور متعلقین اور دوست احباب میں آپس میں محبت قائم ہوگی، ہر ایک یہ سمجھے گا کہ میرا بھی ایک مقام و اہمیت ہے، اس لئے تو مجھ سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے اور سب کے دل آپس میں جُڑے ہوئے ہوں گے۔

۳ یہ ہے کہ یہ فیصلہ کسی فردِ واحد کا فیصلہ نہیں ہوگا بل کہ ایک اجتماعی فیصلہ ہوگا، لہٰذا

اگر اللہ نہ کرے کل کو وہ کام جس کے متعلق مشورہ کیا گیا ہے۔ باعثِ نقصان ہوا تو کسی کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملے گا کہ ہم سے تو پوچھا ہی نہیں، پوچھ لیتے تو ایسے نہ ہوتا، وغیرہ وغیرہ۔

مشورہ کرتے وقت مندرجہ ذیل آداب کا خوب خیال رکھا جائے، بل کہ ہر مشورے سے پہلے اس کو بیان بھی کیا جائے تاکہ یاددہانی ہو۔

۱ مشورے کا ایک امیر مقرر ہو جو سب سے باری باری مشورہ لے اور آخر میں سب کی آراء کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ کرے، جب امیر فیصلہ کرلے تو سب کو چاہیے کہ وہ اس پر راضی رہیں۔

۲ ہر شخص اپنی باری پر مشورہ دے جب تک اس سے مشورہ طلب نہ کیا جائے مشورہ نہ دے اور جب مشورہ طلب کیا جائے تو خوب سوچ سمجھ کر اور انتہائی وقار سے اپنی رائے پیش کرے اور پھر خاموش ہو کر دوسروں کی آراء خوب غور سے سنے اور اگر اس درمیان میں پھر کچھ بات یاد آجائے یا کسی کی رائے کا کوئی کمزور پہلو سامنے آجائے تو فوراً نہ بولے، بل کہ اجازت لے کر آخر میں جب سب اپنی اپنی رائے دے چکیں تو اپنی بات بیان کردے۔

۳ کسی دوسرے کی رائے کو کاٹا نہ جائے، البتہ اپنی رائے کو مؤکد کرنے کے لئے اس کا فائدہ اور اس کی حکمت ضرور بیان کرلے، لیکن کسی کی رائے سامنے آنے کے بعد یہ نہ کہے کہ نہیں یہ صحیح نہیں، یا یہ نہیں ہوسکتا، یہ تو سمجھ نہیں آرہا، بل کہ یہ کہے کہ یہ اس کی رائے ہے، اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ اس میں خیر ڈالے، میری رائے یہ ہے۔

۴ ہر شخص رائے کو رائے سمجھ کر دے، فیصلہ سمجھ کر نہ دے کہ ایسا ہی ہوگا، بل کہ اگر کسی کی رائے پر فیصلہ ہو جائے تو وہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ سے اس کام کی اصلاح کے لئے دعائیں کرتا رہے اور استغفار کرتا رہے اور جس کی رائے پر فیصلہ نہ ہو وہ اسی میں بہتری سمجھے اور دوسرے کو مناسب نہیں کہ وہ اس شخص کی رائے پر طعن و تشنیع کرے۔

❺ اللہ نہ کرے اگر مشورہ کے بعد کوئی آزمائش آئے تو یہ نہ کہے کہ میں نے پہلے کہا تھا...... دیکھو تم نے میری بات نہ مانی اگر میری بات مان لیتے تو یہ نہ ہوتا وغیرہ وغیرہ۔ کیوں کہ حدیث میں آیا ہے:

"لفظ "اگر" شیطان کا دروازہ کھولتا ہے۔"[1]

لہٰذا یہ نہ کہے اگر میری رائے پر فیصلہ ہوجاتا تو یہ نہ ہوتا، اگر یوں کر لیتے تو یوں نہ ہوتا بل کہ یوں کہے (قَدَّرَاللّٰهُ وَمَاشَآءَ فَعَلَ) "جو کچھ اللہ نے مقدر کیا تھا وہی ہوا اور بہتر ہوا۔"

مشورے کے وقت کی پانچ دعائیں

اس کے ساتھ ساتھ ان مندرجہ ذیل دعاؤں کا اہتمام کرے تاکہ اللہ تبارَكَ وَتَعَالیٰ اس مشورہ میں خیر و برکت ڈالے اور شیطان کے شر سے بچائے:

❶ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ.

ترجمہ: "الٰہی! میرے مقدر کی بھلائی میرے دل میں ڈال دے اور مجھ کو میرے نفس کی بدی سے بچالے۔"[2]

❷ اَللّٰهُمَّ اَسْتَهْدِیْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ.[3]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے اپنے معاملہ میں کامیابی کی راہوں کی ہدایت مانگتا ہوں۔"

❸ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ.

ترجمہ: "اے اللہ! بخش دے اور رحم فرمادے اور سب سے صحیح راستہ

[1] مسلم، القدر، الایمان بالقدر...: ۲/۳۳۸
[2] ترمذی، الدعوات: ۲/۱۸۶
[3] مسند احمد: ۴/۵۹۷، رقم: ۱۵۸۳۵

نصیب فرما۔"[1]

❹ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰٓی اَرْشَدِ اَمْرِیْ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! مجھ کو میرے نفس کے شر سے بچا اور مجھ کو میری ہدایت کے کاموں کے کرنے کی ہمت بخش دے۔"

❺ اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِیَنَا وَجَوَارِحَنَا بِیَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَیْئًا فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِنَا فَكُنْ اَنْتَ وَلِیَّنَا وَاهْدِنَا اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ.[3]

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے دل، ہماری پیشانیاں اور ہمارے سب اعضاء تیرے ہی ہاتھ میں ہیں، ان میں سے کسی کا تو نے ہم کو مالک نہیں بنایا ہے، پھر جب تو نے ہم کو ایسا کمزور پیدا فرمایا ہے تو اب تو ہی ہمارا کارساز بن جا اور ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔"

نمازِ استخارہ کی فضیلت اور اس کی دعا

استخارہ کی فضیلت احادیث میں بہت آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو استخارہ کرلیا کرے وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا اور نہ نقصان اٹھائے گا۔[4]

[1] مسند احمد: ٦/٣١٦، رقم: ٢٦١٤٥
[2] مسند احمد: ٤/٤٤٤، رقم: ١٩٤٩٠
[3] الحزب الاعظم، المنزل الرابع: ٩٣، رقم: ٤٩
[4] فیض القدیر، حرف المیم: ٥/٥٦٤، رقم: ٧٨٩٥

اور استخارہ کرنا نیک نیتی کی علامت ہے، استخارہ نہ کرنا بدقسمتی ہے۔ آں حضرت ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس طرح استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے۔[1]

مختصر استخارہ "اَللّٰهُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ" ہے۔[2] اور اصل استخارہ کا یہ طریقہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر دعائے استخارہ پڑھی جائے اور "هٰذَا الْاَمْرَ" کی جگہ اس کام کا نام لیا جائے جس کے کرنے کا ارادہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو "اَللّٰهُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ" پڑھا کرتے۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ (طلب خیر) کرلیا کرو۔ اس کے بعد غور کرو جو بات تمہارے دل میں آئے اسی میں بھلائی ہے۔[3]

دعائے استخارہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ
بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ
فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ
مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ

[1] بخاری، الدعوات، الادعاء عند الاستخارة: ۹۴۴/۲ [2] ترمذی، الدعوات: ۱۹۱/۲
[3] کنز العمال، الرابع، الصلاة، الفصل الثالث فی النوافل....: ۳۳۵/۱، رقم: ۲۱۵۳۵

اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ
فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ
فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ
الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ بھلائی مانگتا ہوں اور قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت کے ذریعے اور مانگتا ہوں تیرے فضل سے کیوں کہ تو ہی قادر ہے، میں قادر نہیں ہوں اور تو ہی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو غیبوں کا جاننے والا ہے،

اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے اچھا ہے، میرے دین اور دنیا اور میرے کام کے انجام میں تو، تو اس کا میرے لئے فیصلہ فرما دے اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے لئے اچھا نہیں، میرے دین و دنیا اور میرے کام کے انجام میں تو، تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقرر کردے، جس جگہ بھی ہو، پھر مجھ کو اس سے خوش کردے۔"

جیسا کہ اس دعا کے مضمون سے ظاہر ہے کہ استخارہ کی حقیقت اور اس کی روح یہ ہے کہ بندہ اپنی عاجزی اور بے علمی کا احساس واعتراف کرتے ہوئے اپنے علیم کل اور قادر مطلق مالک سے رہنمائی اور مدد چاہتا ہے اور اپنے معاملہ کو اس کے حوالہ کردیتا ہے کہ جو اس کے نزدیک بہتر ہو بس وہی کردے، اس طرح گویا وہ اپنے مقصد کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی مرضی میں فنا کردیتا ہے، اور جب اس کی یہ دعا دل سے ہو جیسے کہ

[1] بخاری، الدعوات، الدعاء عند الاستخارة: ۹۴۴/۲

ہونا چاہیے تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے اس بندے کی رہنمائی اور مدد نہ فرمائے۔

استخارہ کرنے میں چند اہم باتوں کی وضاحت

استخارہ کرنے میں علمائے حقانی اور بزرگانِ دین نے چند اہم باتوں کی وضاحت فرمائی ہے۔ ان کا ضرور خیال رکھیں:

❶ استخارہ کے لئے نفل پڑھنے میں رات کی یا بعد عشاء کی کوئی قید حدیث پاک میں نہیں ہے، لہٰذا چوبیس گھنٹے میں سے کسی بھی وقت (جو وقت نوافل کی ادائیگی کے لئے ممنوع یا ناجائز نہ ہو) نوافل ادا کر کے دعا کرلیں۔[1]

❷ استخارہ خود کریں، اکثر لوگ دوسروں سے استخارہ کرواتے ہیں اور عاجزی کے طور پر کہتے ہیں: ہم تو گناہ گار ہیں۔ تو عرض یہ ہے کہ دنیا میں تو ہم سب گناہ گار ہیں، گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں اور توبہ کریں، آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کریں، اگر پھر بھی ہوجائے تو دوبارہ توبہ کریں، اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھیں، اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک نام کریم ہے اور کریم کا معنی محدثین نے لکھا ہے: "وہ ذات جو بغیرِ استحقاق اور بلا قابلیت کے دے دے۔"[2]

لہٰذا اپنی نالائقی، نااہلیت اور گناہوں کے باوجود "یا کریم یا کریم" کہہ کہہ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگیں اور شیطان کے اس بہکاوے میں ہرگز نہ آئیں کہ "ارے تیری دعا کیا سنیں گے تیرا منہ اس قابل کہاں۔" وغیرہ وغیرہ...... اس لئے اپنا منہ اور اپنے گناہ نہ دیکھیں بل کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفتِ کرم دیکھیں اور استخارہ خود ہی کریں۔

❸ کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں کہ استخارے کا عمل کرنے کے بعد خواب میں

[1] مأخذه احسن الفتاوی، استخارہ کی حقیقت: ۴۷۹/۳

[2] مرقاة، بيان كيفية التوبة.....: ۲۱۲/۳

جواب آئے گا یا حل معلوم ہوگا، بل کہ صرف اور صرف حالات پر نظر رکھیں کہ جس کام کے لئے استخارہ کیا ہے، اس کی موافقت میں حالات بن رہے ہیں یا کام میں کوئی رکاوٹ پڑ رہی ہے، پھر بڑوں سے مشورہ بھی کرلیں، پھر ان سب نوعیتوں کو سامنے رکھ کر دیکھیں کہ دل کس بات پر جم رہا ہے، اسی کے موافق عمل کریں۔ اگر ایک بار اس عمل سے کسی بھی صورت پر دل نہ کھلے تو بار بار استخارہ کرتے رہیں اور کام شروع کردیں، کام میں رکاوٹ آرہی ہے یا کام نہیں ہو رہا تو سمجھیں کہ کام میں خیر نہیں، مسنون طریقے سے استخارہ کریں، ان کے علاوہ جتنے طریقے لوگوں میں رائج ہیں وہ سب خلافِ سنت ہیں۔ مثلاً رخ مڑ جائے گا، پاؤں ہل جائے گا وغیرہ، لہٰذا سنت طریقے پر اکتفاء کریں۔

بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خود انسان کے دل کا رجحان ایک طرف ہوجاتا ہے، بس جس طرف رجحان ہوجائے وہ کام کرلے، اور بکثرت ایسا رجحان ہوجاتا ہے، لیکن بالفرض اگر کسی ایک طرف دل میں رجحان نہ بھی ہو بل کہ دل میں کشمکش موجود ہو تو بھی استخارہ کا مقصد پھر بھی حاصل ہے، اس لئے کہ بندہ کے استخارہ کرنے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ وہی کرتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہوجاتے ہیں پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لئے خیر ہوتی ہے اور اس کو پہلے سے پتہ بھی نہیں ہوتا۔ بعض اوقات انسان ایک راستے کو بہت اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن اچانک رکاوٹیں پیدا ہوجاتی ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اس بندے سے پھیر دیتے ہیں۔

اب جب وہ کام ہوگیا تو اب ظاہری اعتبار سے بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ جو کام ہوا وہ اچھا نظر نہیں آرہا ہے، دل کے مطابق نہیں ہے، تو اب بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے شکوہ کرتا ہے کہ یا اللہ! میں نے آپ سے مشورہ اور استخارہ کیا تھا مگر کام وہ ہوگیا جو میری مرضی اور طبیعت کے خلاف ہے اور بظاہر یہ کام اچھا معلوم

نہیں ہورہا ہے۔

اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا فرمارہے ہیں: ارے نادان! تو اپنی محدود عقل سے سوچ رہا ہے کہ یہ کام تیرے حق میں بہتر نہیں ہوا، لیکن جس کے علم میں ساری کائنات کا نظام ہے، وہ جانتا ہے کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور کیا بہتر نہیں تھا، اس نے جو کیا وہی تیرے حق میں بہتر تھا۔ بعض اوقات دنیا میں تجھے پتہ چل جائے گا کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور بعض اوقات پوری زندگی میں کبھی پتہ نہیں چلے گا، جب آخرت میں پہنچے گا تب وہاں جاکر پتہ چلے گا کہ واقعۃً یہی میرے لئے بہتر تھا۔

اسی طرح یہ بھی خیال رہے کہ استخارہ کے ساتھ مشورہ کا بھی اہتمام ہو، مشورہ استخارہ سے بھی زیادہ اہم ہے، دین دار، تجربہ کار، رازدار لوگوں سے مشورہ ضرور کریئے، جس قسم کا کام ہو تو اس فن اور اس شعبہ کے ماہر لوگوں سے مشورہ کریں۔

خواتین کے لئے ایک پیاری دعا

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ. [1]

تَرجَمہ: ”اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق نصیب فرما (کیوں کہ بے شک) آپ کے سوا بھلائیاں کوئی نہیں دے سکتا اور برے اخلاق مجھ سے دور کردے (کیوں کہ بے شک) آپ کے سوا برے اخلاق کوئی دور نہیں کرسکتا۔“

یہ دعا خاص طور پر والدین اور اساتذہ و معلّمات کو بھی خوب مانگنی چاہیے کہ ان

[1] ترمذی، الدعوات ماجاء عندافتتاح الصلوٰة بالليل: ۱۷۹/۲

دونوں کے اخلاق جتنے اچھے ہوں گے پورے معاشرے پر اس کا اثر اچھا ہوگا، اور ہر مسلمان کو غور کرنا چاہیے کہ حسنِ خلق اور اچھی باتوں کا ڈھنگ اسلام میں اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کے لئے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دعا مانگنا سکھلائی ہے اور اس دعا کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب تہجد کی نماز شروع فرمایا کرتے تھے اس وقت اس دعا کو مانگا کرتے تھے، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ فرماتے ہیں: رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تمام مؤمنوں میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے ان میں سے اچھا ہو اور تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں اور اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہوں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے ہوں۔“ [1]

یعنی (جو شخص جتنا زیادہ خوش اخلاق ہوگا وہ اتنا ہی کامل ایمان والا ہوگا) اب ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے اخلاق کے اعتبار سے دیکھ لے کہ وہ ایمان کی کس سطح پر ہے، اس لئے کہ کامل ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان دوسروں کے ساتھ حسنِ اخلاق کا معاملہ کرے، حسنِ اخلاق کی دولت جسے مل گئی اسے بہت ہی بڑی دولت مل گئی، لہٰذا اپنی اولاد اور اپنے شاگردوں کے لئے بھی یہ دعا خوب مانگتے رہیں۔

جب تک یہ دعائیں عربی میں یاد نہ ہو تب تک اردو میں ہی مانگیں۔

اچھے اخلاق

جیسے ہر ایک سے مسکرا کر ملنا، ان کے دکھ درد میں کام آنا قیامت کے دن رفعِ درجات کا ذریعہ ہے، اسی طرح کسی کو تکلیف دینا، کسی کی غیبت کرنا وغیرہ وغیرہ سے نیک اعمال میں کمی بھی آتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ حقوق العباد کی خاص طور سے فکر کریں اور ”کسی کو تکلیف نہ دیجئے“ نامی کتاب کا مطالعہ کریں کہ ہم ناسمجھی میں کسی کو نقصان تو نہیں پہنچا رہے؟

[1] ترمذی، الرضاء، ماجاء فی حق المرأة علی زوجها: ۲۱۹/۱

شادی سے پہلے اور شادی کے بعد پڑھنے کی دعائیں اور اعمال

بُرے رشتہ سے بچنے کے لئے تین دعائیں

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنِ امۡرَاَةٍ تُشَيِّبُنِیۡ قَبۡلَ الۡمَشِيۡبِ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ مَّالٍ يَّكُوۡنُ عَلَیَّ عَذَابًا ۔[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسی عورت سے کہ مجھے بوڑھا کردے بڑھاپے سے پہلے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے مال سے کہ مجھ پر عذاب جان ہو۔“

② اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ النِّسَآءِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عورتوں کے فتنے سے۔[2]“

③ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ كُلِّ عَمَلٍ يُّخۡزِيۡنِیۡ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ صَاحِبٍ يُّؤۡذِيۡنِیۡ وَ

[1] مختصراً: الحزب الاعظم، المنزل السادس: ۱۱۹، رقم: ۱۴

[2] کنزالعمال: الاوّل، کتاب الاذکار، الفصل السادس: ۲/۸۳، رقم: ۳۶۸۴

اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ كُلِّ اَمَلٍ يُّلۡهِيۡنِیۡ ۔[1]

ترجمہ: ”یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس عمل سے کہ مجھ کو رسوا کردے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس ساتھی سے جو مجھے تکلیف دے اور پناہ چاہتا ہوں ایسی امید سے کہ مجھے غافل کردے۔“

دعاؤں کے اوّل و آخر میں تین، تین مرتبہ درود شریف پڑھ لینا چاہیے۔

بُرے شوہر اور بُری ساس سے پناہ چاہنے کی تین دعائیں

یہ دعا لڑکی خود بھی مانگے اور لڑکی کے ماں باپ بھی بچی کے لئے دعا مانگتے رہیں کہ اے اللہ! بُرے شوہر، بُری ساس، بُرے خاندان سے اس بچی کی حفاظت فرما، بل کہ ماں باپ کو تو چاہیے بچپن سے بچوں کے لئے دعائیں شروع کردیں۔ ہر بچے کا نام لے کر اس کی ہدایت وعافیت، دین پر استقامت، رزقِ حلال وطیب وافر مقدار میں ملنے اور اچھے جوڑے کے لئے دعائیں مانگتے رہیں۔

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ خَلِيۡلٍ مَّاكِرٍ عَيۡنَاهُ تَرَيَانِیۡ وَقَلۡبُهٗ يَرۡعَانِیۡ ۔ اِنۡ رَاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا ، وَاِنۡ رَاٰی سَيِّئَةً اَذَاعَهَا ۔[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتی ہوں ایسے مکار دوست (برے شوہر) سے جس کی آنکھیں مجھ کو دیکھیں اور اس کا دل میری ٹوہ میں لگا رہے (میرے عیب ڈھونڈنے کی ہر وقت فکر سوار ہو) اگر کوئی نیکی دیکھے تو اس کو چھپالے اور برائی دیکھ پائے تو اس کو پھیلاتا پھرے۔“

[1] مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب الدعاء فی الصلوٰة وبعدها: ۱۰/۱۰۷، رقم: ۱۶۹۷۳

[2] فیض القدیر، حرف الهمزة: ۲/۱۸۳، رقم: ۱۵۳۵

❷ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ صَاحِبٍ يُّؤْذِيْنِیْ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتی ہوں ایسے ساتھی (شوہر) سے جو مجھے تکلیف دے۔"

❸ اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ بِذُنُوْبِیْ مَنْ لَّا يَخَافُكَ فِیَّ وَلَا يَرْحَمُنِیْ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! مجھ پر میرے گناہوں کی وجہ سے کوئی ایسا (شوہر) مسلط نہ فرمائیں جو میرے بارے میں آپ سے نہ ڈرے اور نہ مجھ پر ترس کھائے۔ (یعنی ایسے ظالم شوہر سے میری حفاظت فرما)۔"

اسی طرح حدیث شریف میں اور بھی بہت سی پیاری دعائیں، نیک اولاد اور شوہر کے لئے وارد ہوئی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے کوئی عمدہ عادت اور اچھا طریقہ ایسا باقی نہیں چھوڑا جس کی دعا نہ فرمائی ہو اور کوئی برا کام اور خراب خصلت ایسی باقی نہیں رکھی جس سے پناہ نہ مانگی ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ کے مراتب بلند سے بلندتر فرمائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو حضور اکرم ﷺ کی بتلائی ہوئی دعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے والا اور اس کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے ہمیں اور امتِ مسلمہ کے ہر فرد کو قبول فرمائے۔ آمین۔

یہ دعائیں قبولیت میں ایسی ہیں جیسے خود حاکمِ اعلیٰ کی بتائی ہوئی درخواست کا

[1] مجمع الزوائد، كتاب الاذكار، باب الدعا فى الصلوة وجامعها: ۱۰/۱۰۷، رقم: ۱۶۹۷۳

[2] مأخذه: ترمذى، ابواب الدعوات: ۲/۱۸۸

مضمون حاکمِ اعلیٰ کے روبرو پیش کرنا جس کی منظوری میں کوئی شک و تردد ہی نہیں ہوتا، لہٰذا ان دعاؤں کا خوب اہتمام رکھے اور اس کے لئے ہر مسلمان عورت کو چاہیے کہ "مناجات مقبول" یا "الحزب الاعظم" کتابوں میں سے روزانہ ایک منزل کی دعائیں مانگنے کا معمول بنالے اور "ذريعة الوصول الى جناب الرسول" کتاب میں سے اور "ستر استغفار کی دعائیں" جو اس کتاب میں شامل ہیں ان میں سے بھی ایک ایک منزل کی دعائیں مانگنے کا معمول بنالے۔ اللہ کرے ہماری مسلمان بہنیں ان کتابوں کی ایک ایک منزل کی دعائیں روزانہ مانگ لیں یا ہر نماز کے بعد ایک منزل کی دعا مانگ لیں تو ہمارے گھروں میں کتنی رحمتیں برسیں اور ہماری اولاد جو نیک ماؤں کی گودوں میں تربیت پائیں وہ ضرور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی عالم اسلام کی آنکھوں کے تارے بنیں گے اور بہت سی پریشانیاں، بلائیں اور مصیبتیں ان دعاؤں کی برکت سے دور ہوجائیں گی۔ آج ہی سے ان کتابوں میں لکھی ہوئی دعاؤں کو روزانہ مانگنا شروع کردیں۔

وصیت: ساس اور بہوؤں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جو عورتیں بیٹے اور ماں میں یا بیٹے اور بہو میں جھگڑا کرواتی ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان عورتوں پر دنیا ہی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایسا عذاب مسلط ہوجائے اور آخر عمر میں ایسی بری بیماریوں میں مبتلا ہوجائیں کہ خود وہ اور ان کی اولاد ان کی موت کے لئے دعائیں کریں، اور روح نکلتے ہوئے بہت ہی بری تکالیف میں مبتلا ہوں، بزرگوں کا تجربہ ہے کہ ایسے مرد اور ایسی عورتیں جو دوسروں کو ناحق ستاتے ہیں یا میاں بیوی کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف کان بھر کے جھگڑا کرواتے ہیں بسا اوقات تو آخر عمر میں کینسر، ٹی بی یا دوسری موذی بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہوکر ان کا انتقال ہوتا ہے۔

اچھا رشتہ ملنے کے لئے اہم دعائیں

ماں باپ، بڑے بھائی بہن کو چاہیے کہ بچوں اور چھوٹے بھائی بہنوں کو جوان

ہونے کے بعد ایسی دعائیں یاد کروادیں جن میں (اچھے رشتے کا ملنا اور عافیت کے ساتھ زندگی کا گزرنا) طلب کیا گیا ہے، چوں کہ یہ دعائیں خود اللہ تبارک وتعالیٰ ہی نے بتائی ہیں، گویا آقا خود ہی بتلا رہے ہیں کہ ہمارے دربار میں ہم سے اس طرح مانگو، لہٰذا وہ دعائیں قبولیت کے زیادہ قریب ہیں:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝[1]

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! عنایت فرما ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا کر۔“

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دعا کو اپنے خاص بندوں کی دعا فرمایا ہے۔

یہ دعا ہر مرد وعورت کو زندگی بھر مانگتے ہی رہنا چاہیے، بہت ہی مبارک دعا ہے، اس میں شوہر، بیوی، بچے، خاندان سب کے لئے دنیا وآخرت دونوں کی دعائیں آگئیں۔

اسی طرح خواتین اپنے الفاظ میں نیک شوہر کے لئے بھی خوب دعا مانگیں۔

”مثلاً اے اللہ! مجھے ایسا نیک شوہر عطا فرما جو خود بھی پورے دین پر چلنے والا ہو اور میرے لئے بھی دین پر چلنے میں معاون اور مددگار ہو، نرم دل ہو، نیک بیوی کی قدر کرنے والا ہو، اس کے مقدر میں نیک اولاد ہو، دین کو دنیا میں پھیلانے اور اللہ کی راہ میں دعوت اور تبلیغ اور جہاد کا شوق رکھنے والا ہو، اس کے دل میں آپ کی محبت گھر کر چکی ہو، ایمان اس کے دل کی تہہ میں بیٹھ چکا ہو، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہوں، دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کی محبت اس کے دل میں ہو اور اے اللہ! مجھے اس نیک شوہر

[1] سورۃ الفرقان آیت: ۷۴

کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ذریعہ تسکین اور سرمایہ راحت بنا، آمین!“

اسی طرح شروع اور آخر میں درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگنی چاہیے: ﴿يَا وَهَّابُ هَبْ لِيْ زَوْجًا صَالِحًا﴾۔ ”اے بہت عطا کرنے والے! مجھے نیک شوہر عطا فرما۔“ خاص کر مندرجہ ذیل دعا اگرچہ قرآن وحدیث میں نہیں ہے، کیوں کہ ہر بھلائی وخیر مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے، لہٰذا مسلمان عورت یہ دعا بھی دل سے مانگے:

”اے اللہ! مجھے ایسا گھر عطا فرما کہ جو کچھ مقدر ہو شوہر کی حلال کمائی سے وہ سکون سے کھانے اور اس پر آپ کا شکر ادا کرنا آسان ہو...... اور ایسی زندگی سے جس میں پیسہ بہت ہو، چیزیں بہت ہوں، لیکن روز روز دیورانی، جیٹھانی کے جھگڑے، ساس نند کے گلے شکوے ہوں...... ایسے برے گھر سے اور ایسے مال سے پناہ چاہتی ہوں۔“

”اے اللہ! اگر ساس کو خدمت کی ضرورت ہو تو میرے لئے اس طرح اس کی خدمت آسان فرمادے کہ میرا باورچی خانہ الگ ہو، میں ساس کو پکا کر روزانہ دے دوں، میرے گھر و باورچی خانہ میں ساس، نند، دیورانی اور جیٹھانی کا کوئی دخل نہ ہو۔“

”اے اللہ! ایسی ساس ہو جو بہو کی خدمت کی قدر کرے، بہو کو بیٹی سمجھے، غیبت، جھوٹ اور تہمت سے بچنے اور بچانے والی ہو۔ اے اللہ! ایسی نیک ساس عطا فرما...... اے اللہ! ایسا گھر عطا فرما جس میں دیور، جیٹھ، نندوئی سے شرعی پردہ کرنا آسان ہو۔ جس گھر میں ٹی وی اور تصویر کی لعنت موجود نہ ہو۔ اے اللہ! آپ اپنی ہر چھوٹی سے چھوٹی نافرمانی سے بچنا آسان فرمادیں۔ گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو حکمت کے ساتھ بچانے کی توفیق عطا فرما، دین پر عمل کرنے اور اس کو پھیلانے

کی توفیق عطا فرما۔"

شادی کے بعد کی دعائیں

دلہن کو چاہیے کہ منگنی و شادی کے بعد پچھلی دعاؤں کے ساتھ اکابر علماء و مشائخ سے منقول یہ دعائیں بھی مانگے:

"اے اللہ! میرے اور میرے شوہر کے دلوں میں محبت اور الفت ایسے بھر دے اور ہمارے دلوں کو ایسے ملا دے جیسے آپ نے محمد ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دلوں کو ملا دیا تھا اور اے اللہ! میرے اور میرے شوہر کے دلوں کو ایسا ملا دے جیسے آپ نے محمد ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دلوں کو الفت و محبت سے ملا دیا تھا۔"

"اے اللہ! جس طرح آپ نے اپنے کرم سے ہمیں دنیا میں اکٹھا فرما دیا، جنت میں بھی ہم دونوں کو اکٹھا فرما۔"

"اے اللہ! مجھے اپنے شوہر کے لئے دنیا و آخرت دونوں میں آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔"

"اے اللہ! مجھے ایسی بیوی بنا جو شوہر کے نیک کاموں میں اس کی مدد کرنے والی ہو۔"

"اے اللہ! تو مجھے اپنی اطاعت اور اپنے شوہر کی جائز باتوں میں اطاعت کرنے والی بنا اور نیک بنا اور اے اللہ!...... مجھے شوہر کو خوش کرنے والی بنا، جب بھی وہ مجھے دیکھے تو خوش ہو اور شوہر کے مال، عزت اور راز کی حفاظت کرنے والی بنا، آمین یارب العالمین۔"

یہ دعائیں تہجد کی نماز کے بعد اور ہر فرض نماز کے بعد اسی طرح رمضان المبارک میں افطاری کے وقت، دورانِ حج و عمرہ، حجازِ مقدس کے مبارک مقامات پر

اور چلتے پھرتے خوب خوب مانگنی چاہئیں، اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسلمان بیوی کو یہ نعمتیں عطا فرما دیں تو پورے خاندان کو اور آنے والی نسلوں کو دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔

۱ ہر فرض نماز کے بعد دعا ضرور قبول ہوتی ہے اس لئے فرض نماز کے بعد اہتمام سے دعا مانگنی چاہیے۔

۲ دعا شروع کرنے سے پہلے اللہ میاں کی خوب خوب تعریف کرے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجے، پھر اپنے لئے، گھر والوں کے لئے، محلّہ والوں کے لئے، اور سارے عالَم کے مسلمانوں کے لئے دعا مانگے، پھر کافروں کی ہدایت کے لئے دعا مانگے، جہاں مسلمان پریشانیوں، بلاؤں اور مصیبتوں میں ہیں ان کے لئے بھی خوب عافیت کی دعائیں مانگے۔

۳ کم از کم روزانہ بیس منٹ دعا مانگے، اگر ایک ساتھ نہ ہو سکے تو تقسیم کر لے، ایسے وقتوں پر جو زیادہ مصروفیت کے نہ ہوں مثلاً فجر و عصر کی نمازوں کے بعد پانچ پانچ منٹ، عشاء کی نماز کے بعد دس منٹ، تہجد میں اٹھنے کی توفیق ہو تو اس میں بھی خوب دعا مانگے، کتنے افسوس کی بات ہے کہ سہیلیوں، بہنوں سے فون پر بات کرتے ہوئے کتنا وقت لگ جاتا ہے، شادی، دعوتوں، محفلوں میں کتنا وقت ہم اپنا کھو دیتے ہیں، لیکن بیس منٹ دو ہاتھ پھیلائے ہوئے اپنے مالک رحیم و کریم آقا سے مانگتے ہوئے اکتاتے ہیں، حالاں کہ وہ آقا ایسا ہے کہ مانگنے والے تھک جائیں، لیکن وہ دیتے دیتے نہ تھکے۔

دنیا میں جس سے بھی مانگا جائے وہ ناراض ہوتا ہے اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔

اس لئے شروع میں گھڑی دیکھ کر زبردستی اپنے آپ کو پندرہ، بیس منٹ بٹھائے رکھیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگنے کی عادت ڈالیں۔

طے کرلیں کہ کبھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں مانگوں گی، کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سے مانگے، شوہر سے، بھائی سے، بیٹوں سے، کسی سے بھی کچھ نہ مانگے، انسان سارے کے سارے خود ہی محتاج اور فقیر ہیں وہ کسی کو کیا دیں گے، جس کے پاس جو کچھ ہے اسی اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اللہ کی ذات غنی ہے، اسی سے مانگنا چاہیے، یہاں تک کہ پانی کی پیاس لگے تو بھی پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگے۔

"اے اللہ! مجھے پیاس لگی ہے، آپ مجھے پانی دیجئے بے شک پیاس کے بجھانے والے آپ ہی ہیں پھر فریج کی طرف جائے اور پانی لے کر پی لے، اسی طرح ہر چیز اور دل کی ہر خواہش اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سے مانگے اور چلتے پھرتے بھی مانگتی ہی رہے۔"

بیوی رات کو اٹھ کر اللہ سے یہ دعا مانگے

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرتے رہیں، "إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالیٰ" چند دنوں میں ایسی عجیب محبت پیدا ہوجائے گی کہ جس کا دونوں کو وہم وگمان بھی نہیں ہوگا۔

یاد رکھئے! اینٹ کو اینٹ سے ملانے کے لئے سیمنٹ کی ضرورت ہے، لکڑی کو لکڑی سے ملانے کے لئے کیل کی ضرورت ہے، کاغذ کو کاغذ سے ملانے کے لئے گوند کی ضرورت ہے، لیکن دو دلوں کو ملانے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے خاص فضل کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ظاہری تدبیر بیوی کی طرف سے "اطاعت" شوہر کی ہر بات پر "جی ہاں" "جی ہاں" "اچھا" "اچھا" "آئندہ نہیں ہوگا" "آئندہ نہیں ہوگا" "جیسے آپ کہیں گے ویسی ہی کروں گی" "جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی کروں گی" اس طرح کہنا ہے۔

"اور باطنی تدبیر دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے دل سے دعائیں کریں، ایک دوسرے کو خوب معاف کرکے ایک دوسرے کو اپنے حالات سے مجبور سمجھ کر بے قصور سمجھیں، اس کی غلطیوں پر دل میں اس کے خلاف اٹھنے والے غم وغصہ کے جذبات کو پیار ومحبت، شفقت اور رحمت کی تھپکی دے کر سلادیں۔"

اور اس کے لئے دعائیں مانگیں اور یہ سوچیں کہ "یہ بھی اللہ کا بندہ ہے۔" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہے، اگر میں اس کو چھوڑ کر چلی بھی گئی تو کوئی اور مسلمان بہن اس کے نکاح میں آئے گی تو وہ پریشان ہوگی، کیوں نہ اللہ سے دعا کرکے اس کو نیک بنوالوں، اپنی طرف سے پوری کوشش کرکے اس کو نرم مزاج، صالح، دین دار شوہر بنالوں۔

لہٰذا فرض نماز کے بعد خوب لمبی لمبی دعائیں مانگیں اور رات کو اٹھ کر جب کہ سب سو رہے ہوں اللہ جل جلالہ اور اس کے فرشتوں کے سوا آپ کو کوئی نہ دیکھ رہا ہو، اس وقت دھیان سے دو رکعت نفل پڑھ کر اپنے شوہر اور تمام مسلمان بہنوں کے شوہروں کی ہدایت کے لئے اللہ جل جلالہ سے دعائیں مانگیں، ہم آپ کو تہجد میں اٹھ کر مانگنے کے لئے اللہ کی ایک ولیہ کی مانگی ہوئی دعا بتلاتے ہیں کہ اس طرح آپ بھی مانگ کر عاجزی و مسکنت اختیار کرکے اور اپنی آنکھوں سے آنسو بہا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرسکتی ہیں۔ وہ اللہ کی ولیہ رات کو اس وقت اٹھتی جب سب سوئے ہوئے ہوتے اور یوں کہتی:

إِلٰهِيْ أَغْلَقَتِ الْمُلُوْكُ أَبْوَابَهَا وَبَابُكَ مَفْتُوْحٌ لِلسَّائِلِيْنَ، إِلٰهِيْ غَارَتِ النُّجُوْمُ

وَنَامَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِيْ لَا
تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. اِلٰهِيْ فُرِشَتِ الْفُرُشُ
وَخَلَا كُلُّ حَبِيْبٍ بِحَبِيْبِهٖ وَاَنْتَ حَبِيْبُ
الْمُتَهَجِّدِيْنَ وَاَنِيْسُ الْمُتَوَحِّشِيْنَ. اَللّٰهُمَّ
اِنْ عَذَّبْتَنِيْ فَاِنِّيْ مُسْتَحِقُّ الْعَذَابِ وَالنِّقَمِ
وَاِنْ عَفَوْتَ عَنِّيْ فَاَنْتَ اَهْلُ الْجُوْدِ وَ
الْكَرَمِ. اِلٰهِيْٓ اِنْ طَرَدْتَّنِيْ عَنْ بَابِكَ فَاِلٰى
بَابِ مَنْ اَلْتَجِيْ وَاِنْ قَطَعْتَنِيْ عَنْ خِدْمَتِكَ
فَخِدْمَةُ مَنْ اَرْتَجِيْ، يَا جَمِيْلَ الْعَفْوِ اَذِقْنِيْ
بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ مَغْفِرَتِكَ وَاِنْ لَّمْ اَكُنْ
اَهْلًا لِّذٰلِكَ وَاَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ.

ترجمہ: ”اے میرے اللہ! بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کرلئے لیکن تیرا دروازہ مانگنے والوں کے لئے کھلا ہے۔

اے میرے پیارے اللہ! ستارے چھپ گئے اور دنیا والوں کی آنکھیں سوچکیں، لیکن تو ایسا ہمیشہ زندہ رہنے والا اور ساری مخلوق کی ہستی کو قائم رکھنے والا ہے، جس کو اونگھ اور نیند نہیں آتی۔ اے میرے اللہ! بستر بچھ گئے اور ہر محبوب اپنے دوست کے ساتھ خلوت میں چلا گیا

لیکن تو عبادت کرنے والوں اور محنت کرنے والوں کا دوست ہے۔

اے میرے اللہ! اگر آپ نے مجھے عذاب دیا تو بے شک میں اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب اور بلاؤں کی مستحق ہوں اور اگر آپ نے مجھے معاف کردیا تو آپ ہی بڑے سخی اور کرم والے ہیں۔

اے میرے اللہ! اگر آپ نے مجھے اپنے دروازہ سے دھتکار دیا تو میں کس کے دروازہ پر جاکر پناہ پکڑوں گی؟

اے میرے اللہ! اگر آپ نے مجھے اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول نہیں فرمایا تو میں کس دروازہ سے امید رکھوں گی۔

اے معافی کو پسند کرنے والے! مجھے اپنے گناہوں کی معافی دے کر ٹھنڈک عطا فرما اور معافی دینے کے بعد گناہوں کے بخش دینے کی حلاوت (مٹھاس) نصیب فرما۔

اگرچہ میں اس کی اہلیت نہیں رکھتی لیکن بے شک آپ ہی کی ذات ہے جس سے ڈرا جائے، آپ ہی سے معافی طلب کرنا آپ کے شایانِ شان ہے۔“[1]

اگر آپ عربی نہ سمجھ سکیں تو اردو کا ترجمہ دھیان سے سمجھ کر مانگیں۔

اس کے بعد جو جی چاہے اپنے لئے، شوہر کے لئے، اولاد کے لئے اور سارے عالم بھر کے مسلمانوں کے لئے مانگیں اور تجربہ ہے کہ جب یقین کے ساتھ مانگیں تو اس وقت دعائیں بہت زیادہ اور بہت ہی جلدی قبول ہوتی ہیں۔ اب ہم آپ کو ایک اور دعا بتلاتے ہیں، اس کو بھی اہتمام سے مانگتے رہیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِيْنَ مُطِيْعِيْنَ وَاَوْلِيَآءَ

[1] رُهبان الليل، دموع المتهجدين و مناجاتهم: ۲/۱۰۰، ۱۰۱

مُخْلِصِيْنَ وَرُفَقَآءَ مُصَاحِبِيْنَ .[1]

ترجمہ: "اے اللہ! تو ہم دونوں میاں بیوی کو ایسا بنادے کہ تیرے حکموں کو سننے والے، اور ان کے ماننے والے بن جائیں اور آپس میں باہم سچے مخلص دوست اور ہم صحبت رفیق بن جائیں۔"

[1] القول البدیع للسخاوی: ۳۴
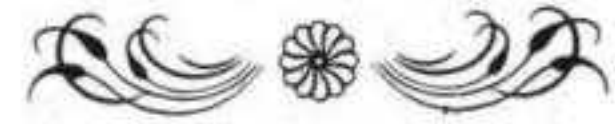
میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے آٹھ وظیفے

میاں بیوی میں یا گھر میں کہیں بھی اختلاف ہو تو اس کے لئے آٹھ وظیفے لکھے جاتے ہیں۔ اہتمام سے ان پر عمل کریں اور پھر خوب عاجزی کے ساتھ دعا مانگیں کہ اے اللہ! ہم دو میں یا ان دو میں سچی محبت پیدا فرما۔

❶ دو مسلمانوں میں اختلاف یا جھگڑا شیطان کی سب سے بڑی کامیابی ہے، جھگڑا نیکیوں کو ایسے ہی مونڈتا ہے جیسے استرا بالوں کو مونڈتا ہے، بڑے سے بڑے سمندر اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے خشک ہوجایا کرتے ہیں، اس لئے جھگڑے سے بچنے کے لئے شیطان مردود سے بچنے کی بہت زیادہ فکر کی جائے، جن چیزوں سے گھروں میں شیاطین آتے ہیں ان سے بچا جائے اور جن اعمال سے شیطان سے حفاظت ہوتی ہے ان اعمال کا اہتمام کیا جائے، اس لئے ایک عمل یہ کرے کہ گھر میں سورۂ بقرہ کا ختم کرے، جن میاں بیوی میں جھگڑا ہو تو شوہر یا بیوی کوئی بھی گھر میں سورۂ بقرہ پڑھ کر اپنے اوپر اور پورے کمرے پر دم کردے۔

حدیث میں آتا ہے:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ شیطان اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا جس میں سورۂ بقرہ تلاوت کی جائے۔"[1]

[1] کتاب الزهد والرقائق: ۱/۶۰۹ رقم: ۷۴۰

اور اس کے ساتھ اس کا اہتمام کیا جائے کہ گھر میں کسی جان دار کی تصویر نہ ہو، یہاں تک کہ دوا کے ڈبے پر یا پوڈر کے ڈبے پر جو تصویریں بنی ہوئی ہوتی ہیں ان کو بھی کاٹ دے یا اسٹیکر چپکا دے۔

۲ گھر میں کثرت سے تلاوت کا اہتمام کریں، حدیث میں آتا ہے:

جس گھر میں قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اس میں خیر و برکت زیادہ ہوجاتی ہے، ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور شیطان نکل جاتا ہے اور جس گھر میں تلاوت نہ ہو وہ گھر لوگوں پر تنگ ہوجاتا ہے، اس میں خیر و برکت کم ہوتی ہے، شیطان اس گھر میں اپنا مسکن بنا لیتے ہیں، فرشتے وہاں سے چلے جاتے ہیں۔[1]

اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ گھر میں روزانہ تلاوت کا خوب اہتمام کریں۔

۳ شوہر اس بات کا اہتمام کرے کہ گھر میں جب بھی داخل ہو تو پہلے دو رکعت پڑھے، اسی طرح گھر سے باہر جانا ہو تو دو رکعت پڑھ کر باہر نکلے، اس سے بھی اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی بہت ہی فائدہ ہوگا، ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کیا اور فرمایا: تم جانتی ہو میں نے تم سے نکاح کیوں کیا؟

پھر فرمایا: میں نے تم سے نکاح اس لئے کیا کہ تم مجھے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کے بارے میں بتلاؤ کہ ان کے گھر میں کیا معمولات تھے، تو ان کی اہلیہ نے فرمایا:

"جب وہ گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتے تو دو رکعت نماز پڑھتے اور جب گھر میں داخل ہوتے تو دو رکعت نماز پڑھتے اور جب سونے کے لئے جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے اور اس عمل پر ہمیشگی فرماتے تھے۔"[2]

[1] کتاب الزهد والرقائق: ۱/ ۶۰۹ رقم: ۷۳۹ [2] کتاب الزهد والرقائق: ۲/ ۷۷۶

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر سے نکلے ہیں تو دو رکعت پڑھ کر نکلے ہیں۔"[1]

لہٰذا دو رکعت کا اہتمام ہر مرد و عورت کو کرنا چاہیے، فرضوں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ان نوافل کا اہتمام خیر و برکت کا سبب ہوگا اور گھروں سے جھگڑوں کے ختم ہونے کا ذریعہ ہوگا، شوہر اور والد کو چاہیے کہ گھر میں داخل ہوتے ہی سلام کر کے پہلے دو رکعت نفل پڑھے، پھر کوئی بات وغیرہ کرے، اسی طرح گھر سے نکلتے ہوئے دو رکعت نفل پڑھ کر نکلے، "اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی" اس کے اہتمام سے گھروں کی بہت سی پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔

۴ منزل پڑھنے کا اہتمام کریں، منزل اسی کتاب میں موجود ہے۔ اس کو پڑھیں اور گھر میں دم کریں۔ "اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی" اس سے بھی بہت ہی فائدہ ہوگا۔

۵ آیتِ کریمہ سو مرتبہ پڑھ کر محبت کے لئے دعا مانگیں۔

۶ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللہِ" ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں۔

۷ "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" پانچ سو مرتبہ یا ستر مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے، اے اللہ! ہم دونوں میاں بیوی میں محبت پیدا فرما۔

ان وظائف کے اہتمام سے بہت ہی فائدہ ہوگا۔ مستقل پابندی سے پڑھیں اور اہتمام سے گناہوں سے بچیں اور کوشش کریں کہ کسی طرح کوئی ایسا کام نہ ہونے پائے جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض ہوجائیں، اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی کے ساتھ دنیا و آخرت کی کوئی نعمت حاصل نہیں ہوسکتی اور بشری تقاضے سے اگر کبھی گناہ ہو بھی جائے تو فوراً توبہ استغفار کرے، گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے "استغفار کی ستر دعائیں" اسی کتاب میں سے روزانہ پڑھے۔

[1] کتاب الزهد والرقائق: ۲/ ۷۷۵

⑧ بیوی کو چاہیے کہ وہ ''تحفۂ دلہن'' اور ''مثالی ماں'' ان دونوں کتابوں کا مطالعہ کرے اور شوہر ''تحفۂ دولہا'' اور ''مثالی باپ'' کا مطالعہ کرتا رہے۔ ان کتابوں کے پڑھنے اور ہدایات پر عمل کرنے سے ''اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی'' بہت ہی فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے اولاد مانگنے کی تین دعائیں

① جس شخص کی اولاد نہ ہو یا نرینہ اولاد نہ ہو، وہ ذیل کی دعا کثرت سے مانگا کرے:

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ○

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑیے، اور آپ بہترین وارث ہیں۔''[1]

اگر ہوسکے تو دو رکعت ''صلوٰۃ الحاجۃ'' کی نیت سے پڑھے اور پھر دعا مانگے، اس لئے کہ حدیث شریف میں آتا ہے جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے، جس کو اللہ اور اس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے تو اس کو جہنم کی آگ سے بری ہونے کا پروانہ مل جاتا ہے۔[2]

اور جو شخص دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ وہ دعا قبول فرمالیتے ہیں، خواہ فوراً یا کسی مصلحت سے کچھ دیر کے بعد مگر قبول ضرور فرمالیتے ہیں۔[3]

② حضرت زکریا علیہ الصلاۃ والسلام نے طلبِ اولاد کے لئے مندرجہ ذیل دعا مانگی تھی جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبول فرما کر ان کو حضرت یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام جیسا بیٹا عطا فرمایا۔ طلبِ اولاد کے لئے یہ دعا بھی مجرب ہے:

[1] سورۃ الانبیاء: آیت ۸۹
[2] کنزالعمال، الرابع، الصلاۃ، فضائل الصلاۃ: ۷/۱۲۵، رقم: ۱۹۰۱۵
[3] کنزالعمال، الرابع، الصلاۃ، فضائل الصلاۃ: ۷/۱۲۵، رقم: ۱۹۰۱۴

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○[1]

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار! تو عطا فرما مجھے اپنی جانب سے پاکیزہ (نیک) اولاد، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے۔''

③ مندرجہ ذیل دعا حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی ہے جو انہوں نے طلب اولاد کے لئے کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اولادِ صالح کی طلب کے لئے یہ دعا بھی مجرب ہے:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○[2]

ترجمہ: ''اے رب! تو مجھے نیک اولاد عطا فرما۔''[3]

بچے کی پیدائش کے بعد تحنیک اور اذان

جب بچہ پیدا ہوجائے یا کسی اور کا نومولود بچہ لایا جائے تو اس کی پیدائش کے فوراً بعد ہی اس کے کان میں اذان کہیں اور اپنی گود میں لٹا کر تحنیک کریں یعنی کھجور وغیرہ کوئی بھی میٹھی چیز اپنے منہ میں چبا کر یا گھلا کر انگلی سے اس کے منہ میں تالو سے لگادیں (کہ وہ چاٹ لے) اس کے بعد اس کے لئے دعائے خیر و برکت کریں اور (غور وفکر اور مشورہ کے بعد) ساتویں دن بچہ کا (اچھا سا) نام رکھ دیں اور سر کے بال اتروا کر عقیقہ کریں۔

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے کان میں اذان کہنے، ساتویں دن نام

[1] سورۃ آل عمران آیت: ۳۸
[2] سورۃ الصّٰفّٰت آیت: ۱۰۰
[3] معارف القرآن: ۷/۴۵۶

رکھنے، بال اتروانے اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔''[1]

اور بچے کی تحنیک (میٹھی چیز چبا کر بچے کو کھانے) کا ذکر بخاری شریف کی حدیث میں آیا ہے۔[2]

عقیقے کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ (اس جگہ بچّہ کا نام لے) دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَ جِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ (اور اگر لڑکی ہے تو) بِدَمِھَا اور بِلَحْمِھَا اور بِعَظْمِھَا اور بِجِلْدِھَا اور بِشَعْرِھَا کہے، اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۚ

کہہ کر جانور (لڑکے کے لئے دو اور لڑکی کے لئے ایک بکرا) ذبح کرے۔

[1] ترمذی، الاضحٰی، ماجاء فی العقیقۃ: ۲۷۸/۱

[2] بخاری، العقیقۃ، تسمیۃ المولود غداۃ...: ۸۲۱/۲

بچے کو سب سے پہلے کیا سکھلائیں؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' سکھلاؤ۔''[1]

اس حکم کا راز یہ ہے کہ کلمہ توحید جو اسلام کا شعار اور اسلام کا کلمہ ہے سب سے پہلے بچے کے کان میں پڑے اور سب سے پہلے اس کی زبان سے یہی کلمہ جاری ہو اور سب سے پہلے جن کلمات اور الفاظ کو یہ بچہ سمجھے و سیکھے وہ یہی کلمہ ہو اور بچے کو یہ دعا بھی سکھائیے:

اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِیْ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ.

ترجمہ: ''اے اللہ! جو بڑے سے بڑے انعامات تو نے اپنے نیک بندوں پر فرمائے ہیں اس سے افضل مجھ کو بھی عطا فرما۔''[2]

اور جب بنی عبدالمطلب کا کوئی بچہ بولنے لگتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یہ آیت سکھاتے تھے:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ○[3]

ترجمہ: ''اور یہ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے

[1] کنزالعمال، الثامن، النکاح، الفرع الثانی فی الامر: ۱۸۳/۱۶، رقم: ۴۵۳۲۴

[2] ابن سنی، مایقول اذا انتھی الی الصف: ۴۷، رقم: ۱۰۵

[3] سورۃ بنی اسرائیل آیت: ۱۱۱، ابن السنی، مایلقن الصبی اذا...: ۱۴۵، رقم: ۴۲۶

لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک و ساجھی رکھتا ہے نہ اس سبب سے کہ وہ کمزور ہے، کوئی اس کا حمایتی ہے اور تو اُس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔“

تشریح: اس آیت میں توحید خالص کا ذکر فرما کر سورت کو ختم کیا یعنی ساری خوبیاں اور تعریفیں اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کے لئے ہیں جو اپنی ہر صفت و کمال میں یگانہ ہے اور ہر قسم کے عیب و قصور اور نقص و فتور سے بالکل پاک ہے اُس کی ذات میں کسی طرح کمزوری نہیں جس کی تلافی کے لئے دوسرے کی حاجت پڑے۔ دوسرے سے مدد لینے میں تین احتمال ہو سکتے ہیں: ① چھوٹے سے مدد لی جائے جیسے باپ اولاد سے لیتا ہے ② یا برابر سے جیسے ایک شریک کو دوسرے شریک سے مدد پہنچتی ہے ③ یا بڑے سے، جس طرح کمزور آدمی ذلت و مصیبت کے وقت بڑے آدمیوں سے مدد لیتے ہیں۔ اس آیت میں تینوں کی نفی کر دی، گویا ”لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا“ میں پہلے احتمال کی ”لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ“ میں دوسرے کی اور ”لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ“ میں تیسرے کی نفی کرنے کے بعد ”كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا“ میں اُس کی عظمت و کبریائی کی طرف متوجہ فرما دیا یعنی انسان کو چاہیے کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی بڑائی کا زبان و دل سے اقرار کرے اور ہر طرح کی کمزوریوں سے رفیع و برتر سمجھے۔[1]

بچے کے لئے تعویذ

بچے (کو نظرِ بد اور ہر طرح کی آفت و بلا، دکھ بیماری سے محفوظ رکھنے) کے لئے صبح و شام ذیل کی دعا پڑھ کر دم کر دیں یا لکھ کر گلے میں ڈال دیں:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

[1] تفسیر عثمانی: ۱/۸۲۵، بنی اسرائیل: ۱۱۱

وَهَآمَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ .[1]

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان اور ہر زہریلی بلا کے شر سے اور ہر لگنے والی نظرِ بد کے شر سے۔“

اسی طرح صدقہ خیرات بھی کرتے رہیں۔

[1] ابن ماجه، الطب، ماعوّذ به النبي صلى الله عليه وسلم: ۲۵۱

گھر والوں اور اولاد کی سعادت مندی کے لئے پانچ دعائیں

شوہر، بیوی اور اولاد کی نیکی، سعادت مندی اور ان کے ساتھ خوش گوار تعلقات کے لئے ذیل کی دعا مانگی جائے:

❶ وَاِنِّیْٓ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○[1]

ترجمہ: ”اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔“

اور اسی طرح یہ دعا مانگیں:

”اے اللہ! میرے اس بچے/ بچی سے دین کا کام لیجئے اور اس کو دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائیے، اس کو حضور اکرم ﷺ کا سچا نائب بنا، حضور اکرم ﷺ نے دن رات جس دین کو دنیا میں پھیلانے کی محنت فرمائی، اس بچے/ بچی کو خود بھی اس دین پر عمل کرنے والا اور حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے عالم بھر میں دین پھیلانے والا بنا۔“

اسی طرح والدین کو چاہیے کہ اولاد کے لئے ذیل کی دعا مانگتے رہیں:

۱ سورۃ آل عمران آیت: ۳۶

❷ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مَّالٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ فِتْنَۃً وَّمِنْ وَّلَدٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں اور تیری پناہ لیتا ہوں ایسے مال سے جو میر ے لئے عذاب کا سبب بن جائے ایسی اولاد سے جو میرے لئے وبالِ جان بن جائے۔“

❸ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ[2]

ترجمہ: ”اور مجھ کو دے نیک اولاد۔“

❹ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ غِنَی الْاَھْلِ وَالْمَوْلٰی، وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّدْعُوَ عَلَیَّ رَحِمٌ قَطَعْتُھَا.

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے مانگتا ہوں اپنے گھر والوں اور اپنے غم خواروں کی مال داری، اور آپ کی پناہ لیتا ہوں رشتے ناتے کی بددعا سے، جس کو میں نے کاٹ دیا ہے۔“[3]

❺ وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○[4]

ترجمہ: ”اور (اے رب) دور رکھ مجھ کو اور میری اولاد کو اس بات سے کہ ہم پوجیں مورتیوں کو۔“

غور کرنے کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جلیل القدر نبی ہونے کے باوجود اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بتوں کی عبادت سے حفاظت کی

۱ مجمع الزوائد، الادعیۃ، دعاء داؤد علیہ السلام: ۱۰/۲۱۴، رقم: ۱۷۴۲۹

۲ سورۃ الاحقاف آیت: ۱۵

۳ معجم کبیر للطبرانی: ۵/۱۴۳، طبعۃ العراق

۴ سورۃ ابراھیم آیت: ۳۵

دعا مانگ رہے ہیں، ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ اپنے لئے اور اولاد کے لئے یہ دعا مانگتے رہیں: اے اللہ! ہر قسم کے چھوٹے بڑے شرک سے میری اور میری آنے والی نسلوں کی حفاظت فرما۔

اس کے لئے ہر مسلمان مرد و عورت کو حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی صاحب رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی "تاریخ دعوت و عزیمت" حصہ دوم کا مطالعہ کرنا بہت ہی مفید ہے۔ اپنے بڑے بچوں اور بچیوں کو بھی ان کتابوں کا مطالعہ کروائیں اور بچوں کے لئے اپنے گھر میں ایک لائبریری بنائیں، جس میں اوپر ذکر کی ہوئی کتابیں اور دیگر بزرگوں کی کتابیں رکھیں تا کہ وقتاً فوقتاً بچے، بچیاں ان کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے اپنی زندگی اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کو راضی کرتے ہوئے گزار سکیں۔

وضاحت: اس دعا کے ساتھ ساتھ گھر کی خوش حالی اور گھر والوں کی سعادت مندی کے لئے میاں بیوی کو چاہیے کہ وہ چند کتابوں کا مطالعہ کریں۔ امید ہے ان کتابوں میں درج شدہ ہدایات پر عمل کرنے سے گھر والوں میں لڑائی جھگڑے، گلے شکوے، اختلافات و فسادات ختم ہو جائیں گے۔

شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنے مطالعہ میں یہ کتابیں رکھے۔

تحفۂ زوجین .... حکیم الامت رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

بیوی کے حقوق .... مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

مسلمان خاوند .... مولانا محمد ادریس انصاری صاحب

تحفۂ دولہا .... محمد حنیف عبدالمجید صاحب

مثالی باپ .... محمد حنیف عبدالمجید صاحب

مثالی استاذ .... محمد حنیف عبدالمجید صاحب

بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے مطالعہ میں یہ کتابیں رکھے:

بہشتی زیور .... مولانا اشرف علی تھانوی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

شوہر کے حقوق .... مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

اصلاح خواتین .... حکیم الامت رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

تحفۂ خواتین .... مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

مسلمان بیوی .... مولانا محمد ادریس انصاری صاحب

تحفۂ دلہن .... محمد حنیف عبدالمجید صاحب

مثالی ماں .... محمد حنیف عبدالمجید صاحب

خواتین کے فقہی مسائل .... مفتی محمد عثمان ارکانی صاحب

ھدیۂ خواتین .... مولانا محمد عثمان صاحب

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں میں علم کا ذوق، عمل کا شوق بڑھانے کے لئے ماہ نامہ "ذوق و شوق" کا مطالعہ کروائیں۔

اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے نماز کی پابندی کی دعا

اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو نماز کا پابند بنانے کے لئے یہ دعا کثرت سے مانگی جائے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۞ [1]

تَرْجَمَہ: "اے میرے پروردگار! مجھے نماز کا پابند بنادیجئے اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے پروردگار! میری دعا قبول فرمائیے۔"

ضروری گزارش

کم سن اور نو عمر بچوں میں دین کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ماں باپ اور

[1] سورة ابراهيم آيت: ٤٠

دوسرے سرپرستوں کو شروع ہی سے ان کی دینی حالت کی خبر گیری رکھنا ضروری ہے۔

کہتے ہیں بچپن میں جو عادت پڑ جاتی ہے وہ پچپن (سال) تک رہتی ہے۔ لہٰذا بچپن ہی سے اگر ہم نے اپنے بچوں کو نمازی بنایا تو اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وہ موت تک نمازی رہیں گے اور ہماری موت کے بعد بھی ہمیں ان کی نمازوں کا ثواب پہنچتا رہے گا۔ اس لئے والدین کو یہ دعا خوب اہتمام سے مانگنی چاہیے اور وقتاً فوقتاً بچوں کو یہ دعا دیتے رہیں، بیٹا...... اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی تم کو نمازی بنائے۔ بیٹی...... اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی تم کو نمازی بنائے۔

ماں کو چاہیے کہ بچہ یا بچی کی عمر سات سال کی ہوجائے تو اس کو پیار و محبت سے اپنے ساتھ نماز پڑھانے کی کوشش کرے اور لڑکے کو جب کہ وہ دس برس کا ہوجائے تو اس کے والد کے ساتھ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھوانے کی کوشش کروائے، یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ:

صبح اسکول بھیجنے اور ناشتہ کروانے سے پہلے فجر کی نماز پڑھوائیں، اسی طرح اسکول، مدرسہ سے آنے کے بعد ظہر کی نماز پڑھوائیں۔

بچوں کو بچپن ہی سے نماز کے فضائل...... فوائد...... پانچ وقت کی نماز اہتمام سے پڑھنے پر جو اجر و ثواب ملتا ہے وہ سب یاد کروائیں، اور اس کے لئے سب سے بہترین اور مجرب نسخہ یہ ہے کہ:

روزانہ کسی وقت بچوں کو بٹھا کر والدین فضائلِ اعمال سے کچھ حدیثیں پڑھ کر بچوں کو سنائیں، وہ حدیثیں ان کو یاد کروائیں، پھر ان سے کہلوائیں، اس طرح کرنے سے بچے بہت جلد شوق سے نماز پڑھنے والے بن جائیں گے اور پھر والدین رات کو اٹھ کر تہجد میں بچوں کے لئے دعائیں بھی کریں تو اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اس کا بہت جلد اثر ہوگا۔

اسی طرح ”آسان دینیات“ (حصہ اوّل، تا ہشتم) ”اسمائے حسنیٰ“ ”بچوں کے لئے مسنون دعائیں“ (حصہ دوم، تا پنجم) (مرتبہ اساتذہ مدرسہ بیت العلم) یہ کتابیں بھی بچوں کو گھر میں پڑھائیں۔ اس سے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت ہوگی اسی طرح کہانیوں اور لطیفوں پر مشتمل ذوق و شوق کی سیریز (حصہ اوّل تا پنجم) (مرتبہ اساتذہ بیت العلم) کا بھی بچوں سے مطالعہ کروائیں۔

اولاد، والدین کے لئے یہ دعائیں کرے

قرآنِ کریم اور احادیث میں بعض ایسی دعائیں انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبانی ہمیں سکھلائی گئی ہیں جو خود انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے والدین کے لئے یا والد کے لئے مانگی ہیں ہم بھی ان دعاؤں کو مانگ کر اپنے والدین کے لئے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی رحمت کو متوجہ کر سکتے ہیں اور اپنی اولاد کو یہ دعائیں سکھلا کر اپنے معصوم بچوں اور بچیوں کی زبانی اپنے لئے بھی دعائیں کروا سکتے ہیں۔ مثلاً:

❶ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ [1]

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! مجھ کو بخش دے اور میرے ماں باپ کو بخش اور سب ایمان والوں کو اس دن جب کہ حساب ہو۔“

یہ مبارک دعا اپنے لئے اور والدین کے لئے گناہوں کی معافی کی دعا ہے۔

اے اللہ! ہم سب کی مغفرت فرما، اپنی اولاد، نواسے، نواسیوں، پوتے، پوتیوں، سب کو وصیت کر جائیں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا تین مرتبہ ضرور مانگ لیا کریں۔

❷ شکرِ نعمت کے مضمون میں دعا نمبر (۱) والدین کی لئے مانگنا بہت ہی مفید ہے۔

[1] سورۃ ابراهيم آیت: ۴۱

❸ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا ○[1]

ترجمہ: ”اے رب! ان پر رحم فرما جیسا پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا سا۔“

یہ مبارک دعا والدین کے لئے رحمت کی دعا ہے، اولاد اللہ تبارک وتعالیٰ سے یہ مانگے کہ اے اللہ! جیسے والدین نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا ویسے آپ ان پر رحم فرمائیں۔ یہ حکم اللہ تبارک وتعالیٰ نے ”سورۃ الاسراء“ میں اولاد کو والدین کے ادب کی رعایت کے بارے میں دیا ہے۔

حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس حکم کا والدین کی خدمت واطاعت والدین ہونے کی حیثیت سے کسی زمانے اور کسی عمر کے ساتھ مقید نہیں، ہر حال میں، ہر عمر میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک واجب ہے۔

لیکن واجبات وفرائض کی ادائیگی میں جو حالات عادتاً رکاوٹ بنا کرتے ہیں ان حالات میں قرآن حکیم کا عام اسلوب یہ ہے کہ احکام پر عمل کو آسان کرنے کے لئے مختلف پہلوؤں سے ذہنوں کی تربیت بھی کرتا ہے اور ایسے حالات میں تعمیل احکام کی پابندی کی مزید تاکید بھی۔ والدین کے بڑھاپے کا زمانہ جب کہ وہ اولاد کی خدمت کے محتاج ہوجائیں، ان کی زندگی اولاد کے رحم وکرم پر رہ جائے، اس وقت اگر اولاد کی طرف سے ذرا سی بے رخی بھی محسوس ہوتو ان کے دل کا زخم بن جاتی ہے۔

دوسری طرف بڑھاپے کے آخری دور میں جب عقل وفہم بھی جواب دینے لگتے ہیں تو ان کی خواہشات ومطالبات کچھ ایسے بھی ہوجاتے ہیں جن کا پورا کرنا اولاد کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ قرآن حکیم نے ان حالات میں والدین کی دلجوئی اور راحت رسانی کے احکام دینے کے ساتھ انسان کو اس کا زمانہ طفولیت یاد دلایا کہ کسی وقت تم بھی اپنے والدین کے اس سے زیادہ محتاج تھے، جس قدر آج وہ تمہارے

[1] سورۃ الاسراء آیت: ۲٤

محتاج ہیں، تو جس طرح انہوں نے اپنی راحت وخواہشات کو اس وقت تم پر قربان کیا اور تمہاری بے عقلی کی باتوں کو پیار کے ساتھ برداشت کیا اب جب کہ ان پر محتاجی کا یہ وقت آیا ہے تو عقل وشرافت کا تقاضا ہے کہ ان کے اس سابق احسان کا بدلہ ادا کرو۔ آیت میں ﴿كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا ○﴾ سے اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور آیاتِ مذکورہ میں والدین کے بڑھاپے کی حالت کو پہنچنے کے وقت چند تاکیدی احکام دیئے گئے ہیں:

❶ ان کو ”اف“ بھی نہ کہے، لفظ ”اف“ سے مراد ہر ایسا کلمہ ہے جس سے اپنی ناگواری کا اظہار ہو۔ یہاں تک کہ ان کی بات سن کر اس طرح لمبا سانس لینا جس سے ان پر ناگواری کا اظہار ہو وہ بھی اس کلمہ ”اف“ میں داخل ہے۔

ایک حدیث میں بروایتِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ایذاء رسانی میں ”اف“ کہنے سے بھی کم کوئی درجہ ہوتا تو یقیناً وہ بھی ذکر کیا جاتا۔[1]

حاصل یہ ہے کہ جس چیز سے ماں باپ کو کم سے کم بھی اذیت پہنچے وہ بھی ممنوع ہے۔

❷ دوسرا حکم ہے: ﴿وَلَا تَنْهَرْهُمَا﴾ لفظ ”نَهَرْ“ کے معنی جھڑکنے، ڈانٹنے کے ہیں۔ اس کا سبب ایذا ہونا ظاہر ہے۔[2]

❸ تیسرا حکم: ﴿وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○﴾ ہے پہلے دو حکم منفی پہلو سے متعلق تھے، جن میں والدین کی ادنیٰ سے ادنیٰ دل کی گرانی سے روکا گیا ہے۔ اس تیسرے حکم میں مثبت انداز سے والدین کے ساتھ گفتگو کا ادب سکھلایا گیا ہے کہ ان سے محبت وشفقت کے ساتھ نرم لہجہ میں بات کی جائے۔ حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کیفیت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس طرح کوئی غلام

[1] قرطبی: ۱۷۷/۵، الاسراء: ۲۳ [2] قرطبی: ۱۷۸/۵، الاسراء: ۲۳

اپنے سخت مزاج آقا سے بات کرتا ہے۔

۴ چوتھا حکم: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ جس کا حاصل یہ ہے کہ ان کے سامنے اپنے آپ کو عاجز وذلیل آدمی کی صورت میں پیش کرے، جیسے غلام آقا کے سامنے۔

"جناح" کے معنی بازو کے ہیں، لفظی معنی یہ ہیں کہ والدین کے لئے اپنے بازو عاجزی اور ذلت کے ساتھ جھکائے، آخر میں "مِنَ الرَّحْمَةِ" کے لفظ سے ایک تو اس پر متنبہ کیا کہ والدین کے ساتھ یہ معاملہ محض دکھاوے کا نہ ہو، رحمت وعزت کی بنیاد پر ہو، دوسرے شاید اشارہ اس طرف بھی ہے کہ والدین کے سامنے ذلت کے ساتھ پیش آنا حقیقی عزت کا مقدمہ ہے کیوں کہ یہ واقعی ذلت نہیں بل کہ اس کا سبب شفقت ورحمت ہے۔

۵ پانچواں حکم: ﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا﴾ ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ والدین کی پوری راحت رسانی تو انسان کے بس کی بات نہیں، اپنی مقدور بھر راحت رسانی فکر کے ساتھ ان کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے بھی دعا کرتا رہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی سب مشکلات کو آسان اور تکلیفوں کو دور فرمائے۔ یہ آخری حکم ایسا وسیع اور عام ہے کہ والدین کی وفات کے بعد بھی جاری ہے۔ جس کے ذریعہ وہ ہمیشہ والدین کی خدمت کرسکتا ہے۔

ایک عجیب واقعہ

قرطبی نے اپنی اسنادِ مفصل کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے: ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کو بلاکر لاؤ، اسی وقت حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ سے کہا: جب اس کا باپ آجائے تو آپ اس سے پوچھیں کہ وہ کلمات کیا ہیں جو اس نے دل میں کہے ہیں۔ خود اس کے کانوں نے بھی ان کو نہیں سنا۔

جب یہ شخص اپنے والد کو لے کر پہنچا تو آپ ﷺ نے والد سے کہا: کیا بات ہے، آپ کا بیٹا آپ کی شکایت کرتا ہے، کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس کا مال چھین لیں؟

والد نے عرض کیا: آپ اسی سے یہ سوال فرمائیں کہ میں اس کی پھوپھی، خالہ یا اپنے نفس کے سوا کہاں خرچ کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِیْهٖ" (جس کا مطلب یہ تھا کہ بس حقیقت معلوم ہوگئی اب اور کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں) اس کے بعد اس کے والد سے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں جن کو ابھی تک خود تمہارے کانوں نے بھی نہیں سنا؟

اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہر معاملے میں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ پر ہمارا ایمان اور یقین بڑھا دیتے ہیں (جو بات کسی نے نہیں سنی اس کی آپ کو اطلاع ہوگئی، جو ایک معجزہ ہے)

پھر اس نے عرض کیا: یہ ایک حقیقت ہے کہ میں نے چند اشعار دل میں کہے

تھے، جن کو میرے کانوں نے بھی نہیں سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہمیں سناؤ۔ اس وقت اس نے یہ اشعار سنائے:

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَّ مُنْتُكَ يَافِعًا
تُعَلُّ بِمَا اَجْنِيْ عَلَيْكَ وَ تُنْهَلُ

ترجمہ: ”میں نے تجھے بچپن میں غذا دی اور جوان ہونے کے بعد بھی تمہاری ذمہ داری اٹھائی، تمہارا سب کھانا پینا میری ہی کمائی سے تھا۔“

اِذَا لَيْلَةٌ ضَافَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ اَبِتْ
لِسُقْمِكَ اِلَّا سَاهِرًا اَتَمَلْمَلُ

ترجمہ: ”جب کسی رات میں تمہیں کوئی بیماری پیش آگئی تو میں نے تمام رات تمہاری بیماری کے سبب بیداری اور بے قراری میں گزاری۔“

كَاَنِّيْ اَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِيْ
طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِيْ فَعَيْنِيْ تَهْمُلُ

ترجمہ: ”گویا کہ تمہاری بیماری مجھے ہی لگی ہے، تمہیں نہیں، جس کی وجہ سے میں تمام شب روتا رہا۔“

تَخَافُ الرَّدٰى نَفْسِيْ عَلَيْكَ وَاِنَّهَا
لَتَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ وَقْتٌ مُّؤَجَّلُ

ترجمہ: ”میرا دل تمہاری ہلاکت سے ڈرتا رہا، حالاں کہ میں جانتا تھا کہ موت کا ایک دن مقرر ہے، آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔“

فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَايَةَ الَّتِيْ
اِلَيْهَا مَدٰى مَا كُنْتُ فِيْكَ اُؤَمِّلُ

ترجمہ: ”پھر جب تم اس عمر اور اس حد تک پہنچ گئے جس کی میں تمنا کیا کرتا تھا۔“

جَعَلْتَ جَزَائِيْ غِلْظَةً وَّ فَظَاظَةً
كَاَنَّكَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ

ترجمہ: ”تو تم نے میرا بدلہ سختی اور سخت کلامی سے دیا گویا کہ تم ہی مجھ پر احسان و انعام کر رہے ہو۔“

فَلَيْتَكَ اِذْ لَمْ تَرْعَ حَقَّ اُبُوَّتِيْ
فَعَلْتَ كَمَا الْجَارُ الْمُصَاقِبُ يَفْعَلُ

ترجمہ: ”کاش! اگر تم سے میرے باپ ہونے کا حق ادا نہیں ہوسکتا تو کم از کم ایسا ہی کر لیتے جیسا ایک شریف پڑوسی کیا کرتا ہے۔“

فَاَوْلَيْتَنِيْ حَقَّ الْجِوَارِ وَلَمْ تَكُنْ
عَلَيَّ بِمَالٍ دُوْنَ مَالِكَ تَبْخَلُ.

ترجمہ: ”تو کم از کم مجھے پڑوسی کا حق تو دیا ہوتا اور خود میرے ہی مال میں میرے حق میں بخل سے کام نہ لیا ہوتا۔“

رسول کریم ﷺ نے یہ اشعار سننے کے بعد بیٹے کا گریبان پکڑ لیا اور فرمایا: ”أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيْكَ“ یعنی جا تو بھی اور تیرا مال بھی سب تیرے باپ کا ہے۔[1]

[1] تفسیر قرطبی: ۱۷۹/۵، الاسراء: ۲۴

یہ آپ کی بہت ہی بڑی خوش قسمتی اور سعادت ہوگی کہ آپ اور آپ کی اہلیہ ان کے لئے اعتماد اور ہمت پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں کہ پیارے ابا! پیاری امی! آپ کسی قسم کی فکر نہ کریں اور ان کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کریں اور جس طرح آپ اپنے بچوں کی تربیت کررہے ہیں اور ان کی طرف سے ملنے والی تکلیفوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کررہے ہیں، اسی طرح ان کی ہر کڑوی کسیلی کو برداشت کریں، تو یہ آپ کی بہت بڑی سعادت ہوگی۔

علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ هُوَ الْمَلِكُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ [1]

[1] فضائل صدقات: ۱/۲٦۸ حدیث: ٤

ترجمہ: "ساری تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو دونوں جہانوں کا پالنے والا ہے۔ آسمان کا رب، اور زمین کا رب دونوں جہاں کا رب ہے اور اسی کے لئے بڑائی آسمان میں اور زمین میں، وہی زبردست حکمت والی ذات ہے۔"

اللہ ہی کے لئے تعریف ہے، آسمان کا رب ہے اور زمین کا رب اور دونوں جہانوں کا رب ہے۔

اسی کے لئے بڑائی آسمان میں اور زمین میں، وہ زبردست حکمت والا ہے، وہی بادشاہ ہے، آسمان کا رب اور زمین کا رب اور دونوں جہانوں کا رب ہے۔ اسی کے لئے روشنی ہے آسمان میں اور زمین میں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔"

اور اس کے بعد یہ دعا کرے کہ یا اللہ! اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچادے، تو اس نے والدین کا حق ادا کردیا۔

④ ارشاد الساری کے آخر میں یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ، وَلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ، اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. [1]

ترجمہ: "اے اللہ! میرے ساتھ اور میرے والدین کے ساتھ جلدی ہو

[1] ارشاد الساری الی مناسک ملا علی قاری کتاب الادعیة الحج والعمرة: ۸، طبع بیروت

یا دیر سے دین و دنیا اور آخرت کے تمام مراحل میں وہ معاملہ فرما جو آپ کی شایانِ شان ہو (اور میرے اور میرے والدین کے ساتھ جلدی ہو یا دیر سے دین و دنیا اور آخرت کے تمام مراحل میں) وہ معاملہ نہ فرما جس کے ہم اہل ہیں، اے میرے آقا! بے شک تو بخشنے والا! بردبار! بہت سخی! کرم کرنے والا! درگزر کرنے والا! اور رحم کرنے والا ہے! (یعنی اے اللہ! ہمارے ساتھ اپنے خاص فضل و کرم والا معاملہ فرما۔)"

ایک جامع دعا جس میں حضور ﷺ کی ۲۳ سال کی دعائیں موجود ہیں

ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس دعا کو ایک مرتبہ پڑھ لے تو بہت ہی بہتر ہے۔ چھوٹے بچوں کو بھی بچپن سے یہ دعا یاد کروادینی چاہیے۔

اس دعا میں تمام بھلائیاں اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگی گئی ہیں اور تمام برائیوں، مصیبتوں سے حفاظت کی دعا مانگی گئی ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضور ﷺ نے بہت زیادہ دعا مانگی لیکن ہمیں اس میں سے کچھ یاد نہ رہا ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے بہت زیادہ دعا مانگی لیکن ہمیں اس میں سے کچھ یاد نہ رہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی جامع دعا نہ بتادوں جس میں یہ سب کچھ آجائے؟ تم یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ

شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں ان تمام بھلائیوں کا جن کا سوال کیا آپ سے آپ کے نبی محمد ﷺ نے اور ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں ان تمام شرور سے جن سے پناہ چاہی آپ کے نبی محمد ﷺ نے اور تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے اور تو ہی دعا قبول کرنے والا ہے۔ نہیں گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد سے۔"

[1] ترمذی، الدعوات: ۲/۱۹۲
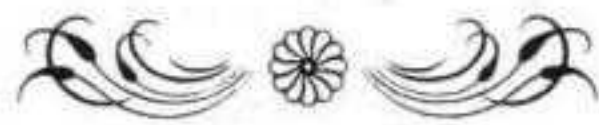
ماخذ ومراجع

اس کتاب ''مستند مجموعۂ وظائف'' میں جن کتابوں کے حوالے اور صفحات کے نمبرات دیئے گئے ہیں ان کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے تا کہ اصل مأخذ کی طرف رجوع کرنے والوں کو آسانی ہو اور ہر دعا مستند ہو۔

کتابوں کے نام	مصنفین	مطبع/ ناشر
◎ احکام القرآن	امام احمد بن علی الجصاص	سہیل اکیڈمی لاہور
◎ اعلاء السنن	علامہ ظفر احمد عثمانی	ادارۃ القرآن کراچی
◎ ارشاد الساری	ملا علی قاری	مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
◎ تفسیر قرطبی	امام محمد بن احمد الانصاری	دار الفکر بیروت
◎ تفسیر درمنثور	امام جلال الدین سیوطی	دار احیاء التراث العربی
◎ تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن کثیر الدمشقی	....
◎ تفسیر روح المعانی	علامہ سید محمود الآلوسی البغدادی	مکتبہ امدادیہ ملتان
◎ تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی	مکتبہ الرشیدیہ کوئٹہ
◎ تفسیر النسفی	عبد بن احمد بن محمود النسفی	دار المعرفۃ
◎ تہذیب الکمال	الامام جمال الدین یوسف المزی	دار الکتب العلمیۃ
◎ ترغیب وترہیب	عبد العظیم ابن عبد القوی المنذری	طبع بیروت
◎ جامع الصحیح	....	....
◎ جامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطی	مکتبہ اسلامیہ لائل پور
◎ الحزب الاعظم	....	....
◎ حلیۃ الاولیاء	ابونعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی	دار الکتب العلمیہ

کتابوں کے نام	مصنفین	مطبع/ ناشر
◎ الدعا للسیوطی	امام جلال الدین سیوطی	....
◎ رہبان اللیل	دکتور سید حسین العفانی	مکتبہ معاذ بن جبل
◎ سنن ابی داؤد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
◎ سنن ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
◎ سنن نسائی	ابوعبد الرحمٰن بن شعیب النسائی	قدیمی کتب خانہ کراچی
◎ سنن ابن ماجہ	ابوعبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
◎ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	محمد ناصر الدین البانی	مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع
◎ سنن الکبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی	ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان
◎ سنن دارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی	طبع مکہ مکرمہ
◎ شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی	مکتبۃ الرشید ریاض
◎ صحیح بخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
◎ صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
◎ صحیح ابن حبان	امام ابن حبان	دار الکتب العلمیہ بیروت
◎ طیبی شرح مشکوٰۃ	امام شرف الدین حسین بن محمد الطیبی	ادارۃ القرآن کراچی
◎ طحطاوی	علامہ احمد بن محمد الطحطاوی	قدیمی کتب خانہ
◎ عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین العینی	دار الکتب العلمیۃ
◎ عمل الیوم واللیلۃ	ابوعبد الرحمٰن بن شعیب النسائی	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ
◎ عمل الیوم واللیلۃ	حافظ احمد بن محمد ابن سنی	مؤسسۃ مکتبۃ الثقافیۃ بیروت
◎ فتح الباری	حافظ ابن حجر العسقلانی	دار السلام الریاض
◎ فیض القدیر	العلامۃ عبد الرؤف المناوی	دار الکتب العلمیۃ
◎ القول البدیع	امام سخاوی	....
◎ القول الجمیل	امام شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی	....

◎ کنز العمال .... علامہ علی المتقی بن حسام الدین ہندی .... طبع بیروت

◎ کتاب الزہد والرقائق .... امام حسن بصری ....

◎ مؤطا امام مالک .... امام مالک فقیہ الحجاز .... نور محمد کارخانہ کتب خانہ کراچی

◎ مسند احمد .... امام احمد بن حنبل .... داراحیاء التراث العربی

◎ مستدرک حاکم .... حافظ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری .... مکتبہ دارالباز مکہ

◎ مصنف ابن ابی شیبہ ... حافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ .... ادارۃ القرآن کراچی

◎ مجمع الزوائد .... امام نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی .... دارالفکر بیروت

◎ مشکوٰۃ المصابیح ...... امام ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ الخطیب .... ایچ ایم سعید کمپنی

◎ معجم الکبیر .... علامہ سلیمان بن احمد الطبرانی .... داراحیاء التراث العربی

◎ معجم الاوسط.......... علامہ سلیمان بن احمد الطبرانی.............. دارالفکر عمان

◎ مرقات شرح مشکوٰۃ..... امام علی بن سلطان محمد القاری .... مکتبہ امدادیہ ملتان

◎ مسند ابی یعلی............ امام ابویعلی احمد بن علی الموصلی...... دارالقبلہ للثقافۃ الاسلامیہ

◎ موسوعۃ الحدیث الشریف .... صالح بن عبدالعزیز .... دارالسلام ریاض

◎ نزل الابرار ....

◎ الورد المصفی المختار ....

◎ احسن الفتاویٰ .... مفتی رشید احمد لدھیانوی .... ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

◎ اصلاحی خطبات........ مفتی محمد تقی عثمانی .... میمن اسلامک پبلشرز

◎ تفسیر عثمانی .... علامہ شبیر احمد عثمانی .... دارالتصنیف لمیٹڈ کراچی

◎ حصن حصین .... علامہ ابن الجوزی .... میر محمد کتب خانہ

◎ خیر الفتاوی.............. علامہ خیر محمد جالندھری .... مکتبہ امدادیہ ملتان

◎ خطباتِ فقیر............ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی .... مکتبہ الفقیر فیصل آباد

◎ دل کی دنیا..

◎ سوانح یوسفی ....

◎ شریعت یا جہالت .... محمد پالن حقانی گجراتی .... بیت العلم ٹرسٹ

◎ فضائلِ اعمال ...... شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی........ فیضی کتب خانہ لاہور

◎ فضائلِ صدقات ... شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی........ فیضی کتب خانہ لاہور

◎ کتاب الدعا .... حافظ عبدالباسط ...... حلقہ دروس قرآن و حدیث کراچی

◎ گناہوں کے پہاڑ..

◎ معارف القرآن .... علامہ مفتی محمد شفیع صاحب........ ادارۃ المعارف

◎ معارف الحدیث........ علامہ منظور احمد نعمانی .... دارالاشاعت

◎ مجالس حکیم الاسلام .... علامہ قاری محمد طیب ....

◎ نجات المسلمین ....

◎ ہم سے عہد لیا گیا ...... علامہ ظفر احمد عثمانی التھانوی......... ادارہ اسلامیات
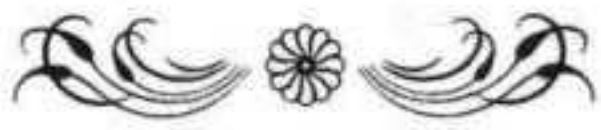
بیت العلم کی چند مطبوعات

درسی بہشتی زیور (مردوں کے لئے)

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ کی مشہور تصنیف اب نئے انداز میں مردوں اور طلبہ کے لئے تیار کی گئی ہے، جس میں مؤنث کے صیغوں کو مذکر کے صیغوں میں تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ فقہی ابواب اور ہر مضمون کے بعد تمرین کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

اس طرح یہ کتاب دینی اور عصری اداروں میں تعلیمی نصاب میں شامل کرنے کے لئے ایک بہترین اور مفید کتاب ہے۔

دراسات فی معرّب القرآن (عربی) عام قیمت 115/=

اس کتاب میں غیر عربی کلمات کی تحقیق، توضیح اور تشریح معتمد بہ اور نایاب کتب سے کی گئی ہے۔ یہ آسان اور عام فہم عربی زبان میں ایک جامع اور منفرد قسم کی انوکھی کتاب ہے، جو طلبہ کرام اور خصوصاً تفسیر پڑھانے والے اساتذہ عظام کے لئے نادر تحفہ ہے۔

مبادیاتِ حدیث عام قیمت 100/=

اس کتاب میں علم حدیث کی تعریف، موضوع، غرض وغایت وجہِ تسمیہ، علم حدیث کی تاریخی حیثیت، حجیتِ حدیث، تدوینِ حدیث، حدیث کا شرعی حکم، انواعِ کتبِ حدیث، طبقاتِ کتبِ حدیث، تقسیم حدیث، مقدمۃ الکتاب، فوائدِ اسناد وغیرہ امور پر تفصیلی کلام کے ساتھ ستہ ائمہ حدیث کا دلچسپ تذکرہ کیا گیا ہے، جو موقوف علیہ

اسمائے حسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیارے ۹۹ ناموں کی مستند اور ایمان بنانے والی تشریح......

ایک ایسی کتاب جس میں ایمان بنانے والے واقعات بھی ہیں مستند دعائیں بھی......

☆ قرآن کریم واحادیث نبویہ ﷺ سے ہر اسم کی تفسیر وتشریح......

☆ ائمہ کرام کے اقوال کی روشنی میں اسمائے حسنیٰ کی تفسیر وتعریفات......

☆ دلوں کو زندگی بخشنے والی نصیحتیں و بزرگانِ دین کے ایمان افروز واقعات......

☆ توحید باری تعالیٰ سے محبت، شرک سے نفرت اور اس سے بچاؤ کی تدبیریں......

☆ ہر اسم مبارک سے متعلق فوائد ونصائح......

مزید اس کتاب کا مطالعہ ایمان ویقین...... عبادات ومعاشرت...... اور زندگی کے دوسرے تمام معاملات کی انجام دہی کے وقت بھی یادِ الٰہی کا باعث ہے، تقویٰ والی زندگی نصیب ہوجانے کا ذریعہ ہے، غرض ظاہری و باطنی دونوں طرح کی خوبیاں اس میں جمع کر دی گئیں ہیں، ہر باذوق شخص سے اس کے مطالعہ کی سفارش کی جاسکتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کتاب میں محبت وعقیدت کی ملاوٹ بھی ہے اور ادب وانشاء کی مٹھاس بھی ہے، اساتذہ ومعلمات اور ائمہ

مساجد اگر روزانہ ایک اسم مبارک کی تشریح طلبہ وعوام الناس کو کیا کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔

اللہ کرے کہ یہ کتاب زیادہ سے زیادہ مفید اور مقبول ہو، اور امت کو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیارے ناموں کی صحیح پہچان حاصل ہو جو پہچان گناہوں سے بچائے اور نیکیوں پر لے آئے۔

ہر ساتھی کو چاہیئے کہ گھر میں اس کی تعلیم کا اہتمام کرے اور اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیارے ناموں کا تعارف کروائے۔

اذکارِ جمعہ

اس کتاب میں جمعہ کے دن کو قیمتی اور بابرکت بنانے کی تدبیریں...... ان مبارک اوقات میں مانگی جانے والی مسنون دعائیں...... اس دن کے مسنون اعمال واذکار...... اور جمعہ کے فضائل کو دل نشین، آسان اور نہایت ہی عام فہم انداز میں اب مزید اضافہ وتخریجِ احادیث کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔
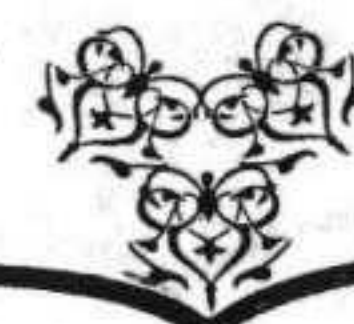
مثالی استاذ

قاری صاحبان/ استاذ/ معلّم/ پروفیسر/ پرنسپل/ مہتمم ہر ایک کے لئے ایک مفید کتاب، معاشرے کو سنوارنے میں ایک استاذ کا کردار سب سے اہم ہے، اس سلسلے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں اساتذہ کرام کے لئے ہدایات، بچوں کی معیاری اور مناسب تربیت کے بہترین راہ نما اصول، بزرگانِ دین کے نصائح اور ارشادات پر مشتمل "مثالی استاذ" ایک بہترین کتاب ہے۔ اس کتاب کے دونوں حصہ کا مطالعہ ان شاء اللہ تعالیٰ استاذ کو دل کی دھڑکنیں سننے والا مربیّ اور شفیق معلّم بنائے گا، پھر یہ ہمارے مدارس اور اسکول صرف تعلیم گاہیں ہی نہیں بل کہ تربیت گاہیں بھی بن جائیں گے۔

ہر استاذ اور استانی کے لئے ہدایت کی نیت سے ان دونوں حصوں کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ اس کتاب کے پہلے حصے کا بنگلہ زبان میں بھی ترجمہ بنگلہ دیش کے ساتھی کر چکے ہیں۔ اور انگریزی میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔

ذوق وشوق

(اول تا پنجم) بچوں کے لئے سبق آموز کہانیوں کی دل چسپ سیریز "ذوق و شوق" (جو پانچ حصّوں پر مشتمل ہے) ان کتب میں بچوں کو عزم ملے

گا ☆ حوصلہ ملے گا ☆ تعلیم وتربیت کے سلیقے ملیں گے ☆ اخلاق وایثار کا درس ملے گا ☆ بھائی چارگی، رہن سہن کے پھول اور اتحاد واتفاق کے گل دستے ملیں گے ☆ اور کیا کیا ملے گا یہ مطالعہ پر موقوف ہے، بچوں کی ذہنی تفریح کے لئے واقعات، مضامین، لطائف اور سبق آموز نصائح سے بھرپور ایک بہترین سلسلہ، کتاب خوب صورت، دل چسپ اور زبان وبیان کے لحاظ سے دل کش ہے۔

انگلش میں بھی تین حصے "The Bed Time story" کے نام سے منظر عام پر آچکے ہیں۔

آسان نماز

زمانے کے اعتبار سے بچوں کے لیے نماز سکھانے والی ایک مختصر مگر معیاری کتاب، جو دینی مدارس ومکاتب میں پڑھائی جاسکتی ہے، نیز پرائمری اسکولوں میں بھی داخل نصاب کی جاسکتی ہے۔ حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: ''یہ کتاب تجربتاً مفید ثابت ہوئی ہے اور دارالعلوم کے مکاتب قرآنیہ میں بھی شامل نصاب ہے۔'' مدارس ومکاتب کے منتظمین حضرات سے اُمید ہے کہ اس کو نصاب میں داخل کرنے کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

زکاۃ نکالنے کے لیے مددگار فارم

ہر مسلمان مرد وعورت کے پاس نصاب ساڑھے باون (½ 52) تولے چاندی یا اس کی مالیت کے برابر قابل زکوٰۃ اثاثے ہوں تو زکاۃ اس پر واجب ہوجاتی ہے۔ سب سے پہلے زکاۃ واجب ہونے کی قمری تاریخ کا تعین کرلیں۔ زکاۃ واجب ہونے کی قمری/ اسلامی تاریخ ....

اس تاریخ کو ملکیت میں موجود قابلِ زکاۃ اثاثوں کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق مالیت کا تعین درج ذیل طریقے سے کیجئے۔

نمبر شمار	قابلِ زکاۃ اثاثوں کی مالیت	فرضی رقم
1	موجودہ سونا (نگینہ اور کھوٹ نکال کر)..........	
2	موجودہ چاندی یا چاندی کے برتن..........	
3	بیچنے کی نیت سے لی گئی زمین/ مکان..........	
4	بینک میں جمع شدہ رقم..........	
5	اُدھار دیے گئے نقد یا مال کی صورت/ پارٹیوں پر بقایا..........	
6	غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے)..........	
7	بانڈ کی صورت میں..........	
8	شیئرز کی صورت میں (مارکیٹ ویلیو)..........	
9	پراویڈنٹ فنڈ اگر حاصل ہوگیا ہو..........	
10	بچت سرٹیفکیٹ مثلاً: NIT Units..........	
11	بچت سرٹیفکیٹ مثلاً: FEBC..........	
12	بچت سرٹیفکیٹ مثلاً: NDFC..........	
13	B.C یا کمیٹی سے وصول شدہ رقم..........	
14	امانت رکھوائی..........	

زکاۃ کا مستحق: ہر وہ مسلمان جو سید ہاشمی نہ ہو اور اس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی مالیت کے بقدر سونا، نقد رقم، مال تجارت وغیرہ نہ ہو۔

مسئلہ: زکاۃ کی رقم اپنے "اصول" یعنی جن سے پیدا ہوا ہے، ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ اور "فروع" یعنی اولاد، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی، وغیرہ کو نہیں دی جاسکتی۔

مسئلہ: بیوی شوہر کو، شوہر بیوی کو نہیں دے سکتا۔

مسئلہ: زکاۃ کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ زکاۃ کی نیت سے مستحق کو رقم وغیرہ کا مالک/قابض بنادیا جائے...... زبان سے کہنا ضروری نہیں، دل سے نیت کرلینا کافی ہے۔

مسئلہ: بیمہ پرائز بانڈ وغیرہ اگرچہ ناجائز ہیں، لیکن ان میں جمع شدہ رقوم پر بھی زکاۃ آئے گی۔

مسئلہ: کسی بھی رفاہی کام یا تعمیر میں زکاۃ نہیں لگائی جاسکتی۔

عاجزانہ گزارش: اس فارم سے خود بھی فائدہ حاصل کریں اور اپنے دوست واحباب کو بھی اس کی نقل بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

زکاۃ کا خود تشخیصی طریقہ کار

نیچے دیا گیا گوشوارہ فرضی رقومات پر مبنی ہے

نمبر شمار	قابلِ زکاۃ اثاثوں کی مالیت	فرضی رقم
1	موجودہ سونا (نگینہ اور کھوٹ نکال کر)	50,000/-
2	موجودہ چاندی یا چاندی کے برتن	5,800/-
3	بیچنے کی نیت سے لی گئی زمین/مکان	300,000/-
4	بینک میں جمع شدہ رقم	100,000/-
5	اُدھار دیئے گئے نقد یا مال کی صورت/پارٹیوں پر بقایا	60,000/-
6	غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے)	1,000/-
7	بانڈ کی صورت میں	8,000/-
8	شیئرز کی صورت میں (مارکیٹ ویلیو)	100,000/-
9	پراویڈنٹ فنڈ اگر حاصل ہوگیا ہو	200,000/-
10	بچت سرٹیفیکیٹ مثلاً: NIT Units	100,000/-
11	بچت سرٹیفیکیٹ مثلاً: FEBC	100,000/-
15	خام مال کی مالیت فیکٹری یا دوکان میں	
16	تیار مال کا اسٹاک فیکٹری یا دوکان	
17	فلیٹ بک کروایا (جو اقساط اب تک ادا کردی ہیں)	
18	کاروبار میں شراکت (قابلِ زکاۃ اثاثوں کی مالیت)	
	کل مالیت:	

نمبر شمار	وہ رقم جو زکاۃ کی رقم سے کم کرنی ہے/Liabilities	فرضی رقم
1	اگر قرضہ لیا ہوا ہے	
2	بیوی کا مہر اگر ادا نہ کیا ہو (جلد از جلد ادا کردیں)	
3	B,C کمیٹی کے بقایا (جب کہ یہ کمیٹی مل چکی ہے)	
4	یوٹیلیٹی بلز وغیرہ اگر سال پورا ہونے سے پہلے آچکے ہوں	
5	پارٹیوں کی پیمنٹس	
6	ملازمین کی تنخواہیں	
7	گزشتہ سال کی زکاۃ کی رقم جو ادا نہ کی گئی ہو	
	کل رقم	

کُل مالِ زکاۃ رقم .... ______

منہا شدہ رقم .... ______

قابلِ زکاۃ رقم .... ______

واجب زکاۃ .... ______

نصابِ زکاۃ: درج ذیل اموال میں سے ہر مال نصاب کہلاتا ہے:

۱) ساڑھے سات (7.5) تولہ سونا...... (۲) ساڑھے باون (52.5) تولہ چاندی...... (۳) مذکورہ دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر نقدی...... (۴) ساڑھے باون (52.5) تولہ چاندی کی قیمت کے برابر مال تجارت...... (۵) مذکورہ اموال کا وہ مجموعہ جو سونا یا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کے برابر ہو۔

Zakat Self Assessment Form

Zakatable Assets

NISAB:52.5 Tolas or 612.36 grams of Silver or its equivalent value Lunar Date on which Zakat has become wajib.

Details of possessions on this date, which qualify for Zakat:

1. Value of Gold (in whatever form or for whatever purpose)

2. Value of Silver (in whatever form or for whatever purpose)

3. Cash:

a. In hand or at bank or with someone else for safeguarding or in the form of prize Bonds or in foreign currency.

b. Cash deposited for some future purpose, e.g. for Hajj, cash paid in an insurance policy.

c. Money given out on loan, as long as the borrower accepts it as a loan lent and not as a

نمبر شمار		
12	بچت سرٹیفکیٹ مثلاً:NDFC	100,000/-
13	B.C یا کمیٹی سے وصول شدہ رقم	50,000/-
14	امانت رکھوائی	10,000/-
15	خام مال کی مالیت فیکٹری یا دوکان میں	200,000/-
16	تیار مال کا اسٹاک فیکٹری یا دوکان	20,000/-
17	فلیٹ بک کروایا (جو اقساط اب تک ادا کردی ہیں)	50,000/-
18	کاروبار میں شراکت (قابل زکاۃ اثاثوں کی مالیت)	100,000/-
	کل مالیت مثلاً:	15,54,800/-

نمبر شمار	وہ رقم جو زکاۃ کی رقم سے کم کرنی ہے/Liabilities	فرضی رقم
1	اگر قرضہ لیا ہوا ہے	100,000/-
2	بیوی کا مہر اگر ادانہ کیا ہو (جلد از جلد ادا کردیں)	5,100/-
3	B,C کمیٹی کے بقایا (جب کہ یہ کمیٹی مل چکی ہے)	50,000/-
4	یوٹیلیٹی بلز وغیرہ اگر سال پورا ہونے سے پہلے آچکے ہوں	40,000/-
5	پارٹیوں کی پیمنٹس	50,000/-
6	ملازمین کی تنخواہیں	10,000/-
7	گزشتہ سال کی زکاۃ کی رقم جو ادانہ کی گئی ہو	10,000/-
	کل رقم	2,65,100/-

کل مالِ زکاۃ رقم: 15,54,800/-

منہا شدہ رقم: 2,65,100/-

قابلِ زکاۃ رقم: 12,89,700/-

واجب زکاۃ: 12,89,700x2.5/100= **32,242.50/-**

نوٹ: یہ فارم "مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات" مردان اور ٹائم مینجمنٹ کمیٹی کے فارم کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے جو کہ جامعہ دار العلوم کراچی سے تصدیق شدہ ہے۔

Liabilities:

1. Loans (Borrowed money, Goods bought on credit, Wife's Mehr (if there is an intention to pay),remaining amount due in a Bachelors Committee (BC)

2. Wages due to employees as at this date.

3. Taxes, rent, utility bills, etc, due at this date

4. Any Zakat due for previous years.

Total:

Value of Total Possessions

Qualifying for Zakat-Liabilities =Net Amount on -which Zakat is due

Net Amount on which Zakat is due x 2.5% =Amount of Zakat Payable

grant, money deposited in a "Bachelors Committee" (BC) or "Voluntarily Committee" etc.

d. Money Invested in business (Partnership or Shares, etc.) All forms of saving certificates, NIT, NDFC, FEBC Shares, etc. All cash that has been invested in Provident Fund of any organization etc. through ones own choice. (Investment as per employee's advice)

4. Goods, Property, shares, raw material, etc. bought for resale/trade

a. Money due for goods already sold. (Credit Sale)

b. Value of any item obtained in exchange of Trade goods or in lieu of any rent due of them.

Total:.................

آپ حضرات کی سہولت کے لیے شہر کے چند معروف اور مستند دار الافتاء کے نام اور فون نمبر درج کئے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ آپ اپنے دینی مسائل کے جوابات اور زکوٰۃ کے صحیح مصارف کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

021-5046885،

دارالافتاء جامعہ بنوری ٹاؤن

021-4925352،

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

021-4571132-4573436،

دارالافتاء مرکز اقتصادِ اسلامی بیت المکرّم مسجد گلشن اقبال

021-4967208-4809039

دارالافتاء مدرسہ عثمانیہ بہادر آباد کراچی

021-493170-4940897

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ،

اُمید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے......گرامی قدر محترم جناب

آپ اور آپ کی آراء ہمارے لئے بہت اہم ہیں۔ بہت خوشی ہوگی کہ آپ ہمیں اس کتاب سے متعلق اپنی کوئی قیمتی رائے......اصلاحی تجویز......اور مفید بات بتائیں۔

یقیناً آپ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر ان شاء اللہ تعالیٰ ٹرسٹ کی کتب کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانے میں مددگار بنیں گے۔

اُمید ہے جس جذبہ سے یہ گزارش کی گئی ہے اسی جذبہ کے تحت اس کا عملی استقبال بھی کیا جائے گا اور آپ ضرور ہمیں جواب لکھیں گے۔

◎ ٹرسٹ کی کس کس کتاب کا آپ نے مطالعہ فرمایا مثلاً ☆تحفہ دلہن......☆تحفہ دلہا...... ☆مثالی ماں...... ☆مثالی باپ......☆ طریقہ وصیت...... ☆اسمائے حسنٰی...... ☆مثالی اُستاذ کسی کو تکلیف نہ دیجیے وغیرہ؟ ______________

◎ کتاب کا تعارف کیسے ہوا؟ ______________

◎ کیا آپ نے اپنے محلّہ کی مسجد......لائبریری......یا مدرسہ/اسکول......میں اس کتاب کو وقف کر کے یا کسی رشتہ دار وغیرہ کو تحفہ میں دے کر علم پھیلانے میں حصہ لیا؟ __________ اگر نہیں تو آج ہی یہ نیک کام شروع فرمائیں۔

◎ کتاب پڑھ کر آپ نے کیا فائدہ محسوس کیا؟ ______________

◎ کتاب کی کمپوزنگ، جلد اور کاغذ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

معمولی ہے ☐ بہتر ہے ☐ اعلیٰ ہے ☐

◎ کتاب کی قیمت کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟

سستی ہے☐ مناسب ہے☐ مہنگی ہے☐

◎ کتاب کی تیاری میں مدد کرنے والے ناشراور پڑھنے والوں کے لئے دعائیں تو کرتے ہونگے؟

کتاب میں اگرکوئی غلطی آپ کی نظر سے گزری ہوتو مندرجہ ذیل چارٹ میں تحریر فرمادیں تو عنایت ہوگی۔

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلطی کی نوعیت

◎ ڈاک پتہ

تاریخ:____________

نام:

پتہ:

اس پتہ پرخط پوسٹ فرماکرآپ بھی نیکی اورعلم کے پھیلانے میں معاون بن سکتے ہیں۔

ہمت کیجیے اوراپنے مفید مشورہ اوردعا سے ادارہ کا تعاون کیجیے۔

Bait-ul-Ilm
ST-9E, Block-8, Gulshan-e-Iqbal, Karachi.
Ph: 4976073, Fax: 4976339,
E-mail: bit-trust@cyber.net.pk

بیت العلم
متصل الحمد مسجد ST-9E،
بلاک 8 گلشن اقبال کراچی۔